

کتاب التذکرۃ
فی احوال اہل بیت
علیہم السلام

کتاب التذکرۃ فی احوال اہل بیت علیہم السلام
مؤلف: شمس الدین عارفین

تذکرۃ اہل بیت علیہم السلام

کتاب التذکرۃ فی احوال اہل بیت علیہم السلام

مؤلف: شمس الدین عارفین

تذکرۃ اہل بیت علیہم السلام

کتاب التذکرۃ فی احوال اہل بیت علیہم السلام
مؤلف: شمس الدین عارفین

تذکرۃ اہل بیت علیہم السلام

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کہ خلاق زمین و آسمان ہے
 کیا ایک دم میں عالم کو پیدا
 ہر ایک حیوان کا لائق تو ہی ہے
 معاون ہے نہ تیرا یار کوئے
 جہان کا اسپہرہ ہے شاہد
 کہ شاہد اوسپہ ہے عالم تیار
 تو کب توحید کو کثرت فحل ہو
 ہزار و نعتیں دین ہم کو تو نے
 لگایا ہر نہال جسم و جان کو
 جیا جسے ہمیں سیراب و ربان
 بنایا رحمۃ العالمین کو
 ہماری ارض دل میں ہے خدایا
 کہ تیرے ان گنت احسان میں ہمیر
 نہ ذرہ شکر کا تیرے بیان ہو
 بیان کتا ہوں اور توحید کامل
 کہ آسان سب کو ہو تحصیل اوسکی
 بحق سید اولاد آدم

خدایا تو شہنشاہ جہان ہے
 کیا ایک کن سے تو نے سب کو پیدا
 ہر ایک کی جان کا خالق تو ہی ہے
 نہیں تیرا شریک کار کوئے
 ہے تیری ذات یکتا اور واحد
 ہے یکتائی تیری یہ سان اشکارا
 اگر کچھ راہ پر انسان کا دل ہو
 غرض پالاسے کل عالم کو تو نے
 کیا سب سے اس باغ جہان کو
 اتارا ابر رحمت سے وہ باران
 کہ بجا ہم پر ختم المرسلین کو
 درخت ایمان کا یہ جسے لگایا
 اور شکر تیرا ہم سے کیوں کر
 اگر ہر روگٹا اپنا زبان ہو
 کہ اس سے ایمان مفصل
 میں نہ رہیں کہ یہ تفصیل اوسکی
 اللہ کرے مقبول عالم

فہرست مضامین کتاب

ایک مقدمہ سات عنوان ایک خانہ اور نیز چارہ کن ^{۲۳} معنی چھپن بیان
 کیس مرتبہ سات فائدہ سات وقیفہ ہمارہ لکھ پانچ بنا کل ایک سو پچیس پر تہ

| صفحہ | مضمون | صفحہ | مضمون |
|------|--|------|--|
| ۵ | مقدمہ میں چارہ کن ہیں | ۲۳ | چھٹا بیان جنتی کے اسماء و صفات مجمل |
| ۶ | پہلا کن مع اس کتاب کی تخصیص کے | | ایمان لانے کے باب میں |
| ۸ | بیان میں سات عنوان پر | ۲۵ | ساتواں بیان جنتی کو ہمارے صفات پر |
| ۸ | دوسرا کن علوم کی تعریف اور اس علم | | مفصل بیان لانے میں اور اس میں سات مرتبہ ہیں |
| | کی وضاحت میں اور علموں پر | ۲۶ | پہلا مرتبہ اس میں کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا |
| ۱۲ | تیسرا کن شریعت و طہارت و حقیقت | | مقدم ہے اسکی معرفت سے |
| | معرفت کے بیان میں | ۲۶ | دوسرا مرتبہ اس میں کہ اللہ تعالیٰ تکلم ہے |
| ۱۲ | چوتھا کن مقامات ناسوت و ملکوت | ۲۷ | تیسرا مرتبہ اس میں کہ تعالیٰ قدیم ہے |
| | و جبروت و لاہوت کے بیان میں | ۲۸ | چوتھا مرتبہ اس میں کہ حق سبحانہ قوم ہے |
| ۱۶ | پہلا عنوان اس میں دو معنی ہیں | ۲۸ | پانچواں مرتبہ اللہ تعالیٰ کو تنزیہ کی صفات ہیں |
| ۱۷ | پہلا معنی اس میں سات بیان ہیں | ۲۹ | چھٹا مرتبہ جنتی کو جلال و جمال کی صفات ہیں |
| ۱۷ | پہلا بیان ایمان کو معنی اور اسکی تعریف ہیں | ۳۰ | ساتواں مرتبہ اس میں کہ صفات اسکی میں |
| ۱۷ | دوسرا بیان ایمان کی حقیقت و ماہیت میں | | ذات میں غیر ذات اور اس میں سات فائدہ ہیں |
| ۱۸ | تیسرا بیان ایمان میں مفصل بیان میں | ۳۱ | پہلا فائدہ علم شریعت و طہارت |
| ۱۹ | چوتھا بیان اس میں کہ ایمان کا کمال کمال | | ایمان کی تحقیق میں |
| | نیز ان کا مانع ہے | ۳۰ | دوسرا فائدہ ایمان پر ایمان پر ایمان |
| ۲۰ | پانچواں بیان اسلام کے معنی کی تصریح | ۳۲ | تیسرا فائدہ اس میں کہ ایمان میں عملتوں |
| | اور اس کے مناسب بیان میں | | سے کامل ہوتا ہے |

| صفحہ | مضمون | صفحہ | مضمون |
|------|---|------|---|
| ۱۳۰ | بانیین و سہین ایک معنی ہے اور سہین بت بیان ہر پہلا بیان ملائکہ پر ایمان لانے کے عقائد کی تحقیق میں اور کتابوں رسولوں پر مقدم کر میں | ۱۳۰ | چوتھا فائدہ خواص عوام کے ایمان میں پانچواں فائدہ دل کی راست میں |
| ۱۳۱ | دوسرا بیان ملائکہ علیہم السلام کی کیفیت کو ذکر میں موافق علماء و شریعہ کے | ۱۳۱ | چھٹا فائدہ یہ کہ ہر حال شرط میں سہین فی حق کے معنی کی تحقیق میں |
| ۱۳۲ | تیسرا بیان ملائکہ علیہم السلام کی کیفیت کے ذکر میں مطابق علماء کے | ۱۳۲ | ساتواں فائدہ سہین بات و قیوم ہیں |
| ۱۳۳ | چوتھا بیان ملائکہ علیہم السلام کی کیفیت کی تحقیق میں | ۱۳۳ | ہدایہ و قیومہ نفسوں کی تعریف میں |
| ۱۳۴ | پانچواں بیان ملائکہ کے گرد اور ان کے فضائل کے ذکر میں | ۱۳۴ | دوسرا و تیسرا عقائد و عقائم اور نفسوں کی خصوصیات |
| ۱۳۵ | چھٹا بیان سہین و سہین کے بیان میں | ۱۳۵ | تیسرا و چوتھا سہین و سہین کے بیان میں |
| ۱۳۶ | طواف کرنے والے فرشتوں کے ذکر میں | ۱۳۶ | چوتھا و پانچواں سہین و سہین کے بیان میں |
| ۱۳۷ | سہا احوال بیان ملائکہ کی عظمت کے حال میں | ۱۳۷ | پانچواں و چھٹا سہین و سہین کے بیان میں |
| ۱۳۸ | پیسر اشعور ان کتابوں پر ایمان لانے میں | ۱۳۸ | دوسرا سہین و سہین کے بیان میں |
| ۱۳۹ | اور سہین کے معنی ہے اور سہین سات بیان میں | ۱۳۹ | تیسرا سہین و سہین کے خواص میں |
| ۱۴۰ | پہلا بیان کتابوں کی وحی ہونے اور اسے | ۱۴۰ | چوتھا بیان اسم اللہ کے ذکر میں |
| ۱۴۱ | پرسے آتے کے ذکر میں | ۱۴۱ | پانچواں بیان اسم اللہ کی تحقیق میں |
| ۱۴۲ | دوسرا بیان سب کتابوں کو حق ہونے میں | ۱۴۲ | چھٹا بیان سہین و سہین کی تحقیق میں کہ ہم میں |
| ۱۴۳ | تیسرا بیان سہین کہ قرآن مجید معجز ہے | ۱۴۳ | ساتواں بیان سہین و سہین کے خواص میں |
| ۱۴۴ | چوتھا بیان کتابوں آسمانی کے مقدم ہونے کے ذکر میں | ۱۴۴ | ہدایہ و قیومہ نفسوں کی تعریف میں |
| ۱۴۵ | پانچواں بیان کتابوں کی گنتی معین ہے | ۱۴۵ | دوسرا و تیسرا عقائد و عقائم اور نفسوں کی خصوصیات |
| ۱۴۶ | چھٹا بیانات مانع و منسوخ میں | ۱۴۶ | تیسرا و چوتھا سہین و سہین کے بیان میں |

| صفحہ | مضمون | صفحہ | مضمون |
|------|--|------|--|
| ۱۳۶ | ساتواں بیان ان کتابوں کے ذکر میں جو یہود اور نصاریٰ کے پاس ہیں۔ | ۱۶۱ | پہلا رکن ارکان نماز میں سے قیام ہے |
| ۱۳۸ | چوتھا عنوان نبی کریم علیہ السلام پر ایمان لانے میں ایمان ایک معنی اور سہین سات بیان میں | ۱۶۲ | دوسرا رکن ارکان نماز میں سو قنات ہے |
| " | پہلا بیان اس بات میں کہ نجات کونسا اور درجہ کا حاصل ہوتا ہے الہی و تعالیٰ انبیاء پر موقوف ہے | ۱۶۳ | تیسرا رکن ارکان نماز میں سور کوع ہے |
| " | دوسرا بیان انبیاء پر ایمان لانے کے ذکر میں | ۱۶۴ | چوتھا رکن ارکان نماز میں سو سجدہ ہے |
| ۱۳۹ | تیسرا بیان انبیاء علیہم السلام کی عصمت میں | ۱۸۲ | پانچواں رکن ارکان نماز میں سے قاعدہ ہے |
| ۱۴۱ | چوتھا بیان معجزات و کرامات و شہداء و صحرا و طہارت اور کئے گئے لوگوں کے ذکر میں | " | چھٹا رکن ارکان نماز میں سے خروج بقول مصلیٰ ہے۔ |
| ۱۴۲ | پانچواں بیان انبیاء علیہم السلام کی تکبیر و نصیب کے ذکر میں۔ | ۱۵۹ | تیسرا رکن نماز میں سور کوع کے ذکر میں۔ |
| ۱۴۳ | چھٹا بیان انبیاء علیہم السلام کی گمٹی اور ان کے احوال و اطوار کے احوال میں | ۱۶۰ | پانچواں رکن نماز میں سور کوع کے ذکر میں۔ |
| ۱۴۴ | ساتواں بیان منقذت عالم المسلمین علیہم السلام کی نبوتی خاصیتوں اور معجزوں میں اور امت مسلمہ کی اپنی متابعت کرنے میں اور | ۱۶۸ | چھٹا رکن نماز میں سور کوع کے ذکر میں۔ |
| ۱۴۵ | اس میں سات مرتبہ ہیں۔ | ۲۳۱ | پہلا رکن نماز میں سور کوع کے ذکر میں۔ |
| " | پہلا رکن نماز میں سور کوع کے ذکر میں۔ | ۲۳۲ | دوسرا رکن نماز میں سور کوع کے ذکر میں۔ |
| " | تیسرا رکن نماز میں سور کوع کے ذکر میں۔ | " | تیسرا رکن نماز میں سور کوع کے ذکر میں۔ |
| ۱۵۱ | دوسرا رکن نماز میں سور کوع کے ذکر میں۔ | ۲۳۳ | چوتھا رکن نماز میں سور کوع کے ذکر میں۔ |
| ۱۵۲ | اور نماز اور اس کی شرطوں میں۔ | " | پانچواں رکن نماز میں سور کوع کے ذکر میں۔ |
| ۱۵۳ | تیسرا رکن نماز میں سور کوع کے ذکر میں۔ | ۲۳۴ | چھٹا رکن نماز میں سور کوع کے ذکر میں۔ |
| " | چھٹا رکن نماز میں سور کوع کے ذکر میں۔ | ۲۳۵ | ساتواں رکن نماز میں سور کوع کے ذکر میں۔ |

| صفحہ | مضمون | صفحہ | مضمون |
|------|---|------|--|
| ۲۶۰ | پندرہواں لمحہ ۲۶۵ | ۳۰۵ | پہلا بیان سبابتین کے تقدیر اللہ تعالیٰ سے ہے |
| ۲۶۲ | شولہواں لمحہ ۲۶۰ | ۳۰۵ | غیر سے اور مذہب قدیمہ کے نیکو شبہات باطلہ اور ناگوار |
| ۲۶۳ | سترہواں لمحہ ۲۶۱ | ۳۱۲ | دوسرا بیان مذہب باطلہ جبریت کے بیان میں |
| ۲۶۴ | بیان آنحضرت کے روضہ تبرکہ کی زیارت میں | ۳۱۲ | چوتھا بیان تہذیب باطلہ حواج کے حوالہ میں |
| ۲۶۴ | ساتواں مرتبہ جہاد کے بیان میں | ۳۱۶ | پانچواں بیان مذہب باطلہ مرجعہ کی کیفیت میں |
| ۲۸۱ | پانچواں عنوان قیامت پر بیان لائیکے | ۳۱۶ | چھٹا بیان مذہب باطلہ نجاریہ کی حقیقت میں |
| ۲۸۱ | بیانیں اور اس میں سات بیان ہیں۔ | ۳۱۹ | ساتواں بیان مذہب باطلہ مشبہ کے ذکر میں |
| ۲۸۱ | پہلا بیان آداب الارض کے تحفے میں۔ | ۳۱۹ | ساتواں عنوان بعثت نغمہ میرزا کو بعد زندہ ہو کر بیان |
| ۲۸۲ | دوسرا بیان امام مہدی کے ظاہر ہونے میں | | لائیں میں ایک معنی اور سہ سات بیان ہیں |
| ۲۸۴ | تیسرا بیان دجال کو نکلنے اور عیسیٰ کو اترنے میں | | پہلا بیان اثبات بعثت میں لہلہ عقلی و نقلی سے |
| ۲۹۰ | چوتھا بیان باجوج و باجوج کے خروج میں | | دوسرا بیان عتقاد بعثت میں بموجب بیلیاں سے |
| ۲۹۱ | پانچواں بیان مغرب کی طرف آفتاب کے طلوع میں | | تیسرا بیان استدلال بعثت میں بموجب قصہ انبیاء |
| ۲۹۲ | چھٹا بیان تراجمید کے اٹھ جانے میں | | چوتھا بیان استدلال بعثت میں بموجب کتب مبارکہ |
| | ساتواں بیان اس جہان کے فنا ہونے اور | | پانچواں بیان بعثت میں بموجب حکمت پیغام |
| | اس کے بعد کے احوال میں سہ سات مرتبہ ہیں | | چھٹا بیان مخالفون کو شبہات اور جواب کے ذکر میں |
| | پہلا مرتبہ اس جہان کی حیات کی انتہا میں | | ساتواں بیان زمین جلا کر جہنم حساباً اور نیکارہ ذکر اور |
| | دوسرا مرتبہ زندہ ہونے کے خلاق کو بیان میں | | انکا جواب مذکور ہے |
| | تیسرا اور میدان حشر کے حاضر ہونے میں | | خاتمہ میں پنج بناہیں پہلی بنا توحید و معرفت کے ندرت |
| | چوتھا مرتبہ حوض کونہ کے بیان میں | | دوسرا بنا مکاشفہ و مشاہدہ و معائنہ کے ذکر میں |
| | پانچواں مرتبہ میران کے ذکر میں | | تیسری بنا ظلمانی و نورانی جوابوں کے حوالہ میں |
| | چھٹا مرتبہ روقیامت کے شفاعت کے حوالہ | | چوتھی بنا قربت و محبت و عنایت کی کیفیت میں |
| | چھٹا مرتبہ بل صراط کے ذکر میں | | پانچویں بنا وصول وصال و متصل و تقاوت و تفریق |
| | ساتواں مرتبہ ہشت کے بیان میں | | خاتمہ سہا مکتب میں جن سے اس کتاب کی تحریر ہوئی |
| | چھٹا عنوان خیر و شر کی تقدیر میں | | خاتمہ نقل کتاب لیسر معراج المؤمنین |
| | یہاں کہ بیان میں ایک معنی اور سہ سات بیان | | |

مصحف اہل حق
گورکھ پور
۱

| | |
|---|---|
| <p>۱۔ جو ہمیشہ تپتے رہیں انہیں تپتے رہنا چاہیے۔ ۲۔ جو ہمیشہ سیکھتے رہیں انہیں سیکھنا چاہیے۔ ۳۔ جو ہمیشہ دعا کرتے رہیں انہیں دعا کرنا چاہیے۔ ۴۔ جو ہمیشہ غصے سے بچیں انہیں غصے سے بچنا چاہیے۔ ۵۔ جو ہمیشہ شکر کرتے رہیں انہیں شکر کرنا چاہیے۔ ۶۔ جو ہمیشہ دعا کرتے رہیں انہیں دعا کرنا چاہیے۔</p> | <p>۱۔ جو ہمیشہ تپتے رہیں انہیں تپتے رہنا چاہیے۔ ۲۔ جو ہمیشہ سیکھتے رہیں انہیں سیکھنا چاہیے۔ ۳۔ جو ہمیشہ دعا کرتے رہیں انہیں دعا کرنا چاہیے۔ ۴۔ جو ہمیشہ غصے سے بچیں انہیں غصے سے بچنا چاہیے۔ ۵۔ جو ہمیشہ شکر کرتے رہیں انہیں شکر کرنا چاہیے۔ ۶۔ جو ہمیشہ دعا کرتے رہیں انہیں دعا کرنا چاہیے۔</p> |
|---|---|

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَحْمَدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَمَّا وَجَمِیْعِ الْمُسْلِمِیْنَ بِوَحْدِ اَنْبِیَّتِهِ وَ
 الْوَهِّیَّتِهِ۔ وَیُجُوْدِ مَلَائِكَتِهِ۔ وَبِطَعَاةِیْنِهِ وَكُتُبِهِ
 وَبِاَنْبِیَّائِهِ وَرُسُلِهِ۔ وَبِالْیَقِیْنِ مِنَ الْاٰخِرِ وَلِقَاةِیْهِ۔ وَبِالْمَقْدَرِ
 خَیْرِهِ وَشَرِّهِ بِتَقْدِیْرِهِ وَقَضَائِهِ۔ وَبِالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ
 لِشَوَابِهِ وَعِقَابِهِ۔ وَالصَّلٰوَةِ وَالسَّلَامِ عَلٰی
 رَسُوْلِهِ وَحَبِیْبِهِ۔ وَخَیْرِ خَلْقِهِ وَاشْرَفِ بَرِیَّتِهِ
 وَعَلٰی اٰلِهِ وَاصْحَابِهِ۔ وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِیْنَ مِنْ اُمَّتِهِ
 بعد حمد و صلوة کے خاکپائے فقار و علمائے زمان نامہم بچمدان زخم کھش المعروف یہ
 رحیم الدین احمد (طرب) دہلوی ثم القادری عفی اللہ عنہ نبیرہ اجناب ملا صاحب
 قطب الاقطاب شیخ الشیوخ حضرت شیخ نور محمد قادری تھانیسری قدس المدینہ
 قبرہ عرض کرتا ہے کہ کتاب مستطاب معراج المؤمنین الی شوالہ
 علمائے شریعت و کمال کلام طریقت حضرت قاضی (محمد علی) صاحب
 قسمت سے دستیاب ہوئی اور نظر سے گزری دیکھا کہ کتاب کمال حدیث و طریقت
 سے بالبدہ ہے۔ اور امیر بیان کی صفائی بھی خوب ہے۔ اور عجائبات غرائب حقیقت معرفت
 سے ایسی مالا مال ہے۔ کہ زبان اس کی توصیف میں لالہ ہے۔ ہر نطفہ میں سے محبت الہی

ہکتا ہی ہے۔ ہر حرف ضامن بوی صداقت ہہکتا ہی ہے۔ مضامین کی روشنی سے
 صفحہ نور علی نور ہے۔ ہر سطر میں تجلی طور کا ظہور ہے۔ بیان کی تاثیر سے معنی خود بخود دلنشین ہو
 جاتے ہیں۔ دم کے دم میں جاہل مطلق کو عالم متبحر بناتے ہیں۔ رسالہ ہے یا ہدایت کا
 مقالہ۔ بیان ہے یا جادو کا برکات۔ الحاصل دیکھتے ہی اسکی سحر بیانی نے کام اپنا تمام
 کیا کہ ناگاہ کلمہ غیبیے لمبین الہام کیا کہ اگر اس کتاب لا جواب کا اردو زبان میں ترجمہ کیا جاوے
 انشاء اللہ تعالیٰ اہل اسلام کو بہت ہی فائدہ پہنچاوے ان مضامین لطیف و نجات عجیبے کے
 پڑھنے و سننے سے بالضرورت انکے دل حق تعالیٰ کی طرف مائل ہوں۔ ہزار ناغافلین کو دلون کے
 عقبات سے کچھ پڑے سے ترائیں ہوں۔ دلون میں سے قساوت کے اندھیرے دور ہو جاویں
 ہر وقت ایمان کے نور سے سینے معور ہو جاویں۔ یہ خیالات دماغ میں کچھ ایسے سمائے کہ
 ان سے جو بڑی باقوت کو احاطہ فعل میں پہنچ لائے۔ یعنی خود بخود قلب میں ترجمہ کر لیا یہ شوق
 پیدا ہوا۔ گویا وہ اس کام پر بڑے اختیار شیدا ہوا۔ متحیر تھا کہ ابھی یہ کیا اسرار ہے۔ جو مجھ
 سے آواں بے مضاعت کو اس کتاب کے ترجمہ پر استقدر اصرار ہے۔ مادہ علمی۔ مجموعی سندس
 فارغ بنائی جو اس کام کے اوزار ہیں یک نخت سب مفقود ہیں۔ بے علمی۔ تفرقہ خاطر طرح طرح
 کی بیاریاں دیکھ کر و نہیں اتلا و غیرہ جو سوانح ہیں ساسے بکثرت موجود ہیں۔ مجھ ناالوہ
 کی خواہش اس سے کہیو کر یہ کام انصرام ہوگا۔ یارب اس آغاز کا کیا انجام ہوگا۔ آخر قوت ارادہ
 سے اس کام کو پہنچاؤ گی تھی تو البتہ آئی۔ اور قلم ہاتھ میں لیا ترجمہ لکھنے کی ٹھرائی۔ یہی وہی
 کہ جس سے وہ کلمہ ہوا کہ وہ اس کے فہم کو خاطر میں نہلاؤ۔ جس نے دل میں ڈالا ہے وہی اس کام کو سر انجام
 دیا ہے کہ وہ اس کو پیدا کیا ہے وہ ہی مقصود تک پہنچاویگا۔ مانا کہ ہم محض ناکارہ او بالکل
 بیوقوفیت ہیں۔ مگر اس کے فضل و کرم کے امیدوار اور مورد رحمت ہیں۔ ہر گز ہر کام مشکل ہے اور ہر
 مسئلہ سانا ہے۔ اس قادر مطلق کی ہر زمین زالی شان ہے۔ اونے سے چاہے تو اعلیٰ کام
 کیا ہے۔ اس کو چاہے محض نذلت سے آسمان عزت پر پہنچاوے آدم خالی کو اپنا خلیفہ بنایا
 زمین سے اس کو جودہ کر دیا۔ آدمی ایک تودہ خاک ہے۔ لیکن اس کا صانع خدای پاک ہے۔
 بسا اے آدمی اس سے کیا کیا کام لئے۔ کہان سے کہان پہنچا یا اور کیا کیا مقام دئے۔ ان مختصر

صرف اللہ تعالیٰ کی امداد کے بہرہ و سہ پر قلم اٹھایا اور موافق محاورہ اردو زبان کے ترجمہ تحریر میں لایا۔ اشعار فارسی کو مجسّمہ حوالہ قلم کیا اور انکا ترجمہ یا مضمون نظم میں اُنکے آگے ہی رقم کیا۔ اور اس کتاب کا نام تاریخی و تصالحی العارفين لہدایت المسلمین (ترجمہ معراج المؤمنین) لارشد السالکین - رحمہا۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل سے اس کو قبول فرماوے اور خلقت کو اس سے فائدہ پہنچاوے۔ آمین اگر کہیں یہ ہول چوں ہو مہربانی فرما کر بنائیں اور دعائے خیر سے دریغ نفرمائیں فقط

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پطرح کی ستائش اسی اللہ تعالیٰ کو سزاوار ہے جس نے مومنوں کے دلوں کو روشن کر دیا۔ نور ایمان سے اور اہل اسلام کے سینوں کو کھول دیا ہدایت و ایقان سے۔ اور شاہ کو کیا محسنین کو اپنے فضل و احسان سے۔ اور شاہ سے بجا اسی خداوند جل شانہ کو لایق ہے جس نے تمام مخلوق کی پرورش کو باندھا اپنے اکرام و انعام کے دامن سے **لَا تُحْسَدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ** اور شاہ کی سعادت دین و دنیا حاصل ہوتی ہے اسی کے فیض رحمت بیکان اور تاثر اجرا سے **فَرَمَّ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مَالِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ** اور نجات ملتی ہے دونوں جہان میں اسی کے ذکر سے و عبادت بنی و مالی و استوائت لطف و احسان سے **اِنَّكَ تَعْبُدُ وَاِنَّكَ لَنَسْتَعْرِضُكَ** اور راحت و دو جہانی باقہ لگتی ہے اسی کی رہنمائی سے **اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ** اور کامگاری و دستگاری دستیاب ہوتی ہے اُسکی درگاہ کے مقربوں کی دوستی اور اُس کی بارگاہ کے مرودوں کی دشمنائی سے **صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَ لَا الضَّالِّیْنَ** اور صلوة و سلام کے چلتے ہوئی اس حضرت کے روضہ مطہرہ و منہ و منہ کہ ساری کتابیں آسمانی احقر اور مخزن اسرار ایہ کریمہ چھوڑ دینے سے

۱۔ تمام تعریفیں اللہ کو بانے والا جانوں کا بخشش کرے والا مہربان الکریم ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس کو اور نبی سے درجہ سے میں ہم۔ کہا ہے کوراہ سیدی۔ راہ انجمن پر نوسٹہ العام کیا اور اکی جن پر عقدہ ہوا اور نہ بگراؤں کی ۱۲۔ دوست رکھتا ہے وہ انکو اور دوست رکھتے تھے وہ اسکو لا منہ

۱۔ ان سے لڑا جوئی گلے ہیں یا اس کریمہ کے سرور کی باغ سے ۱۲۔

لکن رسول اللہ و خانکما النبی سیتہ کنجی اس خزانہ اوعان
 کی سچے سچے پیروی اور اس کی آل و فرزندوں پر اور اسکے صحابہ و خلفاء اور اس کے
 کلمے و اقوال پر اور اس کے نبیوں و پیامبروں پر اور ان پر جو قیامت تک اسکی شریعت کے تابع ہیں
 اور وہ تمام کلمے و کلمات جو ان کے زبانون اور دہنوں کے اور نہ ختم ہو باعث ختم ہونے
 ہمیشہ ان رسولوں کے اور بہت بڑے پیغمبر انبیا اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرنی اور حضرت رسالت بناو
 کی روح پر فطوح پران گنت و روایتیں کے بعد کہتا ہے ان حروف و الفاظ کا شریف لکھنے والا
 جنکے معنی کھلے ہیں اور ان فقرات و عبارات کا جوڑ نیوالا جنکے مطالب ظاہر ہیں اللہ تعالیٰ
 نہایت بخش کر نیوالے بہت ہی بزرگ کلمے ہندون میں سے کمال ضعیف قاضی محمد بدل جو
 پیدا ہوا اور رانی میں شے اللہ گناہ اسکے اور اسکے استادوں اور اسکے باپ داداؤں کو
 اور اسکے مدرسہ اسکے اور اسکے سب کے کہ جوانی کی عمر میں اکثر شریعت کے عقلی و نقلی
 و روای کتب کی تحصیل میں کہ دستگیری و حاجت روائی کا سرمایہ ہوا اپنے مخدوموں یعنی شاگردوں
 کی خدمت میں انہرم کہے اللہ تعالیٰ مشغول ہوتا تھا اسمال میں جب کبھی مشائخ کبار رحمہ اللہ
 علیہ کے کلام سے بہرہ اور ہوتا اور اکثر و اغلب اس گروہ کے سخن کی استواری موثر ہوتی دلمین
 کرتا کہ ان حضرات کے لفظیات جملہ لفظ سے گزرے ہیں اور جو کچھ بزرگان وقت و صحاب
 و توق سے بالمشافہ سے ہیں یا بطریق سماع یعنی کسی دوسرے شخص کی زبانی یا حالت و جہن
 سننے میں آئے ہیں اور انکی توجیہ جو دل معنی پیدا کرنے والے میں آئی ہے سب تو تقریر کی لڑی
 میں بروی و تخریر کی صورت میں لادی کہ اسکے زمانے والے اس کو پڑھا دیکھا یا دیکھ کرین اور دعا
 خیر سے دریغ نفرمایں لیکن روی مقصود ڈھیل و تاخیر کے پردے میں پوشیدہ تھا اور
 میں کسی طرح اس ارادہ کے جمال سے نقاب کو اٹھانہ سکتا تھا کیونکہ سخنور کو دل ہا سودہ درکا
 ہے نہ حوادث رنج میں سودا خراہام غیبی کے اشارہ سے اس مطلب کے حاصل کرنے کا حکم پایا
 اس لئے اس مجموعہ کی ترتیب میں کہ معراج المؤمنین لارشا والسا لکین اس کا نام ہر مشغول ہوا
 کہ گئے پھر ہی میں کہ اس عبارت سے حالیا عمری ہید و خمیسین بحسب جبل سن سال اس کا

(Handwritten marginal notes in Urdu script, partially illegible due to bleed-through and cursive style)

لے ترجمہ اور لیکن رسول اللہ کا ہوا اور ختم کرنیوالا نبوت کا ۱۲ سنہ ۵۰۰ جل جبرئیل کے حساب کہ ۴

(Additional handwritten notes at the bottom of the page)

ظاہر اور غیور خیر خواہ اسکی معنی سے باہر ہے خدیو زمان باعث امن و امان خاقان ابن خاقان
 و سلطان ابن سلطان ناصر الدین محمد شاہ بادشاہ غازی کی شہر پارسی زمانہ میں ہمیشہ رکھو اللہ
 تعالیٰ اس کا ملک سلطنت اور پہنچاتا رہے تمام جہان کو اسکے بخشش احسان کی راحت کہ لفظ
 جو اد کے حروف سے جو اسکی صفت و بخشش سے جبردار کرتا ہے اسکے جلوں بہایوں کی تلخ ہو دیا کر
 نامزد بنام نامی ذات فاضل البرکات خلاصہ دو زمان اصالت و نجابت رکن سلطنت قطب
 مملکت تریب آری مسند وزارت نیرت فرامی منصب مارت جریدہ فہرست روزنامہ امراہی زمان
 صد نشین مجالس خوانین دوران پسندیدہ خاص و عام توحید یقینہ مصطفوی نور حد و مرقم تصوی ذو
 احترام جہدہ الملک در اطہام نواب اعتماد الدولہ فرالدین خان حسین بہادر مجتہد ہی نصرت خٹک کے
 اسکی عمر شریف کا لکھنے لفظ ماہ کے اعداد سے کہ لفظ رقم کا مترادف ہے اور رقم کے اقباب عالی کا
 ایک جزو ہے روشن و پیدا ہے شروع کیا اور اسی سال میں اتمام و اختتام کے صورت دکھائی
 اور یہ کتاب ایک مقدمہ اور سات عنوان پر مشتمل ہے اور اس کے صفات کے بیان میں موافق ترتیب
 ایمان مفصل کے جسکی عبارت یہ ہے اَمِنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلَأْتُ كِتَابِي وَكُتِبَہُ وَرُسِلَہُ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ
 وَالْقَدْرِ خَيْرَہُ وَبَشِّرَہُ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰی وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ
 پہلا عنوان اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کے ذکر میں دوسرا عنوان فرشتوں پر ایمان
 لانے میں تیسرا عنوان کتابوں پر ایمان لانے کے احوال میں چوتھا عنوان نبیوں
 پر ایمان لانے کی کیفیت میں پانچواں عنوان روز قیامت پر ایمان لانے کے حال میں
 چھٹا عنوان تقدیر پر ایمان لانے کی کیفیت میں ساتواں عنوان بہر مرنے کے
 زندہ ہونے پر ایمان لانے کے ذکر میں حاتمہ اس بیان میں جو مناسبتاً ہی مقدمہ میں
 رکن میں پہلا رکن اس سالہ کی تخصیص کے بیان میں ساتواں عنوان پر اور اس کے
 دوسرا رکن علوم کی تعریف اور فضیلت اس علم کی اور علموں پر پہلا رکن
 وحیقت و معرفت کے معنی اور ان کے فرق کے بیان میں چوتھا رکن اسوت و ملوت

۱۱ ترجمہ ایمان لایا میں اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر اور قیامت
 کے دن پر اور سہلت پر کہ نیکی و بدی کا اندازہ اللہ کی طرف سے ہے اور مرنے کے بعد زندہ ہونے پر ۱۲ منہ

فلذات لذات ہیں۔ اٹھویں نباتات مٹوہ سات شہیں۔ نویں حیوانات غیر انسانی
 طرح کے ہیں۔ دسویں رنگوں کی جڑیں سات ہیں۔ گیارہویں حوالہ میں جو کتب کا ذکر ہے اور
 غضب کا نشان ہیں سات ہیں۔ اور انسان میں تیرہ چیزیں ہیں۔ اول اکمل اہل انوار
 طاہر آدمی میں سات ہیں۔ دوسرے اعضا باطنی ہی سات ہیں۔ تیسرے سے مراد نسبت خلقت
 انسان خاک سے سات ہیں لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ طِينٍ چوتھے طبقات آدمی جو حسب
 آیت شریفہ لَنْزَلَنَّا مِنْ طَبَقٍ سات ہیں۔ پانچویں آدمی میں سات چیزیں ہیں کہ اُس کی
 انسانیت اُسے قائم ہے جسم طبع۔ نفس۔ قلب۔ روح۔ سرغیب چھٹے قوای نفسانی ہیں
 سات ہیں۔ ساتویں اعضا مرفوہ کہ ہیں اُس سے مرکب ہے سات ہیں۔ اٹھویں سر
 میں روزن سات ہیں۔ نویں۔ قولے مدد کہ انسانی سات ہیں دسویں بلا ہی امت سات
 ہیں۔ گیارہویں رسول صاحب کتاب سات ہیں۔ بارہویں صحابہ کرام سات بقول اصح
 تیرہویں دایقے جو زبان سے معلوم ہوتے ہیں سات ہیں۔ اور ستر شریف میں دس
 چیزیں ایسی ہیں۔ (اول واجبات اسلام) سات ہیں دوسرے واجبات نماز سات ہیں
 تیسرے حاجیوں کے لئے کعبہ معظمہ کے طواف میں سات شرطیں۔ چوتھے و گناہ گریز
 سب تنفق ہیں سات ہیں حدیث شریف میں آیا ہے جَتَّبُوا الشَّيْءَ الْمَكْرُوهَ سات
 نسب کی رو سے جو عورتیں حرام ہیں سات ہیں۔ چھٹے و مرد کے حسب نسب سات ہیں
 ہیں وہ ہی سات ہیں۔ ساتویں اسما سے عظم الہی محققین کے نزدیک سات ہیں
 وہ اعضا جو سجدہ میں زمین پر رکھتے ہیں سات ہیں۔ حدیث شریف میں آیا ہے تَلَوْنَا
 اللَّهُ عَلَى سَبْعِ قَوْمٍ مَسْحَانِ زَكَوٰةُ اس زمانہ میں سات ہیں۔ دسویں پھٹے کے

۱۔ سونا۔ چاندی۔ تاج۔ جت لوہا۔ سبب۔ روگ ۲۔ سیاہ۔ کسچ۔ سفید۔ سفید
 عباسی یعنی قمری ۱۱۔ سر۔ سینہ۔ پشت۔ ماتہ دو۔ بانویں دو۔ زبان۔ لہجہ
 تیسری ۱۲۔ دماغ۔ دل۔ جا۔ معدہ۔ کلی۔ پیٹھ۔ پتہ ۱۳۔ کان۔ آنکھ۔ ناک۔ ہاتھ۔ پاؤں
 خلق آخر ۱۴۔ ترجمہ البتہ تحقیق پیدا کیا ہم نے آدمی کو شی سے ۱۵۔ بوی۔ بوی۔ بوی۔ بوی۔ بوی۔ بوی
 کہیں یہ سات ہیں سولے انکے طب میں اور یہی ہیں ۱۶۔ دو آنکھ۔ دو ناک ہیں۔ دو کان ہیں۔ ایک منہ ۱۷۔ بیانی
 شنوای۔ قوت شامہ۔ قوت ذالہ۔ قوت لامہ۔ قوت من شکر۔ قوت وحمیہ ۱۸۔ میٹھا۔ کڑوا۔ کٹھا۔ کسب

ہیں۔ اور قرآن مجید میں سے پانچ چیزیں ہیں۔ اول نزول قرآن مجید کا سات حرف یعنی لغت پرستے بنو سبب یہی شریف کے ذرا ہذا القرآن نزل علی سبعة احرف دوسرے سبب یعنی منازل سات ہیں۔ تیسرے لباب و عرایس یعنی قرآن کی دو لمبیں کی وہ سورتیں حم کے نذر سے شروع ہوتی ہیں سات ہیں۔ کہا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لکل شیء لباب و لباب القرآن الحکام مہم جو تھے یوسف علی نبینا وعلیہ السلام کے زمانہ میں محطہ پڑا وہ سات برس کا تھا۔ پانچویں ملک یانے جو چیزیں خواب میں دیکھی تھیں اور وہ خواب یوسف کی خلاصی کا باعث ہوا وہ سات ہیں۔ پس اگر سات کے عدد کو اور اعداد فضیلت ہوتی یہ سب چیزیں سات سات نہ واقع ہوتیں اس لئے عتہ بھی ہی عدد کو اختیار کیا دوسرے حرم علوم کی تعریف اور اس کی فضیلت میں کہ دراصل کمال انسان اس میں ہے کہ حق جل و علا کو پہچانے اور معرفت حق میں نہیں ہوتی جب تک بنو تین نہ پہچانے اور اپنی شناخت سے کہ عالم صغیر سے عالم کبیر کا کہو ج نہ نکالے اور اس سے تعالیٰ کی صفات کو اور صفات سے اس کے ناموں کو اور ناموں سے اس کی ذات بے نشان کا نشان بناوے اس ناموں کی طرف اس آیت کریمہ میں اشارہ ہے وَفِي أَنْفُسِكُمْ أَفَلَا تُبْصِرُونَ اور یہ سب علم پر موقوف ہوا اور قرآن اس کا عبادت اور ترجمہ اس کا معرفت اور حاصل اس کا دیدار حتمی ہے پس ساک جب تک بنو تین نہیں پہچانتا خدا کو ہی نہیں جانتا اور کلام معجز نظام حضرت خیر الانام صلے اللہ علیہ والہ وسلم من عرف نفسه فقد عرف ربه کے مطلب کو نہیں پہچن سکتا اور آیت کریمہ مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونَا سے بہرہ ور نہیں ہو سکتا اور علم کا یہی

ساتون منزل ہیں ان سورتوں سے شروع ہوتی ہیں۔ فاتحہ۔ مادہ۔ یونس۔ بنی اسرائیل۔ شعرا۔ وصافات۔ فاف۔ محرم۔ حروف کالونی بشوق ہے ۱۲ ساتون حایمہون کے نام۔ سورہ مؤمن۔ سورہ سجدہ۔ سورہ شوری۔ سورہ زخرف۔ سورہ دخان۔ سورہ جاثیہ۔ سورہ حاف ۱۲ ترجمہ ہر چیز کا لباب اور خلاصہ ہے اور لباب قرآن کا حایمہون میں ۱۲ کے ثریابی من بعد ذالک سبع شدا ترجمہ پھر آونگے اسکے بعد سات برس سخت یعنی سات کے سات انی اری سبع بقرات سماں یا کلہن سبع عجاف و سبع سنبلات خضر و آخر بابات ترجمہ میں نے دیکھی سات کا من موٹے کما گین انکو سات گابن دلی اور سات خوشی ہے اور سات سوکھی ۱۲ ترجمہ اور اپنے نفسوں میں ذما پس میں دیکھتے تم ۱۲ ترجمہ جس بھی جانا اپنے نفس کو تحقیق اسے بچانا اپنے رب کو ۱۲ ترجمہ اور نہیں بد کیا میں تم

۱۲۔

ہر شخص پر بموجب حدیث شریف **لَطَلَبُ الْعَالِمِ تَرْتِيبًا عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ وَمُسْلِمَةٍ**
 اور عین فرض ہے اور علم و طرح کا ہے ظاہری و باطنی اور علم ظاہری کے مقدمات و مقدمات
 علوم مقدمات جیسے صرف نحو و معانی و بیان و بدیع و غیرہ اور مقدمات جیسے تفسیر و حدیث
 و فقہ و غیرہ۔ اور علم باطنی کو علم سبزی کہتے ہیں۔ اور اس کی بھی دو قسمیں ہیں محمودہ و مذمومہ۔
 دوسرے طور سے علم کی تقسیم یہ ہے کہ علم و طرح کا ہے فرض عین و فرض کفایہ اس کی
 تفصیل انشاء اللہ تعالیٰ اسکے کجاویگی لیکن شرط علم دونوں میں عمل ہی نہیں تو علم
 سے کچھ فائدہ نہوگا جو جب فرماتے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم **اعود من عالم لا یففع**
 اور استعاذہ گناہ سے ہوتا ہے پس معلوم ہوا کہ جس علم سے فائدہ نہوگا اس کا پرھنا گناہ ہے
 اور بے سود اور یہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے **ان اسئل اللہ ان یشیر العالما**
وان خیر الخیر خیار العالما پس شر سے علم بے عمل و غیر سے باعمل مراد ہر مصرعہ
 علم کے کہہ بحق نماید جمالت ست مصرعہ کے یہ حالت علم تیار ہے نہ چوراہہ خدا اور
 حضرت رسالت بناہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے **یکون فی الخیر**
الزمان علماء یعلق علیکم کتاب العمل کہتے ہیں کہ علم کے بغیر وقت ہی جھڑکا ہے
 ہے جو شخص علم سے بغیر رہے نہی گاری کے نہ کلام اور جہاد کے نہ فکری نہ دینی
 ہے اور جو بغیر تقویٰ کے نہ علم پر افکار نہ ہوں فاسق ہو گیا ہے اور علم و دینی نہت
 نہ چھڑاوسے وہ کل آتش و دوزخ سے کچھ نہیں بچا سکتا ہمیشہ دوزخ میں رہے گا
 سنت ہر علم کبیرش تعلیمی کبان خدائی است ہر بیست ملاز سے خاک نہیں علم ہوا کہ وہ کار
 میں نہ علم خدا کو بہ اور شیخ الاسلام فرمایا ہے **العلم انما یصلی الی اللہ** کے لئے علم ہونا
 علم قلم کے نہیں سے نکلنے سے ظاہر ہے کہ اس سے کیا حاصل ہو سکتا ہے

۱۔ ترجمہ طلب کرنا علم کا فرض ہے ہر مسلمان مرد اور عورت پر علم ہونا ضروری ہے
 جن علوم کے بغیر عربی زبان نہیں آتی اور دین کی تالیف نہیں ہو سکتی
 لے سقصدتہ اسکے ترجمہ بناہ یا کما ہوں اللہ کے نام سے کہ علم ہونا ضروری ہے
 ہیں ہر شرعاً کا شریعہ اور بہت ہر ذہنی علم کی ہر شیئہ ہر شیئہ ہر شیئہ ہر شیئہ
 انہر وازہ عمل کا اور کلمے کا نیز دروازہ ان کا یعنی ان کی ہر شیئہ ہر شیئہ ہر شیئہ ہر شیئہ

خداوند کے دل میں ذاتاً ہے ایک نے شریکوں کو علم پڑھا اور اندھیر سے ہی میں رہا ایک
 چراغ کیبی روشنی سے نیا نے اور ایک نے ساری عمر میں ایک حرف سنا اور اسی میں آتش محبت
 سے جل گیا۔ صاحب کشف المحجوب نے فرمایا ہے علم دو قسم کا ہے۔ ایک علم دل اور
 دوسرا علم زبان اور یہ علم ضرر سے اللہ تعالیٰ نے اس کی تشریح میں ان دونوں
 علموں کی طرف اشارہ فرمایا ہے **هَذَا عَدَبٌ فِكْرُهُ سَائِعٌ شَرَابُهُ وَهَذَا أَمَلٌ أَحْسَبُ**
أَوْ عَيْنٌ لِقَضَائِ شَهَةِ اللَّهِ نے فرمایا ہے کہ علم دین جو طرح کا ہے (علم بالبدن، دو علم لبدن، و علم
 بانام اللہ) و علم باحکام اللہ) اول علم بالبدن اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات و آثار و افعال صفاتی
 کا جاننا ہے رسول قبول اعلیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے **إِنَّ مِنْ الْعِلْمِ كَهَيْئَةِ الْمَكْنُونِ**
يَكُونُ كَالْمَاءِ فِي الْوَعَاءِ اور یہ علم ایسا دریا ہے کہ جس کا بہن کناہ نہیں اور اس کے
 منزلوں کی کتنی نہیں اور یہ شرح بیان نہیں سما سکتا علم لدنی اسی کو کہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ
 نے اس کی صفت میں فرمایا ہے **وَالَّذِينَ أَوْتُوا الْعِلْمَ كَأَرْجَاتٍ** اور اس علم کے جاننے والے
 انبیاء علیہم السلام اور جن میں اولیاء رضی اللہ عنہم میں (دوسرا علم لبدن) اخلاص ہوا کہ شتم سے
 تعالیٰ کی معرفت و محبت بر او نفس کی آفات اور ان کا علاج اور اچھی خصلتوں اور بری صفتوں
 کا جاننا اور ان کا مٹانا سمین داخل ہے (تیسرا علم بانام اللہ) عالم کی ابتدا کا جاننا ہے اور موقوف
 کے احوال و خفتتالی کا رحمت سے آنے کے ساتھ معاملہ کرنا اور بہت میں پہنچانا اور مخالفوں
 کے اطوار اور فریب سے ان کا سزا پانا اور بہن میں داخل ہونا ان جملہ کو جاننا سمین داخل ہے
 اور اس کو علم برہان بھی کہتے ہیں (چوتھا علم باحکام اللہ) شریعت کا علم ہے جس سے حلال و حرام
 وغیرہ سب معلوم ہوتے ہیں۔ شیخ الشیوخ شیخ شہاب ملکہ والدین سپروردی رحمۃ اللہ علیہ نے
 عوارض میں فرمایا ہے (علم پارٹم کا ہے) اول علم درست اور وہ علم تعلیمی ہے (دوسرا علم
 رعایت اور وہ علم اجتہادی ہے) تیسرا علم درایت اور وہ علم فقہ ہے دین میں اور علم درست
 سے نکلنا ہے (چوتھا علم مہربی اور وہ علم خیر ہے یعنی خطا سے پاک ہر حضرت غوث اعظم
 علیہ السلام نے فرمایا کہ شہ پروردگار تبارک و تعالیٰ کی جناب میں عرض کیا کہ علم کونسا علم ہے
 جس سے جاہل یعنی نادانی سے علم سے مصرع معلوم شد کہ یہیچ ندانستہ ایلم بامصرع

ترجمہ معراج المؤمنین کا پہلا ایضاً تھا جو اور یہ دو سر کتب میں جو اور اولیاء اللہ کے ترجمہ میں ایک ایک قسم کا علم جاننا سمین داخل ہے

ہم کچھ بھی جانتے نہیں پیر کہا کہ آج - اور مراد اس سے یہ کہ یہ ہے اللہ تعالیٰ کا کلام اور وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی صفات کی معرفت حاصل کی ہے اور اس سے یہ کہ یہ ہے
 وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ وَهُم مَراد ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے بغیر واسطہ اور سبب کے ان کے علم کی طرف سے
 کی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں سے بعضوں کو خود علم سکھایا ہے اور اس کے علم کے
 کہتے ہیں اور یہ وہ علم ہے کہ حصول و یار کے دونوں کے تحتوں پر اللہ تعالیٰ نے ان کو عظیم
 اور صحیفہ سر کے ہر صفحہ پر کاتب وحی نے مرقوم کیا ہے اور اس علم کا وہ درجہ ہے کہ ان کو
 تقریر میں نہیں آسکتا اور اس کی عظمت دائرہ یا تحریر میں نہیں سما سکتی۔ اور صحابہ عین العلم
 فرمایا ہے کہ مراد علم آخرت ہے کہ آیا کہ یہ اس پر وال ہے کہ اس زمانہ کے عقلی اور فنی بشر نہیں
 فاضل نہ ہو جاویں۔ اور فرمایا کہ علم و طرح کا ہے۔ علم کا شرف و علم عالمہ۔ مراد علم الہی
 نور ہے کہ دل میں پیدا ہوتا ہے اور اس سے عالم غیب کا کوئی شہرہ آگے نہیں آسکتا۔ اور یہ ہے
 اس لئے کہ حدیث شریف میں وارد ہوا ہے کہ جب ہا کہ نور دل میں آتا ہے اس سے سبب سے اس کے
 اس نور کے سبب سے غیب کو اور اٹھاتا ہے بلا کہ اور محاطوں کو اس سے اس کے اور اس کے
 زیادہ تصریح اس واسطے کی گئی کہ یہ علم روایت سے تعلق میں ہے اور اس سے اس کے اور اس کے
 علیہ وآلہ وسلم کی یہ حدیث کہ بعضی علم ہر ایک کنون کے لئے ہے کہ ان کے میں جان سے
 اللہ تعالیٰ عارف اپنے وال ہے اور اوپر کو بھی سمجھا ہے اور اس سے اس کے اور اس کے
 ہے (دوسرا علم عالمہ) اور وہ اس چیز کا علم ہے کہ جس سے اس کے اور اس کے اور اس کے
 اور اس چیز کا کہ جس سے اللہ تعالیٰ کی دوری ہوتی ہے اور یہ علم ہے کہ اس کے اور اس کے
 اسل یہ تشریح والذین جاہدوا فینا لنؤدینھم ما یشئون اللہ تعالیٰ کے علم کے اور اس کے اور اس کے
 آدمی پر فرض و لازم ہے وہ ہیں علم ہیں۔ (علم توحید) و علم شریعت و علم کلام و علم
 کا علم کہ دل سے تعلق رکھتا ہے۔ علم توحید اس قدر جامع ہے کہ اس کے اور اس کے اور اس کے

۱۱ ترجمہ اور گوہی دی اللہ نے اور فرشتوں نے اور علم والوں نے اور اس کے اور اس کے اور اس کے
 وہی حاکم ہے روز انصاف کا ۱۲ ترجمہ تاکہ بلند کرے خدا تعالیٰ اس کے اور اس کے اور اس کے
 ہونے سبھ والے اور بے سبھ ۱۳ ترجمہ اور جو لوگ توشش کرے ہیں ہر سبھ کے اور اس کے اور اس کے اور اس کے

ترجمہ صحیح بخاری

اس سے حاصل ہو جاوین یعنی جس چیز کے نجانے سے آدمی ہلاک یعنی اس کا دین برباد ہو گیا ہو اس کا جاننا فرض عین ہے اور علم شریعت میں سے ان چیزوں کا علم جو ایسے فرض ہیں سیکھ لینا فرض ہے۔ اور علم سراسر اس قدر سیکھنا ایسے فرض ہے کہ اُس کے واجبات اور مناسبات یعنی جن چیزوں سے منع کیا گیا ہے جان جاوے کہ ولیمین خدای تعالیٰ کی تعظیم پیدا ہو اور سلامتی اور اخلاص عمل میں حاصل ہو۔ اور علم توحید کا اس قدر جاننا کہ بعینہ اور بدینوں سے مجاہدہ و مباحثہ کر سکے اور انکو لازم بناسکے فرض کفایہ ہو۔ اسی طرح علم شریعت کے سارے ابواب کا جاننا فرض نہیں ہے بلکہ فرض کفایہ ہے۔ اور ایسا ہی تمامی علم سراسر اور کئی عجائبات قلب کا جاننا بھی فرض نہیں بلکہ بقدر عبادت کو مفید ہو اتنا ہی واجب ہے کہ تیسرا رکن شریعت و طریقت و حقیقت و معرفت کے بیان ہیں۔ انسان کا کمال سمین ہے کہ وہ شریعت و طریقت و حقیقت و معرفت میں کامل ہو جو شخص قبول کرے جو کچھ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے وہ اہل شریعت ہیں۔ اور جو بحال او سے ان کاموں کو جو آج کے ہیں وہ اہل طریقت میں سے ہے۔ اور جو دیکھے وہ چیزیں کہ آپ نے دیکھی ہیں وہ اہل حقیقت میں سے ہے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے **لَا تُرَى حَقِيقَةُ الْوَالِدِ وَالْحَقِيقَةُ الْعَالِيَةِ وَالْحَقِيقَةُ الْعَالِيَةِ وَالْحَقِيقَةُ الْعَالِيَةِ وَالْحَقِيقَةُ الْعَالِيَةِ وَالْحَقِيقَةُ الْعَالِيَةِ** اور ان کے پیر و کی اس سے مخالفت کی ہے اُسے پچھنے پر ثابت قدم رہنا شریعت ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے ذکر و تعالیٰ پر مدامت کرنی طریقت ہے۔ اور سوائے خدا سے تعالیٰ سبکی نفی پر مدامت کرنی اور جراثیم کسی کا دہیان ولیمین نہ آئے دنیا حقیقت ہے۔ سارے اعضا کو اللہ تعالیٰ کے حکام پہنچانے میں قید کرنا اور اُسے جن چیزوں سے منع کیا گیا ہے انکی طرف مائل ہونے سے باز رکھنا شریعت ہے۔ اور دل کا تصفیہ اس طرح کرنا کہ سب بری خصلتوں کو سمین سے نکال کر اچھی خصلتوں اور نیکیوں کو سمین داخل کرنا طریقت ہے۔ اور غیر اللہ کو دفع کرنے سے روح کو جاننا حقیقت ہے۔ شریعت بدن کا شہارت ہے۔ اور طریقت دل کا پیر من ہے۔ اور حقیقت

ترجمہ شریعت میرے قول میں اور طریقت میرے فعل میں۔ اور حقیقت میرے حال میں۔ اور معرفت میرے اعمال سے ہے۔

جان کا لباس ہے۔ شریعت ترک دنیا ہے۔ اور طریقت ترک عین ہے۔ اور حقیقت ترک
 ماسوی اور حق سبحانہ و تعالیٰ تک پہنچنا۔ شریعت بدن کا نجاست ظاہری سے پاک و صاف
 رکھنا ہے۔ اور طریقت بشریت کی کدورتوں اور بری صفتوں سے دل کی نجاست کو
 ہے۔ اور حقیقت روح کا غیر حق سے دہونا اور نگاہ رکھنا ہے۔ شریعت کو اختیار کرنا
 اہل اسلام کا ہے۔ اور شریعت سے طریقت میں پہنچنا کام خواہش کا ہے۔ اور نہایت سے
 بڑھ کے حقیقت کے میدان میں قدم رکھنا کام خاص خواہش کا ہے۔ شریعت اہل مرتبہ ہے
 اور اسکو عالم ناسوت و عالم ملک بھی کہتے ہیں طاعت و عبادت ظاہر بدن کی اسکی مشعل
 ہے اور یہ عام مومنوں مسلمانوں کا کام ہے۔ اور طریقت دوسرا مرتبہ ہے اور اسکی
 عالم ملکوت بھی ہے اور اس مرتبہ میں طاعت و عبادت دل سے تعلق ہوتی ہے اور اسکی
 مومنوں کا مقام ہے۔ اور حقیقت تیسرا مرتبہ ہے اور یہ عالم جبروت کہلاتا ہے اور اسکی
 سرور روح کی صیر کا مقام ہے اور انبیا علیہم السلام و اولیائے حق علیہم السلام کا اور یہ مرتبہ
 یہ سب مرتبے دنیا میں حاصل ہوتے ہیں۔ شریعت نفس کا مقام ہے۔ اور طریقت
 وابستہ ہے۔ حقیقت روح سے تعلق رکھتی ہے۔ پس نفس شریعت کے مرتبہ ہے اور
 سے عالم ملکوت تک پہنچتا ہے اور صفات دل کی حاصل کرتا ہے اور اسکی طریقت
 سے عالم جبروت تک پہنچتا ہے اور روح کی صفات حاصل کرتا ہے۔ اور اسکی حقیقت
 حضرت لاہوت تک پہنچتی ہے حضرت رسالت بناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خطاب
 شریعت کا بوجہ کہنیتا ہے اُس کا حساب تجھ پر ہے۔ اور جو کوئی طریقت و حقیقت کا بوجہ
 سے اُس سے توفیق رہے کہ اُس کا حساب تم پر ہے قال علی الصلوٰۃ والسلام ذکر
 اَعْمَالِ الْبَاطِنِ خَيْرٌ مِنْ اَعْمَالِ الظَّاهِرِ اور حقیقت اور حقیقت میں یہ فرق ہے
 صفت ہے اور حقیقت ذات ہے اسلئے کہ لغت کے بنامیوالے نے یہ فرق کیا ہے
 میں بنایا ہے پس وہ شے اس لفظ کی حقیقت ہے جسے افسانہ میں لکھا ہے اور یہ
 اور شریعت کی ذات کے لئے وضع کئے ہیں پس یہ وہی ہے جسکی طریقت اصافیت میں کئے جا سکے
 لے ترجمہ فرمایا رسول نے آپ پر و داور سلام ہو کہ ذرہ بہر باطن کے عملوں میں سے بہتر و ظاہر کہبت سے عملوں کے

اور کالیہ ت چار چیزوں سے ہوتی ہے۔ اقوال نیک۔ افعال نیک۔ اخلاق نیک۔ معارف
 نیک۔ حسین یہ چاروں میں کمال ہے۔ اور حسین یہ سب اکٹھے نہیں ہیں وہ ناقص ہے اور
 جو ان چاروں کی انتہا کے درجے کو پہنچے ہیں انکو تصوف کی اصطلاح میں شیخ۔ و مقتدی و
 مادی۔ و دانا۔ و کامل۔ و کل۔ و امام۔ و علیف۔ و قطب۔ و جام جہان نما۔ و اینہ گیتی نما
 کہتے ہیں جو تھار کن مقامات ناسوت و ملکوت و جبروت و لاہوت کے بیان میں
 علم صحافی کے محققین و عالموں اور مدققوں و کاملوں نے مقامات ناسوت و ملکوت و جبروت
 کے بہت سے اوصاف و معنی مختلف بیان کئے ہیں لیکن مقام لاہوت کے بیان میں کہ عالم
 لاہوت ذات الہی سے کسی نے خود نہیں مارا کس لئے کہ یہ مقام شرح و بیان سے مستغنی
 ہے اور جہاں سکنا اس کو گروہ کہ جس کو حق تعالیٰ نے وہ مقام نصیب کیا ہو پس مقام ناسوت
 کو عالم ملک عالم خلق و عالم محسوس و عالم شہادت و عالم صورت و عالم جوارح و عالم ظاہر
 یعنی کہتے ہیں اور مقام ملکوت کو عالم امر و عالم معقول و عالم قلبی و عالم المعنی و عالم باطن بھی
 کہتے ہیں۔ اور مقام جبروت کو عالم روح و عالم موجود بالقوت و عالم ماہیات و عالم
 کالیہ و عالم باطن باطن و عالم عجیب اعنی بھی انام ہیں۔ اور حضرت قطب بانی مجدد
 عظیم حضرت کھمراوی میرانی شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ کو جناب اللہ باب سے
 فرمایا کہ اسے شرف عظیم ناسوت و ملکوت کے درمیان جو طریقہ ہے وہ شریعت ہے
 اور جبروت کے درمیان کا طریقہ طریقت ہے۔ اور جبروت و لاہوت کے درمیان کا
 طریقہ ہے اسے شرف عظیم جب تو ہمارے سرم مختوم میں داخل ہونے کا ارادہ کرے ہرگز
 اسے اس شان نہ بخورے اور نہ ملکوت پر نہ جبروت پر اس لئے کہ عالم ملکوت کا شیطان عالم ملکوت
 میں رہتا ہے اور واقعہ کا شیطان عالم جبروت ہی میں جو شخص نہیں
 جانتا کہ جبروت ہی ہوا ہے ہماری درگاہ سے مطرد یعنی نکالا ہوا ہے لیکن ملک سایہ
 میں رہنے والا ملک میں رہنے والوں کے لئے اور وہ محبت ان دنیا میں نبی
 کے لئے ہے اور ہمہ سہا بے وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص دنیا کی طرف میل
 کرے اسے اللہ نے اسکو دنیا کی آگ سے جلاتا ہے کہ وہ خاک

وہ خاک ہو جاتا ہے اور اس سے کوئی کچھ نفع نہیں اٹھا سکتا۔ اور ملکوت سایہ عکس جبروت کا ہے۔ اس عالم کے رہنے والے محبانِ غیبی ہیں ان کے حق میں رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص آخرت کی طرف میل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسکو ایسی آگ میں جلاتا ہے کہ وہ سونا کندن ہو جاتا ہے اور اس سے نفع حاصل ہوتا ہے اور عالم جبروت و لاہوت کے درمیان والے فرقہ کے باب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی اس رتبے کی طرف میل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسکو اپنے نور سے جلاتا ہے کہ ایک جو قمیہ ہوتا ہے پس جو کچھ اس جہان میں ہے اسکو ملک کہتے ہیں اور جو کچھ اس جہان میں ہے وہ ملکوت کہلاتا ہے اور جو کچھ ان دونوں کے سوا ہے وہ جبروت ہے جب تک وہی عالم ملکوت کو پہچانے اور اسکو پیچھے چھوڑے عالم ملکوت تک نہیں پہنچ سکتا اور جب تک عالم ملکوت کو نہ جانے اور پیچھے چھوڑے عالم جبروت تک نہیں پہنچ سکتا اور جب تک جبروت کو معلوم نہ کرے اور اس کو پیچھے چھوڑے مقام لاہوت تک پہنچنے کا رتبہ اسکو نہیں حاصل ہو سکتا۔ اور ان تینوں عالموں میں سے ہر ایک عالم میں اللہ تعالیٰ کے بے نہایت خزانے ہیں جنہوں نے کہا ہے کہ یہ آپ کریمہ اس معنی کی طرف اشارہ کرتی ہے **وَاللّٰهُ خَزَائِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ** پس سالک کو چاہئے ایسا رستہ چلے کہ ملک سے بڑھ کر ملکوت میں پہنچے اور وہاں آئی ہو کہ کہ ملکوت سے رتبہ جبروت پر پہنچے پھر اسقدر کوشش کرے کہ مقام لاہوت پر قدم رکھے اور اسل یہ کریمہ کا جمال اسکو منہ دکھاوے **شَبَّحَانَ الَّذِیْ بَدَا مَلٰٓئِکَوتَکِمْ بِالْحَمْدِ** **وَالَّذِیْ تَرْتَجِعُونَہَا** اور عالم ملکوت دو قسم پر ہے ایک عالم ارواح اور وہ بھی دو طرح پر ہے علوی سفلی۔ علوی جیسے آدمیوں کی روہیں اور فرشتے اور سفلی جیسے جنوں کی روہیں اور شیطان اور دوسرے حیوانوں کی روہیں دوسری قسم عالم ملکوت کی علامت ہے جیسے ملکوت نباتات جسکو نفس نامیہ کہتے ہیں اور عالم خلق اجسام سے ہے اور عالم ارواح سے اور عالم جبروت جہاں ذات صفیات ہے اور عالم ملکوت سے کسی پر تجلی فرماتا ہے نور بے نہایت کہاں ہے اس سے پہلے کہ وہ اپنے نور سے نہ کھینچ لے نہ جہاں اسکو کے لئے میں خزانے آسمان اور زمین کے اسلئے ترجمہ میں لکھتا ہوں کہ انہوں نے جہاں پر تجلی ہو

اور عاتق الشری کو محو اور آثار ہستی کے آشکارا کرتا ہے۔ اور مقام جبروت اللہ تعالیٰ کے
 فصل سے قاب قوسین و اعلیٰ علیین ہے اور اسکے عدل سے اسفل سافلین ہے جس پر
 نازش فرماوے تحت الشری سے اعلیٰ علیین میں پہنچاوے اور جس پر جلال عدل
 ظاہر فرماوے مقام قاب قوسین سے تحت الشری میں گراوے اسکے عدل کے آگے
 انبیاء علیہم السلام بھی راہ گزردھونڈتے نظر آویں اور اسکے فضل کے سامنے بڑے بڑے
 گنہگار بھی میدانِ نجات اور نجات گنہگزار بھی باہرین اور عالم لاہوت ان سب سے بڑھ کر وہ عالم
 ہے کہ اس کا عرش عزت ہے۔ اور اس کی کرسی کبریاء اور اسکی لوح قدر ہے اور اس کا
 دارقنیا اور آسمان اسکی عظمت ہے۔ اور کیوان اس کا قہر اور جبریں اس کا لطف ہے اور
 چراگہ اس کا جلال۔ اور خورشید اس کا جمال۔ اگ اسکی غضب ہے۔ اور آب اس کا رحمت اور
 حال اس کی حکمت ہے۔ اور نقا اس کی کوزل و کلا یزال ہے جس کے دل کے انجمن
 کی روشنی کھولدی ہے اور بشریت کی صفتیں اس سے دور کر دی ہیں اس کے لئے عالم
 غیب بھی عالم شہادت ہے اور بہت سے ممکنات اسکو معلوم ہو جاتے ہیں جو
 دنیا کو نہیں معلوم ہوتے۔ مقدمہ تمام ہوا فقط

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پہلا عنوان اور اسم و معنی مذکور ہیں پہلا معنی ایمان کی تحقیق اور اس کی حقیقت
 اور اس کے متعلقات کے بیان ہیں دوسرا معنی اسم اللہ کے معنی اور اس کے متعلقات
 کے بیان ہیں اور اسمیں سات بیان ہیں پہلا بیان ایمان کی تعریف اور
 اس کے معنی تصدیق ہیں۔ اور تصدیق یقین اور باور کرنا آدمی کا
 ہونا ہے اور ایمان کا لفظ امن سے لیا ہے کہ خوف کی ضد ہے
 اور اس کے معنی یقین ہونا ہے اور تحقیق اس مقام کی یہ ہے کہ جب کوئی خبر
 سنی ہو اور اسے یقین ہو اور وہ شخص اس خبر کی حقیقت نہیں جانتا اس سے
 پہلے اسے خبر کی حقیقت سے کچھ پتہ نہ ہو اور وہ اسے خبر کی حقیقت سے کچھ پتہ نہ ہو

اور اس کے معنی یقین ہونا ہے اور تحقیق اس مقام کی یہ ہے کہ جب کوئی خبر
 سنی ہو اور اسے یقین ہو اور وہ شخص اس خبر کی حقیقت نہیں جانتا اس سے
 پہلے اسے خبر کی حقیقت سے کچھ پتہ نہ ہو اور وہ اسے خبر کی حقیقت سے کچھ پتہ نہ ہو

ہے کہ ہرگز چھوٹ نہیں ہے اور بیشک سچ ہے اور حق ہے باطل نہیں ہے اور عقائد سہولت
تین ایمین اور بے خوف کرتا ہے تو دوسرے دوسرے یہ کہ جب عقائد اس کا درست ہو گیا
اپنے نفس کو ہمیشگی کے خذاب سے ایمین جانتا ہے اور اللہ مادی ہے اور راہ دکھائی والی ابدیت
کی طرف دوسرا بیان ایمان کی حقیقت و ماہیت کے کہتے ہیں۔ معروض ہے کہ
اکثر علماء قدس اللہ ارواحہم کا یہی مذہب ہے کہ ایمان نرسے تصدیق کو کہتے ہیں اور وہ دل سے
تعلق رکھتی ہے پس بان سے اقرار کرنا ایمان کی حقیقت میں داخل نہیں ہے بلکہ حکام اسلام جاری
کرنے کی شرط ہے اگر باوجود تصدیق و اقرار کے کوئی کام کفر کا کرے جو دین اسلام کے خلاف ہو
شرع شریف میں اسکو کافر شمار کرتے ہیں۔ پس بت کو سجدہ کرے یا گلے میں زناڑا لے کا فر ہو جاوے
اور یہ جو کہا ہے کہ ایمان و اسلام متحد ہے مراد یہ ہے کہ ایمان کامل و اسلام صحیح دونوں ایک ہیں سلم
کہ ہر ایک ایمین سے بغیر دوسرے کے کامل نہیں ہوتا کہ ایمان بغیر اعمال کے ناقص ہوتا ہے اور اعمال
بغیر ایمان مقبول نہیں ہوتے اور بعضی اہل سلفت اور محدثین سے جو منقول ہے کہ ایمان اقرار
زبانی اور تصدیق قلبی اور عضا سے عمل کرنے کو کہتے ہیں اس سے بھی ایمان کامل قرار ہے
یا مقصود انکا اپنے تئیں بالکل اللہ تعالیٰ کو سونپ دینا اور خالص اسی کا ہو جانا ہے اس میں شک
ہے کہ تصدیق درخت کی جڑ کی مانند ہے اور عمل صالح مثل شاخون اور پھولون اور پھلون کے
ہیں پس نرسے تصدیق و اعتقاد کو بغیر اعمال کے کچھ بھی رونق حاصل نہیں ہوتی اور اعمال بغیر
تصدیق کے صحیح و معتبر نہیں ہوتے۔ پس یہ معنی اسل ایمان کے جو کفر کی ضد ہے نہیں ہو سکتا
ہیں تو طاعت کے ترک کرنے سے کفر لازم آویگا۔ حالانکہ ایمان بغیر عمل کے ناقص ہوتا ہے اور
مومن و فاسق دونوں پر ایمان کا لفظ بولا جاتا ہے مان اگر گناہ معصیت کو حلال سمجھے
ہو جاتا ہے۔ اگرچہ چھوٹا گناہ ہو۔ اور متعزلہ کے نزدیک فسق ایک درجہ ہو کفر و اسلام کے
اور بعضی زریہ اور خارجیوں کے نزدیک فسق کافر ہو جاتا ہے اور ان کے نزدیک کفر و اسلام
قول کا بطلان لازم آتا ہے **أُولَئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ وَأَمَّا كَلِمَاتُ
الْإِيمَانِ فِي قُلُوبِكُمْ** اس واسطے کہ زبان کے اقرار اور عضا کے اعمال کا محل دل نہیں ہے اور
اسے ترجمہ یہ وہ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان بھیجا ہے اور جب اہل ہو گا تمہارے دلوں میں ایمان

یہ دونوں تین صیرم اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ محل ایمان کا دل ہے اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے تحقیق محل کو تیسرا بیان اس بات کے ذکر میں کہ ایمان دو طرح کا ہے محل مفصل ایمان محل ان کلموں کا کہنا ہے اَمِنْتُ بِاللّٰهِ كَمَا هُوَ بِاسْمَائِهِ وَصِفَاتِهِ وَقَبَلْتُ جَمِيعَ احْكَامِهِ يابون کہنا کہ قبول کیا میں نے دین اسلام کو اور جو کچھ میں سے اور پیرانہ وائین کفر اور طریقہ کفار سے اور اُس سے جو میں سے یا قبول کرنا اُس سب کو جو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے پاس سے لائے ہیں اور اُس کے بندوں کو پہنچا کر یہ سب ایمان محل کہلاتا ہے اور ایمان محل باتفاق علماء مقبول ہے اور میں کبھی زیادتی تصور نہیں ہو سکتی مگر تفصیل میں مکر ہے۔ اور ایمان مفصل ان کلموں کا کہنا ہے اَمِنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْقَدْرَ خَيْرَهُ وَشَرَّهُ مِنَ اللّٰهِ تَعَالَى وَالْبَعْثَ بَعْدَ الْمَوْتِ اور اس میں یہ کریمین بھی ایمان مفصل مذکور ہے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا آمِنُوا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهِ وَالْكِتَابَ الَّذِي نَزَّلَ عَلٰى رَسُولِهِ وَالْكِتَابَ الَّذِي نَزَّلَ مِنْ قَبْلُ وَمَنْ يَكْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا اس میں یہ تشریح کی تفسیر میں مرقوم ہے کہ ہمیں خطاب عام ہے مسلمانوں کو کفار اور اہل کتاب و منافق اور سارے کفار کو شامل ہے اور معنی یہ ہیں کہ اگر مومن جو دل سے ایمان لائے ہو زبان کے اقرار پر ثابت نہ ہو اور طاعت و عبادت پر مروت کرے اور اسے اہل کتاب جو بعضی کتابوں اور بعضی رسولوں پر ایمان لائے ہو ساری کتابوں اور رسولوں پر ایمان لاو اور اسے منافق زبان سے ایمان کا اقرار کرتے ہو دل سے ایمان لاو اور اسے مشرک کو تم صحیح اروح میں روز الست ایمان لائے ہو اب وجود کے لباس میں اور دنیا کی حیات کے زمانہ میں ایمان لاو یا اپنے معبودوں باطل پر ایمان لائے ہو اب خدا سے برحق مستحق عبادت پر ایمان لاو اور محققوں نے کہا ہے اسے بران و دلیل کے حیثیت سے ایمان

۱۱۔ ترجمہ ایمان لایا میں اللہ پر جیسا کہ وہ اپنے ناموں اور صفوں کو ساتھ ہو اور قبول کے معنی اُس کے سب حکم ۱۱
 ۱۲۔ ترجمہ اس کا صفوہ کے حاشیہ بر گزرا ۱۲ منہ ۱۱ ترجمہ ایمان و الوعین لا واللہ بر اور اس کے رسول پر اور اس کتاب پر جو اللہ نے نازل کی ہو اپنے رسول پر اور اس کتاب پر جو نازل کی تھی پہلے اور جو کوئی یقین نہ کرے اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اُس کی کتابوں پر اور اُس کے رسولوں پر اور پچھلے دن بروہ راہ سے دور تر پہول کر ۱۲ منہ

لانے والو کشف و عیان کے رستے سے ایمان لاؤ یا تصدیق کی رو سے ایمان لانے ہو اب تحقیق کے طریق سے بھی ایمان لاؤ حضرت قطب الاقطاب خواجہ بہار الدین نقشبند قدس سرہ سے اس آئیہ کریمہ کی تفسیر میں منقول ہے کہ ہر طرفہ العین میں اس وجود بشری کی نفی کرنی چاہئے اور واجب الوجود کا اثبات کرنا چاہئے، لَٰنَ وَّجُودُكَ ذَنْبٌ اور سید الطائفہ سے منقول ہے کہ فرمایا بچاس برس سے میں ایمان لایا ہوں جب سے اب تک ایمان تازہ کرتے ہیں ہوں اور اب بھی کئے جاتا ہوں **لفظ**

| | |
|--------------------------------|------------------------------|
| دی بی حق زدن محض گناہ است | بخود مشغول بودن کفر راہ است |
| ترا بر دم کشد پندار هستی | سوی غفلت سرائی خود پرستی |
| خودی کفر است و نفی خویش کن زود | کہ جز حق در حقیقت نیست موجود |

لفظ

| | |
|--|--|
| جو حق سے خالی ایک دم بھی ہو تیرا ہر یہ مصیبت | بخود مشغول ہونا کفر ہے اس میں بے محنت |
| کہ یہ پندار ہستی تجھ میں سر و دم سر سے قائل ہے | بڑا ہی خود پرستی میں خدا سے اپنے غافل ہے |
| خودی ہو کفر اگر اس کی نفی راہ طریقت میں | نہیں ہو خود پرستان حق کو کہ فی حقیقت میں |

جو تھا بیان اس ذکر میں کہ ایمان کا کمال عذاب میران کا مانع ہے اور حثیت کے درجات کے حاصل ہونے کا سبب اور باعث قرب حضرت رحمان ہے اور ایمان کا کمال ان چار چیزوں سے حاصل ہوتا ہے اول دل کی تصدیق و دوسرے زبان کا اقرار تیسرے خدا تعالیٰ کے سب حکموں کا بجالانا اور چہن چیزوں کو اس سے منع کیا ہے اس سے دور رہنا چوتھے ہر کام میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سنت کی متابعت کرنی۔ جو کوئی ان چاروں سے محروم ہے وہ کافر متعلق ہے اور جو زبان کا اقرار کرتا ہے اور دل کی تصدیق نہیں کرتا وہ کافر ہے اور جو کافر سے بھی بدتر ہے اللہ تعالیٰ اسے فرمایا ہے **لَا تَشْأَوْنَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ** اور جو تصدیق و اقرار دونوں گناہ سے بچے اور اس سے بے غافل ہو وہ

سے یعنی حضرت عبید بن جریاد قدس سرہ سے اس سے کلام اللہ تعالیٰ سے بے غافل ہونے کے طائفے میں ہونے آگ کے ہونے

حال اس کا یہ ہے کہ اگر اسکے ساتھ عدل کیا جاوے گا تو حسب قدر اس سے بندگی میں تصور ہوا ہوگا
اس کا عذاب و وزخ میں بہکتنے کے بعد عذاب سے خلاصی پا کر بسبب ایمان کے جنت میں داخل
کیا جاوے گا اور اس عذاب کی اقل مدت ایک ساعت ہو اور اکثر میں اختلاف اکثر علماء اس پر ہیں کہ
وہ شتر ہزار برس ہے جنانچہ احادیث اس پر ہیں اور جو تصدیق و اقرار و عمل تبیوں کھتا ہو
لیکن اعمال میں سنت کی متابعت نہیں کرتا وہ مبتدع و ضال ہے اور اسکے حق میں رسول صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اَهْلُ الْبِدْعَةِ كِلَابٌ اَهْلُ النَّارِ یعنی بدعتی و فریون
کے گتے ہیں۔ اور جو تصدیق رکھتا ہے اور اقرار نہیں رکھتا مسلمین کے نزدیک و ایک وایت میں
ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مؤمن ہے اور اللہ تعالیٰ اور اسکے درمیان ایمان کا معاملہ ہے لیکن
حکام شرعی کا اس پر جاری ہونا اقرار پر موقوف ہے اور متاخرین کا یہ مذہب ہے کہ اگر وہ اقرار پر قادر
ہے اور نھی تو مؤمن نہیں ہے اَللّٰهُمَّ كَدِّ وَ مَنَا عَلٰی صِرَاطِ الْمُسْتَقِيْمِ پانچواں بیان
اسلام کے معنی کی تفسیر میں اور اس چیز کے ذکر میں جو اسلام سے مناسبت رکھتی ہے لغت میں
اسلام اقیاد یعنی قبول کرنے کو کہتے ہیں جیسا کہ ایمان تصدیق کو کہتے ہیں اور شرع میں اسلام
یاقوت قبول رکھنا ان احکام و اخبار کا ہے جو اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کے واسطے سے بھیج
ہیں پس ظاہر ایمان و اسلام کے لفظوں میں کچھ فرق نہیں ہے اس واسطے کہ ان دونوں میں سے ایک
کا ترک کرنا ممکن نہیں ہے یعنی ایمان بغیر اسلام کے نہیں ہوتا اور اسلام بغیر ایمان کے صورت نہیں
قبول کرتا اور قرآن مجید میں بھی ان دونوں ناموں کے اتحاد کی طرف اشارہ ہے تحتالی نے موسیٰ
علیہ السلام کے قوم کی طرف خطاب کر کے فرمایا ہے اَنْ كُنْتُمْ اُمَّتًا يٰ اَللّٰهُ فَعَلَيْكُمْ تَوَكَّلُوْا
اور تَوَكَّلُوْا عَلٰی سَيِّدِكُمْ تَبٰرَكَ الَّذِيْ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَارُ اور یہ دونوں نام اسپر
تغزیر کے ہیں یہ دونوں لفظ ایک ہی معنی میں آتے ہیں پس ہر مومن مسلمان ہے اور ہر مسلمان
مومن ہے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسلام کے معنی پوچھے پھر
فرمایا اَلْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ شَهَادَةٌ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنْ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ

ترجمہ ہے اللہ سب سے بڑا ہے اور اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد اللہ کے رسول ہیں اور یہ کہ میں نے اللہ سے ایمان لائے ہو تو اس پر ہر وہ کہو اگر تم
مسلمان ہو تو اس کے ترجمہ اسلام کی پانچ چیزیں ہیں۔ ایک شہادت یہ کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ

وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَصِيَّامَ رَمَضَانَ وَحَجَّ الْبَيْتِ مِنْ اسْتِطَاعَةٍ
 إِلَيْهِ سَيِّدًا يَعْنِي اسْلَامَ كِي بِنَا (پانچ) چیزوں پر رکھی ہے اول گواہی دینی کا طریقہ
 ساتھ دوسرے پانچوں وقت نماز پر یعنی تیسرے مال کی زکوٰۃ ادا کرنی چوتھے ماہ مبارک
 رمضان کے روزے رکھنے پانچویں حج خانہ کعبہ کا زائے کو جو اور اعلیٰ پر قدرت کھتا ہو
 دین کا لفظ عام ہے مستعمل ہے اور بولا جاتا ہے مجموعہ ایمان و اسلام اور فریضہ و اصول اور عقائد و است
 و معاملات پر اور امام انام رئیس اہل اسلام ابو منصور ماترہ بی بی قاسم الدرر وحی نے فرمایا ہے کہ
 اسلام خدا سے تعالیٰ ہے کم و کیف کے معرفت سے عبارت ہے اور اس کی جگہ سینہ سے اللہ تعالیٰ
 نے فرمایا ہے اَفْنِ شَرَحًا لِلَّهِ صَدْرًا لِلَّهِ سَلَامًا اور ایمان اللہ تعالیٰ کی الوہیت کی
 معرفت سے مراد ہے اور اس کا مقام دل ہے قولہ تعالیٰ حَبَّبَ اللَّهُ إِلَيْكُمْ الْإِيمَانَ وَزَيَّنَهُ
 فِي قُلُوبِكُمْ اور معرفت تعالیٰ کو اس کے کمال کے صفات سے پہچاننے کو کہتے ہیں اور اس کا
 محل قلب درمیان ہے قولہ تعالیٰ مِثْلُ نُورٍ كَيْشْكُورَةٍ فِيهَا مِصْبَاحٌ مِّنْ نُورِهَا
 تعالیٰ کی معرفت ہے قولہ تعالیٰ مِثْلُ نُورٍ كَيْشْكُورَةٍ فِيهَا مِصْبَاحٌ مِّنْ نُورِهَا
 نے کہا ہے کہ سینہ بمنزلہ مشکوٰۃ یعنی طاق کے ہے اور دل بمنزلہ زجاج یعنی شیشہ کے اور
 فواد بمنزلہ مصباح یعنی چراغ کے اور سر کہ صاف فواد ہے بمنزلہ نور مصباح کے ہے اور اس کو
 خفی من کہ ایک لطیفہ کا نام ہے پوشیدہ رکھا ہے اور اعضاء کے لئے اس کو نور ہدایت کا کہا ہے کہ
 بندہ گاہر گزشتہ کچھ تصرف نہیں ہے اور تعالیٰ کی عنایت پر موقوف ہو جب وہ چاہتا ہے
 کسی بندہ کو اپنی درگاہ مقدس کی رستہ دکھانا اس کے لطیفہ خفی ہیں وہ نور ہدایت کا اقرار تاہم چنانچہ
 اپنی کلام پاک میں اس نور کا ذکر یوں فرمایا ہے ^{فَوَعَلَىٰ نُورِ مَنْ رَزَقَهُ} ^{بِحَدِيثِهِ} ^{بِحَدِيثِهِ} ^{بِحَدِيثِهِ}

۱۲۰۳: دوسرے نماز قائم کرنی تیسرے زکوٰۃ دینی۔ چوتھے رمضان شریف کے روزے رکھنے اور
 کا حج کرنا اسکے لئے کہ راہ فرج کی طاقت کھتا ہو ۱۱: منہ سے ترجمہ آیا ہے پانچوں کے کمال
 اسلام کے لئے ۱۲: ترجمہ اور لیکن اللہ نے محبت فرمائی کہ کیا تمہارے دلوں میں نور ہے
 دلوں میں ۱۳: ترجمہ جھوٹ نہ کیا دل سے ہو دیکھو ۱۴: منہ سے ترجمہ آیا ہے پانچوں کے کمال
 زمین کی کہاوت اس کی روشنی کی جیسے ایک خفاقی کہیں اور پانچوں کے کمال ایک شخصیت میں نور ہے
 ترجمہ سو وہ اُجالے میں ہے اپنے سایہ پرستہ سے ۱۲: منہ سے

وہ نور حضور نہایت سرور سے سر پر چمکتا ہے اسوقت بندہ کو سچے نصرت حاصل ہوتا ہے
 پھر اس کا پیر تو اقبال برپڑتا ہے اور معرفت کا آفتاب فواد کے آسمان سے تابان ہوتا ہے
 اور بندہ عارف باللہ ہو جاتا ہے پھر وہ نور قلب پر چمکتا ہے اور دل میں ایمان پیدا ہوتا ہے
 بعد اس کے سینہ پر سایہ ڈالتا ہے اور اسلام ظاہر ہوتا ہے پھر اطراف عالم میں پھیلتا ہوا اور اسوقت
 بندہ اس نور کے نقض سے منہیات ہے بچتا ہے اور احکام شرعی بجالاتا ہے اور مومن
 مومن بن جاتا ہے اور ملت کا لفظ از روئے لغت ایلا سے نکلا ہے اور شریعت میں ملت ان امور
 دین کو کہتے ہیں جو لکھے گئے ہوں اور بندہ انکو قبول کرے اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ
تَقْضَى لَهُ فَوَیْلاً لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ حِصْنٌ مِّنْ دَخْلِ حِصْنِ آمَنٍ عَسَاكِي
 یعنی جو چیز نیر اقلہ نہایت استوار ہے جو کوئی اس قلعہ کی بنیاد میں آتا ہے اور ایمان کی سرکام
 سے امن کا پیر وانا سکو بچاتا ہے اور وہ عرفان کے باغ کی سیر کرتا ہے اور فردانیت کے
 مرکز پر سوار ہو کر وحدانیت کے میدان میں اس کو دوڑاتا ہے اور ملت احمدی کے حصار کا
 ساکن بن جاتا ہے جب وہ تلامذہ امواج دریا سے محن اور تراکم تاراج فتن کی مصیبت کے وقت
 پیغمبر خدا الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دامن بچا کر اس قلعہ استوار کی بنیاد میں آتا ہے جیسے
 ان سختوں مذکورہ سے مصون اور نفس شیطان کے مکروں سے مامون ہوتا ہے اہل شہادت
 نے اس کلمہ شریف کی تشہید کی وجہ جس جہیں سے یون بیان کی ہے کہ اسکے زمین دین مجھ کو
 ہے اور اس کی بنیاد یقین احمدیت ذات الہی ہے اور اس کا حصار قرآن شریف جو ہمیں ایک سو
 سورتوں کے اور چھ ہزار دو سو کوئی تیر انداز ہیں آیات بابرکات کے اور شہزاد
 کے ہیں کلمات طیبات کے اور تین لاکھ ہائیس ہزار تین سو ہتر شعلین حروف
 کے ہیں مکروں پر روشن ہیں اور اس قلعہ کے دوزوار سے ہیں۔ اقرار۔ و تصدیق۔ اور
 اس کی چارچین ہیں۔ معرفت۔ و یقین۔ و صدق۔ و اخلاص۔ اور اس میں نماز و روزہ و زکوٰۃ
 اور احکام شرعی اور اعمال صالحہ سے اس کی مضبوطی ہے۔ اور خوف الہی کی خندق اسکے
 اوپر ہے اور اس خندق پر اللہ تعالیٰ کی رحمت کے امید کامل ہے۔ اور دین کے مجتہد اور علماء

اللہ تعالیٰ نے فرمایا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ حِصْنٌ مِّنْ دَخْلِ حِصْنِ آمَنٍ عَسَاكِي جو کوئی میرا قلعہ ہے جو کوئی میرے قلعہ میں داخل ہوا بے خوف ہو میرے عذاب سے ۱۲ منہ

اور عبادتس کے حارس و چوکیدارین شیطان اور اس کے اعدا بے انتہا باغی ہیں جن کا لشکر
صف برف جباروں طرف سے اس قلعہ کو گھیر رہا ہے اور ہر سمت سے مکر و غدر کے تیروں کی
بوچھاڑ کر رہا ہے جو لوگ اس ہتھیالی کے حصار میں شخص نہیں لبس لعین اور اس کے لشکر کے
مکروں سے امان میں ہیں وَاللّٰهُ الْهَادِيْ اِلَى الْحَقِّ وَرَالَيْهِ السَّبِيْلُ چھٹا بیان
اللہ تعالیٰ کے اسماء و صفات بر بطور اجمال ایمان لانے کے بیان میں۔ بنا ہے یہاں
ہے کہ آدمی جان لے کہ حق تعالیٰ ہمارا خدا ہے اور عالم کا سوا ہے اس کے اور کوئی خدا نہیں ہے
وَالْحُكْمُ لِلّٰهِ وَالْحُدُوْدُ اَوْر ایسا معبود ہے کہ اس کا کوئی ہمتا اور اٹھارہ نہیں ہے لیکن
کَمِثْلِهٖ شَيْءٌ اور ایسا زندہ ہے کہ زندگی اس کی غذا کی محتاج نہیں ہے وَهُوَ يَطْعَمُهُ
وَلَا يَطْعَمُ اور ایسا عالم ہے کہ کوئی چیز اس سے چھپی نہیں ہے وَهُوَ يَكْفِيْ شَيْءٌ عَلَيْهِ
اور ایسا مکمل ہے کہ اس کے کلام میں آواز و حرف و لغتہ و نوا نہیں ہے وَكَلِمَةُ اللّٰهِ تُوَسَّلُ
تَكْوِيْمًا اور ایسا سمیع ہے کہ اس کو کوئی نہیں ہے اور ایسا دیکھنے والا ہے کہ اس کو کوئی
نہیں ہے وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ایسا بادشاہ ہے کہ اس کی سلطنت کو بھی نہیں
فَزُوَالٍ نہیں ہے قُلِ اللّٰهُمَّ مَا لَكَ الْمَلِكُ ایسا جبار ہے کہ اس کو کسی سے خوف نہیں
نہیں ہے سُبْحٰنَهُ هُوَ الْعَسِيْفُ ایسا تمہارے کہ کسی کو اس کے سامنے جوں
چرا کی مجال نہیں ہے لَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ ایسا غفار ہے کہ اس کی بخشش مانگنے پر
سو قوف نہیں ہے وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ایسا حفاظت کرنے والا اور
نگاہبان ہے کہ اس کی حفاظت بندوں سے کہی جدا نہیں ہوتی قُلْ مَنْ يَكْفُرْ

۱۱۔ ترجمہ اور اہدایت کرنے والا ہے حق کی طرف اور اسی کی طرف ہر ستہ ہدایت کا ۱۲۔ منہ ۱۱۔
اور معبود تمہارا معبود ہے ایک ۱۲۔ منہ ۱۱۔ ترجمہ نہیں ہے اس کی مانند کوئی چیز ۱۲۔ منہ ۱۱۔
کہلاتا ہے اور آپ نہیں کھاتا ۱۲۔ منہ ۱۱۔ ترجمہ اور وہ ہر چیز کو جانتا ہے ۱۲۔ منہ ۱۱۔
نوا آواز نالہ انسان و فرغان ۱۲۔ بران ۱۱۔ ترجمہ اور کلام کیا اللہ نے ہر شے کو
اور وہ مستنا ہے اور بچتا ہے ۱۲۔ منہ ۱۱۔ ترجمہ کہ تو۔ ۱۱۔ منہ ۱۱۔ ترجمہ کہ
وہ بے پروا ہے ۱۲۔ منہ ۱۱۔ ترجمہ نہیں بوجھا جاتا اس چیز سے کہ آتا ہے ۱۲۔ منہ ۱۱۔ ترجمہ اور
بخشش کرنے والا پھر بیان ۱۲۔ منہ ۱۱۔ ترجمہ کہ کون حفاظت کرتا ہے تمہاری رات کو۔ اور روز کو ۱۲۔ منہ

بِالْبَيْتِ وَالنَّهَارِ اِيسَاقُ دُوس ہے کہ کسی طرح کی آفت اسپر روانہین ہے سُبْحَانَ اللّٰهِ
 عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ايسار حمان ہے کہ رحمت اُس کی پوشیدہ نہیں ہے کتب تکمیل علی نفسہ
 الرَّحْمَةِ ايسامونس ہے کہ بندہ سے ایک لمحہ جدا نہیں ہوتا ہُوَ مَعَكُمْ اَيْ مَا كُنْتُمْ
 ايسا محبوب ہو کہ اُسکے دوستوں کو اُسکے جمال کے مشاہدہ بغیر ہرگز چین نہیں ہے فَمَنْ
 بَفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذَلِكَ فَلْيَفْرَحُوا ايسا تدکور ہے کہ اُس کی یاد بغیر دلون
 کو آرام و دل نہیں ہے اَلَا يَذْكُرُ اللّٰهُ تَطَهَّرَ الْمُشْرِكُوْنَ ايسا منظور ہے کہ صاحب دلون
 کے دلون کی انہیں سوا اُسکے دیدار کے کسی چیز کے دیکھنے سے بیانی نہیں حاصل
 کر سکتیں اَلَمْ يَكْفِ رَبُّكَ ايسا حکیم ہے کہ مشفقون کے دلون کے دروبے دربان کی اُسکے
 وصال کے مرہم بغیر اور کوئی دوائی نہیں ہے وَ اِذَا فَرِحْتُمْ فَمَوْ يَشْفِيْنَ ايسا
 یم ہے کہ کسی نامراد کی مراد اور دُعا اسکی درگاہ سے رو نہیں تھی اَمَّنْ يَجِيبُ الْمُضْطَرَّ
 اِذَا دَعَا ايسا اول ہے کہ اولیت اُس کی بے ابتدائی ہے كَانَ اللّٰهُ وَلَمْ يَكُنْ
 مَعَهُ شَيْءٌ ايسا آخر ہے کہ آخرت اسکی بے انتہائی ہے كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهُ
 ايسا ظاہر ہے کہ کوئی ظاہر اُس سے ظاہر تر اور ہو یا نہیں ہے سَتَرْتَهُمْ اَيَاتِنَا فِي الْاَفْاقِ
 وَ فِي اَنْفُسِهِمْ ايسا باطن ہے کہ کوئی باطن اُس سے زیادہ پوشیدہ اور مخفی نہیں ہو سکتا
 فَذَرُوا اللّٰهَ حَقًّا قَدَرًا ايسا محتجب ہے کہ اپنے عارفون کے دل کے سوا کسی پر ہو یا نہیں
 ہے وَ فِي اَنْفُسِكُمْ اَفَلَا تَبْصُرُوْنَ ايسا غالب ہے کہ کسی کو اسپر غلبہ و ستیلا نہیں ہو

۱۵ ترجمہ میرا ہے اُس چیز سے کہ شریک کر لے ہیں اُس کا ۱۲ منہ ۱۵ لکھا ہے تمہارے رب نے اپنے اوپر
 کرنا ۱۲ منہ ۱۵ ترجمہ وہ تمہارے ساتھ ہے جہاں تم ہو ۱۳ منہ ۱۵ ترجمہ تو کہ اللہ کے فضل اور اُس کی رحمت
 کے ساتھ سوا کسی پر جا سے خوشی کریں ۱۲ منہ ۱۵ ترجمہ آگاہ ہوا اللہ کے ذکر کے ساتھ مطمئن ہوتے ہیں
 دل ۱۲ منہ ۱۵ ترجمہ نہیں دیکھا تو نے کیونکر تیرے رب نے ۱۲ منہ ۱۵ ترجمہ اور جب میں بیمار ہوتا ہوں پس وہ
 مجھ کو شفا دیتا ہے ۱۲ منہ ۱۵ ترجمہ کون قبول کرتا ہے مضطر کی دعا جب وہ دعا کرتا ہے ۱۲ منہ ۱۵ ترجمہ تعالیٰ
 اور میں اُسے ساتھ کوئی چیز ۱۲ منہ ۱۵ ترجمہ سب چیزیں ہلاک ہونے والی ہیں مگر اللہ کی ذات ۱۲ منہ ۱۵
 قریب ہو کہ دیکھا ہیں کہ ہم اپنی نشانیاں جہاں ہیں اور اُسکے نفسون میں ۱۲ منہ ۱۵ ترجمہ اور نہیں جانا اللہ کو حق جانے
 اُسکے ۱۲ منہ ۱۵ ترجمہ اور اپنے نفسون میں آیا پس نہیں دیکھتے ہو ۱۲ منہ ۱۵ + + + + +

وَهُوَ الْفَاضِلُ وَفِي عِبَادِهِ ۝ ایسا دستگیر ہے کہ عاجزوں کو اس کی درگاہ کے سوا کہیں نہیں
 نہیں ہے فقیرناں الی اللہ ۝ ایسا قبول کرنے والا ہے کہ کسی رحمت ہر حال میں بندو کی نافر
 سے کسی گنہگار کو رو نہیں کرتی قل یا عبادِی الذین تمسقوا علیٰ انفسکم لا تقنصوا من
 رحمتی اللہ ایسا بخشنے والا اور کریم ہے کہ کسی مانگنے والے کو سوال کے وقت نہیں نہیں فرما
 وقال لکم ادعونی استجب لکم ایسا رفیق ہے کہ ہر ایک کام کے سر انجام کرنے میں اس سے زیادہ
 کوئی سہارا نہ دیکھتا ہے وَاذْکُرْ عِبَادِی عَنِی قَانِی قَسْرَیْبَ ۝ قطعہ

| | |
|---------------------------------|---|
| سر بہ نرات عالم مظہر انوار اوست | جملہ را آمینہ دار حسن دلبرہ کردہ اند |
| عکس نور ذات ہر مروت جان شمع عکس | زمین مرا یابی کہ با حسنش برابر کردہ اند |

| | |
|---|---|
| جگہ پھر ایک رہ میں سے عالم کے نور اس کا | جان میں کیا چہرہ جو وہ ایسی نہیں ہے چین پھر اس کا |
| جو منعکس نور حق سے پھر ایک جان کا جو آئینہ ہے | تجلی ہی ایک چہرہ ہر جا جدا جدا ہے یہ طور اس کا |

اللَّهُمَّ خَلَقْتَ يَا خَلْقَكَ سَائِقَاتٍ بِيَانِ الدُّعَايِ بِمَفْصَلِ بِيَانِ
 لانے کے ذکر میں اور اس میں سات مرتبہ ہیں پہلا مرتبہ بات کی شرح میں کہ اللہ تعالیٰ
 پر ایمان لانا سبق ہے اُسکی معرفت پر اور اُسکی معرفت کی نہایت نہیں اور اس راہ کے چلنے
 والوں کے سفر کی انتہا نہیں ہے اور اس تمام کائنات کے پیدا کرنے کا اصلی فائدہ اظہار کرنا ہی
 معرفت کا ہے بمقتضای کثرت کثراً مُحْفِيئاً فَأَرَدْتُ أَنْ أَعْرِفَ أَدْرُوهُ جَوْزُ شَتُونَ اَوْ زَبُونِ
 دلچسپی جن والنس میں سے حقایق معرفت معلوم کیے ہیں اور انکو قید کتابت میں لائے ہیں
 سب سے حقایق معرفت الہی کی نسبت در باری بیکران میں سے ایک طرف سے وہاں
 اللَّهُ حَقٌّ قَدَّارٌ ۝ ۝ عقلتہ کہی برد قوی دل زہت اور جوان آور و ہوش

| | |
|----------------------------------|-----------------------------------|
| بہرتی ہو جبکہ عقل دم عجب و سب دم | میدان معجزات میں سے کیونکہ وہ قدم |
|----------------------------------|-----------------------------------|

۱۱ ترجمہ اور وہ قہر کرنے والا ہے اپنے بندوں پر ۱۲ ترجمہ در و اللہ کی طرف ۱۳ ترجمہ کہہ لے لوگو جنوں نے
 زیادتی کی اپنے نفسوں پر سبب گناہ کرنے کے نامید ہو اللہ تعالیٰ کی نیت سے ۱۴ ترجمہ اور کہا تمہارے رب نے ۲

ترجمہ معراج المؤمنین
 ترجمہ معراج المؤمنین
 ترجمہ معراج المؤمنین
 ترجمہ معراج المؤمنین
 ترجمہ معراج المؤمنین
 ترجمہ معراج المؤمنین
 ترجمہ معراج المؤمنین
 ترجمہ معراج المؤمنین
 ترجمہ معراج المؤمنین
 ترجمہ معراج المؤمنین

الاعراض معرفت کی حقیقت تک پہنچنا تو نہایت مشکل ہے لیکن جب قدر عوام کے ایمان کی صحت کو ضرور ہے حوالہ قلم ہوتی ہے ہر ذی عقل برواضح ہے کہ کوئی بنا بغیر بانی کے نہیں بن سکتی اور کوئی نقش بدون نقاش کے صورت نہیں قبول کر سکتا اگر عاقل اپنی ذات میں نظر کرے کہ قدر نعمتیں بے اندازہ آدمی میں پوشیدہ ہیں اور ظاہر میں موجود ہیں اور آسمان و زمین و ستارے اور آناجانا ائذین کا اور فصلوں کا اور زمین پر معادن و نباتات و حیوانات کا پیدا ہونا اور طرح طرح کے میوے اور پھل وغیر سب شہا اس عالم کی کس کس خوبی سے پیدا ہوئے ہیں اور کیا کیا حکمتیں انہیں پوشیدہ ہیں تو ضرور اسکو یقین ہو جاوے کہ بے شک اس عالم کا کوئی صانع اور پیدا کرنے والا ہے جس نے اس خوبی سے اسکو آراستہ کیا ہے اور جان جاوے کہ ان سب کا بنانے والا بڑا ہی دانا اور عالم ہے اس لئے اس ساری مخلوقات میں سے ہر چیز میں اسقدر فائدہ ہے بحد کہ نظر آئے ہیں رکھتے بے علمت ممکن نہیں ہو سکتے اور یہ بھی جان لیوے کہ اس جہان کا صانع ہر چیز فائدہ دے تو انا ہے کیونکہ ایسی با عظمت اور اتنے بڑے بڑے کامیوں قدرت کامل کے کسی کو میسر نہیں آسکتی اور تیر یہی اسکو مستیقن ہو جاوے کہ وہ خالق مہربان یعنی ارادہ کرنے والا اور چاہنے والا ہی ہے کوسلے کہ کوئی چیز موجود نہیں ہو سکتی مگر ارادہ اور چاہنے سے اس لئے کہ نسبت قدرت کی وجود اور عدم ممکن الوجود دونوں کے ساتھ برابر ہے پس ضرور کار ہے ایسی صفت کہ ان دونوں میں سے ایک کو ترجیح دے سکے اور وہ ارادہ ہے اور یہی اسکو معلوم ہو جاوے گا کہ وہ صانع ہی و زندہ ہے اس سبب سے کہ علم و قدرت اور ارادہ سے حیات ممکن نہیں ہے اور یہی اسبب کہل جاوے گا کہ وہ تبصر یعنی سننے دیکھنے والا ہے بے شک اور ان کے کوئی چیز مسوعات و مبہرات میں سے اسبب پوشیدہ نہیں ہے دوسرا ہر شے میں کہ وہ تکلم یعنی کلام کرے والا ہے بغیر زبان و زبان کے ایسے کلام کے ساتھ کہ جو اس کے لائق ہے اظہار یعنی اظہار ہر شے کا لفظ بولنے میں تمام علما سے کلام کو اتفاق ہو سکتا ہے اور اسکا ہر حال تو کا بندہ ہے کہ اس کا کلام حرف و صوت سے پاک ہے اس لئے کہ حرف ہوا جسے حاد میں نشا و نوا اسکی تحقیق و تفصیل اس کی کتابوں پر ایمان لانے کے بیان میں ظاہر ہو جاوے گی۔ مگر بیان یہ ہے مجال ہے کہ ذات قدیم محل حوادث ہو بلکہ

اللہ تعالیٰ کا کلام معنی ہے جو اس کی ذات کے ساتھ قائم ہے اور معتزلہ کہتے ہیں کہ اس کے ترکم
ہونے سے مراد ہے کہ وہ آواز و حروف معینہ کا بندوبست کرنا پیدا کرنے والا اور موجود کرنے
والا اشیاء کا ہے پھر دامرین اور مذہب حنفی کہہ امام خصوم میں علم انہدی رئیس اہل سنت و جماعت
امام ابو منصور ماتریدی رحمۃ اللہ علیہ اور اعلیٰ اتباع کہتے ہیں کہ مکون صفت ازلی خستالی کی ہے
یعنی وہ ازل میں انبیا کا پیدا کرنے والا ہے اور مکونات یعنی پیدا ہونے والی سب چیزیں حادث
ہیں جیسا کہ اسکی ربوبیت کی صفت ازل میں اس کے لئے متفق ہے بغیر ربوبیت کے اور
خالصیت کی صفت بدون مخلوقیت کے اور مکونین کے صفت اس آید کریم سے ثابت ہے
لَمَّا مَرَّ كَذَلِكَ اَرَادَ سَيِّئَانِ يَقُولُ لَوْلَا اَنْقَضْتَنِي لَمَّا كُنْتُ فَاكُوْنُ رُكْنًا لِمَا اَسْبِرُ وَاَلْهَىٰ
ایجاد و تائید قدرت و ارادہ کے سوا ایک اور امر ہے کہ وہ صفت ازلی ہے کہ اس کے سبب سے
ہر چیز پیدا ہوتی ہے اپنے اپنے وقت میں اور انشاء غرہ اس امر کی نفی اور صفات سابقہ کی
طرف رجوع کرتے ہیں اور جو مشہور وہ بیان وارد کرتے ہیں وہ ساری صفات پر وارد ہو سکتی
اور باوجود اسکے وہ بھی صفات کے لئے میں سے کہتے ہیں کہ اس سے پہلے اور اس کے
ابتدات کا موجب نہیں ہو سکتا قیاساً اور تیسرا کہ وہ ہمیشہ سے ہے اور اس کے
اگر ہمیشہ سے نہ ہو تو عا و شہا ہو اور اس کے لئے اور اس کے لئے اور اس کے لئے اور اس کے لئے
نہ صانع حقیقی و دوسرے کہ جو ارادہ سے ہے اور اس کے لئے اور اس کے لئے اور اس کے لئے اور اس کے لئے
قدرت کے کمال کی طرف اعتدال نہیں کر سکتے اور اس کے لئے اور اس کے لئے اور اس کے لئے اور اس کے لئے
تین ناقص کیوں رہتے دین اور یہ اللہ عالم کے ذکا پر ہر دلیل پارہ کے ہیں کہ صانع مطلق
قدرت میں اکمل ہے اور قدرت میں کامل وہی ہے کہ اس کے لئے اور اس کے لئے اور اس کے لئے اور اس کے لئے
یہی نکلا کہ حق سبحانہ تعالیٰ ابدی ہے یعنی ہمیشہ رہے گا اور دلیل ابدیت اس کے لئے اور اس کے لئے اور اس کے لئے اور اس کے لئے
اس لئے کہ قدیم پر عدم جائز نہیں ہے جو تمام تہمات پر اس کے لئے اور اس کے لئے اور اس کے لئے اور اس کے لئے
ہے اور اور نہ کو قائم رکھتا ہے اگر اس کا فیض برکت اس کے لئے اور اس کے لئے اور اس کے لئے اور اس کے لئے
معدوم ہو جاوینا اور یہ بھی معلوم ہو گیا کہ وہ پیدا کرنے والا واحد ہی ایک ہے اور اس کے لئے اور اس کے لئے اور اس کے لئے اور اس کے لئے
سلسلہ سوا اس کے نہیں کہ جب اس کا ارادہ کرے کسی چیز کا کہتا ہے اس کو ہو جائیں ہو جاتی ہے ۱۲

کوئی شریک و انباز نہیں ہے اگر ہوتا سارا عالم خراب اور بے انتظام ہو جاتا جیسا کہ دو بادشاہوں کی سلطنت میں ہو جاتا ہے۔ قال اللہ تبارک و تعالیٰ لَوْ كَانَ فِيهَا إِلَهَةٌ إِلَّا اللَّهُ لَفَسَدَتَّ أَرْضٌ
 دوسرے یہ کہ اگر حق تعالیٰ کے شریک ہوتی کسی قدیون کا تعدد یعنی کئی لازم آتی اور یہ محال ہے
 اور جو ایک قیوم و سر اجادش ہوتا وہ صنایع نہیں ہو سکتا اور جو دونوں حادث ہوئے کوئی سا
 بھی خدائی کے لائق نہوتا والداعلم یا پانچواں ہر تیبہ اللہ تعالیٰ کے تزیین کی صفات کے بیان
 میں اور وہ یہ ہیں کہ حضرت حق سبحانہ تعالیٰ جسم سے منزہ ہے اس لئے کہ جسم مرکب ہے اور مرکب
 اپنے اجزا کا محتاج ہے اور اجزا اسکے غیر ہیں اور جو محتاج غیر کا ہو وہ خدائی کے لائق نہیں
 ہے اور تبارک ہے جہت و مکان سے کیونکہ وہ جہت و مکان کا پیدا کرنے والا ہے اور پیدا
 کرنے کے لئے وجود سے اسکے پیدا کرنا اور اس کا وجود پہلے ہونا ضرور ہے **فَهُوَ الْأَنَّ عَلَى مَا عُلِّيَهُ كَذ**
بِلَا تَحْوِيلٍ وَنَقْصَانٍ اور ایک زمانہ سے یعنی زمانی نہیں ہے اور زمانی وہ چیز ہے کہ ممکن نہیں ہے
 اس کا حاصل ہونا اگر اسکے زمانہ میں اور یہ اس چیز کے تغیر کا سبب ہے جسکی مقدار زمانی نہیں
 جس میں بالکل تغیر ہوا سکو زمانہ سے تعلق نہیں ہو سکتا اور جب یوں کہا جاوے کہ خدا تعالیٰ ازل
 میں موجود تھا یا موجود تھا اس یا اس زمانہ میں یا موجود ہو گا ابد میں اس سے یہ مراد نہیں ہے
 کہ اس کا وجود ان زمانوں میں واقع ہے یعنی مذکور بلکہ اسکے وجود ان زمانوں سے نزدیک تر
 مراد ہے بلکہ اسکے کہ ان زمانوں سے متعلق ہو اور بری ہے جو ہر یعنی اس چیز سے جو اپنی ذات
 سے قائم ہو اور عرض یعنی اس کیفیت سے جو جوہر کے ساتھ قائم ہو اس واسطے کہ جوہر و عرض
 بغیر کے ہر دوں سمجھا نہیں جاتا اور واجب لو جو ممکن نہیں ہوتا اور ایسی صفت جو متصف نہیں ہوتا
 جو حادث ہو یعنی عدم کے بعد موجود ہوتی ہو اس سبب سے کہ جس صفت سے ذات باری بجا
 متصف ہو ضرور ہے کہ وہ صفت کمال کی ہو پس اگر یہ صفت پہلی نہ تھی تو اس کی ذات کا اس
 کمال کی صفت سے خالی ہونا کسی وقت میں لازم آتا ہے اور خالی کمال کی صفت سے نقصا
 ہے اور نقصان اسکی ذات میں روا نہیں ہے اور پاک ہے الوان یعنی رنگوں اور طعوم یعنی مزوں

۱۲ ترجمہ فرمایا اللہ تعالیٰ برگزینے کے لئے ان دونوں یعنی زمین و آسمان میں کئی خدا البتہ خراب و برباد
 ہو جائے ۱۲ ترجمہ اور وہ اب بھی ایسا ہے جیسا کہ تھا بغیر پہلے۔ اور نقصان کے ۱۲

اور روح یعنی نُور اور باقی ان کیفیتوں سے جو محسوس یعنی دریافت ہو سکیں اور کیفیتوں اور
 سے جیسے خوشی، غم، حسد و خوف و درد اور لذات حسیہ یعنی ان لذتوں سے جنکو قوتِ حسیہ
 دریافت کر سکے اس واسطے کہ یہ سب موصوفوں کے ساتھ مخصوص ہیں اور بنیادِ خداوند
 تبارک و تعالیٰ اور لذاتِ عقلیہ میں اختلاف ہو لیکن علت نے اسکی نفی کی ہے اور منزه ہے کسی ذات
 کے ساتھ متحد ہونے سے حقیقت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ لیس کیمثلہ شئی فی مثل سے
 مراد یہاں وہ شخص ہے کہ حقیقت میں متحد ہوا اسلئے کہ اگر معاملات تحقق ہو تو حضور و مخالفت ہو
 متعین ہوتا ممتاز ہو جاوے اور ماہ الا شتر کہ یعنی وہ چیز جس سے دو شیا میں شرکت
 ہو جاوے ماہ الا تیار یعنی اس چیز کا جس سے دو شیا میں جہلی و تمیز ہو جاوے وغیرہ
 پس اس کی ذات واجب میں ترکیب لازم آتی ہے اور یہ وجوب کی مشافی ہے اور اس کا
 اسکے غیر کے ساتھ اور اس کا حلول اسکے غیر میں جائز نہیں ہے اور جس کا اختلاف ہو وہ لازم
 ہے کہ اس واسطے کہ اتحاد اسکو کہتے ہیں کہ ایک چیز اور دوسری چیز ہو جاوے اور یہ حالت ہے
 اور حق سبحانہ تعالیٰ مثل سے منزه ہے اور حلول اسکو کہتے ہیں کہ ایک موجود دوسرے موجود کے
 ساتھ قائم ہو خواہ بسببِ تعین ہو جیسے سیاری کپڑے پر خواہ براہ کمن ہو جیسے ہلو کی
 مکان میں اس حلول کے اگر پہلے معنی لئے جاوین تو حلول کہتے ہیں کہ کسی غریب سے ہر نام ہے ان
 جو دوسرے معنی لئے جاوین تو مکان میں کمن لازم آتا ہے اور یہ دونوں اسکی ذات پاک میں محال
 ہیں اور مشایخ طریقت سے منقول ہے کہ سالک جب سلوک کی نہایت کو پہنچتا ہے اور اسکی
 فانی ہو جاتی ہے اور وہ باقی ببقا سے حق ہو جاتا ہے کہ اسکو فنا فی التوحید کہتے ہیں یہ مرتبہ
 اتحاد و حلول کے قسم سے نہیں ہے اسلئے اتحاد و حلول غیر سے ہونا ہے اور یہ فانی بالکل
 نفی کر دینا ہے پس حلول و اتحاد اس جا محال ہے کیونکہ وحدت میں دوئی فناء
 باعدنا مینہا مچھٹا مرتبہ صفات جمال و جلال کے ذکر میں بعضی اصطلاحیں
 میں صفات ثبوتی کو جمالی کہتے ہیں اور صفات سلبی کو جلالی اور بعضی اصطلاح میں صفات
 ثبوتی کو صفات اکرام و صفات تنزیہی کو صفات جلال کہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس پر کہ تمیز
 انہیں دونوں قسموں کی طرف اشارہ ہے تبارک و تعالیٰ ذوالجلال و الاکرام

اور اس کا حلول اسکی غیر میں جائز نہیں ہے اور جس کا اختلاف ہو وہ لازم ہے کہ اس واسطے کہ اتحاد اسکو کہتے ہیں کہ ایک چیز اور دوسری چیز ہو جاوے اور یہ حالت ہے اور حق سبحانہ تعالیٰ مثل سے منزه ہے اور حلول اسکو کہتے ہیں کہ ایک موجود دوسرے موجود کے ساتھ قائم ہو خواہ بسببِ تعین ہو جیسے سیاری کپڑے پر خواہ براہ کمن ہو جیسے ہلو کی مکان میں اس حلول کے اگر پہلے معنی لئے جاوین تو حلول کہتے ہیں کہ کسی غریب سے ہر نام ہے ان جو دوسرے معنی لئے جاوین تو مکان میں کمن لازم آتا ہے اور یہ دونوں اسکی ذات پاک میں محال ہیں اور مشایخ طریقت سے منقول ہے کہ سالک جب سلوک کی نہایت کو پہنچتا ہے اور اسکی فانی ہو جاتی ہے اور وہ باقی ببقا سے حق ہو جاتا ہے کہ اسکو فنا فی التوحید کہتے ہیں یہ مرتبہ اتحاد و حلول کے قسم سے نہیں ہے اسلئے اتحاد و حلول غیر سے ہونا ہے اور یہ فانی بالکل نفی کر دینا ہے پس حلول و اتحاد اس جا محال ہے کیونکہ وحدت میں دوئی فناء باعدنا مینہا مچھٹا مرتبہ صفات جمال و جلال کے ذکر میں بعضی اصطلاحیں میں صفات ثبوتی کو جمالی کہتے ہیں اور صفات سلبی کو جلالی اور بعضی اصطلاح میں صفات ثبوتی کو صفات اکرام و صفات تنزیہی کو صفات جلال کہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس پر کہ تمیز انہیں دونوں قسموں کی طرف اشارہ ہے تبارک و تعالیٰ ذوالجلال و الاکرام

اور اہل سنت والجماعت کے نزدیک سہار و صفات الہی تو مبنی ہیں یعنی شرع سے سننے پر موقوف ہیں پس جو اسما و صفات قرآن مجید و حدیث صحیحہ میں وارد ہوئے ہیں انکے سوا اور لفظ کا اطلاق جائز نہیں ہے اگرچہ اس لفظ کے معنی اسما و صفات شرعی کے مطابق یا لفظ اس کے قریب ہوں۔ مثلاً تعالیٰ کی ذات پر لفظ معرفت کا بجائے علم کے اور لفظ عشق کا بجائے محبت کے اور سخا کا بجائے جوئے کے اور ارادہ نہیں ہے اس لئے کہ یہ لفظ قرآن و حدیث میں اللہ تعالیٰ پر نہیں بولے گئے اور لفظ موقوف کا اطلاق بھی تعالیٰ پر جائز نہیں ہے اس لئے کہ یقین کا لفظ عرب کی زبان میں عرب کے اس کلام سے نکالا گیا ہے **أَيُّقِنُ الْمَاءُ فِي الْحَوْضِ** یعنی جمع ہو گیا حوض میں پانی اور اصطلاح میں یقین ایسے علم کو کہتے ہیں کہ بہ سبب درہنی حاصل ہونی بہت نشانیوں کے مجموعہ اس کا جو جرم کو بھینچ کر حاصل ہو جاوے اور معنی تعالیٰ کی ذات میں محال ہیں **وَاللَّهُ الْهَادِي مِنَ الضَّلَالِ** اور قرآن ہر تہ اس بات کے بیان میں کہ اللہ تعالیٰ کی صفات میں نہ ذات ہیں نہ غیر ذات صفتیں ذات اس واسطے نہیں ہیں کہ صفت عین موصوف نہیں ہو سکتی مثلاً اگر کوئی کہے کہ میرا معبود عالم ہے یا حیات یا ارادہ تو اس لئے غلط کہا بلکہ یوں کہے کہ میرا معبود عالم ہے اور علم اسکی صفت ہے یا حی ہے اور حیات اسکی صفت ہو یا مرید ہے اور ارادہ اسکی صفت ہو اور غیر ذات اس واسطے نہیں ہیں کہ غیر اسے کہتے ہیں کہ باوجود ہونے ایک کے دوسرے کا نہ ہونا ممکن ہو اور یہ لفظ سے تعالیٰ اور اسکی صفات میں روا نہیں ہو سکتے دوسرے یہ کہ اہل حق کا یہ بھی مذہب ہے کہ حق تعالیٰ کی ایک صفت دوسری صفت کا عین نہیں ہے اور غیر بھی نہیں ہے عین تو اس واسطے نہیں ہے کہ قدرت تقاضا مقدر کا کرتی ہے نہ معلوم کا اور علم تقاضا معلوم کا اور غیر اسے نہیں ہیں کہ ایک کے فنا اور دوسرے کی بقا ممکن نہیں ہے پس اس واسطے کہ متشابه و متماثل و متجانس و متضاد نہیں کہہ سکتے اس واسطے کہ یہ حدوث کے نشان ہیں اور انکی کیفیتیں ہمیشہ ہمیں ہیں اور محدث وہ صفت ہے کہ فعل سے پہلے اس کا کوئی فاعل

ہو کر علم کہیں نہ فاروق اور سب کہیں نہ عاشق اور جو کہیں نہ سخی ۱۲ منہ ۱۵ ترجمہ اکہشا ہو گیا پانی
 ۱۱ منہ ۱۵ ترجمہ اور اللہ ہدایت کرتا ہے اور بجاتا ہے گراہی سے ۱۲ منہ ۱۵ متغائر ایک دوسرے کے
 غیر یا نہیں تغیر واقع ہوں متماثل ایک دوسرے کی مانند متجانس ایک دوسرے کے عجنس - متضاد
 ایک دوسرے کی ضد ۱۲ منہ فقط

نہو اور اللہ تعالیٰ کی ذات کی صفتوں اور اسکے فعل کی صفتوں کے ازل ہی ہونے میں کچھ فرق نہیں ہے۔
 دونوں برابر ازل ہی میں جناب اُسے جیسے اپنی ذاتی صفتوں کی طرح کی ہے اللہ لا اله الا اللہ
 الحی القیوم اور وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ۔ اسی طرح اپنے افعال کی صفتوں
 کی بھی طرح فرمائی ہے وَهُوَ اللَّهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ اور اسی سے سمجھا جاتا ہے
 کہ وصف اُس کا کمال کے صفات سے ہو سکتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ ازل میں خالی
 ہونا اُس کا کمال کی صفت سے مستلزم نقصان کا ہے **بیت**

چہ قدر خوب جمال ست ترا | مصفب حسن کمال ست ترا

بیت

کیا ہی زیبا جمال ہے تیرا + | حسن عجب کمال ہے تیرا +

کلام مشایخ قدس اللہ تعالیٰ ارواحہم۔ جو اس مقام کے مناسب ہر سادہ فائدوں
 میں مذکور ہوتا ہے پہلا فائدہ علماء سے اترتے کے کلام کی حقیقت سے معلوم ہوا کہ
 تصدیق ہے اور زبان کا اثر اُس کی شہ ہے لیکن اہل معرفت کہتے ہیں کہ اہل معرفت
 پیدا ہوا اُس سے خوف و امید و محبت و شوق اللہ تعالیٰ کے زیادہ و بارگشت و
 احتیاج و تعظیم و حرمت و رحمت و توکل و قناعت و استقامت و تسلیم و رضا و
 رضا۔ اور بجا آنا اُس کی عبادت کا۔ اور قبول کرنا اُس کی نصیحت۔ اور دوستی اُس کے
 دشمنی ہی صرف اُس کے ہی واسطے۔ اور عملیں ہونا اُس کے لئے اور خوش ہونے اُس کی
 اور اعمال کا خالص کرنا۔ اور نقصان ادا کرنا اُس کے لئے۔ داؤد طالی رحمۃ اللہ علیہ
 ہے ایمان وہ ہے کہ ظلمت کے بعد نور بننے اور قوت کے بعد نیست عطا کرنا
 کے بعد سنت سے شرف کرے اور مؤمن اُس کے سبب سے طاعت میں اور
 سہیل عبد اللہ ستیری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے ایمان کے ہونا
 حق تعالیٰ پر دوسرے تسلیم کرنا اُس کے حکم کا اور باقیہاں کے بیانات سے

۱۰ ترجمہ اللہ نہیں کوئی عبود گوہ زندہ و قائم ہے ۱۱ ترجمہ اور وہ سنت ہے
 ۱۲ ترجمہ وہ پیدا کر موالا ہے اور تصویر بنانے والا ۱۳

ان کے ہمتیوں پر راضی رہنا چھوٹے اُسکی نعمتوں پر شکر کرنا۔ توکل کے معنی لغت میں استوار ہونا ہے اور احد الاح میں اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر عتماد کرنا ہے اور نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ یعنی اور جو اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر عتماد کرنا ہے پس وہ ہروردگار اسکو کفایت کرتا ہے۔ اور توکل چار قسم پر منقسم ہے۔ متیقن۔ وغالب۔ واستوار الطرفین۔ و مغلوب۔ متیقن یہ ہے کہ آدمی پورا یقین رکھے کہ جو کچھ میری روزی ہے وہ مجھے پہنچ کر پہلی رسول مقبول صلی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے رَزَقُ الْعَوَامِ فِي يَمِينِهِمْ وَرَزَقُ الْخَوَاصِّ فِي بَيْعَتِهِمْ اور غالب یہ ہے کہ اکثر تو بھی جانتے کہ میری روزی پہنچنے ہی والی ہے بر کبریٰ کوئی ٹوٹا سا شاک کرتا ہوں۔ اور استوار الطرفین یہ ہے کہ اُسکے دلبین پہنچنے اور پہنچنے کی دونوں طرفین برابر ہوں۔ اور مغلوب غالب کا الٹ ہے یعنی نہ پہنچنے اندیشہ اکثر و بیشتر ہے اور پہنچنے کا یقین کم ہو اور بعضوں نے کہا ہے التوکل اللہ بالوعد و ترك التدبير عند اور انتہا توکل کا یہ ہے کہ نہ آوے تو شکر آوے تو ایشا کرین نقل ہے کہ حضرت سید الطایفہ جنید بغدادی قدس سرہ حضرت رابعہ بصری قدس و ہما کے پاس گئے تو انہوں نے پوچھا کہ آپکی معاش کا کیا طور ہے جنید رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ جب اللہ تعالیٰ دیتا ہے کھاتا ہوں اور شکر کرتا ہوں۔ اور جب نہیں دیتا عانت صبر کرتا ہوں۔ رابعہ رحمۃ اللہ علیہا نے کہا یہ خصلت تو میری گلی کے کتوں میں ہی ہے پھر جنید رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا کہ آپکی گزران کیونکر ہے کہا کہ جب نہیں پانی شکر کرتا ہوں۔ اور جب پانی ہوں ایشا کرنی ہوں نقل ہے کہ حضرت حاتم اصم رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہاں سے کہاتے ہو فرمایا واللہ خزائن السموات والارض او لکن المشرقین لا یفقہون یعنی خدا تعالیٰ کے پاس آسمانوں اور زمین کے خزانے ہیں اور لیکن مشرقی نہیں سمجھتے ہیں اور توکل کے زمین نشان ہیں۔ اول سوال نہ کرنا دوسرے

ترجمہ اور جو شخص ہر وہ کہتا ہے اللہ پر بس وہ کافی ہے اسکو ۱۱۲ عوام کا رزق اُسکے ہاتھ میں ہے اور خواص کا رزق اُسکے قبض میں ۱۱۶ ترجمہ توکل مضبوط پیکرنا وعدہ کا ہوا اور ترک کرنا تہذیب کا کل کے لئے ۱۱۷ ترجمہ متیقن میں ہے ۱۱۸

اگر ایک مال ہاتھ لگے رو کرنا تیسرے۔ جیسے اُس کو بڑا کرنا اور شیخ علی و قاضی تمسک
 سرہ لے فرمایا تو اُن کے تین مرتبہ میں پہلا مرتبہ مومنوں کی صفت ہو تو اللہ تعالیٰ
 قَدْ كَفَّرْنَا عَنْ قَوْمِكَ مَا كُنْتُمْ لَهَا كَاثِبِينَ وَوَسَّعْنَا رُزُقَهُمْ فَمِنْهَا شَرُوا وَاللَّهُ يُجْعَلُ لَهُ مَخْرَجًا وَيُرَزِّقُهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ پس متوکل کہ
 دل اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر مطمئن ہوتا ہے اور وہ حکم حق پر راضی اور علم الہی پر اکتفا

کرنے والا ہوتا ہے بیت بدنام روزی جو باید روزہ تو پیشین کہ روزی خود آید یہ

بیت

نہ روزی کے لئے کر جان سوزی جو بیٹھے صبر سے خود آئے روزی

اور اہل عرفان و موحدون کے نزدیک توکل یہ ہے کہ سوائے دوست کے کسی پر نظر نہ کرے
 اور غیر سے طمع رکھنے والے کو کار سمجھے۔ توکل یقین کا بیج ہے کہ وجود کے بارے میں دل کی زمین
 پر برتا ہے اور شہوات اور شہوات کی کچھ کو ہوا لتا ہے۔ اور توکل عنایت کی چابوتہ
 جو خوبان معرفت کے روئے باخیرت پر اترتا ہے اور غیر کی فزون متوجہ ہوئے سے اطمینان
 بجائے امن اور تسلیم کے معنی لغت میں سپرد کرنا ہے اور اہل تحقیق کی اصطلاح میں اپنے سبب
 کاموں کا حتمی کو سوچنا ہے اور وہ بیٹھے کیفیت اور بلا و نون کو اسی کی جانب سے سمجھنا
 چاہئے اور ایک سے خوش اور ایک سے غمگین نہ ہون کہ اس کی حضور سے غیبت میں نہ ہوں
 اور تسلیم دل کا قرار بنا ہے حتمی کی معرفت کہ بلا کا پہنچنے والا اور نعمتوں کا انعام کرنے والا
 وہی ہے اور تسلیم تصرف کا ترک کرنا ہے اور وہ نشان ہے بندگی کا اس لئے کہ ملک کو ملک
 کے ملک میں تصرف کرنا رو نہیں ہے کیونکہ تصرف حکم سے اعراض کرنے کے حکم ہے
 اِنكے نزدیک کفر ہے فرمایا اللہ تعالیٰ قُلْ اَلَا اَمْرًا لِنَفْسِنَا نَقَاكَ لَا خَيْرَ فِي الْاَمْرِ

سے ترجمہ اللہ پر توکل کرو اگر تم ایمان رکھتے ہو اس لئے نہ تم اور وہاں سے تم کو اللہ تعالیٰ سے
 سے ترجمہ اور جو ڈرتے اللہ سے کرتا ہے اُس کے لئے اور صرف وہی ہے کہ اس سے کوئی اور ہی نہیں
 ہوتا ۱۲۱ منہ لے لو کہ نہ نہیں مالک ہوں میں اپنے نفس کے لئے نفع کا اور نہ ضررہ اگر جو چاہے اللہ تعالیٰ

پس بہت ہی پیارا وہ بندہ ہو کہ سبب الاسباب نے اسباب کا پردہ اُس پر سے اٹھا لیا ہو اور وہ ہر وقت اللہ تعالیٰ کے ارادت کا منتظر رہے اور کسی طرح کا تصرف اللہ تعالیٰ کے ملک میں نہ کرے کہ **الْاَقْتَفَى فِي السُّبُلِ وَالسَّلَامَتُ فِي السَّلِيلِ فَرُو**

تسلیم شوہر آنجا پد پشیت بیت تسلیم نمی شوی ازان غمگینے

جو پیش تجھے آئے اسے کر تسلیم غمگین ہو ہر بات کرے گرتسلیم

اور تفویض کے معنی لغت میں کام کسی پر چھوڑنا ہے پس بندہ اگر اپنا منہ اللہ تعالیٰ کی طرف لاوے اور اُس پر پورا اعتماد کرے اور اپنے سب کام اُس کو سونپ دے اور مجاہدہ سے جو کچھ پیش آوے اُس پر مستقیم رہے کہ جو شخص تفویض کے میدان میں قدم رکھتا ہے اُس کی مرادیں اُس کے دامن میں اُس طرح رکھتے ہیں جیسے دلہن کے جبریل علیہ السلام نے خلیل اللہ علی نبینا وعلیہ السلام سے کہا **هَلْ لَكَ عِنْدِي حَاجَةٌ فَقَالَ حَسْبِيَ رَبِّي**

آن شنیدی کہ تا خلیل چه گفت
کر و پروں سر از در سوچ جان
عصمت او دلیل من باشد
چون خلیل آن خویش را بگذاشت

وقت آتش جب بریل نہفت
کامی برادر تو دور شو ز میان
علم او جب بریل من باشد
آتش از فعل خویش دست برداشت

نظم اردو

والا ابراہیم کو جب نار میں
عرض یوں کرنے لگا و مان جبریل
سرو کردون ایک پل میں کل یہہ نار
بولے ابراہیم یوں سے جب بریل
دیکھتا ہے حق تعالیٰ جب مجھے
چھوڑے سے آپ ہو جاوین جسدا
سبب کیا تفویض حق کو اپنا کام

دیکھ کر اُس شہ کو حال زار میں
حکم مجھ کو دیجے مجھ پر یا خلیل
یا کروں کچھ عرض پیش کردگار
تم سے کچھ حاجت نہیں کہتا خلیل
پھر کسی شے سے لگے ڈرک مجھے
ہو نہیں راضی جو کرے مجھ بر خدا
ہو گئی گلزار نار سے نیک نام

۱۰۰ مرجع آفت ہو تیر ہر بن اور سلامتی ہو تسلیم میں ۱۲۰ ترجمہ کیا تمکو مجھ سے کچھ حاجت نہیں کہا ابراہیم نے کفایت

۱۰۰ کہ جس وقت کہ یہاں سے آ گیا کہ میں دالنے وقت کہتا تھا قطع

اور رضا۔ کے معنی اللہ تعالیٰ کے قضا اور اس کے حکموں پر راضی رہنا اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام کے حق میں فرمایا ہے رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ پس جب بندہ اپنے تئیں اللہ تعالیٰ سے راضی پاوے جائے کہ اللہ تعالیٰ بھی مجھ سے راضی ہے اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے إِنَّ لِلَّهِ رِجَالٌ يُرَضُّونَ لِرِضَائِهِمْ وَيُغَضَّبُونَ بِغَضَبِهِمْ كَمَا لَوْ هُمْ يَرْضَوْنَ الرِّضَاءَ بِرَبِّهِمْ رِبَاعِي

اور راہِ رضائی اور بسر سے پونید

آنا کہ رضائی حق بجان می جو نید

حق نیز ہمان کند کہ ایشان گو نید

ہر کہ ہمہ آن کند کہ حق نہ راید

قطعہ

سر کب ل چلتے ہیں وہ راہِ خدا میں

جان فدا کرتے ہیں جو اس کے رضائیں

انکو حق دینا ہے جو بالکین دعائیں

وہ بجالاتے ہیں احکامِ خدا کو

پس رضایہ ہے کہ اگر بلا آوے اس سے کراہت نکریں اور خطا مٹاویں۔ اور

صبریہ ہے اگر بلا آوے صبر کریں اگرچہ دل میں کراہت ہو اسی لئے کہا ہوا لِرِضَائِهِمْ

مَعَ الشُّوقِ وَالصَّبْرِ مَعَ الْكِرَاهَةِ قَدْر

عاشق بلا کہ راحت اور بلا ہی نہت

کو تاہ دیدگان ہمہ راحت طلب کنند

شعر

عاشق بلا طلب کی تو راحت بلا میں ہے

کو تہ نظر ہو عشق میں راحت طلب ہو جو

حسین منصور قدس سرہ سے منقول ہے کہ کہتا تھا الہی بلا کے خزانوں کے دروازے

بہمیر کہولے اور بے دریے بلائیں بہجدیب اور میرے دل کو میدانِ ابتلا کی گیند نکالو

اور فہر کے بتے سے جا بھر کو جا ہی پہینگری پہ میرے دل پر نظر فرما اگر بلا ہو

سے ایک ذرہ ہی تیری محبت کم ہو جاوے حکم دے کہ حسین راہِ طاعت

پیوستہ قریں درد بید بودن

در راہ نیاز فدو باید بودن

۱۱۔ ترجمہ راضی ہے اللہ انہم اور وہ رضی من اس سے ۱۲۔ ترجمہ تمیق اللہ تعالیٰ کے ایسے بندے ہیں کہ راضی

ہوتا ہو ان کے راضی ہونے سے اور غصے ہوتا ہو ان کے غصے ہونے سے جیسا کہ وہ راضی ہوتے ہیں اللہ کے راضی ہونے

سے ۱۲۔ ترجمہ رضا ساتھ شوق کے ہے۔ اور صبر ساتھ کراہت کے ہے ۱۳۔

| | |
|-----------------------------------|---|
| مردی ہو کہ در وصال او نرسے | در روز شراق مرد بابدودن |
| دایم جو تہدین درد ہوتا ہے | راہ الفت میں نہ ہوتا ہے |
| مردی و وصل کی طلب میں نہیں | سے وقت کے غم تو مرد ہوتا ہے |
| میں تمام عمر قضاے موالین کوشش کرے | اگر نہ ہو سکے ایک مکر اعمر کا رضا میں صرف کرے |
| اسکے تہن یک نفس تو مارا باش | تا ہر عمر ماترا باشیم |

شعر

ایک دم تو ہمارا ہونو سہی پنا
 اور تھی وہی میں خستالی نے فرمایا ہے
 اِنِّیْ اَنَا اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنَا مَنْ لَّمْ یَعْبُدْ
 لِقُدَّتْ اِنِّیْ وَلَمْ یُصِدِّرْ عَلٰی بَلٰوٰی وَ لَمْ یَسْتَكْمُرْ عَلٰی رِعْمٰلِیْ فَلَیْطَلِبْ
 رِیْآسَ وَاٰی وَ لَیْسَ رُحْمٌ مِّنْ تَحْتِ سَمٰوٰیؕ اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اَلرَّضَاۗءُ بِالْقَضَاۗءِ سَاکِنَاتٌ
 اَلرَّغْبٰتِیْنَ اَمْرِیْہِیْ فَرَا یَاہِیْ اَلرَّغْبٰتِیْنَ شَبْرٌ وَا فِی الْجَنَّةِ
 اور یہاں حضرت سیدہ و کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہہ رہی ہیں میں سے جو خستالی لسنے
 کے لیے کہے اَسْوَفَ یَعْدِلُکَ رَبُّکَ وَ کَرَّحٰنِیْ طٰجِبٌ بِنَدْرِہِ اِنِّہِ دَوَسْتٌ
 کہے وہاں کے مشاہدہ میں مستغرق ہوتا ہے اس وقت بلائی اسکو کچھ خبر نہیں ہوتی تو یہ بھی

| | |
|---------------------------------|------------------------------|
| درد ہمدی درد کہ درمی یا بندہ | دردیکہ زشت بدترینے یا بندہ |
| خستہ و لیاک عجیب بس خوشخوار است | ہر بندہ میخورم و کسے یا بندہ |

ترجما

| | |
|---|---|
| ساقیا باوہ الفت سے چہکاو سے مجکو | ہام میں کس طرح بار دکھاو سے مجکو |
| میں اس کے ساتھ ہوں کہ کوئی محبوب کو کون نہ راضی ہو میرے قضا سے اور نہ میرے کسے میری یا بندہ | میں اس کے ساتھ ہوں کہ کوئی محبوب کو کون نہ راضی ہو میرے قضا سے اور نہ میرے کسے میری یا بندہ |
| میں اس کے ساتھ ہوں کہ کوئی محبوب کو کون نہ راضی ہو میرے قضا سے اور نہ میرے کسے میری یا بندہ | میں اس کے ساتھ ہوں کہ کوئی محبوب کو کون نہ راضی ہو میرے قضا سے اور نہ میرے کسے میری یا بندہ |
| میں اس کے ساتھ ہوں کہ کوئی محبوب کو کون نہ راضی ہو میرے قضا سے اور نہ میرے کسے میری یا بندہ | میں اس کے ساتھ ہوں کہ کوئی محبوب کو کون نہ راضی ہو میرے قضا سے اور نہ میرے کسے میری یا بندہ |

| | |
|---|------------------------------------|
| درد و رنج و غم دوری کا جو ہر لمحہ ہر لمحہ ہجوم | شوق دیدار میں یک نخت پہلا سے مجاہد |
| اور رضائیں سے یہ بھی ہے کہ بندہ نہ کہے کہ آج گرمی بہت ہے یا سردی بہت ہے ایک بزرگ نے کہا میں نے کیا اچھا برسا ہاتھ سے آواز آئی کہ بڑا کب برسا ہر یعنی اتنا کہنے پر تھپتھپ ہوئی فرد | ہر چیز بہت آچھان سے باید |
| | وآن چہ سیر کہ آچھان بینی بانڈیت |

بیست

سے ہر ایک چیز چاہتے جیسی جو زمین چاہتے نہیں علمی بلکہ اور علامت رضا کی تین چیزیں ہیں شیخ ذوالنون مصری قدس اللہ سرہ سے فرمایا ہے اول اختیار کا ترک کرنا ہے قضا سے پہلے دوسرے کے نبھانا کہ بہت کچھ کے بعد تقسیم کے بچان محبت ہر کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے رضا کا حال پوچھا فرمایا رضا قضا سے پہلے عزم ہے رضا اور رضا قضا کے بعد ہیں رضا ہے اور رضا کے معنی یہ بھی ہیں **هُوَ الشُّكُّ ذَا لِبِكَاوَى** اور رضا کی حقیقت یہ ہے کہ رضا حق تعالیٰ کی صفت ہے اور یہ صفت بندے کو اس وقت حاصل ہوتی ہے کہ اپنی صفات کو علیحدہ کر دے اور اسکو ساتھ اس کے بچانے حضرت امام مسلمین اپنے حنیفہ رحمہ اللہ سے پوچھا کہ آج سے خدا تعالیٰ کہ کس دلیل سے بچانا فرمایا کہ اسکو اسی سے ہم نے بچانا۔ اور شائع فرمایا کے نزدیک رضا مقدمات میں سے ہے اور وہ توکل کا انتہا ہے۔ اور شائع عراق کے نزدیک احوال میں سے ہے کہ کس سے حاصل نہیں ہوتی۔ اور حق تعالیٰ کی رضا عوام سے طاعت عبادت بڑا کئی استقامت کرنے سے ہوتی ہے اور انکی رضا عن سبباً سے معفرت و بخشش کے ساتھ ہون ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی رضا خواص سے محبت و معرفت کی استقامت پر ہون ہے۔ حق تعالیٰ سے قربت و وصلت کے ساتھ ہوتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی رضا اس میں ہوتی ہے کہ دوست سے سوائے دوست کے اور کچھ بچانے نہ ہو۔

سے زمین ہوتی ہے کہ وہ ہمیشہ اسکی صفات ثبوت میں رہتا ہے اور اسکی صفات ثبوت میں نہیں اور اسکی نعمتوں کے شکر ہر صورت میں حق تعالیٰ سے فرمایا ہے **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذْ تَسْتَعِينُونَ بِغُلَامِكُمْ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْفَاسِقِينَ** خاصوں کو زیادہ خاص ہے **اللَّهُ** اور **اللَّهُ** ذکر کر کے اللہ تعالیٰ

بِعَمَلِهِ اللَّهُ عَلَيْكُمْ بِسْ أَلْسِنَتِكُمْ نِعْمَتِينَ بِلِسَانِكُمْ يَدُورُ الْكَاشِكْرِيَّةُ اَدَاكَرْتِكُمْ
اور شکر یہ جو اس کی نعمتوں کا یہ ہے کہ اعضا سے وہ کام کرے کہ مرضی حق کے موافق ہوں
اور وہ عبادت ہے۔ بس نماز و حج بدن کا شکر ہے۔ اور روزہ شہوت بطن و فرج کا شکر
ہے اور شہوت بطن بدن کے بقا کا سبب ہے۔ اور شہوت فرج نوع انسان کی بقا کا باعث
ہے اس لئے یہ دونوں نعمتیں ہیں۔ اور کھڑکیبہ و ذکر و ثنا سے ملک منان زبان کا شکر ہے اور
لا الہ الا اللہ کی حقیقت کا جاننا دل کا شکر ہے۔ اور مسجد میں جا کر جماعت سے نماز پڑھنا اور
ہر نیک کام میں قدم آگے بڑھانا یا نون کا شکر ہے۔ نقل ہے کہ شہر بخارا میں ایک اندھا
تھا کہ مسجد میں نماز پڑھا کرتا تھا۔ اُس سے کہا کہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کَیْسَ عَلٰی لَا اَعْمٰی
حَسْرَتٌ اَنْدَحْتُمْ لَنْ نَعْمَا کَ اِسْ بَاتِ کَ شِکْرًا نَمِیْنِ کَ مِیْرَی بَانُوْنِ سَلَامَتٌ مِیْنِ مَسْجِدِیْنِ
جاتا ہوں۔ بعد چند روز کے اُس کی آنکھیں بھی بنیا ہو گئیں۔ اور شکر و طرح کا ہے ایک
نعمت کے ملنے کے وقت اور یہ عوام کا شکر ہے۔ دوسرا وقت ہونے نعمت کے اور
یہ خواص کا شکر ہے۔ اور شکر تین قسم کا ہے۔ شکر زبان۔ شکر بدن۔ شکر دل۔ بس
زبان کا شکر اقرار کرنا اُس نعمت کا ہے از زبان سے۔ اور بدن کا شکر خدمت میں کوشش
کرنی ہے۔ اور دل کا شکر ہمیشہ شہود میں رہنا ہے۔ اور شکر کرنا والا ایک شاکر ہے
دوسرا شکور ہے۔ شاکر وہ ہے جو نعمت کی عطا اور اُس کے حصول کے وقت شکر کرے اور
شکور وہ ہے جو عین بلا کے وقت ہی شکر کرے اور اسی کی طرف تعالیٰ نے اِسْتَشْرِفِیْ مِیْنِ
اِسْاَرِہِ فَرَا یَا ہِیْ وَ قَلِیْلِ مِیْنِ عِبَادِی السَّکُوْرُ اور تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر بجا لانا
جیسا کہ اُس کا حق ہے ممکن نہیں ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَ اِنْ لَعَلَّوْا اِنْعَمْتَ اَللّٰہُ
اَلْخَصِیْبُ ہا کیونکہ بندہ نے جب توفیق شکر کی پائی اور شکر کیا تو اس توفیق کی نعمت کا
شکر ہی چاہئے اور اسی طرح ہر شکر کا شکر ہونے سے تسلسل لازم آتا ہے اور وہ بے انتہا
ہوتا ہے۔ بس چاہئے کہ اپنے طاقت کے قدر شکر منعم حقیقی کا اور واسطہ کا بجا لاوے کس لئے

کی نعمت کا اپنے اوپر اِسْتَشْرِفِیْ مِیْنِ عِبَادِی السَّکُوْرُ نہیں ہوا ہے پر حج یعنی تکلیف اَنْ حِیْرُوْنِ کی کہ آنکھوں والوں پر سورہ ۱۲۵ اور سورہ
میں بندوں میں سے شکر کرنا والا ۱۲۵ اور اگر گنہگارے اللہ کی نعمتوں کو تو نہیں گن سکو گے ۱۲

کہ جب سبب کو نہ دیکھے گا تو سبب تک کیونکر پہنچے گا اور بعضوں نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نعمت کے کمال کا جاننا اور شکر کرنے سے اپنے عاجز ہونے کا پہچانا ہی شکر ہے مصرع بہر حال مر بندہ را شکر بہ مصرع بہتر ہے ہر ایک حال میں بندے کے لئے شکر بہ منقول ہے حضرت سلطان ابوسعید ابوالخیر سے کہ اپنے فرمایا جو کوی اس رباعی کو اپنا ورد کرتا ہے اللہ تعالیٰ دین و دنیا کی نعمتیں اُسکے لئے زیادہ فرماتا ہے۔ رباعی

احسان ترا شمار نتوانم کرد

بے لطف تو من قرار نتوانم کرد

یک شکر تو از ہزار نتوانم کرد

گر ہر تن من شود زبان ہر کوی

رباعی

تیرے احسان پر گزارا ہے

تیرے ہی لطف کا سہارا ہے

کر سکیں تیرے کب ہمارا ہے

شکر تیرا کڑوڑ میں سے ایک

اور نتیجہ شکر کا یہ ہے الشاکر یشفق المزید۔ بموجب اس کلام حضرت ملک العلام

کے لائن شکر لہذا زید تکم جب بندہ شکر کرتا ہے دو فرشتے اُس کے لئے مقرر

ہوتے ہیں۔ اور ہر دم دعا کرتے ہیں کہ اُس کی نعمت زیادہ ہو یہ سب مقدمات جو

پہان تک دائرہ تحریر میں آئی اس راہ کے سالکوں اور طالبوں کے مقامات اور

تعالیٰ کو دوستوں اور محبوبوں کے حالات میں اگر حضرت رحمان کی توفیق و امداد سے

ان اعمال پر مداومت و استقلال حاصل ہو اُس کریم کے فضل و کرم سے اسید ہے

کہ آگے عارفوں اور عاشقوں کے احوال سے مشرف ہوں۔ شفیق لعلی قدس سرہ

سے کسی لئے ایمان و توحید و شریعت و دین کے معنی پوچھے۔ فرمایا۔ ایمان اللہ تعالیٰ

کا پہچانا ہے بے چگونگی و بے نمونگی کے ساتھ۔ اور توحید۔ خداے تعالیٰ کی وحدانیت

کا اقرار ہے موجد کی زبان سے۔ اور شریعت قبول کرنا اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل

اور اُس کی نواہی سے دور رہنا۔ اور دین ان تینوں پر مشتمل ہے۔ بہت سہاگہ

اور دین کے بہت سے معنی ہیں ایک انہیں کیش یعنی مذہب و ملت ہو اور دوسرے

۱۰ ترجمہ شکر از ابوالاسمعیلی کی زیادتی کا ۱۰ ترجمہ از ارم سا کرد کے اہل زیادہ کرونگا میں تیر نعمت ۱۲ منہ

قبول کر بطاعت و عبادت کا اور دور رہنا معاصی سے اور یہاں ہی دو معنی مراد ہیں اور دین کی یہاں چھ تہ میں مشہور ہیں۔ اول دین صائبین کہ بلا لنگہ کو پوجتے ہیں۔ دوسرے دین منغان۔ تیسرے دین جہودان۔ چوتھے دین مشرکان۔ پانچویں دین کافران۔ چھٹے دین سلمانی اور یہی پچھلا دین خالص و برحق ہے دوسرا فائدہ اس بات کے بیان میں کہ ایمان پانچ چیزوں سے تمام ہوتا ہے اور حیا و عیبر کے ذکر میں امام غزالی نے فرمایا ہے کہ خدا سے تعالیٰ پر ایمان لانا پانچ چیزوں سے تمام ہوتا ہے۔ (اول) اُسکے وجود پر (دوسرے) اُسکے ناموں پر (تیسرے) اُسکی صفات پر (چوتھے) اُسکے افعال پر (پانچویں) اُسکے حکموں پر۔ اُسکے وجود پر ایمان لانا یہ ہے کہ تمام موجودات و ممکنات کا خالق اور پیدا کرنے والا خدا سے تعالیٰ کو نہیں کہیں اور جانیں کہ وہ انکی جنس میں سے نہیں ہے اور ناموں پر ایمان لانا یہ ہے کہ جتنے ناموں سے فرمایا ہے واللہ اعلم بالصواب فاذلک وہو کہ بھلا پس اُس کے نام منحصر ہیں انہیں جو قرآن مجید میں آئے ہیں یا انبیاء علیہم السلام سے ثابت ہوئے ہیں اور جو ناموں سے ان کے وجود کے ہو اس کا اطلاق خدائی پر روا نہیں ہے اور صفات پر ایمان کا حال یہ ہے کہ صفتیں دو قسم کی ہیں۔ سلبی۔ و ثبوتی۔ پس صفات سلبی پر ایمان لانا یہ ہے کہ تعین کریں کہ تعالیٰ واجب الوجود فرد متشرہ ہے جسے چاہئے کہ ترکیب اسلئے کہ مرکب محتاج ہوتا ہے اپنے افعال کا اور اجزا غیر اُسکے ثبوتی ہیں پس محتاج بغیر ہوا اور محتاج بغیر محکم ہو گیا ہے نہ واجب۔ پس حق تعالیٰ فرد مطلق ہے واجب لذاتہ اور اس سے لازم آیا کہ وہ جوہر و جوہر و حال و محل و متغیر و محتاج نہیں ہے۔ اور (صفات ثبوتی) پر ایمان لانا یہ ہے کہ یہاں تک کہ یقین کرے کہ تمام محدثات و مخترعات جو اس خوبی سے موجود ہوں گی میں کسکے بندے ہو سکے ہیں اور وہ چاہے تو ان سب کو دوسری طرح سوائے اس کے کہ کسکے بندے ہو سکے کہ پیدا کر سکتا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ صانع و قادر و مختار ہے

مطلوبہ اور اہل کلمہ کے نام ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ ۱۲ صحت پر ایمان ۱۲ صحت جو عرض طول
مطلوبہ اور اہل کلمہ کے نام ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ ۱۲ صحت پر ایمان ۱۲ صحت جو عرض طول

اور قادر و مختار کو صفات کا کمال لازم ہے اور کمال صفات کا یہ ہونا کہ خود بخود ہر وقت
 اور اس کے افعال پر ایمان لانا ہے کہ جو کچھ اس کے ساتھ ہے وہ ہرگز اس کے
 ظاہر ہے کہ وہ ان سب کے لئے موجد ہے کہ وہ سب ممکنات میں سے ہے اور ہر ممکن
 بعضے حال میں بعضی اشیاء میں اور بعضے اشیاء میں بعضے اشیاء میں اور بعضے اشیاء میں
 اور بعضے اشیاء میں اور بعضے اشیاء میں اور بعضے اشیاء میں اور بعضے اشیاء میں

مرد و عورت کا...
 کو...
 میرا...
 تازہ...
 اور...

کل یوم ہونی شان انکون
 کتونی کا میں ہر روز انور
 شکر ہی از مملاب سو سے اہانتہ
 شکر ہی از مملاب سو سے اہانتہ
 شکر سے از خاکدان سو سے اہانتہ

شکر

حق کیسے...
 میرا...
 تاکہ...
 تاکہ...
 تاکہ...

کل یوم ہونے شان پر
 روزاً میں کا ہے یہ ایک اولیٰ مانا
 انکر ایک اجماع میں اصحاب
 روز سے اور نام سے تا خاکدان
 شکر و شکر میں سے تا آدم

اور اس کے احکام پر ایمان لانا ہے کہ یہ جو کچھ اس کے ساتھ ہے وہ ہرگز اس کے
 کے عمل نہیں لانا اگر ہونے حاکم کی ذات میں نقصان لازم آتا ہے اور اس میں
 ہے اور اس کے احکام پر ایمان لانا ہے کہ یہ جو کچھ اس کے ساتھ ہے وہ ہرگز اس کے
 کے عمل نہیں لانا اگر ہونے حاکم کی ذات میں نقصان لازم آتا ہے اور اس میں
 ہے اور اس کے احکام پر ایمان لانا ہے کہ یہ جو کچھ اس کے ساتھ ہے وہ ہرگز اس کے
 کے عمل نہیں لانا اگر ہونے حاکم کی ذات میں نقصان لازم آتا ہے اور اس میں

اور اس کے احکام پر ایمان لانا ہے کہ یہ جو کچھ اس کے ساتھ ہے وہ ہرگز اس کے
 کے عمل نہیں لانا اگر ہونے حاکم کی ذات میں نقصان لازم آتا ہے اور اس میں

ایمان میں یہ ہو کہ کون کی کوشش کریں اور نعمت کے شراب صاف اور بلا کی لمچٹ کو نوش کریں کہ اہل معرفت نعمت و بلا میں غرق نہیں کرتی پس جب یہ حاصل ہوا جائیں کہ شروع اہل ایمان کا درباب عرفان سے یہ ہو کہ انکی ہمت کی نظر میں کیساں ہو اگر ساقیان بہم لطف شراب نعمت وصالی ہوا مع احسان میں بہر کر بلا میں یا جلا دان قہر تیج بلا سے فراق اس کے معاملات کی گردن پر جلاوین اذ لا فرق فی الحقیقت بے تھکا اور بعضی اہل علم نے فرمایا ہے ایمان کی دو طرفیں ہیں ایک طرف اللہ تعالیٰ کا فعل ہے اور وہ توفیق و ہدایت ہے دوسری طرف بندہ کا فعل ہے اور وہ اقرار و تصدیق ہے پس اگر چاہا جاوے فعل تعالیٰ کا پس وہ مخلوق نہیں ہے اس لئے کہ حق سبحانہ کی صفت ہے اور چاہا جاوے بندہ کا فعل پس افعال اس کے مخلوق ہیں وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَحْسِبُوْنَ اور حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ ایمان کی ستر اور کئی شعبے ہیں اعلیٰ انکا کہنا لا الہ الا اللہ اور ادنیٰ اسکا ذکر کرنا مودی کلہ سے راہ سے اور حیا ایمان کی ایک شاخ ہے اور حیا یہ ہو کہ جب بنو منعم حقیقی کی نعمتوں کو جانتا ہے تو امور ناشائستہ سے باز رہتا ہے اور بے ادبی نہیں کرتا اور مروی ہے عثمان رضی اللہ عنہ نے حیا سے تمام عمر بھی اپنے سر کو نہیں دیکھا اور مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک روز حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گہرین نشتر پہ رکھتے تھے کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ آئے اور ان جانا اور اپنی اجازت سے گہرین داخل ہوئے اور آپ جس طرح بیٹھے تھے بے پرواہ اسی طرح بیٹھے رہے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے اور اجازت چاہی اور آپ کے پاس حاضر ہوئے اور آپ اسی حالت پر بیٹھے اس کے بعد عثمان رضی اللہ عنہ آئے اور اجازت کے بعد آپ کی نواہست میں حاضر ہوئے اس وقت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے حال کو متغیر کیا اور روزانہ جو بیٹھے سب کچھ تمام ہوئی اور سب صحابہ رضی اللہ عنہم کھلے گئے تو ام المومنین رضی اللہ عنہا نے ان دونوں کے نشتر پہ لائے سے تغیر کرنے اور عثمان ذی النورین کی نشتر پہ آوری سے تغیر ہوئی کی وجہ سے ان کے نشتر پہ لائے فرمایا کہ حیا کرتا ہوں میں اس شخص سے کہ فرشتے بھی اس سے حیا کرتے ہیں اور صبر سے ایمان کا کمال حاصل ہوتا ہے۔ اور صبر لغت میں جس کرنے کو کہتے ہیں

صبر جملہ چیزیں جو حقیقت پرانہ دونوں ۱۲ صبر اور اللہ نے پیدا کیا تمکو اور تمہارے عمل کو ۱۳ اللہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ

ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَأَصْبِرْ نَفْسَكَ أَيُّهَا الْحَدِيثُ نَفْسَكَ كَمَا تَرَى فِي نَفْسِكَ
کہ روکنے سے مراد ہے کہ نرس و بقراری سے باز رہے۔ چنانچہ اپنے کہ جب بہت کی
شدت زیادہ اور کم نہیں ہو سکتی تو بقراری سے کیا فائدہ ہے اور صبر اور ہی در کی مانند جو
کہ اس کا پیمانہ ناموش ہے اور مرض کے لئے شربت مبارک ہے اور نفع رسان و نفع صحت
ہے جب وہ اس قسم کی ہو تو عاقل کو چاہیے کہ اس کے پینے کے لئے نفس پر گراہ و زور نہ
کرسے اور دل کو تسلی دے کہ یہ ایک ساعت کی لمبی راحت ہے نہایت کامیاب اور صبر کی جا
قسیمین ہیں ایک صبر طاعت پر دوسرا صبر کناہ سے تیسرا فنون دینا ہے جو تیسری صبر
و مختلفوں پر جب ان چاروں قسموں کا صبر کرے حاصل ہوگی ہے تمام امور آسان ہوں
حساب اللہ تعالیٰ نے فرمایا اَلْيَوْمَ أَتَيْنَا بِرُؤْيَا جِبرِوَنَ اَجْرُهُمْ يَجْزِيهِمْ سَابِقَاتِ
فرمایا اَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا وَاصْبِرُوا وَلَا تَدْعُوا فَنَاءُ وَرَبِّكُمْ
کی قالمب سے متعلق اور دوسرے قلب سے تیسرے سر سے معنی ایمان والا صبر کرو نہ پہنچے
سے اللہ تعالیٰ کی طاعت پر اور اس کے مواصی سے بچنے پر اور صبر کرو اپنے دونوں سے
دیا برا اور صبر پر اور بلاؤں پر اور صبر کرو اپنے سروں سے چاہے باسی کہ اللہ تعالیٰ شرف
اور دوسری طرح صبر کی تقسیم تین طرح ہے پہلی طرح الصبر فی اللہ اور یہ سکوت ہے دوسری
طرح الصبر لیس اور یہ اخلاص ہے تیسری طرح الصبر مع اللہ اور یہ سادہ و سادہ و سادہ ہے
تعالیٰ کی محبت کی حاصل ہونے کا نام اور یہ ہے عسقلانی کے فرمایا اَللَّهُ مَعَ الصَّابِرِينَ
اور صبر کا حاصل ہونا وہ طرح ہے کہ ایک بندے کے کسب سے اور وہاں وہاں پر
ہے دوسری طرح جو نرس کے کسب سے نہیں ہے اور وہاں وہاں پر
کرنا ہے اور حقیقت صبر کی بلا کا نام چکنا ہے اور دعویٰ سے وہ کہیں نہیں
ہے تیسری ایک انہن سے آمانا ہے اللہ تعالیٰ نے

لَيْسَ مِنَ الْحَيَاتِ وَالْجُودِ وَنَقِصٌ مِنَ الْأَمْوَالِ وَاللَّيْسَ مِنَ الْأَمْوَالِ وَاللَّيْسَ مِنَ الْأَمْوَالِ

۱۔ بندگی ہے نفس کو یعنی روکے اپنے نفس کو چھوڑے اور اللہ تعالیٰ کے فیض سے اپنے باطن کو صبر
کرنے والوں کو اجر ہے حساب ۱۲ مسئلہ اسے ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فیض سے اپنے باطن کو صبر
۲۔ تحقق اللہ تعالیٰ سے کسب و الوان کے ساتھ ہے اللہ تعالیٰ کے فیض سے اپنے باطن کو صبر

فرمایا اور جانوں اور میمونوں کے نقصان سے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ

وآلہٖ وسلم کے لئے کہ لَنْ نُؤْتِيَ الْفَرْسَ وَالْأَسَدَ لَا يُعْطَى إِلَّا بِأَوْلِيَانِهِ بِمِثِّ

الْأَبْلَاءِ كَيْسَ عَطَا نَسِيمٍ تَامِرًا وَرِزَاوَالِيَا كَسِيمٍ

بمِثِّ

اسی طرح میں کہ وہ نہیں جس کو شمار اس سید کرتا بلا کا ہون اظہار

فرمایا کہ اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اَنْ اَشِدَّ الْبَلَاءُ عَلَى الْاَوْلِيَاءِ

تَمَرًا وَرِزَاوَالِيَا كَيْسَ عَطَا نَسِيمٍ تَامِرًا وَرِزَاوَالِيَا كَسِيمٍ

اور فرمایا کہ اگر بلا و سخت و غم نہوتا اہل بیعت کو

تو اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحمت اور علی نبی و علیہ السلام نے بیعت کی اہل بیعت

کو اور فرمایا کہ اگر بلا و سخت و غم نہوتا اہل بیعت کو

تو اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحمت اور علی نبی و علیہ السلام نے بیعت کی اہل بیعت

کو اور فرمایا کہ اگر بلا و سخت و غم نہوتا اہل بیعت کو

تو اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحمت اور علی نبی و علیہ السلام نے بیعت کی اہل بیعت

کو اور فرمایا کہ اگر بلا و سخت و غم نہوتا اہل بیعت کو

تو اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحمت اور علی نبی و علیہ السلام نے بیعت کی اہل بیعت

کو اور فرمایا کہ اگر بلا و سخت و غم نہوتا اہل بیعت کو

تو اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحمت اور علی نبی و علیہ السلام نے بیعت کی اہل بیعت

کو اور فرمایا کہ اگر بلا و سخت و غم نہوتا اہل بیعت کو

تو اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحمت اور علی نبی و علیہ السلام نے بیعت کی اہل بیعت

کو اور فرمایا کہ اگر بلا و سخت و غم نہوتا اہل بیعت کو

تو اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحمت اور علی نبی و علیہ السلام نے بیعت کی اہل بیعت

کو اور فرمایا کہ اگر بلا و سخت و غم نہوتا اہل بیعت کو

اللہ تعالیٰ نے فرمایا اَلَّذِينَ يَصِدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ وَيَبْغُونَهَا عِوَجًا وَهُمْ بِالْآخِرَةِ
 كَافِرُونَ اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مَنْ مَالَ بِضَارِبَةٍ إِلَى الدُّنْيَا وَالْعُقْبَى
 فَقَدِ ارْتَدَّ عَنِ الْمَوْتِ لَيْسَ بِمُكْفِرٍ حَقِيقَتِ بزرگانِ دین نے کہا ہے مَنْ مَكَتَ
 مِنْ أَهْلِ الْعَشَائِقِ فِي الْمَحَبَّةِ وَالْعَشْقِ فَهُوَ مَحْجُوبٌ عَنْ لِقَاءِ الْمُحِبُّوبِ
 وَالْمَعْتُوبِ پوچھا کفر معرفت اہل معرفت نے فرمایا ہُوَ الْمَعْرِفَةُ حِجَابٌ بَيْنَ الْعَارِفِ
 وَالْمَعْرُوفِ لَا تَهْتَا غَيْرُهَا إِلَّا مُبَالٌ بِالْعَصِيرِ كَفَرٌ عِنْدَ الْآخِصِّ فَتَالَ
 سُبْحَانَكَ يَا عَزِيزُ الْأَعْظَمُ مَنْ شَغَلَ سِوَايَ كَانَ لِصَاحِبِهِ زُنَارٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
 اور معرفت کفر کے ظاہر معنی پر نظر رکھتے ہیں اور اہل حقیقت معنی باطن پر کہ کہا ہے اَنَّ
 الْكُفْرَ بِرَبِّ عَظِيمٌ وَفِي الزُّنَّارِ رَمُوزٌ دَقِيقٌ مَنْ عَرَفَ حَقَائِقَهُ وَعِلْمَ دَقَائِقِهِ
 فَهُوَ مَوْمِنٌ حَقِيقٌ اور اہل کفر کے نزدیک ناکا باندھنا منع ہے اس واسطے کہ شبیر کفار کے
 ساتھ ہو جب اس حدیث شریف کے مَنْ نَشَبَهُ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ لیکن حقیقت
 والوں کے نزدیک منع نہیں ہے اسی لئے مولانا روم قدس سرہ نے اس حدیث کی تشریح
 میں فرمایا ہُوَ مَنْ تَقُولُ ہر بانی رحمتہ اللہ علیہ نے آخر وقت میں اپنی کمر میں زنار باندھا اور کہا
 کہ یا الہی اگرچہ میں نے پہلے تیرا تزیہ بیان کیا ہے اور سبحانی ما عظم شأنی کہا ہے لیکن آج کافروں
 اور زنار کو کمر میں باندھ رہا ہوں اور کہتا ہوں اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اس کا
 یہ سید ہے کہ جب تعالیٰ کی درگاہ الوہیت کے رستوں میں چلنے والے جو عالم حقیقت کہہ بیج
 چلے ہیں۔ اپنے باطن میں غیر کا زنا دیکھتے ہیں اُس وقت چاہتے ہیں کہ ظاہر کو باطن کی مانند
 بنائیں اس لئے کہ تاگا گئے ہیں ڈالتے ہیں تا عوام جاہلین کہ دل انکا سوائے دوست کے اور
 کسی چیز کی طرف اکل ہو گیا ہے لیکن معلوم نہیں ہے کہ عنایتِ ازل نے ازل میں کس کو ایسے جمال کا

اور یہ ہے کہ کفر کے ظاہر معنی پر نظر رکھتے ہیں اور اہل حقیقت معنی باطن پر کہ کہا ہے مَنْ مَكَتَ مِنْ أَهْلِ الْعَشَائِقِ فِي الْمَحَبَّةِ وَالْعَشْقِ فَهُوَ مَحْجُوبٌ عَنْ لِقَاءِ الْمُحِبُّوبِ وَالْمَعْتُوبِ پوچھا کفر معرفت اہل معرفت نے فرمایا ہُوَ الْمَعْرِفَةُ حِجَابٌ بَيْنَ الْعَارِفِ وَالْمَعْرُوفِ لَا تَهْتَا غَيْرُهَا إِلَّا مُبَالٌ بِالْعَصِيرِ كَفَرٌ عِنْدَ الْآخِصِّ فَتَالَ سُبْحَانَكَ يَا عَزِيزُ الْأَعْظَمُ مَنْ شَغَلَ سِوَايَ كَانَ لِصَاحِبِهِ زُنَارٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اور معرفت کفر کے ظاہر معنی پر نظر رکھتے ہیں اور اہل حقیقت معنی باطن پر کہ کہا ہے اَنَّ الْكُفْرَ بِرَبِّ عَظِيمٌ وَفِي الزُّنَّارِ رَمُوزٌ دَقِيقٌ مَنْ عَرَفَ حَقَائِقَهُ وَعِلْمَ دَقَائِقِهِ فَهُوَ مَوْمِنٌ حَقِيقٌ اور اہل کفر کے نزدیک ناکا باندھنا منع ہے اس واسطے کہ شبیر کفار کے ساتھ ہو جب اس حدیث شریف کے مَنْ نَشَبَهُ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ لیکن حقیقت والوں کے نزدیک منع نہیں ہے اسی لئے مولانا روم قدس سرہ نے اس حدیث کی تشریح میں فرمایا ہُوَ مَنْ تَقُولُ ہر بانی رحمتہ اللہ علیہ نے آخر وقت میں اپنی کمر میں زنار باندھا اور کہا کہ یا الہی اگرچہ میں نے پہلے تیرا تزیہ بیان کیا ہے اور سبحانی ما عظم شأنی کہا ہے لیکن آج کافروں اور زنار کو کمر میں باندھ رہا ہوں اور کہتا ہوں اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اس کا یہ سید ہے کہ جب تعالیٰ کی درگاہ الوہیت کے رستوں میں چلنے والے جو عالم حقیقت کہہ بیج چلے ہیں۔ اپنے باطن میں غیر کا زنا دیکھتے ہیں اُس وقت چاہتے ہیں کہ ظاہر کو باطن کی مانند بنائیں اس لئے کہ تاگا گئے ہیں ڈالتے ہیں تا عوام جاہلین کہ دل انکا سوائے دوست کے اور کسی چیز کی طرف اکل ہو گیا ہے لیکن معلوم نہیں ہے کہ عنایتِ ازل نے ازل میں کس کو ایسے جمال کا

سے ترجمہ وہ لوگ جو جوتے ہیں اللہ کے رستے سے اور ڈھونڈتے ہیں اس میں کجی و روءِ آخرت سے منکر ہیں ۱۲ھ ترجمہ جسے
 میل کیا حصول دنیا کی لذت کی طرف پس پشت ترمیم ہو مولیٰ سے ۱۲ھ جس نے دیر لگائی اہل عقاب سے محبت و عشق میں
 اور اگرچہ وہ مشغول ہو محبوب کے دیدار سے ۱۲ھ ترجمہ معرفت حجاب ہے عارف و معروف میں اس لئے کہ غیر ہے اور توجہ ہونا
 عرفی عرف خاص نہیں اہل معرفت کے نزدیک کفر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے غوث الاعظم سے فرمایا کہ کوی شغل کرے میرا میرے سوا شغل
 اور شغل کو نہ دے کہیں زنار ہو گا قیامت کے دن ۱۲ھ ترجمہ تحقیق کفر میں ہمیشہ حجاب ہے اور زنار میں رمزین بارکب میں جسے

شنا سا مقرر کیا ہے اور سیاست لم یزلی نے کس کو میں ان قربت میں قدم رکھنے سے محروم فرمایا ہے کیونکہ اُس نے جسکو اپنی طرف بلایا ہے اُس سے کون ہی خدمت سب سے پہلے سر نوبت ہوگی اور جسکو اپنی درگاہ سے نکال دیا ہے کونسا گناہ اُس سے صاف ہو جائے گا اور کونسا گناہ کی پیشانی دشمن پر رقم سعادت ^{ملے} ہوگا ^{ملے} لَوْ لَآءِ لِلْحَيَاتِ وَوَلَا اِنْبَاءِ لِي رِقْمِ غَوَاہِی اور ایک فرقہ کی خسار اور بریل نقابت ^{ملے} لَوْ لَآءِ لِلتَّارِ وَلَا اَسْبَابِ لِي لَدَا فَرْدِ

پیش از من و تو بر رخ جانہا کشیدہ اند
 طغرائی نیکہ بخت و نبل بدست نوری

بیت

نہ تھے ہم حال لکھا تھا ہماری راحت و عجز کہ ہے یہ صنعی اور یہ ہوا گندہ پہلے

بیت

آزما کہ خواند ہیچ عبادت نکر وہ بود
 آزما کہ را ند ہیچ گناہی نکر وہ بود

بیت

جسکو نوازا اُس نے عبادت کری ہی کیا
 جسکو نکالا اُس سے کہ نہ کون سا ہوا

منقول ہے کہ جب حضرت آدم علیہ نبیا و علیہ السلام کی نسبت ہیں مومنوں اور کافروں کے درمیان اور عین اکٹھی کیلکین مومنوں کی ارواح کی خوشبو میں سے کچھ کفار کی ارواح کے درمیان میں پہنچ گئی اس سبب سے دنیا میں کفار سے بعضی نیکیاں ظہور میں آتی ہیں اور کفار کی ارواح کی بدبو میں سے کچھ مومنوں کی ارواح کی دماغ میں سرایت کر گئی اس باعث سے دنیا میں مومنوں سے بعضی گناہ سرزد ہو جاتے ہیں اسی لئے قیامت کے دن مقتضای ^{ملے} کُلِّ شَیْءٍ یَّرْجِعُ ^{ملے} اِلَیْ اَصْلِہِ کافروں کی نیکیاں مومنوں کے اعمال ناموں میں لکھ دینے اور مومنوں کی نیکیاں کفار کے اعمال ناموں میں نقل کر دینے اس آیت شریفہ میں اس مضمون کی طرف اشارہ ہے **اُولٰٓئِکَ یَبْدِلُ اللّٰهُ سَیِّئَاتِہُمْ حَسَنَاتٍ** اور وہ جو کچھ وہ کرتے ہیں

مقدار میں مختلف اور اُس کے اعتبار متعدد ہیں اور ہر مرتبہ میں کس کس کی عبادت ہوگی اور اس لئے ترجمہ یہ جنت کے لئے ہیں اور میں بے پرواہ ہوں اس لئے کہ وہ اور یہاں کے سکھ ہیں اور میں بے پرواہ ہوں اس لئے کہ ترجمہ ہر چیز اصل کی طرف رجوع کرتی ہے اس لئے کہ وہ لوگ ہیں کہ بدل دیتا ہے اللہ تعالیٰ انہی پر ایمان لیکر سے اس لئے۔

اور امتداد بقا سے احدیت تعینات و صفیہ کے اعتبار سے منفصل ہوتی ہے اور امتدادات کے ساتھ
 کے ساتھ اور امتدادات ربوبیت کو ظاہر کرتی ہیں امتدادات اور فلکی کہ اسکو زمانہ شمسی و
 قمری وغیرہ کہتے ہیں بموجب سات سیاروں کے موافق اقتضاسات ناموں کے کہ امام باقر
 کے ہیں اور مائین برسوں کی منقسم ہوتی ہیں مہینوں کی مدتوں پر اور مہینوں کے دنوں اور
 دنوں کے گھڑیوں اور گھڑیوں کے اذقیقوں اور ذقیقوں کے ثانیوں اور ثانیوں کے ثالثوں
 کی مدتوں پر اسی قیاس پر جب تک کہ اس مقدار پر پہنچیں کہ وہ بمنزلہ نقطہ کے ہو ایک بہت بڑی
 خط ہیں سے اور اس میں شک نہیں ہے کہ اکثر کو اقل سے ہی تعبیر اور ظاہر کر سکتے ہیں جیسا کہ دنوں
 کو گھڑیوں سے اور مہینوں کو دنوں سے اور برسوں کو مہینوں سے اور برسوں کو کہ اکثر
 سنوں دہر و سنوں سڑی کہتے ہیں چھوٹے برسوں سے کہ انکو سنوں ربوبیت کہتے ہیں
 اسی طرح سنوں مطلقہ غیر اطلاقہ تک پہنچ سکتے ہیں کہ وہ امتداد بقا سے ذات ہو اور منجزہ ہے
 کسیت و اعداد سے پس دنیا کا دن عبارت ہے سورج کے اس نقطہ سے جو دائرہ منطقہ
 البروج کے محیط کے خط میں واقع ہو مفاقت کر کے پھر اسی نقطہ پر عود کرنے تک کہ میرے کہ وہ
 جو بیس گریبان ہیں اور دن الہیہ کا عبارت ہے ساتوں کو اکب میں سے ہر کو اکب کہ دو
 اور وہ دنیا کے برسوں کے حساب سے ہزار برس کی برابر ہے چنانچہ شیخ داؤد مہری قدس
 سرہ نے فرمایا ہے کہ مدت آدم علیہ السلام اور اس کی اولاد کی دور کے سات ہزار برس ہے قرآنی
 اسبوعاً واحداً بالنسبت الی ایام الالہیۃ فاذا اکملہا ان الاکسبوں
 یقطع الشکل الانسان پس ربوبیت کے سات ہزار برس سال ہر مدی کی ایک ہفتہ یعنی سات دن
 کی برابر ہیں کہ انہیں سے پہلے دن میں آدم علیہ السلام تھے اور چھپکے دن میں سید الانبیاء حضرت
 محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے ہیں اور عروج ارواح نفوس ہستیاں
 و کثافت ارواح کے ہوتا ہے اور ارواح میں سے سب سے زیادہ
 کی روح ہوتی ہے ^{علوہ} تعرج الیکہ فی یوم کان مقدراً لک انما کی روح ہوتی ہے
 ۱۲ ہزار برس اور وہ سات ہزار برس کی مدت ایک ہفتہ ہو نسبت اللہ تعالیٰ کے دن میں ایک ہفتہ ہفتہ ہفتہ
 ہو جاوے گی نسل آدمی کی ۱۲ ہزار برس چڑھنا ہے اس کے ایسے دن میں کہ اندازہ اس کا کم ہر ایک لکھ سے ۱۲

سے لطیفہ کاملہ انسانی مراد سے کہ بسبب حاصل کرنے استعداد کے اس مرتبہ پر منجم جاتا ہے اور جہنوں نے استعداد حاصل نہیں کی ہے پر ایمان سے مشرف ہیں انکی روح پچاس ہزار برس میں عروج کرتی ہے اس آیت میں اس کی طرف اشارہ ہو **تَعْرُجُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ إِلَيْهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِثْقَادُهُ خَمْسِينَ الْقِسْتَةَ** اور فرشتے مدبر کہ اللہ تعالیٰ نے انکو آسمان سے زمین پر بھیجا ہے اور یہ آیت اس پر دلالت کرتی ہے **فَالْمَدِيرَاتِ أَمْرًا** ہزار سال میں عروج کرتی ہیں بموجب اس آیت شریفہ کے **تَعْرُجُ إِلَيْهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِثْقَادُهُ أَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّونَ** جب ظاہر ہو چکا کہ عروج ارواح کا انکی قربت کی استعداد کی قدر اور وہ لطافت کی قدر سے تعلق رکھتا ہے اور لطافت اس کے نزول کے مرتبہ کے منشا سے تعلق رکھتی ہے کہ کس مرتبہ سے آیا ہے اور کس قسم کے سن میں ہوا ہے چنانچہ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے **لَمَحْنِ أَنْفُسِ سَكْرَمَدِ يَوْمٍ** پورے ہفتا مارہ عوام و خواص کے ایمان اور ایمان زیادہ اور کم ہونے کے بیان میں۔ اور دل کی تعریف اور اس کی قسموں کے ذکر میں عوام کا ایمان تقلید ہی ہے اور وہ یہ ہو کہ دل سے ایمان لانے ہیں اور زبان سے اقرار کرتے ہیں اور اس ایمان کے سبب سے کفر کے انہی پر وہ سے باہر اور ایمان کے نور سے منور ہو جاتے ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے **اللَّهُمَّ فَرِّقْ بَيْنَ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْجَنَّةِ جُحُومٍ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ** اور اس کا ثمرہ یہ ہو کہ مومن روزخ کے غراب و جہنم کے عقاب سے نجات پاتا ہے اور حبت کی نعمتوں اور بہت کے درجات سے محفوظ ہوتا ہے۔ لیکن ایمان حقیقی کے معنی یہ عوام نہیں جانتے جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے **يَقُولُونَ بِاللَّسْتِهِمْ مَا لَيْسَ فِي قُلُوبِهِمْ مِنَ التَّقْضَاتِ قَدَسِ سِرِّهِ** فرمایا ہے کہ **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ** زبان سے کہنا اور پزیر ہے اور اس کا جاننا اور ہے۔ اور اس پر قائم رہنا اور ہے مومن حقیقی وہ ہو کہ جس میں یہ پانچ صفتیں ہوں **اول** یہ ہے کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے **إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ**

۱۔ ترجمہ عروج کرتے ہیں فرشتے اور روح اس کی طرف ایسے دن میں کہ جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہے ۱۱۔ ۲۔ عروج کرنے والے کام کے ۱۲۔ ۳۔ عروج کرتے ہیں اس کی طرف ایسے دن میں کہ مقدار اس کی ہزار برس میں جسکو مومن ہوتے ہو ۱۱۔ ۴۔ ہم انسان میں سردی ۱۲۔ ۵۔ ترجمہ اللہ سے کجا جو ایمان لانے لگتا ہے انکو انہی پر وہ سے نور کی طرف ۱۲۔ ۶۔ ترجمہ کہہ کے ہیں زبان سے وہ چیز جو نہیں ہے اُنہی کے دلوں میں ۱۲۔

الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِدَتْ قُلُوبُهُمْ لِتُحْشَرُ بِعَيْنِي جِبْتًا كَوَالِدِكُمْ
 روشن ہو جاویں اور ڈر جاویں اُنکے دل اور دل کے ڈرنے کا یہ نشان ہے کہ اللہ تعالیٰ کے
 حکم کی اطاعت کرے اور اُس کی نواہی سے اجتناب کرے اور اُس پر ہمیشہ استقامت رکھے
 اور اُس کو لازم پکڑے دوسری صفت یہ ہے جو توجانہ نے فرمایا ہے وَإِذَا زُلْزِلَتْ
 عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا نَادَتْهُمْ لِئِمَّا نًا یعنی جب اُن پر قرآن کی آیتیں پڑھی جاویں گے
 بقین زیادہ ہو جاوے بسبب سمجھنے معانی کے تیسرے صفت یہ کہ فرمایا وَعَسَىٰ
 رَبُّهُمُ يَتَوَكَّلُونَ اور وہ ہر کام میں اپنے پروردگار پر اعتماد کرتے ہیں اور اُنکے
 اُرم کو کافی سمجھتے ہیں وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ مروی ہے کہ حضرت رسالت
 بناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شب معراج بے واسطہ جبریل علیہ السلام تعالیٰ سے سنا کہ میرے نزدیک
 کوئی چیز توکل و صبر سے بہتر نہیں ہے جو معنی صفت یہ ہے کہ فرمایا الَّذِينَ يُقِيمُونَ
 الصَّلَاةَ وَرَهْلُوكَ كَمَا يُرْتَمَتُهُمْ فِي مَضْرُوبِ وَنَسُوعِ وَخُضُوعِ كَسَاةَ كَهْرِيْشَ شَرِيْطَ
 مِيْنَ اَيْلِ لَاصَلَاةَ اِلَّا بِخُضُوعِ الْقَلْبِ قَطْعًا

میلن کشتہا بہ ہما سنے
 شرم ناید نماز منخواستے

تودرون نماز و دل بیرون
 این چنین حالت پر نیاں را

قطعہ

مال کی جستجو نماز میں ہے
 دل تو باہر ہے تو نماز میں ہے

عیش کی گفتگو نماز میں ہے
 شرم آتی نہیں خدا سے تجھے

پانچویں صفت یہ ہے کہ فرمایا وَتَمَارِقًا هُمْ يَفْقَهُونَ یعنی جو کچھ مننے لغز و تار
 سے آنکھ دیا ہے راہ خدا میں خرچ کرتے ہیں اور حق تعالیٰ کے بندوں کے لئے
 نصیب نہیں رکھتے اُولَئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا یہ ہیں مومن حقیقہاً جو اللہ تعالیٰ سے

۱۰ ترجمہ اس کے نہیں کہ مومن وہ لوگ ہیں کہ جب ذکر کیا جاوے اللہ کا روشن ہو جاویں دل اُنکے اللہ عزوجل سے
 جب پڑھی جاویں آیتیں پڑھاویں اُنکا ایمان ۱۱ اللہ عزوجل اور وہ اپنے پروردگار پر ہر وہ رکتے ہیں ۱۲ اللہ
 اور جو کوئی ہر وہ کرتا ہوا اللہ پر ہے وہ کفایت کرے ہر اُس کو ۱۳ وہ لوگ کہ تمام کرتے ہیں سارا کو ۱۴ ہیں رجا ہوتی
 نماز گردل کے حاضر ہونے سے ۱۵ ترجمہ اور اُس چیز میں کہ دیا اللہ خرچ کرنے میں ۱۶ ترجمہ ہر وہ ہے جو اللہ

دَرَجَاتٍ حَسَبَ رِبْعِهِمْ وَمَعْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ یعنی ان کے بڑے مرتبے
 میں ان کے پروردگار کے پاس اور نخبے جاوین اور رزق کریم جاوین یعنی بے کسب و مشقت کے
 اور بعضے مفسرین کا عقیدہ ہے کہ رزق کریم سے یہ مراد ہے کہ حق تعالیٰ ان کے دلوں کو نور
 سے نعت عطا کرے اور ان کو اپنے نزدیک نصیب کرے لکن حق تعالیٰ نے آدم علی نبیا وعلیہ
 السلام کو پیدا کیا اور مومنوں کا نزدیک روح کو ان کی پشت میں اکٹھا رکھا اس سے مومنوں کے
 ایمان میں کچھ نقصان نہ پہنچا اور مدت نہ دیکھ بتوں کو کعبہ شریف میں رکھا اس سے کچھ نقصان
 دولت کعبہ کو پہنچی اسی طرح اس کے فضل و کرم سے امید ہے کہ گناہ اور بد بیان جو مومنوں
 کے ایمان میں ہونگے ان سے ان کے ایمان میں کچھ نقصان نہ ہو لکن اللہ تعالیٰ ازل میں
 ہمارے گناہوں اور بدیوں کا عالم تھا باوجود اس کے ایمان و عرفان کے نعمت عطا فرما
 اتر رہی اس کے فضل و کرم سے امید ہے کہ باوجود ہمارے معاصی پر مطلع ہونے کے
 جنت مرحمت فرماوے اور ہمارے گناہوں کی شومی سے اپنی رضا اور نفا سے ہم
 معصوم فرماوے اور ایمان کا مرتبہ بہشت سے زیادہ ہے جب وہ بے طلب ہو جو عنایت
 کیا اگر بہشت میں کچھ طلب کیا جائے عطا کرے اور ہمارے سوال کو رد کرے اس کریم مطلق
 کی کجی سے عیب نہیں ہے لکن عقائد کا بھی ہے کہ ایمان کم و زیادہ نہیں ہوتا لیکن جو
 بہتر ہے کہ زیادہ ہوتا ہے وہ اس آیت کریمہ سے دلیل لائے کہ تَمِيمٌ لِيُزَادَ وَالْاِيْمَانُ
 مَعِ اِيْمَانٍ فَجَوَابُ يَدُورُ بِمَا يَدُورُ بِمَا يَدُورُ بِمَا يَدُورُ بِمَا يَدُورُ بِمَا يَدُورُ
 ایمان کا باقی رہنا اولیٰ ہے یعنی جو مدت دراز تک ایمان کی حالت میں رہا اس کا ایمان
 اس کے ایمان سے زیادہ ہے جو تھوڑی مدت مومن رہ کر گیا ہو واضح ہو کہ ایمان اقرار ہو
 اور وہ اشرف اعضا ہے ظاہری یعنی زبان سے اشرف مقالات یعنی لا الہ الا اللہ کے ساتھ
 مع اشرف اعضا باطنی یعنی دل کے یقین سے ہے اور یقین دل کا نور کرتا ہے نور توحید سے
 اور نور توحید نور عرش سے آٹھ لاکھ درجہ زیادہ اور عرش کا نور آفتاب کے نور سے اسی درجہ

ترجمہ ان کے لئے ہیں ان کے سب سے درجے اور بخشش اور رزق اچھا اور نہ ملے
 یا کہ زیادہ ہو ایمان ان کا ان کے ایمان کے ساتھ

زیادۃ اور ان نور دن میں تفاوت کی وجہ یہ ہے کہ عرش مجید پر بواسطہ قلم کلمہ توحید کو نسبت فرمایا ہے جس سے اُس کا نور آفتاب کے نور سے اسی درجہ سوا ہے اور کہ بیان مومن کے غیر واسطہ قلم اپنے دست کرم سے تحریر فرمایا ہے جس کی خبر یہ آیہ شریفہ دینی ہیں **اَوَلَيْكَ كِتَابٌ فِي قُلُوبِهِمُ الْاِيْمَانُ** اس لئے مومن کے دل کا نور عرشِ عظیم کے نور سے آئینہ لاکھ حصے زیادہ ہے **نَقَلَ** سے کہ جب اللہ تعالیٰ کی معرفت کے نور کا آفتاب اُس کی عنایت بے نیازی کی کناری سے نکلا اُس نے حق تعالیٰ کی جناب میں مساجات کی اور عرض کیا **يَا رَبِّي اَعْزَيْتُ** **عَلَى السَّمَاءِ** اور حکم ہوا تو آسمان پر چکون فرمایا نہیں پھر آسمان کیا عرش پر ہر تودہ ڈالوں حکم ہوا نہیں پھر معروض کیا لوحِ پر ابی روشنی بہلا دوں خطاب آیا نہیں پھر تمس ہوا کہ قلم پر جلوہ گر ہو جاؤں جواب ملا نہیں پھر گزارش کیا زمین کے طبقات پر ابنا عکس ڈال دوں ارشاد ہوا نہیں پھر تمس ہوا کہ ہارون کو منور کروں فرمان آیا نہیں پھر آرزو کی کہ دریاؤں کو تالش بخون امر فرمایا نہیں **فَقَالَتْ عَلَى مَا اَعْزَيْتُ سَيِّدَا رَبِّي** پس کہا اس چیز پر ابی غیاظ ہر کوں **فَرَمَا عَلَى قُلُوبِ عِبَادِ الْمُؤْمِنِينَ** یعنی مومنین بندوں کے دلوں پر ابی روشنی کو پہلا دے **فَقَالَتْ يَا رَبِّي فَوَيْلٌ لِّهٖمْ ضَعِيفَةٌ** عرض کیا ہے پروردگار میرے اسکے دل ضعیف و ناتوان ہیں کیونکر میرے تحمل کی تاب لاسکیں گے **فَقَالَ اَنَا قُوَّتِي قُلُوبُهُمْ كُلُّ قَوْمٍ مِّثْلُ مَا اَعْمَلُوْا وَنَسِيْتُمْ نَظْرَةً مِّنْ نَّظْرَاتِيْ** یعنی اُسکے دل کے ضعف کو میں سو سا ٹھہراؤں گی کی قوت سے ہر فرد رفع کروں گا اور اپنے جمل و جلال کی تجلیوں کی شراب سے اُسکو سست کر دوں گا اور اب بھقونے کہا ہے کہ نظرات عنایت سے، نقوتِ قلب کی یہ علامت ہے کہ جو قوت بندوں میں کی نام پاک مستجاب نہایت لہذا اسکو حاصل ہوتا ہے اور کہتا ہے جل جلالہ کہ نہایت شوق و تعظیم کا نشان ہے ہر حق تعالیٰ اسکو ایک گروہ سے اچھی گروہ میں یاد آئے گی **شَرِيفًا ذَكَرُوْنِيْ اِذْ كَرِهْتُمْ** تحقیق کیفیت و اوصاف **وَاٰرَءَيْكُمْ اَنْ يَّحْيٰىكُمْ** حیات و ممات دل و شمال صاحب الامان کی **مِنْ اَنْ يَّحْيٰىكُمْ** دل کی **وَاٰرَءَيْكُمْ اَنْ يَّحْيٰىكُمْ** وہ لوگ ہیں کہ کہہ جانے دلوں میں ایمان **اِنَّ اَسْمٰءَ الْاَكْمَرِ** اس لئے کہ اسکو جس پر چکون اور پھر **رَبِّ لاَ اَعْلَمُ** مومنین بندوں کے دلوں پر **اِنَّ اَسْمٰءَ** پس فرمایا ہوں کہ ہر بندناہتدین و سادہ نظروں کی اپنی رحمت کی نظروں سے **اِنَّ اَسْمٰءَ** پس ذکر کرو تم میرا اور یاد کرو انہیں **تُكَلِّمُوْنَ**

اِنَّ فِي جَسَدِ ابْنِ اٰدَمَ لَمُضْغَةً اِذَا صَلَحَتْ مَلَكَ بِهَا سَائِرَ الْجَسَدِ
 وَاِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ بِهَا سَائِرَ الْجَسَدِ اِلَّا وَهِيَ الْقَلْبُ اور میت قدسی میں ایسا
 اِنَّ فِي جَسَدِ ابْنِ اٰدَمَ لَمُضْغَةً وَفِي الْمُضْغَةِ قَلْبٌ وَفِي الْقَلْبِ عَقْلٌ وَفِي الْعَقْلِ
 قُوَادِرٌ وَفِي الْقُوَادِرِ رُوْحٌ وَفِي الرُّوْحِ حَقٌّ وَفِي الْحَقِّ سِرٌّ وَفِي السِّرِّ اَنَا مُتَّقِينَ نے فرمایا ہے کہ اس
 مضغہ کے سات طور میں یہ آیت شریفہ میں مضمون کی طرف اشارہ کرتی ہے وَقَدْ خَلَقَكُمْ اَطْوَارًا
 ہر طور کو صدر کہتے ہیں اور وہ اسلام کا محل ہے اَمَّنْ شَرَحَ اللهُ صِدْرَهُ لِلْاِسْلَامِ
 فَهُوَ عَلَيَّ نُورٍ مِّنْ رَبِّيْہ اور یہ طور دل کا پوست ہے اور شیطان کے دوست اور نفس کی خوشام
 اور برائیوں کا مقام ہے فرمایا ہے يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ
 دوسرے طور کا قلب نام ہے اور وہ ایمان کا خزانہ ہے فرمایا ہے اَوَلَيْكَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانُ
 اور وہ عقل کے نور کا مقام ہے فرمایا اَللّٰهُمَّ قُلُوْبَ بَعِيْقُوْنَ يَهْتَاوِرُوْنَ فِيْ بِنْيَانِيْ حِكْمًا
 کہتے ہیں اسی مقام ہے اور نور بصر ظاہری حکم و بسارت کہتے ہیں اسی نور بصیرت کا ہے تو اسے فرمایا
 وَلٰكِنْ تَعَمَّ الْقُلُوْبَ اَلَّتِيْ فِيْ الصُّدُوْرِ تَبْسُرُ طُوْرًا كَاثِفًا وَنَامٌ هِيَ يَهْتَابُ وَمَوَدَّةٌ
 عشق و شفقت اولاد و احفاد و خلق و انبیا و اولیا کا مقام ہے اور عشق مجازی اس طور سے
 آگے نہیں بڑھ سکتا فرمایا قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا اَسِي لَيْلِيْ حَضْرَتِ رَسَالَتِ نَبَاہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ
 وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا ہے اَوْ كَادُنَا اَلْکِبَادُنَا و فرمایا ہے حَبَّبَ اِلَیَّ مِنْ دُنْيَاکُمْ شَرَاةً
 الطَّيِّبِ وَالنِّسَاءِ وَفَرَّغَتْ عَیْنِيْ فِي الصَّلٰوةِ جو حقے طور کو نور بولتے ہیں یہ جلال و جمال
 و صفات الہی کے شاہری اور رویت کا محل ہے فرمایا ہے مَا كَذَبَ الْقُوَادِمَا رَاٰی
 مصرع ہرچہ دل دید آن دروغ بنود مصرعہ دل کے دیکھا جو کچھ دروغ نہ پایا بچوان
 طور حبیب انعام بکہلاتا ہے یہ جناب باری تعالیٰ کی دوستی و عشق و محبت و شوق و ذوق
 کا مقام ہے اور اس کے غیر کو بہانہ دخل کی مجال نہیں ہے چمٹے طور کا سویدا نام ہے

اس آیت میں جو کچھ مذکور ہے اس کا صحیح فہم اور سمجھنا ہر شخص کو چاہیے۔
 اس میں جو کچھ مذکور ہے اس کا صحیح فہم اور سمجھنا ہر شخص کو چاہیے۔
 اس میں جو کچھ مذکور ہے اس کا صحیح فہم اور سمجھنا ہر شخص کو چاہیے۔
 اس میں جو کچھ مذکور ہے اس کا صحیح فہم اور سمجھنا ہر شخص کو چاہیے۔
 اس میں جو کچھ مذکور ہے اس کا صحیح فہم اور سمجھنا ہر شخص کو چاہیے۔
 اس میں جو کچھ مذکور ہے اس کا صحیح فہم اور سمجھنا ہر شخص کو چاہیے۔
 اس میں جو کچھ مذکور ہے اس کا صحیح فہم اور سمجھنا ہر شخص کو چاہیے۔
 اس میں جو کچھ مذکور ہے اس کا صحیح فہم اور سمجھنا ہر شخص کو چاہیے۔
 اس میں جو کچھ مذکور ہے اس کا صحیح فہم اور سمجھنا ہر شخص کو چاہیے۔
 اس میں جو کچھ مذکور ہے اس کا صحیح فہم اور سمجھنا ہر شخص کو چاہیے۔

۱۔ ترجمہ تحقیق ابن آدم کے بدن میں البتہ ایک بونی گوشت کی ہے جب سنوری وہ درست ہوا اسکے سبب سے سارا بدن
 اور جب بگڑے وہ بگڑا اس لئے باعث سے سارا بدن آگاہ ہو وہ بونی دل سے ۱۲۔ ترجمہ تحقیق ابن آدم کے جسد میں البتہ ایک
 گوشت کی بونی ہے اور بونی میں دل ہے اور دل میں عقل ہے اور عقل میں قوادیر اور قوادیر میں روح ہے اور روح میں ضمی ہے
 ۱۳۔ ترجمہ اور سترہاں۔ میں ہوں ۱۴۔ ترجمہ اور تحقیق پیدا کیا ہم نے مختلف طوروں سے ۱۵۔ ترجمہ بلا جس کا

اور یہ مکاتفات غیبی و علم لدنی کا مقام ہے حروف مقطوعہ کے معانی اور اسما کے اسرار بیان
 کہتے ہیں یہ آیہ شریفہ اس کی طرف اشارہ کرتی ہے **وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا سَائِرًا**
طُورِ بَيْتِ الْقَابِ کے نام سے مشہور ہے یہ تجلیات الوہیت اور انوار صفات ذاتی کے ظہور کا
 مقام ہے نفس اور شیطان کا سولے طور اول کے جس کا نام صدر ہے اور یہی طور دہم
 و نخل نہیں ہے اور نہ انکو کچھ قدرت حاصل ہے بموجب آیہ شریفہ **وَحَقَّقْنَا فِيكَ مِنَ الشَّيْطَانِ**
مَسَارِدَةً اور یہ بھی فرمایا ہے کہ طور دہم بین اول طور جس مطعومات و مشروبات
 اس سے متعلق ہیں اور انکی حس و خواہش اس سے معلوم ہوتی ہے دوسرا طور عقلی
 علوم بدیہی و کسی اس سے وابستہ ہیں تیسرا طور قوسی عالم قدس تک پہنچا اس سے
 تعلق رکھتا ہے اور یہ انبیاء علیہم السلام و ارض اولیاء رضی اللہ عنہم کا مرتبہ ہے اور سچہ
 اطوار یہ ہے کہ مخلوقات کی طرف سے بالکل منہ بہیر لے اور تعلقات کے برابر ہو جاوے اور
 ہر حال میں حق تعالیٰ کی طرف متوجہ ہووے اور یہ گوشت کا ٹکڑا صنوبری جو آدمی کے ہاتھ
 پہلو میں سینے کے نیچے رکھا ہے دل نہیں ہے اس لئے کہ اس میں سب حیوان نریب ہیں
 وہ ایک چیز ہے جو روح اور قالب دونوں سے نمیزلہ بان باپ کے کی پیدا ہوتی ہے طاقت
 اس میں روح کا فیض ہے جو اس کا باپ ہوا اور فاراسمین خال کا اس میں جو اس کے ہاتھ
 اس واسطے مرضی الجانہین یعنی دونوں کا پیارا اور محمود الطرفین یعنی دونوں کا پسندیدہ جو اس کی
 مثال شمع اور اس کے نور کی سی ہے اور جو فیض اس کی روح سے پہنچا ہے اس کو گوشت
 ستون کے واسطے سے بدن کے سارے اعضا تقسیم کرتا ہے اس لئے کہ ہر عضو کی بارگاہ
 دل سے ملی ہوئی ہیں پس اس باعث ان اعضا کو حس و حرکت حاصل ہوتی ہے اگر وہ
 کا فیض نہ پہنچے وہ اعضا بے حس و حرکت ہیں اور جو دل میں نہ پہنچے سارا قالب بے حیات
 جان اور حیات منقطع ہو جاوے پس جب دل اس صفت فیض سے منقطع ہو
 کی کل صفات سے تجلی اور پرہ ور ہوتا ہے یعنی حیات و علم و عقل و غیرہ
 پیدا ہو جاتے ہیں اور جب تصفیہ کی انتہا کو پہنچ جاتا ہے جمیع صفات الوہیت کی تجلی ہو جاتی
 ہے ترجمہ او کہلائے آدم کو نام سب چیزوں کے ۱۱ ترجمہ اور چوٹا یا ہوشیطان کرکٹر سے ۱۱

اور اس درجہ کو پہنچنا ہے کہ اگر شب و روز میں کئی بار اس پر تجلی ہو تو اس کو سہا زنا ہے اور کوہ طور کی طرح پارہ پارہ نہیں ہو جاتا۔ اور دل دو بادشاہوں کا وزیر ہے ایک روح دوسرا نفس پس اگر روح اس پر غالب آتی ہے اس کا تابع ہو جاتا ہے اور جو نفس اس پر غالب آتا ہے اس کا مطیع بن جاتا ہے اسی لئے اس کا قلب نام رکھا ہے کہ یہ انقلاب اس کا خاصہ ہے اور بعضوں نے ایک اور وجہ تسمیہ بیان کی ہے کہ اس کو حق تعالیٰ نے سینے میں اٹھا رکھا ہے اور زمین حکمت ہے کہ اگر سیدنا ہوتا اس کی آگ کا شعلہ داغ تک پہنچتا اور ملاکت کا باعث ہوتا مقبول ہے بیخ شبلی قدس سرہ سے کہ حق تعالیٰ نے ستون یاقوت کا پید کیا ہے جس کا سر عرش کے نیچے ہے اور جڑ مومن کے دل میں جب مومن کلمہ طیبہ کہتا ہے پتھر عرش اور اس کلمہ گو کی بخشش جاہتا ہے حکم ہوتا ہے کہ تہل عرش کرتا ہے کہ مجھے فرار ہو گا جب تک اس مومن کی بخشش نہ ہوگی حکم ہوتا ہے کہ بخشہ یا اور جس طرح آدمی کے قالب میں باہر بیخ حسین ظاہری ہیں اسی طرح اس کے قلب میں ہی باہر حسین باطنی ہیں کہ اُسے عالم غیب کا دروازا ہے باطن کے آنچھ سے جمال الہی کا شاہدہ کرتا ہے اور باطن کے کان سے حضرت ملک اعلام کا کلام سنتا ہے اور رواج قدس کو باطن کی ناک سے سونگتا ہے اور محبت و ایمان و عرفان شوق و دوستی کا نرا باطن کے بالو سے پاتا ہے اور جس لمس کی جگہ باطن میں عقل ہے کہ اس سے معقولانہ کو سمجھتا ہے پس آدمی کے درجات کی ترقی و دل کے حواس کی سلامتی پر سو قوت ہے اس مضمون کی طرف یہ آیت شریفہ اشارہ کرتی ہے اَلَا مَنَّآ اِنَّ اللّٰهَ بِعَتَابِكَ سَلِيْمٌ دَلَّ اَنَّ اِسْمٰى كُوْا بِحَيَاتِ اَبَدِيَّةٍ سَعْدًا هُوَ اَوْرَاسِ بَرْتَمِيْنِ سُوْسَا طَّ عَنَايَةِ كِي لُظْرِيْنِ فَرَا مِيْنِ حَبِ وَهْ كَالِ مَوَاوِرَا عَصِ خِرَا نَةِ اَلِہِي بِنِ كِبَا اُسُوْقَتِ اَسْمِيْنِ عَشِقِ وَ مَحَبَّتِ وَ مَعْرِفَتِ وَ قُرْبَتِ كَيْ اِسْرَارِ كِي گِرَانِ بَايَ كُو بَر كُو بَر لَمَے اَوْرَ عَالَمِ مَلَكُوْتِ كَيْ نَا مَحْرَمُوْنِ سَعْدًا اَسْكُو مَحْفُضِي كَرُو يَا جَا نَجْمَ فَرَا يَا بَيْ اَلْاِنْسَانِ سِي سِرِّي وَ اَنَا سِرُّهُ اَدَمِي كَا دَلْ اَمِيْنَةُ كِي مَانَدَ بَيْ جِب صَا فِ ہُو تَا بَيْ تَا مِ عَالَمِ اَسْمِيْنِ نَظَرِ اَتَا بَيْ اَوْرَ مَكْر ہُو تَا بَيْ اَوْرَ زَنَكِ بُو بَر تَا ہُو مَحْرُبِ ہُو جَا تَا بَيْ نَعْتَا لِي لَمَے فَرَا يَا بَيْ كَلَا بِلْ رَا نَ عَا لِي قَلُو بِي هُو مَا كَا نُو اَي كَسِي بُوْنِ اَوْرَ يَا بَيْ دَا لُوْنِ بَر فِ نَل لَمَے ہِيْنِ جَا نَجْمَ فَرَا يَا اَمْرَ عَا لِي قَلُو بِي قَا لَہَا اَوْرَ حَتَا لِي لَمَے اِنْبِي عَنَايَةِ سَعْدًا اُنْ

۱۲۔ مگر وہ بنا لے اور طلب سلامت ۱۲۔ انسان پر اہم ہے اور میں اس کا بہید ہوں ۱۲۔ سدا کوئی نہیں بلکہ رنگ بگرا انا کو دہن ہر وقت

قلوب کی کچی پیدا کی ہے جس کے تین دندانہ ہیں پہلا دندانہ فریبت ہے جب وہ نفس کے ترہ پر پہنچتا ہے نفس گناہوں سے خلاصی پاتا ہے دوسرا دندانہ طریقت ہے جب دل کے ترہ پر پہنچتا ہے جتنی باطن کی ہڈیاں ہیں سب سے پاک ہو جاتا ہے اور تیسرا دندانہ ہے جس کے خاص نفس دندانہ حقیقت ہے جب روح کے ترہ پر پہنچتا ہے عالم بیروت و لامہوت اسپر ہو پیرا ہوتا ہے اور دل ہمیشہ افلاک کی مانند متحرک رہتا ہے اور سعد و غم سرخون پر گزرتا ہے اور اس کے دہری طرف حاکم یعنی اچھی خصلتوں کے سرنج رنگ ہا لے برنج میں جیسے سیا و جو و عدوق و لونا و مروت و فطانت و صبر و اخلاص و محبت و معرفت و استقامت و غیرہ اور اس کے بائیں طرف دایم یعنی بری خصلتوں کے مسباہ رنگ والے بیج ہیں جیسے غصب و شہوت و بخل و کبر و عجب و حسد و حرم و بغض و کینہ و غیرہ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے قَلْبُ الْمُؤْمِنِ بَيْنَ أَصْبَعَيْهِ مِنْ أَصَابِعِ الرَّحْمَنِ كَمَثَلِ رِيحٍ تَسْبِيحُ بَارِحٍ فَلَا تَبْقَى لَهَا الرِّيحُ كَيْفَ كَيْتَبُهَا عِنْدَ اللَّهِ عِنْدَ تَعَالَى كِي حِمْتِ كِي هُوَ لَوْ كُوْرُوْرُ كُوْرُوْرُ كَابْنَا يَتِي هَا اور نزہت الارواح میں رہتا کہ دل کو اس لئے قلب کہتے ہیں کہ وہ پھر سے والا ہے اور پھیرنے والی رحمت کی ہوا ہے کہ حضرت رحمان کی طرف سے ہوا اور اس مضمون کی طرف اس حدیث شریف میں اشارہ ہے لَا تَسْبُوْا نَرْجِيْكُمْ فَاِنَّهَا مِنْ نَفْسِ الرَّحْمٰنِ بِعِيْتِ

بادیکہ سحر کہ ز سر کوی تو آید | جا نہا بقد الشی کہ از بوی تو آید

بیست

ہوا جو آتی ہرگز کو چہ سوجان اسپر فلا سوزیری + کہ زمین آلی حرکت ہوا کہ اسپر خوشبوی شام کو
 امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ اہل طریقت کے دل میں
 صفتوں سے موصوف ہونے ہیں اول عوام کے دل صفت منہی سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا
 جَاءَ بِقَلْبٍ مُّنِيْبٍ مُّنِيْبٍ وہ دل ہے جو باز رہے گناہوں سے منہی ہے
 سوجہ ہورے دوسرے خواص کے دل صفت سلیمی سے فرمایا ہے لَمْ يَكُنْ لَكُمْ
 لے ترجمہ مومن کا دل دو ایگھونہیں ہے مومن کی انگلیہ مین سے اشارہ کہ جو خلیل مولا ہیں کہ چاہتی ہوں کہ ہر جا رہی کہ
 لے ہوا کو نہ برا کہوں تحقیق وہ حضرت رحمن کی طرف سوزی آئے کہ وہ دل کو میں جمع ہوا کہ وہ کہ لایا اللہ تعالیٰ کو ایس

یقلب سلیب سلیم وہ دل ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی معرفت و محبت کے سوا سے اور کوئی
 جز نکڑے تمسکے انحصار خواص کی دل صفت شہیدی سے فرمایا میں کان لکھ
 قلب أو ألقى الشکمة وهنق شہید وہ دل ہے کہ صفات ذاتی کا شاہد
 ہو اور زرگون نے فرمایا ہے کہ دل حرم خدا سے تعالیٰ کا ہے پس حرام ہے کہ اس میں غیر
 خدا داخل ہو اور مائل ہو وہ ماسوا سے حق کی طرف اس آہ شریفی میں اس کی طرف اشارہ ہے
 ما ناع البصر وما کلفی کعبہ دو بین ایک ظاہری اور وہ خواص و عوام
 کی زیارت گاہ ہے کہ دوروں سے سرگردان ہو کر وہاں پہنچتے ہیں دوسرا باطنی اور
 وہ خواص طالبوں کی زیارت گاہ ہے کہ اسکے صاحب کو وہاں پاتے ہیں ہیبت
 سالہاد بے مقصود بجان کر دہم دوست درخانہ و ما گرد جان کر دہم

قطع

| | |
|-------------------------------|----------------------------|
| دل کو دیکھنا نہ جان کر دہم نے | چہاں ڈال جہاں کو ہم نے |
| یار ہا گھر میں ہم ہرے باہر | اور نہ دیکھا مکان کو ہم نے |

قلب المؤمن کا مرقعہ اذا نظر فیہا حکیم اللہ تعالیٰ نے تمام موجودات و مخلوقات سے دل کو مظهر و کرم بنایا ہے اور انوار عجبی و
 عجائب و غرائب لاریبی سے اسکو مشرف فرمایا ہے اور اس کی معرفت کے میں درجہ کو
 ہیں پہلا درجہ عوام عارفوں کا وہ دل کے اخلاق کو بجا سہتے ہیں اور اس کا ثمرہ یہ ہے کہ
 حقائق کے افعال کو جان لیتے ہیں اور یہ مومنان حقیقی کا رتبہ ہے دوسرا درجہ خواص
 عارفوں کا وہ دل کے احوال سے واقف ہوتے ہیں اور اس کا نتیجہ یہ ہے کہ حق تعالیٰ کی صفات
 ذات ازہر شکست ہو جاتی ہیں اور یہ مومنین کا مرتبہ ہے تیسرا درجہ خواص عارفوں کا ہے
 اور اس کا حاصل یہ ہے کہ انوار الہی کو معلوم کر لیتے ہیں اور حقائق کی شناسائی تک پہنچ گئے
 ہیں اور یہ مومنین کا درجہ ہے معنوی دل کی بوجان دل تجلی ربانی کا مقام ہے اور بوستان

۱۱ ترجمہ جسکے لئے ہے دل یا کماوس سنوائی کو یعنی کان اور وہ شاہد یعنی دل نکالنے والا ہے ۱۲ ترجمہ نہیں پہنکی نگاد اور
 ۱۳ سے نہیں پڑے ۱۴ ترجمہ مومن کا دل مثل آئینہ کے ہے جب کی نظر اس میں تجلی کی اس کے رب نے ۱۵

جاو وافی اُس کا نام ہے اُس کا بیج ایمان ہے۔ اُس کا زخمت معرفت ہے اُس کا پھل محبت ہے ظاہر
 میں بہت چھوٹا سا ہے باطن میں بہت ہی بڑا ہے زندگی اُس کی دوست سے ہے اور وہ نہ
 متصل ہے نہ منقطع نہ داخل نہ خارج نہ کیفیت و کیفیت میں سما سکتا ہے جو کوئی دل کو چھو پاتا
 ہے وہ ہی دوست کو پاتا ہے جو دل کو نہیں چھو پاتا وہ دوست کو ہی نہیں جانتا بہت

او باہم در ظہور و چشم ہمہ کورا

او باہم در حدیث و گوش ہمہ کرا

ہست اردو

وہ سب پہ ہے ظاہر پہ دکھائی نہیں پاتا کرتا ہے وہ باتیں یہ سنائی نہیں دیتا
 جبکہ بتوالی ہے تین دل میں روح قدس بر ظاہر کرتا جو اس وقت دل کے اخلاق ظاہر ہو سکتے ہیں

ان جنمہ کہ خضر خوردا ان اب حیات اندر دل تست لیکن ان بہان ست

پہلے سے جسکے خضر کو حاصل نہات ہے ^{بہت} ایشیا ہ تیرے دل میں وہ آب حیات ہے
 دل کے امراض اور اسکا علاج مرکز القلب اشدد من السکلاب کا
 کافرون کے دل کا مرض شرک جلی ہے۔ اور مسلمانوں کے دل کا مرض شرک خفی ہے وہ بہت
 کا پوجا ہے۔ اور یہ گناہوں میں جتنا ہوتا ہے۔ سبب دل کی بیماریوں کا جو اس سے
 ہوتی ہیں خصوصاً کان۔ آنکھ۔ زبان۔ جب کان بڑی باتیں سننے میں اور وہ دل میں
 پہنچتی ہیں تو دل ان سے بہر جاتا ہے اور کلام حق کے سننے سے محروم رہتا ہے۔ اور جس
 آنکھ اس عالم کی اچھی بڑی چیزوں کو دیکھتی ہے ان سب کا نش دل میں اتر جاتا ہے اور
 ہمیشہ وہ اسکو دیکھتا رہتا ہے اس لئے مشاہدات غیبی سے محجوب رہتا ہے اس آہستہ آہستہ
 حق تعالیٰ نے اس مضمون کی طرف اشارہ فرمایا ہے وَلَهُمْ آذَانٌ لَا يَسْمَعُونَ
 وَلَهُمْ آعِينٌ لَا يَبْصُرُونَ يَهَا اور جب زبان کلام بیوردی کہی جائے تو اس سے
 دل میں فرق پڑتا ہے اور اس سبب سے وہ اکثر ہوا و نفس کے ساتھ مملو ہوتی ہے

۱۰۔ ترجمہ باری دل کی سب بلاؤں سے زیادہ سخت ہے ۱۱۔ ترجمہ آنکھے کان میں نہیں سنتے ان سے ہنسی کلام
 حق اور اسکی آنکھیں میں نہیں دیکھتے ان سے ہنسی مشاہدات غیبی ۱۲

کہ اسکو ہوا جس کہتے ہیں بس دل ذکر اللہ سے باز رہتا ہے یہ آید کہ میرا اس حال کی حکایت بیان
کرتی ہے **فَقَدْ بَكَرْتُ عَجِيْزًا فَهَمُّوْا لَا يَرِجِعُوْنَ** اگر راہ حق کے طالب اور طریقت کو مہر
میں قدم رکھنے والے ان مریضوں کا بزرگانِ کامل کے اقوال سے کہ وہ باطن کی بیماریوں کو
طبیعی ذوق میں علاج نہ کریں اور ان امراض کے دفع کرنے کی کوشش میں کمی کریں تو مرتے
ہی عذاب کے ہلاکت میں گرفتار ہونگے جہاں کی رات آفتاب کے نیچے چلے جانے سے ہوتی
ہے اور دل کی رات سردی کے پھر جانے سے ہوتی ہے یعنی جیسا جہاں میں رات سے اندھیرا
ہو جاتا ہے ایسا ہی دل میں شکم پڑی سے ہوتا ہے اور دل آئینہ کی مانند ہے اور برائیاں ہونے
کی مثال میں۔ جب گناہوں اور مہربوں کا دھواں دل کی آئینہ کو کالا کر دیتا ہے اور اس کی
صفائی کو شادیتا ہے جمال الوہیت اس دل میں نہیں دکھائی دیتا اور وہ دل ہمیشہ کو محبوب ہو جاتا
ہے یہ آیت شریفہ اس کی خبر دیتی ہے **فَمَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهِ اَعْمٰی فَمَهْوٰی الْاٰخِرَةِ اَعْمٰی**
پس خضعا کی کو کہی دل سے فراموش کرنا چاہئے کہ اس رب العالمین نے فرمایا ہے سارے گناہ
عفو کرونگا اور دل کا گناہ نہ بخشونگا۔ جو دل محبت نہیں رکھتا اور اسے عشق کا غاشیہ ابھی کر نہیں
باندھا اس کو دلوں میں شمار نہ کریں اور دل کے مریضوں میں سے اس سے زیادہ سخت کوئی مریض نہیں
ہے اور جو شخص عقیدوں کی مصاحبت اختیار کرتا ہے اور علماء و فقہار کی صحبت سے محروم رہتا ہے
اس کا دل بھرتا ہے اور خدا سے تعالیٰ سے دور ہو جاتا ہے۔ اور بری خصلتوں کو دل میں سم
کال کر اچھی خصلتوں کو حاصل کرنا دل کی صحت کا سبب ہے لیکن یہ دشوار ہے برسوں کی زحمت
پر مجاہدہ کا بیج کھینچنے سے حاصل ہوتا ہے یہاں یہ سوال وارد ہوتا ہے کہ آیت کریمہ
لَا تَدْرِيْ لِيْ لِحٰثَتِكَ اَللّٰهُ اَسْمٰی کے مخالف ہوں اس کا یہ جواب ہے کہ یہ علاج اسی کو مفید ہوتا ہے
توفیق الہی جس کی رفیق ہوتی ہے اور اس کی صحت مشیت الہی کے موافق ہوتی ہے اور بزرگانِ
کامل کہ امراض باطن کے حکما و اطبا سے حاذق ہیں دل کی بیماریوں کا علاج نہایت آسان اور
مہربانوں سے کرتے ہیں اور ان کے معالجہ سے حق تعالیٰ کی مشیت کے موافق دلوں کو صحت

۱۔ ترجمہ ہرے ہیں گونگے ہیں اندھے ہیں بس وہ رجوع نہیں ہوتے کہ اللہ کی طرف ۱۔ ترجمہ جو کوئی دنیا میں
اندھے ہے وہ آخرت میں ہی اندھا ہے ۲۔ ترجمہ اللہ تعالیٰ کی بیدار میں بدل نہیں سکتی ۱۲

حاصل ہوتی ہے دل کے مرقعوں کا علاج ان بیرون سے حاصل ہوتا ہے جو خلق سے
 تہائی۔ غاموئی۔ موت کے وقت یاد رکھنا محبت دنیا و مال و جاہ سے بچنا۔ بہت
 نہ سونا۔ معدہ کا کھانے پینے سے عالی رکھنا۔ اور ذرا دلہن اسرار میں کا علاج سے
 نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے لَمْ يَكُنْ شَيْءٌ حَقَّكَ وَوَقْدَ آيَةِ الْقَلْبِ وَكَسَى
 اللہ جب ذرا دلہن اور دوست اور مستقامت حاصل ہوگی ضرور خلق سے توجہ و نظر ہم
 پیچھے کی۔ اور تفریق کے مقام پر پہنچنا یہ ہے کہ دل میں ماسوا سے حق سے بالکل غفلت پیدا ہو
 جاوے اور اسی کو دل کا مستفاد کہتے ہیں اور قرآن مجید کی تلاوت سے بھی دل کے مرقع دفع
 ہو سکتے ہیں یہ آید کریمہ اس کی خبر دیتی ہے وَنَزَّلَ مِنَ الْقُرْآنِ مَا تُحْيِي الْقُلُوبَ وَرَحِمَةً
 لِّلْمُؤْمِنِينَ اور ایک بزرگ نے فرمایا ہے کہ جب دل مرجاتا ہے اللہ تعالیٰ کی نظر اس
 سے منقطع ہو جاتی ہے اور جب نفس مرجاتا ہے خلق کی نظر اس سے مرتفع ہو جاتی ہے اور جب
 نفس مر جاتا ہے اُس کے اقربا اور مہمانے اُس پر روتے تھے اور جب دل مرجاتا ہے اُس پر فرزند
 روتے ہیں۔ اور جب نفس مرجاتا ہے اُس سے اُس کے دوست جدا ہو جاتے ہیں اور جب دل
 مرجاتا ہے اللہ تعالیٰ کے قرب سے دور ہو جاتا ہے اور جب نفس مرجاتا ہے اُس کے احوال
 اُس سے چھوٹ جاتے ہیں اور جب دل مرجاتا ہے اُس سے ایمان جدا ہو جاتا ہے اور امام محمد
 غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ جب سالک خلق سے بیزار ہو جاتا ہے اور ظاہر مابین
 و دنیا و آخرت کے سب کاموں میں اللہ تعالیٰ کو کیل سمجھتا ہے اور سارے کام اُس کو سونپ دیتا ہے
 جیسا کہ فرمایا فَاتَّخِذْهُ وَكِيلًا اوس کا دل زندہ ہو جاتا ہے اور اُس کو سوائی حق
 تعالیٰ کے اور کسی کی احتیاج نہیں رہتی ہر لحظہ و ہر لمحہ عالم غیب سے اُس کے دل پر نازل ہوتا ہے
 کہ زندہ وہی ہے دل کہ اُس پر ہماری محبت اور ہمارا عشق غالب ہے اور جس کا دل مر جاتا ہے
 سے زندہ ہوتا ہے اُس کے قالب کو ہی حیات جاودانی ہم عطا کرتے ہیں۔

فَلتَحْيِيَنَّاهُ حَيوةً طَيِّبَةً **ہیت دل زندہ بزرگ کر دہاگ** **تیر مراد دل بزرگ و جہاں**

۱۔ ترجمہ ہر چیز کا صاف اور جلا کر نوالا ہوا اور دل کا جلا کر نوالا اللہ تعالیٰ کا کہ ہے ۱۱۔ ۲۔ تیرا اور ہم نازل کرتے ہیں قرآن سے
 وہ چیز جو غلطی اور محبت مومنوں کے لئے ہے ۱۲۔ پس بکرا اُس کو وکیل ۱۳۔ پس ایسا ہے زندہ کہے ہیں جہاں کو زندہ کرنا پاک ۱۴۔

قطعہ

موت کے آنے سے وہ ڈرتا نہیں
فکراس کا زندہ دل کرتا نہیں

جس کا دل زندہ ہو وہ مارتا نہیں
مردہ دل موت کا رہتا ہے خوف

اور جس کا دل ہمارے عشق و محبت سے زندہ ہوتا ہو اس کو ہم اپنے جلال باکمال کا شاہدہ نصیب کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ حدیث اس کی خبر دیتی ہے لہذا راحت المؤمنین دون لقاہہ تحقیق دل کی افضلیت کی عرش و کرسی پر حضرت رسالت بنا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے قَلْبُ الْمُؤْمِنِ اعْظَمُ مِنَ الْعَرْشِ وَ اَوْسَعُ مِنَ الْكُرْسِيِّ اور یہ بھی حدیث میں آیا ہے الْقَلْبُ هُوَ الْعَرْشُ وَالصُّدُورُ هُوَ الْكُرْسِيُّ اور یہ آیت بھی اسی طرف اشارہ کرتی ہے بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَجِيدٌ فِي لَوْحٍ مَحْضُوظٍ اگرچہ عرش کو حضرت جبریل جل جلالہ کے استوی کی صفت حاصل ہے کہ الرَّحْمَنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوَى مگر دل اللہ تعالیٰ کی عنایت کی صفت سے بہرہ باب ہوا اَنَا عِنْدَ مَنْ كَبِيرَةٍ قَلْبًا لَهَا عَرْشٌ اِذَا رَأَى تَعَالَى كَمَا تَخْتَاہُ سَہِ دَلِّ هِيَ تَعَالَى كِي وَسَعَتْ كَمَا تَقَامُہُ وَلَكِنْ لِيَسْعَنَّ قَلْبَكَ عَبْدُ الْمَسْجُودِ اور دل ہون آئینہ جمال مولا ہے اور منظر صفات حق تعالیٰ ہے عرش اگر تین سوساٹھ پانچ پر ہر پانچ سے دل ہی اللہ تعالیٰ کی تین سوساٹھ نظروں کی جا ہے عرش کرسی اور سات آسمانوں پر ہے دل ہی سینہ اور سات اعضاء انسان پر ہے ملائکہ ملا اعلیٰ عرش کے گرد طواف کرتے ہیں عالم فہمات کے اندیشے دل کے گرد صف بستہ رہتے ہیں نظم

طارم نہ پایہ اعظم شدہ
نزرت از رفعت دل یافت عرش
نور لطیفش توجہ دانی کہ جیت
محرم اسرار کما ہی دل است
لمع از شعلہ دل ہم بنور

حرم دل ست آنجہ مجسم شدہ
نمائیت از کنت دل یافت فرش
جرم سرفش فلک بچلے است
مطلع انوار الہی دل است
نور و عیار از نور خورشید نمود

۱۔ سون کو راحت ہیں ہے بغیر دیکھنے اسکے جمال کے ۲۔ ترجمہ مؤمن کا دل بڑا ہے عرش سے اور وسیع ہے عرش سے کسی سے ۳۔ ترجمہ دل ہی عرش ہے اور جہاتی وہی کرسی ہے ۴۔ ترجمہ بگڑدہ قرآن بزرگ ہے سچ لوح ۵۔ ترجمہ ہزار ہوا عرش پر اسے ترجمہ میں بزرگ ٹوٹا کئے دلوں کے ہوں اسے اور لیکن ہوش ہے کتا

| | |
|--|--|
| <p>ازرہ محرم السن آمدہ</p> | <p>ہر کہ بخلوت کہ قدس آمدہ</p> |
| <p>قطرہ</p> | |
| <p>حارم نہ خاکستہ عطر ہے عرش سے نفاش سے بالی ہر کعت کوئی کہا ہوا ساتھ اس کا نور لایا اس کے در کا ہے عطر ہر در لمعہ تہا یہ نہ شکر دل کا ہے انس کی راہ میں وہ داخل ہے</p> | <p>حرم دل جو کہ یہ محرم ہے مکھی دل سے زین نے کعت سیہ چلائی تنگ وہ ہم کثیف سبے خدا کا وہ مطلع انوار نور نور کا تہا ماہ کا مل کا خلوت قاس میں جو داخل ہے</p> |
| <p>اور اس حدیث قدسی کے مضمون سے ظاہر ہے کہ خاص مومن کے دل کے ساتھ میں تقرب کی رویت مخصوص ہے وَلَا يَسْتَعِينُ اَرْضِي وَكَانَ يَتَعَوَّى وَكَانَ عَبْدُ الْمَوْءُونِ اِسى لئے دل مومن کا ابرام جلو یہ جام طلبہ سے ممتاز ہے کہ بنا قدس کی تقرب کی نسبت سرفراز ہے اور تقرب عبادت ہے اس سے کہ صفات حدود سے تقدیس حاصل ہوا اور اخلق قدیم کے خلق کی طرف مائل ہوا اور یہ تمام موجودات میں سے خاص دل ہی کا حصہ ہے کہ وہ جمال ازلی کا آئینہ عکس بنا ہے اور اسرار لم زلی کا جام جہان بنا ہے رہا ہے</p> | |
| <p>آمینہ رونما ہی دل سپر شود زان نفخہ مشام جان مضر شود</p> | <p>آئین غبار تن مضر شود از لوث ہوتا ناکھی پاک نمیر</p> |
| <p>قطرہ</p> | |
| <p>دل یہ آئینہ عکس رخ دل سپر شود دل کو یہ نفخہ جانان مضر شود</p> | <p>جب تک تن کی کدورت سے مضر نہیں ہوتا لوث عصیان ہوا سحر کر جب تک کہ نہ تو پاک</p> |
| <p>شرح لغات سے منقول ہے کہ حضرت شیخ فخر الدین عراقی قدس سرہ سے روایا ہوئے کہ جب عشق نے ہر چند کہ اپنے تین آپ ہی دیکھتا تھا جا کا کہ باہمال بالمال کہ عبارت کمال ہے</p> | |
| <p>لہ تیری گنجائش نہیں کہتی سیری زمین اور نہ ہر آسمان اور لیکن گنجائش کہتا ہیری بندہ مومن کا دل</p> | |

اسما و صفات سے جو آئینہ میں کہ مراد اس مظهر جامع سے ہو کہ قابلیت تجلی تمامی اسما و صفات
 کی کہتا ہو مثلاً وہ کہے اس لئے جو آدم کو بنا یا کہ ایسا آئینہ سوا سے آدم کے اور کوئی نہیں
 ہو سکتا لکن کہ **فَخَلَقْنَا عَلَى صُورَتِ الرَّحْمٰنِ وَجِبَامِعًا لِّجَمِيعِ الْكَمَا لَا تِ
 الْمَوْجِدَاتِ فِي جَمِيعِ الْمَوْجُوْدَاتِ** پس اس آئینہ حقیقت سے انسان یعنی دل اس کا
 مراد ہے پیرمات قدس سرہ لئے فرمایا ہے کہ جب حق تعالیٰ نے چاہا کہ اپنی صنعت کا تماشا
 کرے تو تمام عالم کو پیدا کیا اور جب چاہا کہ اپنے تئیں آشکارا کرے تو آدم کو پیدا کیا
فَخَلَقَ اللهُ آدَمَ عَلَى صُوْرَتِهِ غَزَل

| | |
|---|---|
| <p>مگر بصورت خود بامثال او بینی بہین بجلہ جہان تا طلال او بینی جو آفتاب برآید زوال او بینی فگندہ بر رخ خود تا خیال او بینی جمال او زره خط و حال او بینی بیا بر صندہ دل تا مجال او بینی بسوی او نظری کن کہ حال او بینی</p> | <p>چھوٹت جسم دولت تا جمال او بینی و آفتاب رخس گر بسایہ نور سندی اگرچہ جملہ جہان ست سایہ اش لکن خیالی بازی او بین کہ پرو کہ ز خیالی خط ست و حال جہان تا کی بیدار من بنگر اسے سدا یہ گفتہ محبوس جہا ز حال دل غور نشین شرمی غافل</p> |
|---|---|

غزل

نہیں پھر نہ کہیں جو تیر سے دل میں کہ اس کا حسن و جمال دیکھے
 تو اپنی صورت کو دیکھہ پیارے کہ اس سے اس کی مثال دیکھے

جو اس کے ہر رخ منور کا سایہ و نور دیکھتا ہے نہ
 تو سارے عالم کو دیکھہ آنکھوں سے تاکہ اس کا طلال دیکھے

اگرچہ سارا جہاں یہ اس کا ہے سایہ و ظل ہے ولیکن
 جو نکلے سورج تو اس کے سایہ کا تو ہی پیر زوال دیکھے

سلسلہ ترجمہ اس لئے کہ وہ بیدار کیا گیا ہے حضرت رحمن کی صورت پر اور اس میں جمع ہیں کل کمالات جو ساری موجودات
 میں رکھے گئے ہیں ۱۲ مسئلہ ترجمہ پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے آدم کو ۱۳ اپنی صورت پر ۱۲

خیال بازی یہ دیکھ اس کے کہ ڈال کر پردہ خیالی
وہ اپنے رخ پر تجھے دکھاتا ہے تاکہ اس کا خیال دیکھے

جان پر خط و حال کیسے لکھتے تو سر پہ لکھا ہوا ہے
جمال اس آفرین کار بہان کا باغ و حلال دیکھے

جد کے اس تنگ و تیرہ کوچہ میں کتبت تک تو رہ گیا قیدی
نخل بہان سے فراغ میں لان بن دل کی ماوہ جمال دیکھے

ہمارے کیوں ہے عرب میں جمال تل حوا جو دل سے جمال
نظر تو کر اپنی اس کے جانب جو دل سے کہہ اس کا جمال

پانچواں فائدہ دل کی کراست کے بیان میں نقل ہے کہ ملا علی کی فرشتوں کے فرماں بھی
کہ اسے مقرر ہو دل کی رفعت و شان ایسی نہیں ہے کہ عرش و کرسی وغیرہ سے اس کا مال ہو
اور اسکے انوار قدسی آسمان سما سکیں یا اسکو افراد ممکنات میں سے کسی کو مل سکے
دیجا سکے اگرچہ عرش تمام مخلوقات کی دعا کا قبضہ ہے لیکن دل سے کہہ لیا ہے
کہ وہ ہمارے تماشے کی جگہ اور ہماری نظر کا محل ہے ہر کامیاب طریق و طریقہ
بادشاہ تخت مملکت پر بیٹھا تھا اور اس وقت لفظ کے شعور سے اس کا دل

ایک شہباز کو اسے اپنے ہاتھ پر بیٹھا رکھا تھا اور بالکل اس کی طرف سے اس کا دل
سر پر ہاتھ شفقت سے بہرنا اور کبھی اعزاز کی نظر سے اس کو دیکھتا تھا کہ اس کا دل
گلزار میں رہتی تھی بادشاہ کے غصہ عالی کی جانب گزری اور اس شہباز کے سالار اور
کو دیکھا تو نہایت منفعل و شرمندہ ہوئی اور غلبہ غیرت سے اپنے دل میں چون کہہ لیا
صدر ارافسوس کہ وہ ظالم ہے اور میں مظلوم ہوں پھر کیا سبب کہ وہ ایسا کرے
ایسے محروم ہوں آخر اس سے رانا نہ گیا اور اس نے باز یہ سانس لیا

اٹھا کیا کہ اسے باز تو ہی بربندہ ہے اور میں ہی بربندہ ہوں اس کا دل سے اس کا دل
میں اور شبہ میں لگ رہے ہیں مجھ سے کچھ کم ہوں اور زور میں ضعیف ہوں لیکن خوش آوازی کا ہنر
مجھ سے بہتر ہی زیادہ رکھتی ہوں فضل بہار میں جب شاخ گل برہنہ کر سڑی آواز سے بولتی

ہوین اور ہزار دستمان کا ترانہ گاتی ہوں ہزار نادل میرے خوش آوازی اور ترانہ خوانی برفتمت
 ہوتی ہیں اور تجکو بالکل بہ کمال حاصل نہیں ہے یہ مزہب و منزلت جس پر تو ہے میرے لائق ہے
 نہ تیرے بارے جو اب دیا کہ اسے بلبل ایک چٹکی بہریر کے جانور تو ظاہر کار پر نظر رکھتی ہے اور اس
 کے باطن اور انجام کی کچھ خبر نہیں رکھتے تو محض گوئیدہ یعنی منہ سے بولنے والی ہے اور میں
 کتندہ یعنی کام کرنے اور حکم بجالانیوالا ہوں تو گل پر جان دیتی ہے اور میں بادشاہ کی باعدار
 اور اس کے حکم بر بیان شاری میں مصروف ہوں تو ابھی خوش آوازی پر مغرور ہے۔ اور میں
 بجا آوری زمان میں مشغول ہوں۔ تو غمہ رکھتی ہے۔ اور میں بہت کا تمغہ رکھتا ہوں۔ اس
 حکایت سے یہ نتیجہ نکلا کہ حق تعالیٰ عزوجل سلطان ازل نے دل مومن کے بازو اپنے دست پر
 رکھا ہے کہ فرمایا ہے قَلْبُ الْمُؤْمِنِ بَيْنَ أَصْبَاحِ الزُّمَانِ اور ہر خطہ اسپر عیاش
 شفقت کی نظر رکھتا ہے کہ فرمایا اِنَّ اللّٰهَ يَنْظُرُ اِلَى قَلْبِ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَمَوْجِعَةٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ
 ثَلَاثًا وَسِتِّينَ نَظْرَةً فِي كُلِّ نَظْرَةٍ يَبْدُو وَيُخْفِي اور ان نظروں کی تربیت و تقویت سے
 الہامات غیبی اور ارادات کے پرندوں کا اس کو صیاد بنا تا ہے اور زبان کہ گزار وجود کی بلبل
 ہے اس سے کہتی ہے کہ اسے دل میں کئی غامضین ایسی کہتی ہوں کہ وہ تجکو نصیب نہیں ہیں
 جمال فصاحت کا نور مجہ سے ظاہر اور اسرار بلاغت کی دیی مجھ سے ماہر ہے اور کمال انسان
 کا فصاحت لسان میں ہے۔ اور حکمت کی ندیوں کا بہنا میرے بیان میں اللہ تعالیٰ نعمتوں کا شکر
 اور اس کی حمد و ثنا آدمی مجھ سے بجالاتا ہے اور ظہر بنا بیع الحکمت من قلبہ علی لسانہ
 میری ہی نشان میں فرمایا ہے پھر تجکو ایسے درجے و مرتبہ کیوں حاصل ہیں اور اس قدر عیاشین
 تیرے حق میں کسی سبب سے شامل ہیں دل کہتا ہے اور جواب دیتا ہے کہ اسے زبان ابھی
 خوبان تو نے بیان تو کیں میرا بیان ہی تو ظاہر کر توئے نہیں سنا کل یکتہ الثامن علی
 مناخرہم الا حصائد السدود اگرچہ تیرا جرم یعنی جنت تو بہت چھوٹا سا ہے لیکن تیرا جرم بڑا
 گناہ بہت ہی بڑا ہے تو ایسی ناسخہ ہے کہ ادھر خزانہ کسینہ میں رکھا اور ادھر تو نے دوسرے

۱۰ ترجمہ مومن کا دل دو انگلیوں میں ہے اللہ تعالیٰ کی انگلیوں میں سے ۱۲ انگلیوں سے ترجمہ یقین اللہ تعالیٰ نظر فرماتا ہے ہر مومن مرد اور ہر
 مومنہ عورت کی دل کی طرف ہر روز جن سو ساٹھ بار ہر نظر میں ابتدا کرتا ہے اور اعادہ کرتا ہے ۱۲ انگلیوں سے ترجمہ ظاہر ہونے والے ہنسنے حکمت کی
 کے دن اسکی زبان پر ۱۲ انگلیوں سے ترجمہ نہیں لکھتے کہ اسے گرائے جاوے گا اور وہی جہنم میں مگر اپنی زبانوں کے کرنے سے ۱۲

کے کان کی جیب میں پہنچایا اور تو ایسی بروہ در ہے کہ جہان کوئی راز لوح دل منقش ہو اس وقت
تو نے اس کا نقشہ اپنے گویائی کے قلم سے صفحہ آواز پر دیکھ کر پہچان لیا کہ ازل سے اب تک کے
اسرار جو کانون اور آنکھوں کے رستے سے مجھے پہنچے ہیں یا بزرگ عقل والہام دریافت
ہوئے ہیں سب اپنے خزانے میں جمع کرتا ہوں۔ اور ایک نکتہ یہی اسرار نہائی کا
کسی سے ظاہر نہیں کرتا اور جام صہبائے محبت الہی سے ہمیشہ سرشار رہتا ہوں اور مدام حق
تعالیٰ کی اطاعت کو طیار۔ زبان کہتی ہے کہ اسے دل تیرے سچے کہا کہ جام محبت کو نوش کرتا
ہے اور شاہ حقیقت تیری آغوش میں ہے لیکن یہ سعادت تجھ کو بھی حاصل ہوتی ہے جب
سلطان حاکم امر محض اپنی عنایت سے **الْاٰمَنَ اَنی اللّٰهُ بِقَلْبِ سَابِئِی** کی غلٹ سے بچے
سرا از فرماوے ورنہ کبھی ایسا ہی ہوتا ہے کہ عقب نفس و دو طبیعت کا تیری وجود کے
شہر بزرگ ہو جائے اور تو جو اس وقت دار الملک معرفت کی بادشاہی کا دعویٰ کرتا ہے
اس وقت شیطان کا تابع ہوتا ہے اور جہالت و غفلت کے دریا میں غرق رہتا ہے آج تو
حقیقت کے موتی کے صدف ہونے کا لاف مارتا ہے اور جب شیطان کے نیروان کا چہرہ
ہوتا ہے دیکھ مجھ کو کہ ہمیشہ اپنے گویائی کی گھڑی کو تجید و تجید کے میدان میں دوڑاتی ہوں
اور گلستان توحید کی بلبل خوش ہوا بگر **لا اله الا اللہ** کا نرا مدام گاتی ہوں میرا آہ و نال کلمہ
شہادت کا محل شہور ہے میری تسبیح ذکر رب اور وہ ہے پیر دل کہتا ہے اسے زبان سے ذکر
زبانی پر تفاعل نہ کر کہ بہت سے کلمہ گو جو بے نسیب و دل کے **لا اله الا اللہ** صرف زبان سے کہتے
ہیں وہ منافق ہیں اور بڑے بڑے بالکل محروم ہیں اور بہت سے عارف باللہ ہیں جو دل و جان
سے مستغرق شاہدہ جمال ہیں اور زبان سے گفت گوئی مجال نہیں رکھتے اور صحت کو ذرا
الہی کے آگے بے حقیقت سمجھتے ہیں۔ اسے زبان زبانی اقوال بے برستی احوال محض ہیں
ہیں تو نے نہیں سنا ہے کہ فرمایا ہے **مَنْ قَالَ لِلّٰهِ وَقَلْبُهُ غَافِلٌ عَنِ اللّٰهِ**
فِي الدّٰرَيْنِ هُوَ اَللّٰهُ اور تجھ کو اس کی خبر نہیں ہے کہ فرمایا **اللّٰهُ لَا يَنْظُرُ**

۱۵ ترجمہ مگر وہ شخص کہ لاہ سے اللہ تعالیٰ کے پاس دل سلامت رکھے جس نے کہا اللہ اور دل اس کا غافل ہے اللہ سے
وہ دو جہان میں اللہ تعالیٰ کا دشمن ہے ۱۲ ترجمہ تحقیق اللہ تعالیٰ نہیں دیکھتا۔ البقیہ صفحہ ۶۸ پر ۲

وَلَئِن كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُوا أَوْامِرَ اللَّهِ وَارْتَبِعُوا آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ
 چنانچہ فرمایا ہے: **لَا تُحِبُّونَ اللَّهَ حَتَّى تُحِبُّوا مَنْ رَفَعَهُ فَوْقَ عَرْشِهِ** دل سے تعلق رکھتی ہے اور محبت جو
 سب عملوں کا سر ہے وہی دل ہی سے تعلق ہے۔ تعالیٰ نے فرمایا ہے: **وَالَّذِينَ آمَنُوا**
وَالَّذِينَ هُمْ عَنْ آلِهِمْ وَنَسَبِهِمْ حَرَجٌ لِمَنْ يَدْعُوا إِلَى اللَّهِ عِزًّا مِمَّا دَعَوْا إِلَى اللَّهِ اس کا دل ہی
 ہے اور سخاوت جو جنت کے درخت کی شاخ ہے اس کا ہی قلب ہی مسکن ہے
 اور سارے رشتہ رسانی کا اور مورد ہے اور حضرت سحابی کا دل جام جہان نما ہے۔ خلیفہ
 ابراہیم علیہ السلام کا اور خلیفہ الطاف نوری کا اور ایسا بزرگ ہے کہ ہمت کے بازوؤں سے
 آسمان کی سکوت کے گرد طواف کرتا ہے اور ایسا سپر سالار ہے کہ ابلیس پر ابلیس کے لشکروں میں
 کے ساتھ صاف کرتا ہے وہ شامہاڑ ہے کہ کبھی کنگرہ عرش پر جا بٹھتا ہے کبھی زمین کے
 عرش پر بیٹھتا ہے وہ عزت پسند ہے۔ کبھی شاخ طوبیٰ پر قرار بکڑتا ہے کبھی روضہ
 خلدی اور روضہ مدینہ پر رواں کرتا ہے۔ آخو زبان تجھے نہیں معلوم کہ بزرگوں نے کہا ہے کہ
 سارے اور سارے اعضا اس کی عزت و باسبانی میں۔ اور حق تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ
لَا تُحِبُّونَ اللَّهَ حَتَّى تُحِبُّوا مَنْ رَفَعَهُ فَوْقَ عَرْشِهِ اور ہمارے ذوق کا
 گہنٹا بہتا ہے تو ہمارا کہہ میں یہ تقاضا کرتا ہے کہ ہم ہی اس کا بوجہ اٹھاؤں اور اپنے
 خیال و جلال کا خلعت اس کو پہناؤں اور اس نوازش کا آوازہ عارفوں کے کان میں پہنچاؤں
وَالَّذِينَ آمَنُوا مِنْ أَصْحَابِ الرَّحْمَنِ يُكَلِّمُهَا كَيْفَ يَشَاءُ اسے
 مقرر کرے تم ہماری فضائی قدس کے مقدس ہو لیکن یہ خاکی افلاس کا لباس رکھتے ہیں
 اور جہنمی و جہولی کے میدان میں قدم بڑھانے کے چلے جاتے ہیں ہم خلاصہ اعمال اور سر
 اعمال ان پر شمار کرتے ہیں تاکہ یہ جان جاوین کہ ہکوانکے اعمال اور کمال کی کچھ ہی حاجت
 نہیں ہے لاکھوں خزانہ راشت و مویبت کی بطور بخشش و عطا اس خاک سیاہ پر کہولین

۱۱۔ تمہارے جہان کو اور نہ تمہارے عملوں کو اور لیکن دیکھتا ہے تمہارے دلوں کو اور تمہاری نیتوں
 کو اور تمہارے عمل سے بہتر ہے ۱۲۔ تمہارے جو لوگ ایمان لائے ہیں بہت زیادہ ہیں
 اللہ تعالیٰ محبت میں ۱۳۔ تمہارے جو لوگ ایمان لائے ہیں بہت زیادہ ہیں
 ۱۴۔ تمہارے جو لوگ ایمان لائے ہیں بہت زیادہ ہیں

جس سے یہ خال مگر منور ہو جاوے وَأَشْرَقَتِ الْأَرْضُ بِنُورِ رَبِّهَا فَاصْفَاءُ فَانكس
آیہ کریمہ کی معنی کی تحقیق میں مَا جَعَلَ اللَّهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِيْ حَسْبٍ وَفِيْ حَقِّ سُبْحَانَ
وَتَعَالَى شَانَهُ نئے فرمایا کہ میں نے کسی مرد کے شکم میں دو دل نہیں بنائے اور جو میں دو دل بناتا
تو انہیں سے ایک بری محبت امتیاز کرتا اور دوسرا میرے غیر کی پس یہ ایک دل کا بنانا اسی پر
دال ہے کہ میرے غیر سے دور اور زبردستی میری طرف متوجہ رہیں ربا سے

| | |
|-----------------------------|----------------------------------|
| باقی نرسی تا ہمہ یک دل نشوی | بے نام و نشان نامشردہ و اول نشوی |
| تا زائینہ زنگ غیر زائل نکھے | بہر خوش آئینہ قابل نشوی |

قطعہ

| | |
|----------------------------|----------------------------|
| حق سے وہ ہی ملے جو کمال ہو | بے نشان ہو تو اس سے وصل ہو |
| اس کے رخ کا بنے وہ آئینہ | دل سے جب زنگ غیر زائل ہو |

پس تمام عالم آدمی کے لئے پیدا کیا گیا ہے اور آدمی اللہ تعالیٰ کی معرفت و محبت کی واسطے
اور محبت اختیار کرنا محبوب کا ہے اُس کے غیر پر غیاب فرمایا ہے فَإِنَّ الْمَحَبَّةَ بَيْنَ الْمُحِبِّ
عَلَىٰ جَمِيعِ الْمُحْبُوبِ أَوْ بَعْضِهِمْ لَمْ يَكُنْ كَمَا سَاءَ فَإِنَّ الْمَحَبَّةَ تَحْتَوِي الْمَحَبَّةَ بِصِفَاتِهِ وَالْمَحَبَّةَ
الْمَحْبُوبِ بِذَاتِهِ شَيْخ شَيْبَانِي قَدِيسٌ سَرَّوْنِي فرمایا ہے کہ محبت کا نام اس لئے محبت
رکھا ہے کہ محب با سوا کے محبوب کو دل سے نوکرتے ہیں محبت اسی کو کہتے ہیں کہ جو
کچھ محبوب کے سوا ہے اُس کو دل سے پہلا و سے اور نرسی محبوب کو دل میں جگہ دے یہاں
تک کہ محبت ہی درمیان میں سے اُٹھ جاوے چنانچہ حضرت شیری تھقی قَدِيسٌ سَرَّوْنِي نے
فرمایا ہے لَا يَصْدُرُ الْمَحَبَّةُ بَيْنَ الْأَشْيَاءِ حَتَّىٰ يَقُولَ الْوَاحِدُ الْآخَرَ يَا أَنَا حَكِيمٌ
ایک دوست اپنے دوست کے گھر گیا خبر کروانی بوجھا کون ہے اس نے جواب دیا کہ
میں ہوں اُس نے کہا اگر تو ہے تو چلے کہ ابھی دوستی کے معنی نہیں ہے

۱۱۔ ترجمہ نہیں پیدا کئے اللہ تعالیٰ نے کسی آدمی کے سینے میں دو دل نہیں بنائے اور جو میں دو دل بناتا
تو انہیں سے ایک بری محبت امتیاز کرتا اور دوسرا میرے غیر کی پس یہ ایک دل کا بنانا اسی پر
دال ہے کہ میرے غیر سے دور اور زبردستی میری طرف متوجہ رہیں ربا سے
۱۲۔ ترجمہ محبت محو ہونا محبت کی صفات میں اور انہاں محب
کلبے اُس کی ذات میں ۱۲۔ ترجمہ محبت صحیح نہیں ہوتی اور میں یہ کہتا ہے ایک ان کا دوسرے کو
اسے میں ۱۲

| | |
|--|--|
| اس کلام معنی یہ ہیں کہ جب تک دو دیکھتا ہر محبت نہیں ہوتی اگرچہ ایک کو وہ اور اسکو آب تصور کرتا ہو سکتا ہے | |
| این من نہ نمم اگر نہی ہست توئے | در در بر من بیرہے ہست توئی |
| در راہ غمت مرا نہ تن ماند و نہ جان | ورزانکہ مرا جان و تنی ہست توئی |
| قطعہ | |
| مین ہون مین ہون ہی گرام جان من توہی توہم | تن بہ میرے گریہ ہیکا پیرہین توہی توہے |
| بترے غم من تن را میرا کہان اور جان کہان | اور جو ہو و گریہ میرا جان و تن توہی توہے |
| حضرت محرز الدین عراقی قاری سرہ نے فرمایا ہے کہ معشوق کے حسن کا کمال عاشق کے ائینہ کے سوا اور کسی چیز میں نہیں دکھائی دیتا اس لئے کہ اپنے وجود کے اظہار کے واسطے ہی ائینہ ہو سبب اپنا جمال بالکمال مشاہدہ کر سکے یہ حدیث اس معنی کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ المؤمن من مَرَاتُ الْمُؤْمِنِ پس اس معنی کی رو سے عاشق حسن معشوق سے معشوق کی نسبت زیادہ نزدیک ہے اور ارباب ذکا بر ظاہر ہے کہ قابل بمقابلہ فاعل سخن نزدیک کہانی دیتا ہے۔ | |
| خواہم کہ زد و در در جالت نگر م | مے نتوا تم از آنکہ بی پا و سرم |
| از عالم احسن گرتوا سے مایہ حسن | نظارہ حسن خود کنے رنگ بر م |
| قطعہ | |
| کیا دور سے دیکھوں یہ تمنا نہیں رکھتا | لاچار ہوں اس سے کہ سرو پا نہیں رکھتا |
| خود دیکھے جو حسن اپنا تو اے مایہ حسن | رنگ آئے کہ میں دید کا پایا نہیں رکھتا |
| حق جل و علا نے روز ازل سے اس ایک ٹھنی خاک نہایت ضعیف بر نظر نوازش مبذول رکھی ہے اور اس کو اپنی محبت عطا فرمائی ہے اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْخَلْقَ فِي ظِلْمَةٍ ثُمَّ دَرَسَتْ عَلَيْهِمْ مِنْ سُوْرِهِ عَاشِقُ كَهْتَمِيْنِ کہ نور ڈالنا اسے عشق کے نور سے عبارت ہے کہ مطلع شوق سے نکلا اور اس وجود کے کالی خاک پر شہود کا بر تو اڈا لارے | |
| از شبہم عشق خاک آدم گل شد | جن دین شر و شور در جهان حاصل شد |
| جو بیشتر عشق در گرد و ج زو ند | یک قطرہ از جگہ نامش دل شد |
| ۱۲ اس سے دوسرے مومن کا ائینہ ہے ۱۳ سوجہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا خلق اللہ پیر سے میں بہرہ والا ہے | |

خاک آب عشق سے گونہری توجیب کامل ہوا
عشق کا نشتر لگا جب روح کی رگ میں طرب
مرتبہ عشق خدا آدم کو یون حاصل ہوا
ایک قطرہ خون کا ٹپکا نام اس کا دل ہوا
قل سے کہ شاہباز محبت جب آشیانہ غرت سے اڑا اول عرش برہنچا۔ اس کی
عظمت ملاحظہ کی اور آگے روانہ ہوا کرسی پر عبور فرمایا اس کی وسعت دیکھی اور انفات
نہ کیا۔ آگے بہشت پر نظر پڑی نعمت معائنہ کی اور ماہل نہوا پہر آسمان پر گزرا انکی رفعت
کی سیر فرمائی اور متوجہ ہوا۔ آخر دوزخ پر گذر ہوا عذاب و شدت دیکھا ہوا آگے بڑھا اور خاک
پر برتوہ والا آسمین محبت دیکھی استقرار فرمایا ملا را علا کے فرشتوں کو غیرت آئی انہوں نے عالم
بالا سے نادی کہ اسے وصف شہنشاہ لم یزل ولا یزال تجلو خاک تیرہ سے کیا شنائی ہے اور
مٹی مگر سے کیا امید روشنائی ہے باز محبت نے بہ کلمہ قدم جواب دیا کہ خاک محبت رکھتی
ہے اور میں ہی محبت ہوں یہ نصیبت ہے ربا شے

درد دل خستہ درد مندان دانند
از سر قلندری تو گر محرومی
نی خوش نشان خیرہ خندان اند
سری ست درین شبوہ کہ زان دانند

قطرہ

درد دل کو وہی جانے جو کہ اہل درد ہو
تو ہر محروم اس سے کیا جانے تو ہر عشق کو
جس کے دل میں سوئے عشق و لب پہ آہ سر ہو
جانے وہ جو زند ہو یا وہ قلندر مرد ہو

افریکا کا جل شانہ نے اس طفل خاک کو اپنے فضل و کرم کے حجرہ اور رحمت و احسان کی
گود میں پرورش فرمایا ہے کہ اللہ ارحم الراحمین اگرچہ یہ خاکسار تیرہ روز کا بطن پر دنیا
میں آلودہ ہیں لیکن باطن میں جو ارقس ہوئی تیرہ میں انس کی مجلسوں کے مستنشین ہیں عشق
کے دربار کے حاضرین ہیں محرم حرم وصال ہیں ندیم اسرار حسن و جمال ہیں
محبت کا بحر عجیبوں کی آگ برانہین کے عشق سے جلا یا گیا ہے
رہیم کا جام ان ہی محبت کے پیاسوں کو پلا یا گیا ہے

۱۰ ترجمہ اللہ تعالیٰ بہت رحم کرنے والا ہے اپنے بندوں پر ۱۱ ترجمہ دوست رکھتا ہے اللہ تعالیٰ انکو لا تفرق
دوست کہتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کو ۱۲ ترجمہ پلاؤ جگہ انکو لگا رہا ۱۳ یہ کہ خوف نکر اور ننگین نہو ۱۴

انہیں کو سنانی ہے اور ثباتِ لَدِّیْنَ اَحْسَنُوا الْحَسَنَى وَرَبِّ سَادَةٌ اِنہیں کے واسطے فرمائی ہے لیکن اُس کی عظمت و جلال نے عارفوں کے سینے کو استغنا کی آگ سے اتلائی مٹی میں جلایا ہے اور اُس کے جمال کی تجلیوں نے اُن سوختہ دلوں کو رضا و امید لقا کے نور سے منور فرمایا ہے رُبَّ اَعْمٰی

| | |
|----------------------------|-----------------------------|
| دل را کہ بنا بچرب گرداختم | آخر بنوای وصل بنوختم |
| کوین مرا از نظر انداخته شد | زان یک نظر یک بر من انداختم |

قطع

| | |
|-------------------------------------|-----------------------------------|
| آتشِ بھرت سے جیسا کہ جلایا ہم کو | وعدہ وصل ہی ویسا ہی سنا یا ہم کو |
| گر گئے دونوں جہان اپنی نظر سبیل میں | اک نظر ڈال گئے اکسیر بنا یا ہم کو |

حق تعالیٰ نے اپنے جمال کا لطف انہیں کو عطا فرمایا ہے عِنْدَ مُنْكَرَةِ فُكُوْهُمُ اُو اُو اپنے جلال کی عزت انہیں پر آشکارا کرتا ہے مَا لِلرَّآبِ وَرَبِّ الْاَرْبَابِ اُس جلال سب بولنے والوں کو گونگا بنا تا ہے مَنْ عَرَفَ اللّٰهَ كَلَّ لِسَانُهٗ اُس کا جمال خاموشوں کو میدانِ گویائی میں لاتا ہے مَنْ عَرَفَ اللّٰهَ طَالَ لِسَانُهٗ عَقْلِيْنَ اُو اُو ہوتی ہیں اُس کے جلال میں اور دل مستغرق ہوتے ہیں اُس کے جمال میں۔ شیخ سہیل بن محمد سہیل ستیری قدس سرہ نے فرمایا کہ الہی اگر تجھ کو بچاتا ہوں تو مجھے حیران کرتا ہے اور جو نہیں بچاتا ہوں تو مجھے ویران کرتا ہے اگر تیری طرف قصد کرتا ہوں لاچار ہوتا ہوں اگر اٹھا پڑتا ہوں بے قرار ہوتا ہوں سخت پریشان ہوں اور کچھ نہیں جانتا کہ کیا کروں جس کو اس شاہنشاہ تو اپنے جمال سے سرفراز فرماتا ہے فَكَلَّمَ الْاَنْسُ فِي الْاَنْسِ اُو جس کو میدانِ جلال میں گیند کی مانند گزشتہ کرتا ہے فَاحْوَا اَلْهَ طَمَسُ فِي طَمَسِ رُبَّ اَعْمٰی

| | |
|----------------------------|--------------------------------|
| تا چند سداوقِ جمالتِ بینم | لب تشنه سوی آبِ زلالتِ بینم |
| بردارِ حجاب کون کردیدہ جان | در ہر حجبہ نظر کنم جمالتِ بینم |

۱۵ جن لوگوں نے نیکی کی بلا... ۱۲ سے زیادہ ۱۳ ترجمہ ٹوٹے دلوں کے باہل ہوں ۱۴ ترجمہ کہان پریشانی اور کہان پر بے سادہ رہوں کا ۱۵ ترجمہ جس نے خدا کو بچانا گونگا بنا دیا ۱۶ جس نے خدا کو بچانا اور زہری زبان کی ۱۷ جس نے خدا کو بچا ہے اُس پر اُنس ۱۲ ترجمہ بس اُس کا مل ہے نیستی پر نیستی ۱۲

قطعه

پردوں ہی میں رہیگا کب تک جمال تیرا
ہستی کا پردہ آنچھ سے دل کی اٹھا کہ میں
کب پیاس کو بجھائے گا آبِ زلال تیرا
دیکھوں جسے سمیٹیں پاؤں وصال تیرا

ساتواں فائدہ اور سمین سات دقیقے میں پہلا دقیقہ نفوس انسانی و حیوانی و نباتی کی تعریف کے بیان میں۔ آدمی کے اعضا میں سے دو عضو چھوٹے چھوٹے ہیں ایک بان ہے دوسرا جان ایک ظاہر ہے دوسرا پنهان ہی دونوں انوار عرفان اور اسرار ایمان سے مشرف ہوتے ہیں اور ایمان و عرفان کے واسطے سے سعادت و دولت دو جہانی حاصل کرتے ہیں اور حق تعالیٰ کی معرفت اپنی شناخت پر موقوف ہے بلکہ اس حدیث کے متن **عَرَفَ نَفْسَهُ فَقَدَعَرَفَ رَبَّهُ** اور نفس کی پہچان یوں ہے کہ اہل شریعت کے نزدیک نفس کے بہت معنی ہیں۔ تن و دل و روح ہر ایک پر نفس کا لفظ بولا جاتا ہے اور ارباب لقیات کی اصطلاح میں نفس ایک لطیف بخار کا نام ہے جو ہر صورت سے تشکل ہو سکتا ہے یعنی چاہے جیسی صورت بنا سکتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی ذات کو ہی نفس کہتے ہیں یہ آیہ شریفہ اس مضمون کی طرف اشارہ کرتی ہے **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ تَعَالَى مَا فِي نَفْسِي وَلَا أَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِكَ** یہاں نفس سے حق تعالیٰ کی ہستی مراد ہے اور آدمی کی حقیقت سے بھی اس کی ہستی مراد ہے پس آدمی کی ہستی کی معرفت اللہ تعالیٰ کی معرفت کا سبب ہے اس واسطے کہ آدمی مقصد ہے باوصاف الہی اور اس مضمون کی خبر یہ حدیث دینی ہے **خَلَقَ اللَّهُ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ** اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حق تعالیٰ نے یوں ارشاد فرمایا ہے **خَرُتْ صِيئَةُ آدَمَ بِيَدِي أَرْبَعِينَ صَبَابًا** حق تعالیٰ نے تمامی موجودات کو کون کے حکم سے پیدا کیا ہے مگر آدمی کے نفس یعنی اس کی ذات اور اس کے قالب کو چالیس ہزار بار پانی سے دیا ہے اور خاص اپنے ہاتھ سے بنانے کا اختصاص اس کو پیشا ہے اس لئے کہ آدمی ایک تڑپن روح کو تعبیر کیا ہے اور جنم لانے و زمین ملک و ملکیت کے اور انوار و اسرار و سرور سے اسے ترجمہ جس لئے پہچانا اپنے نفس کو پس تحقیق اسے پہچانا ہے اس لئے کہ اسے ترجمہ تحقیق تو جانتا ہے جو کہ مردہ دل میں ہے اور میں نہیں جانتا جو کچھ تیرے دل میں ہے ۱۲ اس لئے کہ ترجمہ پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے آدم کو اپنی صورت پر ۱۲ اس لئے کہ ترجمہ غیر کیا ہے آدمی کی طبیعت کو اپنے ہاتھ سے چالیس دن میں ۱۲

والا ہوت کے اپنے کفر غیبی و گنج لایبی سے اُس کے دل کی۔ میں میں دفن کر دئے ہیں اور اپنی سبلی و ثبوتی و ظاہری و باطنی صفات کی مانند صفتوں سے اُس کو متصف کیا ہے پس کامی موجودات کے پیدا کرنے سے اسی کا وجود میں لانا مقصود ہے اور جمیع مخلوقات سفلی و علوی کے وجود میں لانے سے اسی کا پیدا کرنا مطلوب ہے۔ جہہ شمای عالم اسی کے باعث ظاہر ہوئے ہیں اس لئے کہ جمال و جلال کی ساری صفتوں کے ظہور کا سبب صرف آدم ہی ہے اس آیت شریفہ میں اس مضمون کی طرف اشارہ ہے

سَيَرَىٰ آيَاتِنَا فِي الْأَفَاقِ وَفِي أَنفُسِهِمْ رَاعِي
 اس کے نسخہ نامہ الہی کہ تو نے
 ہر جان ز تو نیست ہر چہ در عالم هست

رہائے

سز نامہ نامہ الہی سے تو
 آئینہ جمال شاہی ہے تو
 ہے سارے جہان کا نمونہ تجھ میں
 ہر چیز کی حقیقت کہا ہی ہے تو

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے حَقَّقَ اللَّهُ تَعَالَىٰ أَدَمَ مِنْ أَدِيمَا لَا كَرِيضٍ
 كَلَّمَا فَخَرَجَتْ ذُرِّيَّتُهُ أَكْثَرُ حَسْبِ ذَٰلِكَ مِنْهُمُ الْأَسْوَدُ وَالْأَبْيَضُ وَالْأَحْمَرُ وَالنَّيْبُ
 وَالطَّيِّبُ یعنی تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو تمام روئے زمین سے پیدا کیا پس اس کی
 اولاد اس زمین کے مشابہ نکلی بعضی انہیں سے کالے بعضے گورے بعضے سرخ بعضے کثیف
 بعضے لطیف بعضے قوی بعضے ضعیف یہ اختلاف آدمی کے خاک سے ہیں اور جمل صلصال
 و فخار سی ہے اور نخل گل سے ہے اور شہوت حماہ سنوت سے ہے اور نبی صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم نے فرمایا ہے إِنْ كَانَ مَاءُ الرَّجُلِ يَسْبِقُ فَهُوَ ذَكَرٌ وَإِنْ كَانَ مَاءُ الْمَرْأَةِ يَسْبِقُ
 فَهِيَ أُنْثَىٰ وَإِنْ كَانَ مَاءُ الرَّجُلِ غَالِبٌ كَيْسَبَهُ الْوَلَدُ لِأَبِيهِ وَإِنْ كَانَ مَاءُ الْمَرْأَةِ غَالِبٌ

۱۱۱ ترجمہ قریب ہے کہ کہا وینگے ہم نشانیاں اپنی جان میں اور آدمیوں کے نفسوں میں ۱۱۲ ترجمہ من میں مذکور ہے
 ۱۱۳ مٹی کا کچا طرف سو کہا ہوا جو جانے سے آواز دے ۱۱۴ مٹی کا کچا ہوا طرف خاکی سرد سے ہے پس آدم کا بتلا ہوا
 ہے کہ کھلایا صلصال ہوا ہر اس کو کچا یا تو فخار ہوا ۱۱۵ بان میں گوند ہی ہوئی مٹی جو آدمی کے صلصال و فخار سے پہلے تھی ۱۱۶
 ۱۱۷ سڑک جو آدمی میں شاید گل کے بعد ہوا ہو ۱۱۸ ترجمہ اگر مرد کا بانی پہلے پنچر تم میں اس سے لڑکا پیدا ہوتا ہے
 اگر عورت کا پہلے پنچر لڑکی ہوتی ہے۔ اگر مرد کا بانی غالب آتا ہے بچہ باپ کی صورت ہوتا ہے اگر عورت کا غالب آتا ہے بچہ ماں کی صورت

كَيْسَبَةُ الْوَالِدِ كَالْمِثْبَهِ . نقل ہے کہ آدم علیہ السلام کے وقت سفید و سیاہی کا فرق
 صورتوں میں نہ تھا یہ تفاوت نوح علیہ السلام کے زمانے میں پیدا ہوا ہے اور اس کے
 پیدا ہونے کی وجہ یوں لکھی ہے کہ حضرت نوح علی نبینا وعلیہ السلام سوتے تھے کہ میں تو
 میں آپ کے تہ بند کا پلہ ہوا سے الٹ گیا اور بعض مقام آپ کے ستر کا کھل گیا۔ ایک بڑا آپکا
 جو اس حال کو دیکھ کر ہنسا ہنسا ہوا اور اس کے حق میں آپ نے دعا سے بدلی اس کی اولاد میں جنہی
 زندگی پیدا ہوئے دوسرا جو منہ بہر کر چلا گیا تھا اس کی اولاد میں آپ کی بد دعا سے زیرویلین
 پیدا ہوئے تبسراجس نے بچی گناہ کر کے کپڑا آب کو اڑا دیا۔ اس کی اولاد میں آپ کی دعا سے
 سفید و سرخ آدمی پیدا ہوئے۔ اور رضی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ایک
 شخص نے آپ سے عرض کیا کہ میری عورت نے لڑکا سیاہ رنگ کا جنا ہے اور میرا اور میری
 ساری قوم کا رنگ سفید ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شاید لڑکا میرا نہ ہو۔ آپ نے فرمایا کہ
 اپنی عورت سے پوچھو کہ جس روز رحم میں اس لڑکے کے لطفہ نے قرار کیا تھا حیض کے دن
 باقی تھے یا نہیں۔ اس نے کہا کہ ایک دن باقی تھا۔ آپ نے فرمایا کہ لڑکا تمرا ہی ہے پس
 اللہ تعالیٰ کی معرفت و شناسائی سب الگ کو جب ہی حاصل ہوتی ہے کہ اپنی ہستی کو جاننے اور
 ہستی آدمی کی ظاہر ہے اس واسطے کہ اسکو اپنی ہستی میں شک نہیں ہے اور آدمی کی ہستی
 فقط ان جسم سے نہیں ہے اس لئے کہ یہ تو مردے کے ہی ہوتا ہے لیکن مردہ کے جان
 جان نہیں ہوتی پس ہستی سے مراد روح ہے کہ وہ عالم امر سے ہے اور عالم امر سے وہ ہستی
 جس کے لئے مقدار و کیفیت نہ ہو اور عالم خلق وہ ہے کہ اس کے لئے بہ ہون اور خفیہ
 کے معنی باطنی میں کہ عبارت ہے نفس و جان و دل و روح سے اور حق تعالیٰ کی معرفت
 اس کے جمال کا مشاہدہ اسی معنی باطنی سے متعلق ہے تکلیف و خطاب و عقاب
 نواب اسی بر ہے اور سعادت و شقاوت ذاتی اسی کے لئے ہے اس کے لئے
 کی معرفت خفیہ ہے اور اس کے صفات کے معرفت کی کجی ہے اور کجی باطنی عالم امر
 میں اور قسمت پذیر نہیں ہیں کس واسطے کہ اگر اس کی تقسیم ہو سکتی تو روا ہوتا کہ اس کے
 ایک طرف کسی چیز سے جہل اور دوسری جانب اسی شکل کا علم ہو پس ایک حال میں وہ

جاہل ہی ہوتے اور عالم ہی ہوتے اور یہ ممکن نہیں ہے اور روح باوجود قسمت پذیر نہ ہونے کے محرت یعنی پیدا کی ہوئی ہے پس اس اعتبار سے وہ عالم خلق سے ہے اور پہلے پیمانے کے بموجب عالم امر سے ہے اور جس نے روح کو قدیم کہا ہے یا جسم و عرض مانا ہے خطا کی ہے اور اپنی ہستی و حقیقت کے جاننے کی ابتدا میں سالک کو کچھ حاجت نہیں ہے جب وہ مجاہد کرتا ہے اور سلوک کا راستہ چلتا ہے اس وقت اس کو خود بخود یہ دولت حاصل ہو جاتی ہے بے اس کے کہ اسکو کسی سے سنے اور دریافت کرے یہ آیہ کریمہ اس کی خبر دیتی ہے وَالَّذِينَ جَاهِدُوا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا اَوْ رَحِمْنَا تَعَالَىٰ كِي مَعْرِفَتِ اُس كِي صِنْعَتِ كِي بِجَانِ سِي حَاصِلِ هُو تِي هِي اُو رُو ه صِنْعَتِ عَالَمِ حَسِ هِي كِه حُو اَسِ سِي جَانَا جَاتَا هِي اُس كَا قُوَامِ قَالِبِ سِي هِي اُو ر مَعْرِفَتِ اُس كَا شَكَارُ هُو اُو ر حُو اَسِ اُس كَا جَالِ اُو ر كَالِبِ اُس كَا مَرِ كِبَا هِي اَسِي سَبَبِ اُس كُو بَدَنِ كِي حَاجَتِ هِي اُو ر بَدَنِ مِثِي اُو ر بَآئِي اُو ر اَكِ اُو ر هُو اَسِ سِي بِنَا هِي - اُو ر حُو اَسِ دِثْلِ مِيْنِ - بَا مِخِ طَا هِرِ مِيْنِ مِيْنِ - اِكِ سَامِعِه - سُنْنِي كِي قُوْتِ - دُو سَرِي بَا صِرِهِ دِي كِهْنِي كِي قُوْتِ - تِي سَرِي شَامِتِه - سُو نَكِهْنِي كِي قُوْتِ - جُو تِي دَالِقَه جِكِهْنِي كِي قُوْتِ بَا بَجُوِيْنِ لَامِشِه جِيُوْنِي كُو مَعْلُوْمِ كِرْنِي كِي قُوْتِ - اُو ر بَا مِخِ حُو اَسِ بَا طِنِ مِيْنِ مِيْنِ - اُنْكِي رِي سِنِي كِي جِكِهِ دِلَاغِ هِي پَهْلِي قُوْتِ حَسِ مَشْرِكِ هِي وَ هِ دِرِ بَا قَتِ كِرْتِي هِي اُنْ صُوْرَتُوْنِ كِي اَجْزَا كُو جُو حُو اَسِ طَا هِرِي سِي مَعْلُوْمِ هُو تِي مِيْنِ - دُو سَرِي قُوْتِ خِيَالِ هِي وَ هِ حَسِ مَشْرِكِ كَا خِرَانِهِي هِي كِه نِگَا هِ كِهْتِي هِي اُسِي جِسِي مَشْرِكِ نِي دِرِ بَا قَتِ كِيَا هِي - تِي سَرِي قُوْتِ وَ سَمِ هِي وَ هِ حُو اَسِ سِي جُو صُوْرَتِيْنِ دِرِ بَا قَتِ هُو تِي مِيْنِ اُنْكِي مَعَانِي كِي اَجْزَا كُو اَدْرَاكِ كِرْتِي هِي جُو تِي قُوْتِ مَافِظِ هِي وَ هِ قُوْتِ وَ هِي مِيه كَا خِرَانِهِي هِي يَادِرِ كِهْتِي هِي اُس كُو جِسِ كُو وَ هِي مِيهِي دِرِ بَا قَتِ كِيَا هِي بَا بَجُوِيْنِ قُوْتِ مَتَصَرَفِهِي هِي جُو تَصَرَفِ كِرْتِي هِي اُنْمِيْنِ كِه خِيَالِ وَ مَافِظِ كِي خِرَانِهِي مِيْنِ مَوْجُوْدِيْنِ - پَسِ مَعْلُوْمِ هُو اَكِه عِذَا بَدَنِ كِي قُوَامِ كِي لِي هِي اُو ر حُو اَسِ بَدَنِ سِي مَتَعَلِقِ مِيْنِ اَعْرُو هِ عَقْلِ كِي جَا سُوْسِ مِيْنِ اُو ر عَقْلِ سِي عِدَا سِي تَعَالَىٰ كِي صِنْعَتِيْنِ مَعْلُوْمِ

۱۲ ترجمہ اور وہ جو چاہے اپنے لئے کی کوشش کرتے ہیں البتہ کہولہ تیرہ مہماندہ اپنے رستے ۱۲

ہوتی ہیں اور وہ دل کے گہری شمع و چراغ ہے اور اس نور سے جو اسکو حق تعالیٰ نے عطا کیا ہے حضرت الہیت کو دیکھتی ہے اور دل جمال ربوبیت کا نظارہ کرتا ہے جب اس کو یہ سعادت حاصل ہوتی ہے اس وقت شہنشاہِ لم یزل ولایزال کی نگاہ کا بندہ ہوتا ہے اور اس کی بندگی کا ارادہ کرتا ہے جس کی یہ آیت کریمہ جبرئیلی ہے وَمَا خَلَقْتُ الْمُحْسِنِينَ إِلَّا لِيُعْبَدُونِ **عالم صغیر کی تشبیل عالم کبیر** واضح ہو کہ جب اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ اس اسکل عجیب اور ترکیبِ عربیہ کا آدمی بنا کر اس کو اپنی معرفت کے علموں اور حقیقتوں سے مطلع کرے اپنی حکمت کاملہ کے تقاضے سے ایسا نسخہ ایجاد فرمایا کہ تمام عالم اکبر کو سمیٹ کر دیا۔ اسی لئے حضرت پامیرہ قدس سرہ نے کہا ہے کہ میرا وجود لوح محفوظ کا مختصر نمونہ ہے کہ میرے قالب کو آسمان و زمین کو طبقوں کی طرح پوست در پوست بنایا ہے آسمان میں بارہ برج ہیں تو میرے قالب میں ہی بارہ منفذ رکھے ہیں۔ دو کان۔ دو آنکھیں۔ دو سوراخ ناک کے۔ دو پستان۔ دو ناف۔ بنیاب و پاخانہ کے دو مقام۔ جس طرح آسمان و زمین کے طبقات میں ہر ہر کام کے فرشتے آتے جاتے ہیں اسی طرح میرے جسم میں ہی طرح طرح کے قوی کی آروش ہے بلکہ میرے قوی کی سیر کا مقام عالم بے منتہا تک ہے اور جیسا کہ حکمانی آسمان کو سات سات ستارے ستارے یعنی گردش کرنے والوں کی سعادت و خوشست کا حال رقم کیا ہے ویسا ہی آدمی میں ہی سات سو تین میں کہ اس کی درستی اور نادرستی اپنے سو قویوں سے۔ المصنوع باصرہ۔ ذائقہ۔ شامہ۔ لاسمہ۔ عاقلہ۔ ناطقہ۔ آدمی کے بیدار ہونے کے بعد اس میں قوتوں کا جاری ہونا آسمان میں کوکب کے طلوع ہونے کی مانند ہے۔ اور اس کی منقرض ہونا یا بیہوشی اسی طرح ہی ہونی کوکب کے غروب ہونے کی مانند ہے اور اس کے ہر حرکت کوکب کے حرکات کے حاصلات سے مشابہ ہے یہ تو عالمِ علوی کا کہ

عالم سفلی کی تفصیل سننے پر جب آدمی کا زمین کی مثال ہے اور زمین کو سمیٹ کر اپنے جسم میں اپنی معرفت کی مانند ہیں اور مغزبات مثل سعادت ہیں اور ہوشہ جو حلاط سے پر ہیں دریاؤں کے مانند ہیں

۱۔ ترجمہ اور زمین پیدا کیا زمین کو اور آدمی کو گراہی عبادت کر کے اس کے پہلے جہہ قوتوں کو سمیٹ کر اور پھر پھر پھر

ہیں۔ اور اتر پان اور رگین ندیوں کی طرح آسمان جاری ہیں گوشت خاک سے مشابہت رکھتا ہے اور بال نباتات و روئیں کی کئی شکل ہیں۔ سُنہ غار کی صورت ہے۔ سامنا اور لہست اور داہنا اور بائیں زمین کی چاروں سمتوں مشرق و مغرب و جنوب و شمال کی مانند ہیں۔ اور سانس جو آسمان چلتا ہے زمین پر ہوا کے چلنے سے مشابہ ہے کلام اور آواز اس کی رعدی شمال ہے ہنسی بجلی کی مانند ہے۔ اور روزانہ برسنے کی مثال ہے غم و حزان کا زمانہ اندھیری رات کی صورت۔ اور خوشی اور بہار کا زمانہ صبح و دن کے روشنی۔ اور آدمی کا لڑکپن کہیتی کے نمو کی مانند۔ اور جوانی کا اس کے تیار اور نمر دار ہونے کی مثال۔ اور بڑھاپا حزان کی صورت ہے۔ اور شباب کے دن۔ اگر بچوں کے ایام کی صفت۔ اور بڑھاپے کے مدت جاڑوں کے ہنگام کی طرح ہیں نیند اس کی عالم موت کے نشان کے موافق ہے۔ اور بیداری زندگی کے آثار سے مطابق ہے۔ غرض جس قدر خواص جمیع موجودات علوی و سفلی میں، میں اور کل حیوانات و نباتات و فلکیات میں رہے ہیں حق تعالیٰ نے وہ سارے ہی اس نقطہ خاک میں تعبیر فرمائے ہیں لیکن اسکو خبر نہیں دوسرا دقیقہ خلایق کے گروہوں اور نفسوں کی قسموں کے بیان میں۔ خلق کے تین گروہ ہیں اول وہ کہ انکو حق تعالیٰ نے توفیق کرامت فرمائی انکی روح انکے نفسوں پر غالب آئی اور انکے نفس مغلوب ہوئے اور انہوں نے سعادت ابدی پائی جن کا بیان اس آئینہ شریفہ میں فرمایا ہے **وَلَا تَجِدُنَا إِلَّا فِي رَوْحٍ وَوَسْوَاسٍ أَلْفَاظٍ** وہ کہ انکے نفس میں شقاوت ابدی ہے انکے نفس انکی روحوں پر غالب آئے اور انکے حق میں فرماتا ہے **إِنَّكَ مِنَ الَّذِينَ اصَّابَ الشَّيْطَانُ هُمُ الْغَائِبُونَ** تیسرا گروہ وہ کہ جنہوں نے نہ سعادت کا رستہ اختیار کیا نہ شقاوت کا موت کے وقت اگر انکا دل نفس کا ہم رنگ ہوا شقی اور جو روح کا ہم رنگ ہوا سعید ہوئے اور جو اس وقت یہی توقف ہے میں ہی اہل اعراف ہوئے قاعدہ ہے کہ جب کوئی اپنے کسی دشمن سے موافقت کرتا ہے اس کے شر سے نجات پاتا ہے اور بے خوف ہو جاتا ہے لیکن جو

۱۲۔ حقیقی لشکر ہوا اللہ وہ غالب ہیں ۱۲۔ ترجمہ آگاہ ہو کہ بیک گروہ شیطان کا ہی ہیں ٹوٹے ٹوٹے ۱۲

شخص نفس سے موافقت کرتا ہے نفس اُس کو ہلاک کرتا ہے۔ جسکو کوئی پرورش کرتا ہے وہ اُس کا شکر کرتا ہے لیکن نفس کبھی مشکور نہیں ہوتا جس کی مراد کوئی شخص برلا تا ہے وہ اُس کا مطیع ہو جاتا ہے مگر نفس کی جس قدر مراد برلا و انتہائی نافرمان ہوتا ہے سہ شہر ایک ریڑھ میں اتنی تباہی نہیں کر سکتے جتنی ایک ساعت میں ایک شیطان آدمیوں کے ساتھ کرتا ہے اور شیطان اتنی تباہی نہیں کر سکتے جتنی ایک رفیق کرتا ہے اور سو رفیق بدلتی تباہی نہیں کر سکتے جتنی ایک ساعت میں نفس کرتا ہے۔ اور نفس نہ کوئی صورت رکھتا ہے نہ مثال جو اُس کا وصف کیا جاسکے اُس کی ہی پہچان ہے کہ جب مقامات اوتار اور کاشفات کے حالات پر عبور ہوتا ہے اُس وقت صفات ہر سے جو خیال میں نہ آوے اسی کو نفس کہتے ہیں **نقل ہے** کہ ایک شخص نے نفس کو اپنی شکل بردیکھا جو چھانو کون ہر اُسے کہا کہ تیرا نفس ہوں اُس شخص نے جانا کہ اُس کو قتل کرے اُسے کہا کہ میں سطح کب مر سکتا ہوں جب تو میرا خلاف کرے گا تو جب مجکو قتل کرے گا یہ کہا اور پرنہ دکھائی دیا حکمت پیدائش نفس کی ایک بزرگ نے یون بیان فرمائی کہ میں نے نفس کو سانپ کی صورت میں دیکھا اُسے کہا کہ میں اللہ تعالیٰ کے دوستوں کی نجات کا سبب ہوں اُس نے کہا کہ اگر میں اُنکے ساتھ ہوتا یہ ابھی باکی میں مغرور ہو جاتے اور منکر بن جاتے کیونکہ جیسا ہر دل کی طہارت اور سر کی صفائی اور اپنی ولایت کے نور اور طاعت پر اپنے استقامت کو زور کی طرف نظر ڈالتے انہیں بندار و عجب پیدا ہوتا اور وہ اُنکے لئے زہر قاتل کا کام کرتا اب مجھے دیکھتے ہیں اور منفعل ہوتے ہیں عجب اُنکے پاس نہیں آنا اور اس معنی کی طرف اشارہ فرمایا **النفس صدمہ والنظر لیکھا شریک والنظر ما فیہا عبادة** بیت

یک نفس تو صدمت ست گر توائے

بشکن بت نفس نو و مکر آئے

بیت اردو

سو بتوں کا ایک ہی بت نفس تیرا غریب

عالم ارواح میں وزیات کی چار قسمیں کی ہیں اور عالم اشخاص میں نفس کے بھی چار مرتبے

۱۔ نفس بت ہے اور اُس کی طرف نظر کرنی شرک ہے اور اُس کو عجاہات پر نظر کرنی اور خدا کی قدرت کا دہیان کرنا عبودیت

رکھیں۔ اور لوح کی قسمیں تو انشا اللہ تعالیٰ اپنے مقام پر بیان ہونگی اور مراتب
 نفوس کے یہ نام ہیں۔ امارہ۔ لوامہ۔ ہمہ۔ مطمئنہ نفس امارہ کا حال اس آیت شریفہ
 میں مذکور ہے **ان النفس لا تمارة بالسوء**۔ یہ نفس بخاری عنصری تمامی وایم
 یعنی براہیوں کا نشا ہے گنہگار مومنوں اور منافقوں اور کافروں سے نسبت کتاب
 اور شفی و مردود ہے اور اس آیت شریفہ میں اس کا حال فرمایا ہے **لا یصلیہا الا
 الاشقی الذی کذب وکسوٰ لے کفار و اہل نفاق کی شقاوت یہ ہے کہ ہمہ تن
 دنیا اور اس کی لذتوں اور فائدوں میں مصروف ہوتے ہیں اور خدا سے تعالیٰ کی
 طرف ہرگز توجہ نہیں ہونے لگی سزا یہ ہے کہ ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے فرمایا ہے
ان الذین یبغوا کبدا اور گنہگاروں کی شقاوت یہ ہے کہ ہوا سے نفس کے موافق
 کام کرتے ہیں اور جانتے ہیں کہ ہمنے بدی کی لیکن دل انکار ایمان کے نور سے منور ہوتا ہے
 اور زبان کا طیب سے تر ہوتی ہے اور بعض وقتوں میں عبادت الہی ہی بجالاتے ہیں
 انجام انکا یہ ہے کہ ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وصی
 سے نجات پاویں گے اگرچہ وہ دوزخ میں جل کر کونٹے کی مانند اس سے باہر نکلنے لگے مگر
 آگ سے تھکے جو رہیں رات کے چاند کی طرح حدوشن ہونگے اور انکی پیشانیوں پر لکھا
 ہوگا **ھو لا یتقوا اللہ من الشار** حضرت رسالت بناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 نے فرمایا ہے کہ میری امت میں سے جو دوزخ میں جاویں گے اکثر یہ سبب زبان و فرج کے
 باؤں گے کہ باؤں سے چھوٹے باؤں گے اور غنیت کریں گے اور فرج سے حرام و زنا کریں گے
نفس لوامہ کا ذکر اس آیت میں ہے **و لا اقسیم بال نفس اللوامہ** اور اس کا نام
 لوامہ اس سبب سے رکھا ہے کہ اسکے صاحب سبب فسق و فجور کے اس کو بہت ملالت
 کرتے ہیں اور اس گروہ کا نام ظالم ہی ہے چنانچہ فرمایا ہے **فینہم ظالم لنفسہ** اگرچہ
 دل میں نور ایمان رکھتے ہیں لیکن ظاہر میں اس لئے کہ انکے معاصی جب انہر غالب وینگے**

سے ترجمہ تفسیر البتہ امر کرتا ہے برای کا ۱۲۱ ترجمہ نہیں داخل ہو گا دوزخ میں وہ بد بخت
 جسٹہ جوٹہ اولاد و منہ پیرا ۱۲۱ ترجمہ وہ رہیں گے دوزخ میں ہمیشہ ۱۲۱ یہ وہ ہیں جنکو اللہ نے چھوڑا آگ
 سے ۱۲۱ سے انہیں قسم کا دین ہم کلامت کرنا لے کی ۱۲۱ پس انہیں سے ظالم ہیں اپنے نفس کے لئے ۱۲

کہ انکے معاصی ان پر غالب آویں گے تو دوزخ میں جاویں گے جیسا کہ فرمایا **فَأَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ**
فَأُمّةٌ هَاوِيَةٌ پھر جب انکے گناہوں کی آلاش بل جاویگی اُس وقت دوزخ سے نکلے جاویں گے
اگر یہ دونوں فرقے عاصیوں کے اپنے گناہوں پر معترف ہوں اور توبہ کریں تو امید ہے کہ
انکی توبہ قبول ہو اس کی خبر حق تعالیٰ نے اس آیت شریفہ میں دی ہے **وَأَخْرَجُوا عَذْرَافِيهَا**
يَذْنُوهُمْ خَلُوطًا عملًا صَالِحًا **وَآخِرُ سَيِّئًا** عَسَى اللَّهُ أَنْ يَتُوبَ بَ
عَلَيْهِمْ نفسِ ملہمہ اس واسطے اس کا یہ نام ہوا کہ جن کا ایسا نفس ہوتا ہے وہ حق تعالیٰ
کے اہام سے حق کو باطل سے جدا کر لیتے ہیں اس آیت کریمہ میں اس کی طرف اشارہ ہوا **فَالصَّالِحِينَ**
فَجُورَهَا وَتَقْوَاهَا اور وہ دہنی طرف سے بہت مین جانے والے ہیں اور صاحب
الیمین یعنی ذہنی طرف والے انکی صفت ہے اور **نَفْسٍ مَطْمَئِنَةٍ** کی کیفیت اس آیت شریفہ میں فرماتا
ہے **يَا أَيُّهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنِّةُ ارْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً مَرْضِيَّةً**
اور اس کا اس لئے یہ نام رکھا ہے کہ اس نے اللہ تعالیٰ کی رضا مندی سے آرام بکھا اور طمانان
حاصل کیا ہے اور انکی صفت میں یہ آیت آتری ہے **إِنَّ الَّذِينَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِنَّا**
الْحُسْنَىٰ أُولَٰئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُونَ اور انکی مدح میں یہ آیت نازل ہوئی **هُوَ السَّابِقُونَ**
السَّابِقُونَ أُولَٰئِكَ الْمُقَرَّبُونَ یہ نفس مارہ ولوامہ و مہوات سے دور رہتے ہیں
اور یہ مقام انبیاء علیہم السلام اور اخص اولیاء رضی اللہ عنہم کا ہے اور انکے مرتبے بہت میں سے
برتر ہیں کہ وہ ان اپنے پروردگار کے جمال کا مشاہدہ کریں گے اور ہوا نفس بخاری کے وصفوں
سے عبارت ہے کہ ہر ذہن میں سوساٹھ لباس الوہیت کے بہتا ہے اور نہ سے گرا کرنے کی
کوشش کرتا ہے چنانچہ فرمایا **الْهَوَاءُ شَجَرَةٌ فِي النَّارِ** **مُحْتَرِقَةٌ** **مِنْهَا مِثْقَالُ ذَرَّةٍ**
شغص ہوا برائے ناہنہا پوچھا کہ یہ کیوں حاصل ہوا کہا ہوا یہ بات طاری اس سبب سے ہوا کہ اس نے اللہ تعالیٰ سے

۱۵۴ نوجوب میں ہو بلکہ ہونے بوجہ پس وہ: الاما و کجا آگ میں ۱۱۱۱ اور دوسرے سے پہلے
ملائے اچھے کام اور بُرے قریب ہے یہ کہ اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرے اور انکی
۱۵۵ سے نفس آرام بکھڑے نالے رجوع کر اپنے رب کی طرف راغبی اور غافل
سے نیکی نے وہ اولس سے دور رہیں گے ۱۱۱۱ ترجمہ اور سبقت کرے اور انکی توبہ قبول کرے
۱۵۶ کے ترجمہ ہوا دوسری آگ میں لہجہ اپنے ماحصل کو آگ میں لہجہ

سز ہو تا فتن از سروری ست | ترک ہوا قوت بنجا سری ست

بیت

خواہشوں سے دور رہنا سرورون کا کام ہے | ترک خواہش اور غضب پیروں کا کام ہے

ہو اور طرح کی ہے ایک ہوا سے لذت و شہوت اور یہ آدمی کو خرابات میں لیجاتی ہے اور خلق

اس کے فتنہ سے بے خوف رہتے ہیں دوسرے جاہ و ریا اور یہ آدمی کو شہرون میں لیجاتی

ہے اور وہ خلق کا فتنہ ہوتا ہے اور غضب کے باب میں کہا ہے **الْغَضَبُ مِفْتَاحُ كُلِّ شَرٍّ**

جب ملا کہ نے آدمی کے قالب میں یہ صفت دیکھی عرض کیا **أَتَجْعَلُ فِيهَا مَنْ**

يَسُدُّ فِيهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَاءَ اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے **الْهَوَاؤُ وَ**

الْغَضَبُ مَعْجُونَةٌ يُطَيَّبَتِ رَائِحَةُ واضح ہو کہ ہوا و غضب نفس کی ذاتی

دو صفتیں ہیں اور یہ عناصر کی خاصیت سے ہیں اور غیر ماہ دو زرخ ہیں ہوا کی خاصیت مثل

بانی اور ٹی کے ہے اور اس کا بیل بے کی طرف ہوتا ہے اور غضب کی خاصیت مانند ہوا اور

کے ہے اور اس کا بیل اوپر کی جانب ہوتا ہے اور زرخ و ٹی اس سے پیدا ہوتا ہے پس ہوا

سے ماہ ہے اور غضب علوی اور ہائم میں ہوا غالب ہے اور غضب مغلوب ہے اور سباع

میں غضب غالب ہے اور ہوا مغلوب ہے ہوا سے ہولے کی صفت منوب ہے اور غضب

سے طلومی کی صفت منفاق ہے اسی واسطے فرمایا ہے **لَئِنَّ كَانَتْ لَكُمْ مَآجِهُوْا لَآ تَكُونُوْنَ**

جب حد اعتدال سے بڑھ جاتی ہے حص وائل رحمت و ذنارت و نخل و خیانت و شہوت اور

مثل انکے اور بڑی نصائین آدمی میں پیدا ہوتی ہیں اور جو غضب حد اعتدال زیادہ ہر جاتا ہے

تکڑے ہو جاتا اور خود ارادی و سختی و عنبر بڑی صفتیں انسان پر سنولی ہو جاتی ہیں جس آدمی کی

صلابت میں غضب ناقص ہوتا ہے اس میں یہ صفتیں مذمومہ ظاہر ہوتی ہیں بھرتی و بھرتی و کل

و غیر ذیوقی و ذلت اور جس میں غضب بہت غالب ہوتا ہے اسکے باطن میں صفت پیدا ہوتا ہے

اور جس پر ہوا و غضب دو ہیں غالب ہو جاتی ہیں اسکے دل میں حد کا زخمت آگتا ہے حد میں

۱۱ ترجمہ غضب سارے بڑے ہونے کی گئی ہے ۱۲ ترجمہ کیا بنا و گاتا اس میں اس کو کہ نسا کر گناہ میں اور گرا دیکھا خون ۱۱

۱۲ ترجمہ ہوا و غضب کو نہ ہی گئی بن آدمی کی طینت میں ۱۳ ترجمہ بیک وہ ہی ظالم ہے جاہل ۱۲

غضب کی خاصیت تو یہ ہوتی ہے کہ حاسد نہیں جانتا کہ کسی کو کوی چیز سے اور وہ کوی چیز سے
 ہوتی ہے کہ حاسد جانتا ہے کہ جو چیز کسی کے پاس ہو وہ میرے پاس ہی ہو یہ فخر تمام جبری
 صفتیں انہیں دو صفتوں سے پیدا ہوتی ہیں لیکن نفس میں ان دونوں صفتوں کا ہونا ضروری
 اس واسطے کہ بدن کے قوام کے لئے بہت سی ایسی چیزوں کی حاجت ہے جن سے اس کو نفع
 پہنچتا ہے پس جذب منفعت کا الہ ہوا اور دفع مفید کا اور از غلبہ ہے اس میں جہاں
 میں نغمہ ان دونوں صفتوں کے نغمہ انسان کو اپنی رہ سکے نہ پروردگار کے ساتھ وہ صفتیں ہیں
 کہ ان دونوں صفتوں کو اعتدال سے مائل کر کے اور شرع شریعت کے حکم کے موافق عمل کرے
 اور برسرِ کاری میں کوشش کرے نہ غلبہ تاج اور جبکہ یہ دونوں صفتیں آدمی کو اپنی بات
 بالکل نھو کرنا ممکن نہیں ہے مگر حد اعتدال پر کہنا اور فلاسفہ نے جو کہا ہے کہ آدمی انکو غلبہ
 پر نہیں کر سکتا بلکہ غلبہ حاصل یہ کہ جب ہوا غضب کا آدمی میں اعتدال پیدا ہو کہ ضرور
 اچھی صفتیں اس میں پیدا ہو جائیں گی اور نفس انار کے کا نفس مطمئہ بن جائے اور روح شریف کا ہوجا
 کسبے کے لائق ہو جائے گا نہ نازل و داخل علوی و سفلی کے قطع کرنے میں براق کی مانند بن جائے اور
 اعلیٰ علیین کے مہارج اور قاب قوسین کے مدارج تک پہنچنے کے قابل اور اس خطاب کا مستحق ہو
 باد کجا ان جعی الی ربک کا ضیاء مشرقیہ اور روح کا عالم سفلی میں آنا اور عالم
 علوی میں جانا بجز موت کے ممکن نہیں ہے جب روح میں آنی سے و کفایت یہ کہ میں روح
 کے براق بر سوار ہوتی ہے اور جب قالب سے عالم علوی کی طرف رجعت کرتی ہے تو اس کے
 براق بر سوار ہوجا غضب و بازر ہونے میں سوار ہوتی ہے اور جہاں تک اس کی حد ہے اس سوار
 پر پہنچتی ہے ایک برگ نے فرمایا لَوْ اَلْهَوَا مَا سَلَتْ اَحَدًا طَرِيقًا اِلَى اَللّٰهِ اَلَا
 ہوتی کوی شخص اللہ تعالیٰ کی طرف راہ پاتا جب ہوا اور پر کی طرف منہ کرتی ہے کہ اس کے
 خلاف ہر عشق و محبت بن جاتی ہے جب غضب اپنی فوج کے خلاف ہے
 اور مٹھ جاتا ہے نہایت عبرت بن جاتا ہے اور اس وقت جو کچھ اللہ تعالیٰ کے سوا ہے بالکل نہیں
 رہتا پس روح کو قالب میں داخل ہونے کے بعد حضرت عزت جتنا کہ قربت کے حاصل کرنے کو
 ان دونوں اقداروں کی حاجت اور اس سے پہلے نہ اس کو یہ دونوں درکار ہی اور نہ وہ انکو کہتے تھے

تھے تیسرا واقعہ سر و خنی و سر کی بیان میں صاحب کشف المحجوب قدس سرہ نے فرمایا ہے کہ
 اللہ تعالیٰ نے سر کو روح سے سات ہزار برس پہلے پیدا کیا اور وصل کا درجہ اسکو عطا فرمایا اور
 اپنی کشف جمال کی نعلی میں سوساٹھ مرتبہ ہر روز اس پر فرماتا ہے اور اسجان کے لئے اس کو آدمیوں کے
 ابدان میں والا ہے جس طرح دل محبت کے ساتھ مخصوص ہے اور روح قربت کے ساتھ اسی
 طرح سر و صلت سے مشرف ہو محققوں نے فرمایا ہے کہ سر کا مقام دل و روح کے درمیان ہے
 اور خنی کام مقام روح و فیض کے درمیان **السِّرُّ بَيْنَ الْقَلْبِ وَالرُّوحِ وَالْحَقِيقَاتِ بَيْنَ**
الرُّوحِ وَالْفَيْضِ اور خنی کو اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا مگر بعض نبی اور ولی
 بنکو تعالیٰ نے اپنی عنایت سے اس کی شناسائی عطا کی ہے لیکن سر کو اخص اولیاء اور کل انبیاء
 جانتے ہیں اسی لئے انکو قدس اللہ سرہ باقدس سرہ کہتے اور لکھتے ہیں یہ آنکے حق میں دعا ہے
 یعنی اللہ تعالیٰ نے ان پر سے حجاب اٹھا لیا ہے کہ صاحب سر ہو گئے ہیں اور اب اس کو غیر سے
 پاک کر دیا اور سر تر وہ ہے کہ حق تعالیٰ کے سوا کسی کو اطلاع ممکن نہیں ہے رہا ہے

۱۴ اور دل و سر کی یہ ہے۔ عالم السیر و الخیات

| | |
|---------------------------|--------------------------------|
| گز سر شر او کیدم زبم | کفر و ایمان ہر دو را بر ہم زبم |
| لیک صفت حسن معشوق است ابن | ابن چنین دم جز کہ یا محرم زبم |

قطرہ

| | |
|---------------------------|------------------------------|
| سر شکر نہ دخل ہو جان کو | تو ہو کیا دخل کفر و ایمان کو |
| من معشوق کے سوا و مان دخل | کب ملک کو ہو اور انسان کو |

ایک بزرگ نے فرمایا بالفس مقام خدمت نبیہ دل محل محبت روح جاے قربت ہے تر و سادہ
 وصلت اور شاہدہ سے باز رہنا ستر کی قباہی جو کوئی تر میں تعالیٰ کی خیانت کرنا ہے تعالیٰ
 انکار اس کا پیرہہ ماش فرماتا ہے اور سر روح کی مانند ہے لیکن اس سے زیادہ لطیف ہے۔
 چوتھا واقعہ روح اور اس کی قسموں کے بیان میں جب کفار نے حضرت رسالت پناہ
 علیہ السلام علیہ وآلہ وسلم سے روح کی ماہیت و کیفیت دریافت کی تعالیٰ نے اس کے جواب

۱۵ ترجمہ میں مذکور ہے ۱۱۔ ترجمہ سر در میان قلب اور روح کے ہوتا ہے اور خنی در میان روح
 اور فیض کے ۱۲۔ ترجمہ حق تعالیٰ جانتے والا ہے علم سر کا اور خنی کا ۱۱

۱۳

میں آپ سے فرمایا قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّيٰ یعنی اسے محمد ان سے کہہ سے کہ روح عالم
 اس سے ہے ماہیت و کیفیت و مقدار و معیار نہیں کہتی بس مقتعالی نے سب سے پہلے نور احدی
 کے بر نور سے حضرت خاتم المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نور اور آپ کے نور سے مؤمنین کی ارواح
 کو پیدا کیا آپ نے فرمایا اَنَا مِنْ نُورِ اللّٰهِ وَالْمُؤْمِنُونَ مِنْ نُورِيْ بَرگاہ دین نے فرمایا ہے
 روح کی کوئی صورت و ہیئت نہیں ہے کہ اس کی مثل بیان کی جاوے لیکن جب مقتعالی بندہ کو
 اس کا کشف عطا فرماتا ہے اُس وقت اُس کو اس کی معرفت حاصل ہو جاتی ہے اور روح دو طرح
 کی ہوتی ہے ایک اور روان دوسری روح نعیم روح روان نیند کے وقت باہر جاتی ہے
 اور سیر کرتی ہے اور روح نعیم بدن سے کہی نہیں نکلتی مگر موت کے وقت اور دوسری طرح روح
 کی تقسیم یوں ہے کہ روح جا قسم کی ہوتی ہے روح نامیہ و روح منجر کہ و روح ناطقہ و روح
 قدسی۔ روح نامیہ انسان و حیوان و نباتات میں مشترک ہے ظاہر و باطن میں اور اس کا کام
 بدن کا پرورش کرنا اور بڑھانا ہے اور یہ روح عالم خلق سے ہے چنانچہ فرمایا سے خَلَقَ
 السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا اور روح منجر کہ مشترک ہے انسان و حیوان میں ظاہر و
 باطن میں اور نباتات کے ظاہر میں اور اس کو روح حیوانی ہی کہتے ہیں اس لئے کہ حرکت تمامی
 حیوانات کی اسی کے سبب سے ہے اور یہ روح ہی عالم خلق سے ہے اور یہ دونوں روح
 تاثیر خاصہ سے پیدا ہوتی ہیں اور روح ناطقہ خاص انسان ہی میں ہوتی ہے حیوانات
 نباتات میں نہیں ہوتی اور اس کو روح انسانی ہی کہتے ہیں اور یہ عالم امر سے ہے اسی کی شان
 میں ہے قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّيٰ اور روح قدسی انبیاء و اوصیاء اولیاء کے لئے
 خاص ہے اور اس کو سکینہ ہی کہتے ہیں چنانچہ فرمایا وَ اَنْزَلْنَا السَّكِيْنَةَ عَلٰی
 اور روح منفوخ ہی اس کا نام ہے اور اس آریہ کہ یہ میں اس کا ذکر ہے وَ نَفَخْنَا فِيْهِ
 رُوْحًا اِنْبِیَا عَلَیْہِمُ السَّلَامُ اور اوصیاء اولیاء رضی اللہ عنہم کو معجزات دکر فرماتا ہے

۱۵ ترجمہ کہ اے محمد روح میرے رب کے امر سے ہے ۱۲ ترجمہ میں اللہ تعالیٰ کے نور سے پیدا ہوا ہوں اور
 میں میرے نور سے ۱۲ ترجمہ اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ اُن دونوں میں ہے ۱۳ ترجمہ
 اور اگر ۱۲ ترجمہ اور پہونکدی میں اُس میں اپنی روح ۱۲

معانی کی سمجھ اور کائنات اسے روح کی تاثیر سے حاصل ہوتی ہیں اور اسی روح کی یہ صفت ہے وَالرُّوحُ عَلِيمٌ بِمَا كَانَ وَبِمَا يَكُونُ امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ جو حکم اللہ تعالیٰ کے روح کو پہنچتے ہیں مومنوں اور کافروں کی رو میں انکو جانتی ہیں اور کہتی ہیں اس لئے کہ وہ عالم ہیں سوال روح کافر جب شاہدہ کرتی ہے پھر کفر کیوں کرتی ہے جو اب بسبب گناہ کرنے کے اس کے سر سے محبوب رہتی ہے اس لئے کافر ہو جاتی ہے اور کلام ربانی اور احادیث حضرت محبوب یزدانی سے معلوم ہوتا ہے کہ کافروں کی رو میں سمجھتے ہیں اور مومنوں کی تعلیم میں رہتی ہیں۔ اور شہیدوں کی رو میں ہستی جانوروں کی صورت میں اور مشاقون کی جانیں نوروں کے پردوں میں لباہ ادب پر قیام رکھتی ہیں اور عارفوں کی رو میں قدس کے مطلب یوں برحق تعالیٰ سے کلام کرتی ہیں۔ اور عاشقوں کی رو میں جمال پروردگار کے مشاہدہ پر مستغرق رہتی ہیں۔ اور عین القنات نے فرمایا اَلرَّوْحُ جُنْدٌ مِّنْ جُنُودِ اللّٰهِ يَسْتَوِي بِمَلَايِكَةٍ لَّهُمْ رُؤُوسٌ وَّ اَيْدٍ وَّ اَرْجُلٌ يَّأْكُلُونَ الطَّعَامَ اور روح کی سات صفیں ہیں نورانیت و محبت و علم و حلم و انس و بقا و حیات اور ان صفیوں میں سے ہر ہر صفت سے کسی کی اور صفیوں پیدا ہوتی ہیں چنانچہ نورانیت سے تین صفیوں وجود میں آتی ہیں ایک صفت سمع دوسری صفت بصر تیسری صفت تکلم۔ اور محبت سے ہی تین صفیوں میں شوق و طلب و صدق اور علم سے دو صفیوں ارادت و معرفت۔ اور حلم سے چار صفیوں وقار و جفا و تحمل و سکون اور انس سے دو صفیوں شفقت و رحمت۔ اور بقا سے دو صفیوں ثبات و دوام۔ اور حیات سے دو صفیوں عقل و فہم ظہور رکھتی ہیں۔ واسطی قدس سرہ نے فرمایا ہے کہ روح کا فعل حجاب کا جلانا ہے اور اس کا انا الحق انا الحق کہنا حق لہا سے جو واسطے سنا ہے اور اس کو حجاب و بکھنا ہے اور روح کے چار مرتبے ہیں اول جب عناصر میں پہنچتے ہے اسکو روح نباتی کہتے ہیں دوسرے مرتبے میں وہ روح حیوانی کہلاتی ہے تیسرے مرتبے میں اس کا نام روح انسانی ہوتا ہے چوتھے مرتبے میں اسکو روح انسانی بولتے ہیں۔ اور ارواح کی معرفت کے عارف تین قسم کے ہوتے ہیں

۱۔ ترجمہ اور روح جانتی ہے اسے جو ہوا اور اسے جو ہوگا ۱۲۔ ترجمہ ارواح ایک شکر ہے اللہ تعالیٰ کے نیکوں میں سے نہ وہ دوسرے میں اس کے سر میں اور تہ میں اور بالوں میں اور کھانے میں کہا ۱۲۔

عام و خاص و محض عام روح کی تاثیر کو جانتے ہیں خاص اس کے حرکات کے اثر کو پہچانتے ہیں اخص مکاشفہ ذات میں روح کو دیکھتے ہیں اور روح آئینہ کی مانند ہے شہوت کا پانی اور غصہ کی آگ روح کے آئینہ کو سیاہ کر دیتے ہیں **نظم**

از کجائی مرا بگوئے تو ۴
قائد و رہنمای ناسوتیم

گفتم اے جان بدین نکومی تو
گفت من دستگیر لاہوتیم

نظم

ایسی زیبائی اور اس شان سے
اس مکان میں کس مکان سے آئی ہے
رہنماؤ قائد ناسوت ہوں

ایک دن بوجھایہ میں نے جان سے
کچھ تو تیرا تو کہان سے آئی ہے
بولی میں پروردہ لاہوت ہوں

حق تعالیٰ روح میں نہان ہے اور روح دل میں پوشیدہ ہے **بیست**

ای نہان اندر نہان اندر نہان اندر نہان

حق بجان اندر نہان و جان بدل اندر نہان

بیست

بے نہان میں وہ نہان اور نہان اندر نہان

حق نہان ہر جان کے اندر اور نہان ہر دل میں

مرومی ہے جب روح کو خطاب ہوا کہ قالب میں داخل ہو عرض کیا کہ خداوند ابون نورانی ہوں لیکن میں جو ہر لطیف و نورانی ہوں اور قالب کثیف و ظلماتی ظاہر اوہ قید خانہ ایک نظر آتا ہے حکم ہوا **اَدْخِلْ كَارِهَةً وَاَخْرِجْ كَارِهَةً** جب نور روح دماغ میں پہنچے آدم علیہ السلام کو چھینکتی کہا **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ** تعالیٰ نے فرمایا **سَمِعْتُكَ كَرِيحًا** روح جب قالب میں آئی بچوں کی مانند تھی استغفار تجلی نہ تھی ہی ندای لطیف سے جو ہر وقت

نے اسکے لئے تیار فرمائی تھی بروزش باقی تھی اگرچہ علوم و معارف و روحانیات سے

تھی لیکن طرح طرح کی غذاؤں **اَكْبِتْ عِنْدَا رَبِّيْ يَطْعَمُهُنَّوْنِيْ**

اس عالم شہادت کی تمام کلیات و جزئیات کا اور اک حواس انسانی کے تمام ہستی و صفات

سے داخل ہو کر است کرتے اور نخل کر است کرتے **اَللّٰہُمَّ طَرِيقَ نُوْرٍ اِلٰی رَبِّيْ** **اَللّٰہُمَّ زَمِّرْ لِّیْ رَحْمَةً** **اَللّٰہُمَّ زَمِّرْ لِّیْ رَحْمَةً**

۸۷ ترجمہ رہا میں اپنے پروردگار کے پاس کہلاتا ہے کہ **اَللّٰہُمَّ زَمِّرْ لِّیْ رَحْمَةً**

نفسانی کے اوزاروں بغیر کسی طرح ممکن نہ تھا اس لئے روح کو قالب کے ساتھ امتزاج بخشا بعض بزرگوں نے فرمایا ہے کہ روح اگر حق تعالیٰ کا قرب رکھتی تھی اور مکاشفہ اور مشاہدہ و مکالمہ کر بہرہ ور تھی لیکن عالم غیب و شہادت کی مدد رکات اور ان دونوں عالموں کے کلیات و جزئیات سے بالکل بے خبر تھی اور ذات و صفات کی معرفت و تحقیق کے مقامات و کمالات اُسکو محض قالب ہی کی واسطے حاصل ہوئے ہیں حق جل شانہ نے آدم علیہ السلام کے قالب کو چالیس سات دن کی مدت میں پیدا فرمایا یہ مہلت فقط آدم علیہ السلام کی عظمت و شہمت کے اظہار کرنے کے لئے اختیار فرمائی ورنہ قدرت الہی محتاج مہلت کی نہیں ہے حق تعالیٰ نے فرمایا کہ انسان کو میں نے اپنی شناخت کے لئے بنایا ہے اگر اُسکو ایک لمحہ میں بناؤں اپنی قدرت کا اظہار کروں اور جو برسوں میں پیدا کروں آدم کی شہمت کو آشکار کروں لیکن میں اپنے دوستوں کی عظمت کے ظاہر کرنے کو اپنے قدرت کے آشکارا کرنے سے زیادہ دوست رکھتا ہوں اور فیض کے معنی نوالہی کی امداد ہے اور اس کو اثر ذات ہی کہتے ہیں اور یہ ایک صفت ہے جو انبیاء علیہم السلام و اولیٰ رضی اللہ عنہم و مومنان صالح کی ارواح کی عدد و معاون ہے ۶

پانچواں درجہ عقل اور اس کی قسموں کے بیان میں اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات میں سے آدمی کو عقل کے ساتھ ممتاز و مخصوص فرمایا ہے کہ اوس کے نور سے وہ حق و باطل میں فرق کر سکے اگر عقل نہ ہوتی آدمی پر عبادت کا حکم نہ ہو ملک و ملکوت کے کارخانہ کا عقل نقاش ہے جو کچھ باہر سے حاصل کرتی ہے خیال کی امداد سے اُس کو لوح وجود پر ثبت کرتی ہے الہام اور وحی کا کاتب روح کا وزیر وجود کا خزانچی اخلاق کا مربی افعال کا معلم حاس کا مہذب ہنسون کا مودب و سواس کا دفع کرنے والا سیلون کا دہونے والا عقل کے سوا اور کوئی نہیں ہے ان سب کا وہی سر انجام دہی ہے اہل تحقیق کے نزدیک عقل جا طرح کی ہے اول غریزی دوسری الہامی تیسری مجازی جو تہی حقیقی۔ عقل غریزی وہ دانش ہے کہ خدا سے تعالیٰ نے آدمی میں پیدا کی ہے کہ افعال مذمومہ یعنی بُرے کاموں اور محمودہ یعنی اچھے کاموں میں وہ اُس کے سبب سے تمیز کر سکتا ہے اور ایسی صفت کے باعث آدمی حیوانات سے مخصوص ہے اور عقل کا درجہ ہے اور وہ دل کے عالم کی ایسی ہے اور اپنی ذات میں مستقل نہیں ہے اس جہت سے جو علوم آہی وہ دل

سے لیتی ہے انہیں بھی زیادتی ہو جاتی ہے عقل انہما می مخاطبات تک کا نام ہے کہ عقل
 بخطا دیون کو پہنچتی ہیں اور آدمی اُس کے سبب سے خلق کے اعمال کو حق قرار دے سکے
 افعال اور اُس کی صنعتیں اور مقادیر یعنی قدرت اور اُس کی مقدار میں باکمال ہے اور اُس توکل
 قوت سے کلام مجید کی آیات اور احادیث میں جو صحت و غور کرتا ہے اور توکل کو حادث سے
 جدا کرتا ہے اور حالات و کیفیات حاصل کرتا ہے اور اُس کا کل دل ہے اور اگر عقل
 ہوتی دل کو شیاطین حمت پہنچانے اور کتب ربانی اور حدیث نبوی میں اور شریعت کے غلط
 خلق عاری اور بے نصیب رہی عقل مجاز بھی یہ ایک اور کسبت کہ حق تعالیٰ نے دل کی
 خلقت میں پیدا کیا ہے اور دل اپنے ارادہ سے کہی اُس کو ہر بات میں طوا کرتا ہے اور کہی
 لطیفات میں جو قائم رہتا ہے اُس کی کسی طاعت میں فرق و تضاد نہیں آتا۔ اور جو منفرد
 ہوتا ہے وہ نافرمانی کرتا ہے اور یہ اور کسبت نہیں رہتا اسی لئے اس کو مجازی کہتے ہیں جب
 اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ فضا و قدر کو عالم شریعت میں رکھے اُس نور کو دل سے مٹا دیتا ہے
 عقل حقیقی وہ ہے کہ حق تعالیٰ نے اُس کو آدمی کے وجود سے پہلے پیدا کیا اور جس
 نور سے اور اُس کو خطاب فرمایا ہے اور عجائب و غرائب ربوبیت اُس پر کہولے ہیں کہ
 وہ اُس کی بندگی میں مضبوط ہو گیا ہے اور بعد ایجاد کے اُس کو عالم جسمانی میں بھیجا ہے اور
 روح کو اسے بطور امانت کے سونپا ہے اور اُس کا محل روح مقدس ہے اور موجدان کی
 حیات اُس سے ہے وہ ایک گل ہے کہ حق تعالیٰ اول بار کے گل میں اُس کو آگاتا ہے کہ ہر لحظہ
 روح ناطقہ اُس کو سونگھے اور حیات جاودانی حاصل کرے اور وہ تجلی الہی کے نور سے تربیت
 پاتا ہے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے **أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ**
الْعَقْلَ یعنی اول جو چیز کہ حق تعالیٰ نے پیدا کی وہ عقل ہے اور وہ ایک نور ہے
 عالم کبیر میں آدم کہتے ہیں اور حق تعالیٰ نے اپنی جمیع صفات سے اُس کو اپنے لئے
 اُس کی ذات اور سب صفات کا منظر ہے اور جب وہ جمیع صفات سے موصوف ہو اخلت
 کبریٰ تمام آفرینش کے اول اسی کو عطا ہوئی اور حضرت عزت جلشانہ نے اُس کو امر فرمایا

کہ لکھ عرض کیا کیا کہ ہون فرمایا ہا ہا ہا کائین ^{۱۱} مِنَ الْاَزْكَى اِلَى الْاَلْبَدِ عقل نے ایک پل میں
 تمام کائنات کی کل جنسون کے سلسلوں کو لکھ دیا اور ساکن ہو گئے اسی کو فرمایا ہا ہا جَعَتْ
 الْقَلَمِ بِمَا هُوَ كَتَبَتْ جَب کتاب موجودات کی سطر تمام ہوئی پر کا خلقت کا سطر نقطہ
 اول پر منطبق ہو گیا آدم کبیر کی صورت کا عکس آدم خاکی کی قابلیت کے آئینہ میں پڑا اس لئے
 وہ آدم کبیر یعنی عقل کی صورت جامعہ کا نقشہ بن گیا اور خلافت صغریٰ کا فرمان ^{۱۲} وَ لَقَدْ كَرَّمْنَا
 بِكَ الْقَلْبِ اس کے نام صادر ہوا پس خلیفہ ثانی آدم خاکی ہے جو بالکل آدم کبیر یعنی عقل کا
 ہم شکل ہوا اور شیخ منوکی طرف اسمیل شاہ ^{۱۳} هِر خَلَقَ اللهُ اَدَمَ عَلٰى صُوْرَتِهِ اور وہ جو نبی
 صلوات اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ^{۱۴} اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ مِاۤءَةَ اَلْفِ اَدَمَ اَوَّلِ کَبِیْرِی تَنْزِلَات کے
 اعتبار پر فرمایا ہے کہ نقطہ اول سے مرکز تک واقع ہوئے سوال ابتدا پر ایسا مرتبہ کہ ہیں
 کسی چیز کی گنجائش نہیں ہو سکتی اور احادیث مختلف ہیں کہ اپنے فرمایا اول مَا خَلَقَ اللهُ
 الْعَقْلَ اور پھر فرمایا ^{۱۵} اَوَّلِ مَا خَلَقَ اللهُ الْقَلَمَ اور یہی فرمایا ^{۱۶} اَوَّلِ مَا خَلَقَ اللهُ
 نُوْرًا انکی مطابقت کس طرح ہو سکتی ہے **جواب** بعضی متکلمین نے ان حدیثوں میں تطبیق
 اس طرح بیان کی ہے اول اس حیثیت سے کہ وہ مجرد ہے اور آسنے اپنی ذات اور اپنے سبب کا
 تعقل کیا اس کا عقل نام رکھا اور اس واسطے کہ وہ شاری موجودات و ممکنات کے صدور کا واسطہ
 ہے اس کو قلم فرمایا اور نور نبوت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے افادہ میں اس کی وساطت کے
 اعتبار پر اس کو نور ٹھہرایا اور عقل کی معرفت کے عارفوں کے ہیں گروہ میں عام و خاص
 و خاص الخاص عام جو عقل عزیزی کو جانتے ہیں اور خاص عقل الہامی تک پہنچتے ہیں اور
 خاص الخاص کی رسانی عقل حقیقی تک ہے پس عاقل وہ ہے جو دنیا پر فریفتہ نہوا اور آزاد وہ
 ہے جو قیاس و تمسک میں مفید نہوا اور عقل کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ عاقل جب ہمان کی
 دعوت کرتا ہے تو اپنے مکان کو صاف و مزین کرتا ہے کہ اس میں ہمان خوشی سے نزول

فرماتا ہے اور مسرور ہووے **بیہوش** اسلئے ترجمہ جو کہہ ہونے والا ہے ازل سے اب تک

^{۱۱} تزیینہ ٹھہرا گیا علم و حکم ان چیزوں کے جو حیوانی ہیں ^{۱۲} اور اللہ تعالیٰ نے آدم کی اولاد کو ^{۱۳} اللہ تعالیٰ نے پیدا
 کیا آدم کو اپنی صورت پر یعنی انہی صفات کا اس میں ہر تودہ والا ^{۱۴} ترجمہ بیشک پیدا کئے اللہ تعالیٰ نے لاکھ آدم ^{۱۵} ترجمہ اول جو
 چیز اللہ تعالیٰ نے پیدا کی وہ عقل ہے ^{۱۶} ترجمہ اول جو چیز اللہ تعالیٰ نے پیدا کی وہ عقل ہے ^{۱۷} اور جو چیز اللہ تعالیٰ نے پیدا کی وہ عقل ہے

آئینہ شو وصال بری طلعتان طلب اول برو ب خانہ دگر مہمان طلب

بیت

آئینہ ہو کر آید جانان کا ہے طالب
کر صاف مکان اینا جو مہمان کا ہے طالب

پس عاقل کو چاہئے کہ اپنے آئینہ ضمیر کو باسواہی کے رنگ سے پاک کرے کہ جمال محبوب جیسے آئینہ اچھی طرح دیکھ سکے جب امر و نہی کی شرط عقل بڑی تو بہت بڑی محبت حق تعالیٰ کی بندے پر عقل ہے اور تمام چیزیں آدمی علم سے جانتا ہے اور علم عقل سے سیکھتا ہے اور حکما نے بحسب اعتبارات عقل کے دس اقسام کی ہیں اور باعتبار ہر مرتبہ کے ہر قسم کا نام رکھا ہے دسویں عقل کو افلاک کے نوین مرتبہ میں رکھا ہے کہ وہ فلک قمر ہے اور اس کا عقل فعال نام رکھا ہے اس واسطے کہ وہ عالم سفلی کے مادہ میں موثر ہے اول کا نام عقل کل رکھا ہے۔

چھٹا و قیقہ محبت۔ اور محبت کرنے والوں کے بیان میں۔ طالبان محبت مولیٰ کے دلون پر نھنے زبے اور حق تعالیٰ کے راستہ چلنے والوں پر واضح ہو کہ مکاشفات شہودی میں جن صاحبزادوں کو حقائق اشیا کا ہی دریافت ہو جاتے ہیں وہ اپنے کشف کے مطابق ہر چیز کی حقیقت اور بیان کے میں اگرچہ ظاہر میں ان کے بعضے اقوال کے مراتب میں اختلاف معلوم ہوتا ہے لیکن حقیقت اور حق اقوال کا ایک ہی ہونا ہے عقل ہے کہ حضرت امام عظیم ابو حنیفہ کو فرمایا اللہ علیہ السلام نے فرمایا ہے
سُبْحَانَكَ حَرَفْنَاكَ حَقٌّ مَعْرِفَتِكَ وَ لَكِنْ مَا عَبَدْنَاكَ حَقٌّ سُبْحَانَكَ
اور حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے
سُبْحَانَكَ مَا عَرَفْنَاكَ حَقٌّ مَعْرِفَتِكَ
وَمَا عَبَدْنَاكَ حَقٌّ عِبَادَتِكَ
اور یہ دونوں قول اگرچہ ظاہر میں اختلاف تمام کہتے ہیں لیکن باطن میں ایک ہی ہیں چنانچہ صحابہ عقول پر ادنیٰ قائل سے ہو یا نہ ہو سکتا ہے اور لغت میں

حُب کے چار معنی آئے گو شوارہ۔ سہ پایہ۔ ستر۔ آوند اور محبت الاسلام میں اور حضرت
رحمۃ اللہ علیہ نے محبت کے چہ مرتبہ اس ترتیب سے فرمائے ہیں اول
موت پیسے والہ جو حقے محبت پانچویں ہوا چھٹے میں سب سے زیادہ
سہ ترجمہ پاک ہے بچانا ہم نے بچا حق بچان تیری کا اور ستر سے ہم حق عبادت تیری کا اسلئے ترجمہ
پاک ہے تو نہیں بچان سکتے ہم حق بچان تیری کا اور نہیں عبادت کر سکتے ہم حق عبادت کرنے تیری کا۔

اس کے برعکس کہا ہے حق تعالیٰ نے قرآن مجید میں محبت کا ذکر فرمایا ہے **سُبُوْحٌ**
وَبِحَبِیْبُوْنَهٗ اس لئے ہم ہی اول محبت ہی کا بیان کرتے ہیں حضرت ذوالجلال نے ازل لائے
 سے اپنے علم قدیم میں اپنی ذات مقدس کو انسان کا دوست مقرر فرمایا ہے اور انسان ہی
 حق تعالیٰ کی تعظیم سے اس کی ذات مقدس کو دوست رکھتے ہیں سوال محبت کو جنسیت
 درکار ہے کہ آپس میں ایک دوسرے کی طرف مائل ہوں کہ فرمایا ہے **الْحَبِیْبُ مَعَ الْحَبِیْبِ اَمِیْلٌ**
 پس فانی کو باقی سے کیا نسبت ہے جو اب جس کو حق جلشانہ نے ازل میں اپنی محبت کی سعاد
 ارزانی فرمائی ہے اس کو بیان اپنے بعضی صفات سے موصوف فرماتا ہے اور جنسیت صفا
 بندہ کو حاصل ہو جاتی ہے اس سبب سے بندہ اور حق تعالیٰ میں دوستی پیدا ہوتی ہے
مُتَقَوِّلٌ سے شیخ پچھے معاذ قدس سرہ سے کہ اپنے فرمایا جب محبت کی آگ محب کے سینہ
 میں شعل ہوئی ہے اور اس کے شعلے بانہ ہوتے ہیں اور اس کی ذات سے باہر نکلتے ہیں
 اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرشتوں کو نوا ہوتی ہے کہ اے فرشتو اپنے پروں اور بازوؤں کو
 سمیٹ لو اور راہ سے الگ ہو جاؤ اس واسطے کہ تم میں سے جس پر یہ آگ پہنچے گی اس کے
 اور بازو جلا دیں **نَقْلٌ** ہے کہ ایک بار مجنون بیان میں خاک نذر تیرا تھا اور محبت لیل کے
 آگ کے شعلے اس کے منہ سے آہوں کی صورت میں نکلتے تھے اتفاقاً ایک قافلہ اُدھر سے
 جاتا تھا اہل قافلہ آگ بھڑک کر اس کے منہ کی طرف دوڑے اور نزدیک جا کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ
 جہنم ہے اور جس کو آگ سمجھتی ہے وہ آتش باطنی ہے نہ ظاہری الحاصل محبت کی آگ آتش کبریٰ ہے
 اور محبت والا و کامل آنسکہ ہوتا ہے اور اس میں محبت کی آگ ذبی ہوتی ہے جب محب محبوب کو
 یاد کرے یا اس کا کلام سننا اور اس وقت وہ آگ جل اُٹتی ہے پر اس پر دریا ہی ڈالیں تو باقی آگ بجھاوے **فُو**

آتش دوزخ ہمیں نین راتواند سوختن | سوز درجان باشد از نار محبت دمدم

بیت

آتش دوزخ جلائے گی تن انسان کو | ہونگتا ہے ہر گھڑی سوز محبت جان کو

نقل ہے کہ ایک شب آتش محبت حضرت رابعہ بصری رحمہ اللہ علیہا کے کانوں جان سے شعلہ زن

۱۱۔ ترجمہ دوست نہ ہوتا ہے وہ انکو اور دوست رکھتے ہیں وہ اس کو ۱۲۔ جنس اپنے جنس کی طرف مائل ہوتی ہے ۱۲

ہوئے اور نہایت شدت سے گریں اور جلاہین کہ یا اهل البصرة الخسریق
 الخسریق لوگ چاروں طرف سے دوڑے اور آگ جہانے کو اکٹھے ہوئے اور حضرت
 رابعہ کو دیکھ کر سحر ہوئے کہ حالت اضطراب و کمال بقیاری میں فریاد کرتی ہیں الخسریق الخسریق
 کہنے لگے کہ اے رابعہ این الخسریق و نحن کما ساءلناہ قالت فی کیدی
 کہان ہے وہ جلنے والاہین تو نہیں دکھائی دیتا کہا میرے جگر میں ہے ربابے

| | |
|-----------------------------------|-------------------------------|
| عشق تو آتش ست جان سے سوزد | از جان جو پیرداخت چہان مہسوزد |
| ایں طرف نہ آکر کہ چون بگسیرم نامت | از ہیبت او کام و زبان مہسوز |

قطرہ

| | |
|------------------------------|-------------------------------|
| سوز الفت نے جان کو پہنچا دیا | جان کیا ایک چہان کہ پہنچا دیا |
| بار کا نام لب تک آنا ہتسا بہ | کہ زبان اور زبان پہنچا دیا |

عین القبضات قدس سرہ نے فرمایا ہے کہ اول حرف جو لوح محفوظ میں لکھا گیا محبت
 تھا پس نیچے کا نقطہ اور پرا گیا محبت ہو گیا۔ اور اول حسب جو عناصر سے وجود میں آیا
 کہ پیرداخت جس نے جان کے کمر پر بار بار اور وہ آدم مشی السلام علی نبیا وعلیہ السلام
 آدم علیہ السلام کی بہا بہت سے سات لاکھ برس پہلے فرشتوں میں سے کسی ایک کو بھیجا گیا
 کہ آیا اور کھنکھیں پھر اس کی خدمت کے لئے حاضر ہوئے اور اس کے پاس آئے اور اس کے پاس
 خاک سے ایک دوست بنا لیا جس نے فرشتوں کی سات لاکھ برس کی عبادت پر ایک
 قدم طاعت کے میدان میں رکھنے سے سبقت حاصل کی اور پھر سابقہ خدمت اپنے
 بدون ادا کرنے کسی خدمت کے ہزاروں فرشتوں مقربین کا قید و محراب عبادت ہو
 پھر آدم علیہ السلام کو ایک تخت پر بٹھایا جس کے سات سو باہر تھے اور ایک
 دوسرے باہر تک سات سو برس کے رستے کا فاصلہ تھا اور بعد کے خطبات
 ملائکہ اس تخت کو اٹھاؤ اور آسمانوں پر لجاؤ اور اسی آسمان کو آدم علیہ السلام کو لیا اور
 اس کو عرش مجید کے برابر رکھا اور عرش و کرسی کی طرف سے آئے پھر اس کی طرف منوجہ ہو کر
 اسے رحبہ اوائل بصرہ میں جلی علی ۱۱۱۵۵ ترجمہ معراج میں ہے اس کے ترجمہ معراج میں بیان کیا ہے کہ میں نے اسے

عرش کی عظمت اور کرسی کی وسعت اس کے آگے معزول ہوگئی اور اپنے لاکھ برس کی عبادت
 اس پر قربان کر دیا اور فرشتوں نے آدم خاکی اور سبکی اولاد میں بہت سے اسرار رکھے ہیں کہ تم انکو نہیں جانتے
 کبھی قہر کی آگ سہم آگئی جان بڑھاتے اور فرماتی ہیں **أَفَأَمَّا مِثْقَالٍ أَوْ كَدِرٍ أَوْ بَرِيٍّ**
 اپنے لطف و رحمت کا ریمان اس کے سینہ میں آگاتے ہیں اور فرماتے ہیں **لَا تَقْنَطُوا مِنِّي**
ذَكَرْتُكَ يَا ذَلِيلٌ ہے جب محبت کی آگ محبتوں کے دلوں میں بڑھتی ہے رو قبول اور حیران
 و وصول اس کے نزدیک برابر ہوتا ہے کیونکہ محبوب کے سوا سب اس آگ میں جل جاتا ہے تاکہ
 جمال باکمال محبوب کو اس روشنی میں ہی طرح مشاہدہ کرین غزل

دیدہ را در رخسار زو زنگاہ سے باشد
 ہر کرا میل وصال جو تو شاہی ہست
 ہر کرا سایہ لطف تو پناہ سے باشد
 ہفت دوزخ شرر شعلہ آہ سے باشد

ان خوش آنوقت کہ مارا ہوا ہے باشد
 جوان گدایاں مگر از زور کسند بر تو گاہ
 سایہ طوبی و فردوس برین کی طلبہ
 بادل سوختگان آتش دوزخ چکتہ

غزل

ہو دور سے ہی آنچہ کو یا زنگاہ کا
 ہو طالب وصال جو تجھ جیسے شاہ کا
 سایہ ہو جس پہ آب کی لطف نگاہ کا
 دوزخ ہو ایک شرار طرب جن کی آہ کا

کہا خوب ہو گئے جو پتا اس کی راہ کا
 مثل گداناہ دور سے دیکھے تو کیا کرے
 فردوس اور سایہ طوبی وہ کیا کرے
 ان دل جلون کو آتش دوزخ سے خوف کیا

جب محبت کمال کو پہنچتی ہے محب سب چیزوں کو محبوب کے جمان کا منظر دیکھتا ہے اور کسی شے کو
 غیر نہیں جانتا ہے اور اس مقام پر ہمازوست یا ہما اوست اس کا مقولہ ہوتا ہے **فعلی** ہے
 ایکن محبتوں نے کمال جنون کی حالت میں لیلی کی گلی میں قدم رکھا محبت کی آگ اس کے سینہ
 میں تھم چکی تھی سنون اور دیوانوں کی طرح ہر روز دیوار جو سامنے آتا اس کو بوسہ دیتا تھا اور کچھ
 سے اشکوں کا سہم ہر ساتا ہتا لوگوں نے کہا اسے محبتوں در دیوار سے کیا کام ہے اور انکو بوسہ
 دینے کا کیا حجام ہے خاک پر سنبھلنے سے کیا فائدہ محبتوں نے قسم کہا کہ جیسے میں نے لیلی

۱۵ آیت میں ہو گئے اللہ کی کرتے ۱۵ ترجمہ نامید ہو والد تعالیٰ کی رحمت سے ۱۲

کی گلی میں صداقت کا قدم رکھا ہے اسکے روتے تاملان کو سوا کوئی اور عزیز نہیں نظر میں کافی ہی نہیں

| | |
|---|--|
| من ندریدم در میان کوی سے او ہوسہ گر بر در زخم سیلے بود | بر در دیوار الاروسے او خاکہ گر بر سر کلمہ سیلے بود |
| چون ہمہ نیلی بود زر کوی او | کوی نیلی بودم جزا روی او |
| روسے سیلے ہر در و دیوار میں جوہر لون دیوار و در سیلے سے وہ | دیکھتا ہوں سستہ ہوں دیوار میں خاکہ ہوا ہوں سر پہ گر بلے سے وہ |
| لیلے سے جو کوی سے لیلی میں سے | روسے لیلی محکوم سے ہر ایک سے |

پتہ میں جب محنون لیلی کی محبت میں اس درجہ کو پہنچا کہ شب و روز گریہ و بانہاں سے فضل
و پیرا ہونے لگا لیلی کو اس کے حال کی خبر کی اس نے کہا اگر وہ محبت میں آستارا اور کپڑا
نہ تو ما شہر و بازار کو نہیں کیونکہ پیرا چہ یہ بات محنون سے کہتی تھی اس وقت نہرت سے باہر
نکلا اور بیابان اور صحاروں میں سرگردان ہوا بیہوش

| | |
|------------------------------|--------------------------------|
| صبا بہ لطف بلوآن غزال رخسارا | کہ سر کوی و بیابان کویا و کویا |
|------------------------------|--------------------------------|

بیست

| | |
|---|--|
| صبا بہ کہیو ذرا اس غزال عینا کو صبا تیرا گزر ہو و اگر اب کوی جانان میں | پہر آنہ کوہ و بیابان میں اپنے مشیر کو تو کہیو کیون پہر آتا ہے بٹھے کوہ و بیابان میں |
|---|--|

یہ حال ہی لیلی کو معلوم ہوا بولی کہ محبت میں کامل میں سے جھگڑ نہیں پہر نا دوستی سے کیا غلط
کہتا ہے جب یہ کلام لیلی کا محنون نے سنا عاجز و شخیر ہوا کہ کیا کرے اور نا توانی نے زندگی
سے تنگ کیا تھا کوچہ لیلی کی ایک اینٹ بر سر رکھ کر خاک پر لٹ گیا کیونکہ یہ لیلی نے غلطی
اور کہا اگر میرا فریقتہ اور عاشق ہوتا تو اس کو خواب و آرام کیوں دیتا تھا میرا کہہ کر
بیان کیا جاتا اسی کام سے متنفذ کرتی تھی تا سوائے اس کسی چیز سے کہ اس نے
اس مرتبے کو پہنچ گیا تھو سے

| | |
|--|--|
| یکدشس فریاد و او یلانسانہ دل زد سنش رفت و کلی محوشد | روم نازق جز لیلی لسانہ جملہ لیلی سنت و محنون محوش |
|--|--|

| | |
|---|---|
| از زبانش البتہ ہرگز یک دمی در نمازش اسے عجب بیہرا و در تشہد در رکوع و در سجود گرفتشتی نیز و گریختی | نامدی بیرون بخبر لیلی ہی ذکر لیلی آمدے الحمد او نام لیلی بود اور اور وجود زان ہمہ لیلی و لیلی خواستی |
|---|---|

شہادے

| | |
|---|--|
| چسپ تھا اور فریاد و بلا نہ تھی محو اس گل میں وہ لبہ لیل یون ہوا جب کہ بھی اس نے وہاں سے بات کی تھی ہی الحمد اس کی اور نماز ۴۴۰ کہتا لیلی ہے وہ جب کرتا سجود بڑھتا وہ اور جب اٹھتا یہاں | سر سے باتک اس میں جز لیلی نہ تھی رہ گئی لیلیا۔ فنا مجنون ہوا کچھ نہ جز لیلی زبان سے بات کی ذکر لیلی کرنا باسوز و گداز ۴۴۰ اور تشہد میں بھی لیلی تھا درود لیلی ہی لیلی سے رہتا ترز بار |
|---|--|

کہتے ہیں کہ ایک دن لیلی نے جانا کہ مجنون کو خط لکھے لکھا کہ اِنَّ مِنْ نَفْسِي اِلَى نَفْسِي
وَمِنْ فَتْكِي اِلَى فَتْكِي وَمِنْ رُوحِي اِلَى رُوحِي وَمِنْ عَيْفِي
اِلَى عَيْفِي حاصل یہ کہ فوط محبت اور اسکے کمال نے مغائرت اور توہم ممانرت کو در میان
میں سے ایسا اٹھا دیا ہے کہ اگر نامہ لکھوں تو اسے نفس کی طرف سے اپنے نفس کو لکھوں
اور جو غلامی کروں تو اپنے تئیں کروں اگر آنکھ لکھوں تو اپنے آپ کو لکھوں
جب یہ رقمی سعادت نشان مجنون سے پاس پہنچا کہ بولا اور عنوان پڑھا اور اس کے مضمون
پر مطلع ہوا اور یہ قطعہ جواب میں لکھا قطعہ

| | |
|---|--|
| منم کہ پایہ بخت ہم رسد بر گردون بدیع نسبت ز لیلے اگر شود مجنون | منم کہ گشت سر اسر و جودان ہمہ دوست غیر ب نیست ز عذرا اگر شود وامق |
|---|--|

قطعہ

| | |
|----------------------------|--------------------------|
| سر اسر بنا یا رسد بر گردون | مرا پایہ بخت ہے تا گردون |
|----------------------------|--------------------------|

۱۔ یہ خط میری نفس کی طرف اور میری دل کی طرف سو میری دل کی طرف اور میری روح کی طرف میری

روح کی طرف اور میری آنکھ کی طرف سے میری آنکھ کی طرف ۱۱

| | |
|-----------------------------------|-----------------------------|
| عجب کچھ نہیں ہے کہ لیلیٰ ہو مجنون | عجب نہیں ہے کہ عذرا ہو وامق |
|-----------------------------------|-----------------------------|

لیلیٰ کی تصویر ایک جاگنی تھی جب مجنون نے اسکو دیکھا لیلیٰ کی تصویر تراش ڈالی اس حال کے دیکھنے والے کہتے تھے کہ یہ کیسی محبت ہے کہ محب نقش محبوب کو اپنے ہاتھ سے محو کرے مجنون نے کہا کہ ہمارے درمیان سے وہ فی اہل گئی ہے اگر میں ہوں وہ ہے اور جو وہ ہے میں ہوں پس محبت حقیقی ہی ہے۔ تیجیحی معاذ قوس سرہ نے فرمایا ہے **مُحِبَّةٌ الْحَقِيقِي مَالًا كَبْتَقْصُ بِالْجَنَائِدِ وَكَتَبِدُ بِالْبِرِّ وَالْعَطَاءِ** یعنی محبت حقیقی جفا سے کم اور وفا و عطا سے زیادہ نہیں ہوتی اس میں وفا مثل جفا اور جفا مثل وفا ہو جاتی ہے بیت

اوراہ وفاگیر و سرور قش بازم

اگر قصد جفا وار و سرور رہش اندازم

بیت

جان اس بہ میں نثار کرون کروفا کرے

سر اس کے آگے رکھوون اگر وہ جفا کرے

نقل ہے ایک بار حضرت شیخ شہیل قدس سرہ نے مجنون مجھ کو جس پر کہا تھا اُنکی محبت اور دوست دیکھنے کو آئے آپتے پوچھا میں آگے تم یعنی تم کون ہو قالوا اجدناک بوسلے تیرے دوست میں آپ اگر نہیں مانتے تھے وہ ہمارے آہنے فرمایا **لَا اَنْزَلْنَا لِيَاكِي مَا اَسْرَرْتُمْ لِيَاكِي** یعنی اگر تم تیرے دوست ہونے میری بلا سے نہ ہمارے کہ مجنون کو محبت میں جو بلا پہنچے ہے اس کو وہ نعمت سمجھتے ہیں اور نعمت سے بھاگنا عقل کے خلاف ہے اور حق تعالیٰ نے فرمایا ہے نعمت و دنیا ہم کسی کو دیتے ہیں اور بلا و محبت سب کو نہیں دیتے بیت

تاکر نامش تراولیا کستم

ما بلاراب کس عطا کستم

بیت

دوستوں میں جس کو ہم دیتے ہیں

سو بلا میں اس پر ہم نازل کر دین

جس کو دنیا میں محبت و معرفت حاصل ہوتی ہے یہ سنتیں دنیا و آخرت میں ہوتی ہیں اور مجنون کا دنیا میں یہ شرف ہے کہ حق اس کے ساتھ ہوتا ہے اور شہی میں یہ ہے کہ وہ حق کے ساتھ ہونگے پس دوستانہ نفاستِ تعالیٰ دنیا و عقبی میں حق کے ساتھ ہیں ۱۱ ترجمہ محبت حقیقی وہ ہے جو جفا سے کم نہوا اور لیلیٰ و عطا سے زیادہ ہو ۱۲ ۱۱ ترجمہ میں کا من میں ہے ۱۲

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے **الرَّءُفُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ** محبت حقیقی وہ ہے کہ نبی بہت سی محبت کو تہوڑی سمجھو اور دوست کی تہوڑی محبت کو بہت جانے اور حق تعالیٰ کا معاملہ بندوں سے ایسا ہی ہے کہ تمام دنیا کی ان گنت نعمتیں اور جو کچھ اسمین سے بندوں کو عطا فرمایا اور کوفیل کے لفظ سے یاد کیا **قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيلٌ** اور بندہ کی عمر تہوڑی ہے اسمین جو عبادت کی وہی تہوڑی ہے اور اس کا ملک مال ہی تہوڑا ہے اور اسمین سے جو راہ خدائین صرف کیا وہ بہت ہی تہوڑا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے انکی عبادت کو کثیر کے لفظ سے تعبیر فرمایا **وَالذَّاكِرِينَ اللَّهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ** تا جانے کہ دوست حقیقی حق تعالیٰ ہے اور یہ دوستی خلق کو ہمیشہ نہیں آسکتی اور محبت کی تین قسمیں ہیں اول محبت ایمانی اور یہ عوام کی محبت چنانچہ لکھا ہے **مُؤْمِنِينَ يَا لِلّٰهِ لَهُ مَحَبَّةٌ لَّكِنَّ عَلَىٰ قَدَرٍ اِيْمَانِهٖ** اور اس کو محبت افعالی کہتے ہیں اسو سے کہ اس کا حاصل ہونا صنایع اور صنائع کے احوال میں نظر اور تفکر کرنے پر موقوف ہے اور اس کی علامت اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری اور اس کے حکم بجالانے کی رغبت اور اس کی نواہی سے نفرت ہے اور یہ اہل شریعت کی محبت ہے اور یہ فسق و معصیت کے ضرر کو دفع کرتی جو چنانچہ فرمایا ہے **اِذَا احَبَّ لِلّٰهِ عَبْدًا اَلَا يَصْرِفْهُ ذَنِبَهُ** دوسری محبت ایقانی اور یہ خواص کی محبت ہے اور اس کو محبت صفائی بھی کہتے ہیں اسلئے کہ صفات الہی کی حقیقتوں کی مشاہدہ سے حاصل ہوتی ہے اور اس کا نشان دنیا کو ترک کرنا اور عقبیٰ کی طرف رغب ہونا ہے اور یہ صحابہ یقین کی محبت ہے تیسری محبت عیانی اور یہ خاص الخاص کی محبت ہے اور اس کو محبت ذاتی کہتے ہیں اس سبب کہ تجلیات و مکاشفات سے پیدا ہوتی ہے اور اس کا اثر توارداحوال ہے حالات کے موافق اور محبت موہبی ہی اس کا نام ہے حضرت رسالت نبیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کمال متابعت کی برکت سے کامل ہوتی ہے اور سالک اس مقام میں فانی ہوتا ہے اپنے اختیاری ہار داتی فنا کے ساتھ جب یہ محبت کمال کی انہما کو پہنچتی ہے اس کو عشق کہتے ہیں مگر یہ ہے کہ محبت قیامت کے دن تین قسم کے ہونگے۔ ایک گروہ کو لاوین گے انکو تعالیٰ فرماوگا دنیا

۱۱۔ ترجمہ آدمی اسی کے سانچہ اور ہوگا جسے دوست رکھتا ہو ۱۲۔ ترجمہ کہ دنیا کی بوخی تہوڑی جو ۱۳۔ اور اللہ تعالیٰ کی محبت ذکر کرنوالے اور محبت ذکر کرنوالیان ۱۴۔ ترجمہ سارے ایمان لانوالے امد پر اس کے دوست ہیں لیکن باہو یان کی

میں جو تم نے مجاہد سے اور ریاضات شاقہ کی میں اس سے تمہارا کیا مقصود ہے عرض کریں گے
خداوند اہم نے سنا تھا کہ تو نے بہشت پیدا کی ہے اور اس میں سب قسام کی نعمتیں ہیں اور تو نے
عابدوں کو اس میں داخل کرنے کا وعدہ کیا ہے اس مقام کے اشتیاق میں ہم نے دن صیام اور
راتیں قیام میں گزاریں اور اس وعدہ کی وفا کے امیدوار ہیں خطاب ہو گا کہ ہم نے تمکو
اپنے کرم عظیم کے باعث نارجحیم سے آزاد کر دیا اور اپنے فضلِ قیوم سے دار نعیم کا مستحق بنا دیا
وومیر سے فرشتہ کو حاضر کرینگے رب العالمین سب مایگا کہ اسے میرے بند و اس عبادات اور
اجتنابِ منہیت سے تمہاری کیا عرض تھی التماس کرینگے خداوند اباد شام تیرے کلامِ بال سے
تکوینِ تیری مشیت اور تیرے فضل کی مصیبت کا معلوم ہوا تھا اس لئے ہمیشہ تیری ساست
تواری سے ہم نے رہے اور تیرے فضل سے دنیا میں کہی ایک لفظ آسودہ نہوے اور جہاں
کجا ہو سکا تیرے طاقتور کی حکم ہو گا نگو اپنے کرم کے تقاضی سے دوزخ کی
آگ سے جات بخشو یا دوزخ سے باہر نکلو جسے درجابت جنت عطا کئے تفسیر اطالغہ حاضر ہو گا
پروردگار تعالیٰ شانہ شام تیرے بند و باعث ان اعمال کا اس وارزوال میں کیا ہو گا اثر
کرینگے خداوند اعظم تیرے فضل سے دیدار کی آرزو میں ہم نے کیا جو کچھ کیا
قرآن ہر گاتم ہی میرے غفلتی بندے ہو اور اختصاص کا نشان تمہارے اخلاص کی جبین سے
ظاہر ہے اسے تشریح و بیان سے حجاب اٹھا دو کہ اسکے اشتیاق سے ہمارا اشتیاق زیادہ ہو
اسی وقت حجاب دور ہو جاوینگے اور بندے مکاشفات انوار اور مشاہدات دیدار سے نشت
ہوینگے اول کلام جو ملک عظام ان سے جدا کر گیا وہ سلام ہو گا اس طرح السلام علیک
یا عبدی فیما انا حیبتک فیجزئی وجلائی ما خلقت الجنة الا لربکاکریم
ہو تجبر سے میرے بندے ہیں آگاہ ہو کہ میں تیرا دوست ہوں قسم کھاتا ہوں کہ
کی کہ بہشت تیرے ہی لئے بنائی ہے اور حور و قصور سب تیرے ہی واسطے ہیں ان سے
جو کچھ چاہتا ہو چاہ کہ جگہ لے رہا ہے

انہ جنت جو ہم نے خداوند اہم سے

سے ہر گاتم ہی میرے غفلتی بندے ہو اور اختصاص کا نشان تمہارے اخلاص کی جبین سے

شہانِ کرمانت فرودیں باری بدست آرید کہ من درویش صاحبِ مہتمم دیدار میخواستیم

قطعہ

باغِ جنت اور نہ یہ گلزار ہم کو چاہئے۔ چاہئے یہ زاہدون کو پار ہم کو چاہئے۔
چاہئے شاہون کو فرودوس برین کی ملکیت ہیں گداہم تو فقط دیدار ہم کو چاہئے

تحقیق اس حدیث کی لا یؤمن من أحدکم حتیٰ ان یتکون اللہ ورسولہ أحب الیہ
عنّ ما سواہما یعنی حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم میں سے
کسی کا ایمان درست نہیں ہے جب تک کہ ختمِ تعالیٰ اور اس کے رسول کو وہ انکے غیر سے زیادہ
دوست نہ رکھے اور حق سچانہ لے فرمایا ہے قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبون حبیبکم اللہ یعنی
اسے محکم کہ اگر دوست رکھتے ہو اللہ تعالیٰ کو تو میری متابعت کرو کہ ختمِ تعالیٰ تکو دوست رکھے۔ شیخ
عبداللہ شتری قدس اللہ سرہ لے کہا ہے المحبۃ متابعۃ الطاعات و مباحبۃ المناکفات
یعنی بندو کی محبت یہ ہے کہ محبوب کی فرمانبرداری میں کوشش کریں اور اس کی اطاعت کی مخالفت نہ
اعراض کریں۔ پس محبت بندے کی خلد تعالیٰ سے ہی ہے کہ ہر وقت اور ہر حال میں اس کی رضامندی
کا جو ان رہے اور ختمِ تعالیٰ کی رضامندی اسی میں ہے کہ اسکے حکم کو بجالا دے اور اس کی منہا
بتنا بکرے پس قول بعضی محدثوں کا جو کہتے ہیں کہ بندہ اللہ تعالیٰ کی دوستی میں ایسے مقام پر پہنچا جو
کہ طاعتِ آپ سے اہم جاتی ہے اور وہ اپنے تئیں متوصل سمجھ کر عبادت کو ترک کر دیتا ہے بعض
باطل اور خلاف دین ہے اور اس کی مثال اس شخص کے مانند ہے کہ ایک شہر میں رہتا ہے اور ایک شخص
کی محبت کا دعویٰ کرتا جو دوسرے شہر میں ہے اور اپنی شدت محبت کو سکان شہر پر ظاہر کر دیتا ہے
اب اس کے محبوب نے ایک خط بھیجا اور اپنے ملنے کا طریقہ مفصل نہایت صاف اس خط میں لکھ دیا
جب وہ خط اس عاشق کے پاس پہنچا اس نے اس طریق پر جو معشوق کی موصلت کا خط
میں لکھا تھا عمل کرنے سے انکار کیا اور اس راہ پر نہ چلا اب جو کوئی اس شخص کے اس معاملہ سے
واقف ہو گا ہنسک کہے گا کہ وہ محبت کے دعویٰ میں بالکل جھوٹا ہے اور جھوٹ ہے اگر عاقل اور
محبت میں صادق ہوتا ضرور اس خط کی تحریر پر عمل کرتا اور اس کے ذریعہ اپنے محبوب سے

۱۰ ترجمہ متن میں مذکور ہوا ۱۲۱۰ ترجمہ متن میں مذکور ہوا ۱۲۱۰ ترجمہ محبت متابعت ہر فرمانبردار میں اور مخالفت ہر سہنیان کی ۱۲

جا لیتا تو ان مجید اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوا سبطہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آگے مستی پر نازل ہوا اور
اور حدیث شریف اور علوم دین کی کتابیں اسی کلام پاک کی شرحیں ہیں انھیں غور سے پڑھنے کا
رستہ نہایت نفع نائل اور کمال و ضاحت کے ساتھ لکھا ہے پس جبکہ غور سے پڑھیں اور اس کے ساتھ
ہوا پس واجب ہے کہ ان کتابوں میں جو طریقہ اللہ تعالیٰ سے ملنے کا لکھا ہے اس پر پیروی کرے اور
رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جو اس کا رستہ بتایا ہے وہی پیروی کرے اور اس کے ساتھ
سے جائے اور جو اس کے طریقے پر نہ چلے اور اس کے حکموں پر عمل کرے وہ بنا کتاب پر غور
میں جھوٹا ہے اور اس کا اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے کا دعویٰ غلط ہے اور قرآن مجید میں جو اللہ
تعالیٰ سے ملنے کا رستہ لکھا ہے وہ اس کی عبادت ہے کہ فرمایا اذما خلقت الجن والانس
اَلَّا يَعْْبُدُوْا وَاَنْ يَّعْبُدُوْا بِيَدِيْكُمْ لِيَعْلَمَ الَّذِيْ يُعْبُدُ لِيَّ اَلَّا يَكُوْنُ مِنَ الْمُضَلِّيْنَ
بر عبادت کے معنی معرفت لئے جاوین تو اس سے یہ مراد ہے کہ عبادت کے ضمن میں معرفت
ہی مقصود ہے یعنی اس کی معرفت حاصل کریں اس کی عبادت کر کے نہ یہ کہ تیری معرفت
مقصود ہے اگر فقط معرفت مراد ہوتی تو لَيَعْبُدُوْنَ وَنَ كِيْ جَلَدٌ لِّمَنْ يَّفْوُؤُنَ كَالْقَطْرِ يَسْرِ ۝۱۸
عبادت کا لفظ نہ لائے اور وہ جو کہتے ہیں کہ علم حجاب الہی سے اور اس سبب علم کے سیکھنے
سکھانے سے باز رہتے ہیں یہ محض انکی جہالت و نادانی ہے اگرچہ حضرات مشائخ زہم اللہ
نے فرمایا ہے الْعِلْمُ حِجَابٌ لِلَّهِ الْاَكْبَرِ لِيَكُنْ يَدُ اس شخص کے لئے فرمایا ہے جو علم سے دنیا کا
مال حاصل کرے اور اس پر افتخار کرے اور جبکہ علم کی طلب عمل کے لئے ہو اس کے لئے
حجاب نہیں ہے بَلْ كَانَتْ لَهٗ هَادِيًا وَّسِرًا جَامِبًا اِنَّ اَقْلَمَ شَيْءٍ كَمَا رَاكَ صَوْنِي صَوْنِي
کی صحبت ترک کر کے خانقاہ سے مدرسہ میں آیا اور علم کی صحبت اختیار کی اس سے پوچھا کہ
یہ کس واسطے کیا قال لَانَّ الصَّوْنِي يَخْلُصُ نَفْسَهٗ مِنْ الْغَرَقِ وَالْعَالَمُ يَأْتِيهِ مِنَ
الْغَرِيْبِ اس کی تصدیق شیخ سعدی کا یہ کلام ہے

ترجمہ معراج العارفين

قطعه

| | |
|---|--------------------------|
| صاحب دلی مدرسہ آندرز خانقاہ | بنت عہد صحبت اہل طریق را |
| سلا تر عبد او زمین بید کیا میں نے جن کو اور آدمی کو مگر اسکے کہ سری عبادت کریں اسلا ترجمہ علم اللہ کا ہے اسلا | |

| | |
|-----------------------------------|---------------------------------|
| گفتہ میان عابد و عالم چه فرق بود | تا اختیار کرده ازان این فریق را |
| گفت این کلیم خویش برون می بر ذریع | وان سعی کند که بگیرد غریق را |

قطعه

| | |
|---------------------------------------|----------------------------------|
| ایک صوفی خانقاہ سے مکتب میں آگیا | چھوڑا تھا اسے صحبت اہل طہریق کو |
| میں نے کہا کہ عالم و عابد میں کیا فرق | کیون اختیار تو نے کیا اس فریق کو |
| کہنے لگا کہ غرق سے عابد بنے ہے آپ | عالم نکالنا ہے یکڑ کر غریق کو |

سائقان و پیغم عشق اور عاشقوں کے بیان میں۔ مولیٰ کے دوستوں اور حق تعالیٰ کے عاشقوں کے دلوں پر شکست ہو کہ عشق عشقہ سے نکلا ہے اور وہ ایک کہاں ہے کہ جس دست پرٹی ہے اوسکا شک کر رہی ہے اور وہ بیہوشا بہت کی ظاہر ہے اور محققوں نے فرمایا ہے عشق کے تین حروف ہیں۔ عشق۔ قال العین إشارة الى العبد من الواجب الوجود والبقاء إشارة لشمود واجب الوجود والقاء إشارة لفتح الوجود وبعض

اس طرح شرح کی ہے کہ عین عشق کا عبارت ہے علوی سے یعنی وہ شاہباز لا مکان کا ہے ان صاحب دلوں کے واسطے مکان میں نزول کیا ہے کہ انکے دلوں کو اسرار الوہیت سے مسرور اور اور انوار الوہیت سے منور کرے اور حق تعالیٰ کی طرف پہنچا دے قطعہ

| | |
|------------------------|------------------------|
| پا بر سر جبرخ نہیں نہ! | کین جرخ زجر خما بالاست |
| جبریل امین در میان گنج | کین رمز زرمز ما بالاست |

قطعه

| | |
|---------------------------------|--------------------------------|
| قدم رکھہ نوین آسمان سو ہی او پر | کہ میگاہ وہ سب آسمانوں سے برتر |
| رسانی نہ جب بریل کو ہو جہان | یہ ہے رمز خاکی کا ہو وہان گور |

اور شہین اشارہ آتش شوق کا ہے کہ حق تعالیٰ نے عاشقوں کے دلوں میں جلا رکھے ہیں کہ یہ کہہ کے سوا ہے اس کو جلا دے اور نابود کر دے فرد

| | |
|---------------------------------------|---------------------------------------|
| حق تعالیٰ اور شہین تیرا چہ جزا و سوغت | آتش بسوزد قلب را و آن گاہ پر عالم زند |
|---------------------------------------|---------------------------------------|

لہذا ہرگز اشارہ عین عشق کی طرف سے اور عین اشارہ شہود واجب الوجود کی طرف اور ذات اللہ سے

اور شہین

قطع

حق نے سلگائی ہر دل میں آگ تا اسے پتھر پہلے تو خاشاک دل کو وہ جلاتے ہی تمام

اور قاف اشارہ ہے قربت کا پس شہباز عشق جب شہباز ہے آنا فنا ہے اور میں ترس کر رہا ہے اور آشیانہ لامکان کی طرف متوجہ ہوتا ہے آخر عند مکیک مکتبہ درگاہ کو پہنچا ہر محققوں سے فرمایا ہے کہ عشق کا لفظ قرآن میں ہے کہ حق تعالیٰ نے اسکو خواجہ سے پوشیدہ رکھا ہے

اور وہ یہ ہے تم عشق۔ تورت میں جہان شین مجہد ہے اسکو قرآن مجید میں تین جگہ فرمایا ہے

جیسے تورت میں تبسم اللوہم سے قرآن شریف میں بسم اللہ اور تورت میں موسیٰ سے موسیٰ کے

معنی عبرانی زبان میں پانی اور شے کے معنی لکڑی اس لئے کہ موسیٰ کو لکڑی کے معنی میں

میں پانی میں بہتا ہوا پایا ہوا۔ اسکا ہی نام ہوا۔ اب کلام مجید میں انکو موسیٰ سے ارشاد فرمایا اسی طرح

تورت میں جو عشق ہے اس کو عشق فرمایا۔ پس تم عشق میں عین وسین و قاف حروف عشق کے

ہیں کہ اعیار سے اسکو چھپایا ہے یہاں تک قوت القلوب سے نقل کیا ہے اور عشق کے بارے میں

حضرت رسالت پناہ علیہ السلام سے کوئی حدیث متواتر یا مشہور مروی نہیں ہے اور

سچا برضی اللہ عنہم جمہور سے ہی کوئی اثر صحیح ثابت نہیں ہوا تا بعین رحمہ اللہ عنہم سے کوئی مستفاد

ہوئی کہ ہر شخص عشق کا فتویٰ دینے میں دم مارے لیکن انکے بعد کے آدمی جب اس مرتبہ کو نہ ہو کہ

کہ خود بخود بے تعلیم عشق الہی میں کامل ہوں تو اس کی تعلیم کی حاجت ہوئی اور اس وقت کے علماء

و شہداء ایان دین بجز اکتالی فی تومہ کالنبی فی امتہ کی امام ربانی سے مستفاد ہی ہوتے تھے

برامور ہونے کے اسل جیسے بہیہ کا اظہار اور اس راز پوشیدہ کا انشا کر دین اور اس کے معانی

مقامات کو قلم کی زبان پر لادین پس عشق دو طرح کا ہے حقیقی و مجازی۔ مجازی اور مجازی

ہے اپنی شکل کے ساتھ اور وہ دو سبب سے ظاہر و بید ہوتا ہے اور اس کے

غلبہ شہوت و ہوا کا ہے اور آدمی طبعاً اس کے دفع کرنے کا طالب ہے اور اس کے دفع کرنے کے

بیس کے دفع کرنے کے لئے روٹی اور پانی کا محتاج ہوتا ہے ایسا ہی شہوت کے دفع کرنے کے لئے

سے تر بنزدیک بارش ہری قدرت والے کے اور تر بھری آدمی ہوتی قوم میں ایسا ہوتا ہے جیسا کہ نبی اپنی اسناد میں

صاحبِ جمل کا خوراک ہوتا ہے کہ دل افراط سے اس کی طرف میل کرنا ہو و و سراسر سببِ غمی اور وہ یہ ہے کہ آدمی کی صورت میں ایک سر سے اسرارِ الہی سے کہ وہ عمارت اور بیان میں نہیں آسکتا چنانچہ فرمایا ہے **الْإِنْسَانُ سِرِّيٌّ وَأَنَا سِرُّهُ** اور فرمایا **خَلَقَ اللَّهُ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ** پس جان ہزار قدم اسی عالم کی طرف دوڑتی ہے کہ بمقتضای **الْجَزَاءُ قَطْرَةٌ الْحَقِيقَتِ اس کی بواکے** شام میں پہنچتی ہے اور یہ مرتبہ بھی ناقصون اور اہل شہوت کا ہے اس لئے کہ غیر بر نظر رکھتے ہیں اور جسم کی جسم سے ہونے کا نام عشق رکھتے ہیں **النَّظَرُ بغير وجهه ضائع والباغی قصد باطن منوی**

| | |
|---------------------------|------------------------|
| عشق کہ نہ عشق جاودانی است | باز بچہ شہوت جوانی است |
| ان عشق کہ سرسری خیال است | آنرا ابلا بد زوال است |

منوی

| | |
|------------------------|------------------------|
| عشق گر ہونہ جاودانی کا | کہیل ہے شہوتِ جوانی کا |
| سرسری عشق جو خیالی ہے | وہ ہمیشہ نہیں زوالی ہے |

لیکن اگر سالک اس ارادہ سے کہ صانع کی صفت کے دیکھنے سے ناہمیت تک سانی اور بقضای اس بیت کے کسی دلبر کا فریضہ اور کسی زیبا جمال کا شہوتہ ہو خوف نہیں ہے بہت

| | |
|---------------------------|---------------------------|
| بے عشق مباش تا نگردے مردہ | در عشق مبیہ تا بمانی زندہ |
|---------------------------|---------------------------|

بیت

| | |
|---------------------------------|-------------------------------|
| بے عشق نہ رہ تا کہ نہ مردہ ہووے | م عشق کے اندر کہ تو زندہ ہووے |
|---------------------------------|-------------------------------|

عشق حقیقی تین قسم کا ہوتا ہے۔ صغیر و کبیر و اکبر صغیر۔ من العبد الی المولیٰ وہ بندہ کا عشق ہے مولا سے اور کہ عشق تقلیدی ہے اور علامت اس کی یہ ہے کہ جب بندہ کو ابو مولا کہ ساتھ عشق ہوتا ہے تو اس کے دل پر بظلمت شوق زیادہ ہونا جاتا ہے اور چون چون شوق زیادہ ہوتا ہے وہ عبادت میں ترقی کرتا ہے فرد

| | |
|----------------------------|-----------------------------------|
| عشق تو در ازل مراد لبر بود | کاری است کہ تا ابد مرا افتادہ است |
|----------------------------|-----------------------------------|

۱۱۔ ترجمہ انسان میرا بید ہے اور میں اس کا بید ہوں ۱۲۔ اللہ تعالیٰ نے بیدار آدم کو اپنی صورت پر ۱۳۔ مجاہدیت کا بل ہے ۱۴۔ تیرے دو کہ سواد پر لڑ کر تیری بے فائدہ ہے اور تیرے قصد کو سواد کے لئے رونا باطل ہے ۱۵۔ زمزمین میں ہوا

| | |
|--------------------------------------|------------------------------------|
| عشق تیرا تھا ازل میں میرا دل بے غایب | تا ابد باقی رہیگا میرے اندر یا تھا |
| کبیر میں المولیٰ الی العبد | وہ مولے کا عشق ہے بندوں سے فرو |
| میان ماوشما عشق در ازل رفت ست | ہزار سال برآمد ہوا کہ مستین ہست |

بیت

| | |
|--------------------------------------|-------------------------------------|
| ہمارا عشق تم سے یا ازل سے ہی مکمل ہے | ہزاروں سال گزری ہیں تو ہی روز اولیٰ |
|--------------------------------------|-------------------------------------|

فرد

| | |
|--------------------------|--------------------------|
| اپر نقش خود ست فتنہ نقاش | کس نسبت درین میان ہستدار |
|--------------------------|--------------------------|

بیت

| | |
|---|--|
| نقش سے خود فتنہ نقاش ہے | راخا اس کا کب کسی پر نقاش ہے |
| اور نشان اس عشق کا کوئی نہیں جانتا اور اس کو کسی پر اظہار نہیں فرمایا ہمیشہ سے پوشیدہ | جلا آتا ہے اور پوشیدہ رہیگا کہ ازل سے قطعہ |

| | |
|---------------------------------------|------------------------------------|
| عشق پوشیدہ ست تا ہر کسی نزدیکش عیان | لا فہا بیودہ تا کی می زندان عیان |
| ہر کسی بر قدر خود و صفی و لائی سے زند | عشق او پاکست و صافی از جنین و عیان |

قطعہ

| | |
|--|--------------------------------------|
| عشق جو پوشیدہ اس کا کب کسی پر عیان | مدعی نیچی بگھارین میں یہ بودہ عیان |
| لا فزن ہن یہ نہیں پہنچے ہن انکی کنہ کو | کون کر سکتا ہے عشق پاک کا اس کے بیان |

| | |
|------------------------------|-------------------------------|
| الکیر میں المولیٰ الی المولے | وہ عشق مولا کا ہے مولا سے بیت |
| معتوق خود ست و عاشق خویش | در عشق سخن ز رفت زمین ہست |

بیت

| | |
|-------------------------------------|-------------|
| ہر وہی مشوق اور عاشق وہی ہے لا کلام | کب کہلا اور |
|-------------------------------------|-------------|

حضرت مخدومی مولانا عبدالرحمن جامی نورالدم قدہ نے لکھا ہے کہ عشق کی صورت میں ہوا اور کسی مخلوق میں عشق نہیں ہوتا اور کسی فرشتے کو کسی فرشتے سے عشق نہیں ہوا اور نہ اور اس سبب سے کہ ہر فرشتے کو اپنے مشاہدہ کی مقام بر حضوری کے نور حاصل ہیں ہر کو

کسی غیر کے دیکھنے کی پروا نہیں ہے اسی لئے اللہ شوق میں جلنا نہیں نصیب نہیں ہوا اور انوار قدرت کا
پرتوا آپر ہمیشہ ہے اور وہ تعدد حجاب سے ایمن ہیں عقل سے کہ جب تھتعالیٰ نے آدم علی نبینا
وعلیہ السلام کو وجود کا طلعت اپنے دست پاک سے پہنایا اور لَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ كُنُوزًا
كِرَامًا كَاتِبًا اِس کے سر پر رکھا اس وقت فرمایا کہ ہیکو آدم خاک سے جو کام ہے کسی مخلوق اور
کسی موجود سے فرشتوں اور جنوں میں سے نہیں ہے

قطع

| | |
|-----------------------------|---------------------------------|
| در آئینہ روح بہ بیند خود را | پس عاشق خود شود کہ فی نقصان است |
| من نیز در وہمے بنیم خود را | پس شاہد و مشہود ہم یکسان است |

قطع

| | |
|------------------------------|------------------------------|
| آئینہ دیکھا جب اُس نے جان کا | ہو گیا عاشق وہ اپنے شان کا |
| جبکہ دیکھا ایک سا آئیظہر | جلوہ بانقصان میں نے نقصان کا |

عین القضاة قدس سرہ نے فرمایا کہ اگر عشق علیہ صورت و مثال رکھتا اُس کے کمال لطافت
و خوبی و جمال ظرافت سے تمام سالکان راہ کافر ہو جاتی گوارے کہ جب ہر لحظہ و ہر لمحہ
ایک نئے جمال کے ساتھ مشتمل ہوتا اور نئی شکل سے منسکل اور افزونی حسن بے نہایت ظاہر
ہوئے اسی عشق اِس کو بصورت معنوی بوجہ او ضرور کافر ہو جاتے۔ شریعت میں عشق
مذہب و حال و حسن و جمال اور اس کے ماننا اور الفاظ کا اطلاق تھتعالیٰ کی ذات پاک پر و انہیں
سہتے لیکن اسرا حقیقت کے جاننے والے کہتے ہیں کہ ایسے الفاظ کے حق سجانہ کی ذات پاک پر
بجاری کر لے میں کچھ خوف نہیں ہے کہ عشق عاشقوں کی جان کا جوہر ہے اور انکی جان غفلت
ہے اور غفلت بغیر جوہر کے تصور نہیں ہو سکتا اور جوہر بغیر عرض کے معلوم نہیں ہوتا اسی
طرح عاشق بے معشوق اور معشوق بے عاشق ممکن نہیں ہوتی اور یہ دونوں ایک دوسرے کے
ساتھ قائم ہوتے ہیں اور انہیں بغیرت نہیں ہوتی الْعِشْقُ بِغَيْرِ الْحُسْنِ مَحَالٌ وَالْحُسْنُ
بِغَيْرِ الْعِشْقِ نَزْوَالٌ رَبَانِي

۱۰۶ ترجمہ اور البتہ تحقیق بزرگ کیا ہے اولاد آدم کو اللہ عشق بغیر حسن کے محال ہے اور حسن بغیر عشق کے نزوال ہے اور

| | |
|--|---|
| چون حاصل اصل با مصور کردند تقدیر و قضا سا جو قلم بر کردند | جانرا عرض عشق تو جوہر کردند عشق تو و شوق ما برابر کردند |
| خلق کی تقدیر کا جو وقت پر روز کیا لکھد یا جو کچھ کہ لکھنا تھا قلم سے لوح پر | کرد یا جان کو عرض عشق کو جوہر کیا شوق انسان عشق حق دونوں کو دران یکساں کیا |
| روا ہے کہ عاشق جب اپنے اندر نظر کرے معشوق کو دیکھے اور معشوق جب اپنے تئیں غور کرے عاشق کو دیکھے اور نقد در میان سے اٹھ جاوے کہ حقیقت عاشق و معشوق میں یکاگی ہے نہ بیکاگی کس واسطے کہ عشق کے چادر میں یخبندہم کا تانا ہے اور یخبندہ کا بانہو اور اس بشارت کا سر شدہ فاحشیت ان اشرف کی اشارت سے چاہا ہے قطعاً | |
| اگر خواہے تو مارا اور سخاوی توزان ما و ما زان تو ہستیم | کہ مارا در ازل بودی تو خوالان کے دیگر میگذرد درین آن |
| بچا ہے یا کہ چاہے یہاں تو کیا ہے ہمارا تو ہے یہاں اور ہم ہنیر سے | کہ ہکو تو نے چاہا تھا ازل میں ہمارا ہنیر ہمیش اہل ملل میں |
| عشق کی خاصیت یہ ہے کہ اغیار کی جڑ کو دل سے اکھاڑتا ہے اور دل کو آئینہ کے مانند صاف و سنور کرتا ہے کہ اس میں سوا سے جمال معشوق کے اور کوئی جلوہ گرنہو سکے پس معشوق کے حسن کا کمال سوا سے آئینہ عاشق کے اور چیز میں مشابہ نہیں ہو سکتا مگر صریح ما کہ ازل میں جمالی دار و مصرع دل ہے ہمارا آئینہ اُس کے جمال کا۔ عشق میں عاشق کی ہمت معشوق سے زیادہ ہے اس لئے کہ معشوق کی ہمت کا ہوتا عاشق کا نیست کرنا ہے اُس کی ہمت رہے اور عاشق کی ہمت راہ میں سے اٹھ جاوے اور عاشق کی ہمت کہ ہے کہ بر تو اُس کی ہستی سے اُس پر چلے اور اپنے ساتھ اُس کے ہستی پر پاس کے | |
| آنرا کہ تو مراد ہستی باشد عالی بودش ہمت و برتر ز ہمہ | اور انا مراد خود برستی باشد اگرچہ نظرش سوی ہستی باشد |

قطعہ

| | |
|---|--|
| جو بچہ اپنی بستی لیکر ہو وہ تیری بستی سے | عرض رکھتا نہ ذرہ ہی وہ ہو و خود تیری |
| ہو عالی ہمت اور بیزر وہ سب کے سارے عالم میں | ملا ظاہر میں ہو و وہ اگر کیسی ہی بستی سے |

عاشقوں کا معشوق کے ذریعے سوا سے کوئی مذہب نہیں ہوتا **قل** ہے کہ حسین بن منصور قدس سرہ سے پوچھا کہ تو کون سے مذہب پر ہے اُس نے کہا **اِنَّكَ عَلٰی مَذْهَبِ نَبِيِّ بَيْتِ**

| | |
|-------------------------|----------------------------|
| مذہب عاشق زہد سہا جداست | عاشقان را مذہب و ملت خداست |
|-------------------------|----------------------------|

بیت

| | |
|----------------------------------|-----------------------------------|
| مذہب عاشق تمامی مذہبوں سے ہے جدا | عاشقوں کا مذہب ملت جو پوچھو پوچھا |
|----------------------------------|-----------------------------------|

عاشقوں کو صاحب مذہب سے کام ہے نہ مذہب سے زیادے

| | |
|--------------------------------|------------------------------|
| آتش بزم لبو زم این مذہب کیش | عشق تو نہم بجای مذہب در پیش |
| تا کی دارم عشق نہان در دل خویش | مقصود تو کی مراد دین است کیش |

قطعہ

| | |
|---|--|
| نہ میرا کوئی مذہب ہے نہ ہوں پابند مذہب کی | ہو مذہب عشق اور پابند ہوں تیری محبت کا |
| رہی سے دل لگایا ہے تو ہی مقصود ہر میرا | نہ دوزخ کا مجھے ڈر ہے نہ ہوں مشتاق جنت |

سائل اور مقامات عشق کے بہت ہیں بعضوں نے کہا ہے کہ سات ہزار مقام ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ یہ تعداد مقامات کی کثرت بردال ہے انہیں مقامات میں سے ایک یہ ہے کہ ایک روز

حضرت شیخ علی الدین علیہ والہ وسلم نے ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا **مَنْ لَيْسَ بِمُحِبِّ ابْنِ مَرْثَدَةَ لَيْسَ بِمُحِبِّ ابْنِ اَبِي قَحْطَبَةَ** فرمایا **مَنْ لَيْسَ بِمُحِبِّ ابْنِ اَبِي قَحْطَبَةَ لَيْسَ بِمُحِبِّ ابْنِ اَبِي قَحْطَبَةَ** اب نے فرمایا **مَنْ لَيْسَ بِمُحِبِّ ابْنِ اَبِي قَحْطَبَةَ لَيْسَ بِمُحِبِّ ابْنِ اَبِي قَحْطَبَةَ** عائشہ

نہی اللہ عنہا نے جب یہ حال دیکھا حجرہ سے باہر چلی گئیں اور کہا کہ اس وقت یہاں ٹہرنے کی ضرورت نہیں ہے تہتر فرقی اور مذہب عشق میں نہیں عشق کا صرف ایک ہی فرق و مذہب ہے اسی لئے مجتہدین کا اختلاف اس میں نہیں ہے اور نہ کوئی روایت ان سے مروی

ہے ترجمہ مذہب ہے ہون ۱۲ ترجمہ کون ہے عا۱۲ ترجمہ کون ہے عا۱۲ ترجمہ کون ہے عا۱۲

| | | |
|---|-----------------------------|--|
| ہے کیونکہ وہ ایک امر عالی ہے نہ عالی قطعہ | | |
| اول از یار جو حکایت عشق | یس کیو عشق را نہایت نیست | |
| عشق را بوحیفہ و رس نکر و | شامعی را و روایت نیست | |
| مالکی ہم ز عشق دم نہ زواست | حنبل را دران روایت نیست | |
| قطعہ | | |
| عشق کی ہی کہین نہایت ہے | کسے جز یار کے حکایت ہے | |
| نکلیا و رس بوحیفہ نے | شامعی نے نہ کی روایت ہے | |
| دم نہ مارا ہے اسہین مالک نے | اور نہ حنبل کو کچھ روایت ہے | |
| <p>شرع شریف کے طریق اور اس کے اصول و فروع میں اختلاف کرنے سے یہ بہتر فریق جو بن گئے ہیں صرف اپنی فہم کے تصور اور اپنے ادراک کے فتور سے غلطی میں پڑے ہیں اصل مقصود تک نہیں پہنچ سکے اور عشق کے راستے میں اختلاف کا کام نہیں معشوقیت کے درجہ میں وصال ہے اور عاشقیت کے درجہ میں فراق ہے وہ ہمیشہ ناز میں ہے اور تمام گداز میں ہے اکثر ہلاکی، عاشق کے افشای راز معشوق میں ہے اس واسطے کہ روایت کے ساتھ اظہار کرنا کفر ہے اور یہی حسین بن منصور قدس سرہ کی ہلاکی کا سبب تھا و اگر برکتیچے سے پہلے کسی نے اس سے پوچھا کہ عشق کیا ہے اس نے کہا کہ آج دیکھو اور کل دیکھو اور برسوں دیکھو میں پہلے روز اس کو دار پر کھینچا اور قتل کیا دوسرے دن اس کو جلایا دوسرے روز اس کو خاک کو بر باد کیا۔ دل عاشق مثل آتشکدہ عشق کی آگ سے بڑھتا ہے اور شوق اسہین سمندر کی مانند ہوتا ہے جو آگ سے پیدا ہوتا ہے اور آگ سے بجی، اس کی زندگی ہوتی ہے اور بقاء عاشق آتش عشق سے ہے اور عشق کی آگ سا زندہ ہے نہ سوزندہ و عدا گداز ہے۔</p> <p>نے وادی مہین میں درخت براگ دیکھی اور وہ درخت و سیاہی سر و سرور و زور تھا۔</p> <p>کہ وہ آگ سوزندہ ہی ہو دلیل اس کی حکایت بوسف علیہ السلام و انبیا کی ہے۔</p> <p>از زنجبار میں مصرع حال تو پوچھو زنجبار سے واضح ہے کہ کلیمہ تمام عالم کا اور وجود ہی آدم کا عشق سے ہے اور یہ سعادت کسی کو کسی طرح حاصل نہیں ہوتی مگر انبیاء علیہم السلام کو یا انکو جو</p> | | |

انکی پیروی پوری پوری کر لے ہیں اور پیغمبر و نبین سے ہی مقصود و مطلوب حضرت سرور انبیا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات ہے کہ آپ کی شان میں فرمایا ہے **لَوْلَا اَوْلَانَا خَلَقْنَا الْاَفْلَاكَ**
مصرع عشق از کتم عدم بہرین آمد بوجود۔ مصرع عشق پوشیدہ بہا میرے و عظمیٰ طاہر
اسی لئے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میدان آزمائش کے فائدہ سالار ہیں کون سی بلا
و مصیبت ہے کہ آپ کو نہ پہنچی کو نساخ و الم ہے کہ آپ نے نہ اٹھایا اور آپ کی اولیت اس سے ثابت
ہے کہ آپ نے فرمایا **اَنَا نَبِيٌّ وَاَدْرِي مَرِيْنُ الْمَاءِ وَالطَّيْنِ** اور **مَوْجِبٌ لِّسِنِّ بَصَادِقٍ فِي الْعَشْرِ**
مَنْ كَمَّ يَتَكَلَّمُ ذِيْهِ يَكَلِّمُ الْمَعْشُوْقَ سَمِيْتٍ تَرِيْنٍ بِلَاوْنِ كَيْ اَسْمَانِ اور آزمائش وراق کی کوئی
انبیاء علیہم السلام میں جابجہ فرمایا ہے **اَسْتَدُّ الْبِلَادَ عَلَيَّ الْاَنْبِيَاءُ تَمَّ الْاَوْلِيَاءُ تَمَّ الْاٰخِرِيْنَ**
محققین نے کہا ہے کہ خطاب یا ناز کوئی بردا و سدا مگہ اس کا اس کو ہوا تھا جو ابراہیم
علیہ السلام کے دل کی شہی میں سلگ رہی تھی یعنی شعلہ شوق محبت بیت

اِنَّ الشَّوْقَ دَارُ دَلِّ مِنَ النَّشْرِ دَارُ دَا وَاِنَّ النَّشْرَ دَلُّ مَرَا خَوْشِ دَارُ دَا

بیت

ان ش نور محبت سے ہر اسے دل میرا خوش ہر اس آتش میں دایم یہ دل ہایل میرا
جب حضرت خلیل علیہ السلام آتش مزود می کے پاس پہنچے جا تا کہ شہود عشق کی سوز
سے ایک آہ کہنچیا اور آتش مزود کو اس سے تباہ کرین ندا آئی اسے آتش شہود سرد ہو جا آتش
مزود پر اور سلامتی کے ساتھ رہا ابراہیم علیہ السلام پر اس لئے کہ ہم نے حکم کیا ہے کہ اس آگ
میں خلیل علیہ السلام کے معجزہ سے گناہ بناوین اگر تو اپنے سطوت ناز مزود پر بظاہر کر لگی تو
گناہان پریدار و معجزہ ہویدا ہو گا اور جو ابراہیم علیہ السلام پر سلامت نہ ہے گی تو وہ نازل ہی کے
شعلے سے نکل جاوے گا اور کار دعوت برہم ہو جاوے گا یہاں سے معلوم ہوا کہ آتش شوق
سب پر غالب ہے اور کوئی چیز اس پر غالب نہیں **بیت**

عشق آن شعاع است کشت جون بزور و ہر جو جز معشوق باشد جملہ سوخت

۱۱۰ ترجمہ معراج المؤمنین میں ہے اور آدم نہا بانی اور میں ۱۱۱ ۱۱۲ ترجمہ نہیں ہے
شوق میں نہ ہونے کے عشق میں معشوق کی بلا ۱۱۲ سخت بلینا مہزون ہے اس سے کم و لیون پر اس سے کم اور وہ ہر
۱۱۳ ترجمہ اس کا گناہ ہی اور سلامت ہوا ابراہیم پر ۱۱۲۔

بیت

عشق ہے وہ شعلہ آتش کہ جب روشن ہوا
 ہونے کے لیے سب کے جزو عشق وہ گلشن ہوا
 ابراہیم علیہ السلام نے جب عشق کے کوچہ میں قدم رکھا اور کہا اِنِّیْ ذَاہِبٌ اِلَیْ رَبِّیْ اَسِیْقُتْ
 بِاِکَادِرِ وَاِزْهَانِیْرِ کَہْلِیْا اور نور عین یعنی اسمعیل علیہ السلام کے ذبح کرنے کا حکم صادر ہوا اور اسمعیل
 علیہ السلام حد تک کھینچنے تک نہ پہنچے تھے کہ روم عشق نئی جبین میں بر کھنچدی اور بوتہ از آتش
 میں بلا کی آگ سے اُنکو یگلا یا فلما اَسْبَاوَتْ لَہُ الْجَبِیْنِ مَنوے

شاد و خندان پیش بخش جان بہ
 بھو جان یک چشم با احد
 کہ برست خوش خوابان کشند
 سر آن را در باہد کو عشق حلق
 حد و رسی و شکست سحرست
 سوی تخت ز بہرین جای کشند
 مادر شفق ازان شمع شاد کلام
 آنچه امد و ہم نامید آن دہر

بہ بھو اسمعیل پیش سر بس
 تا بماند جانت خندان تا ابد
 عاشقان جام فرج انگ کشند
 آن سر را کہ خضر بہرید حلق
 خضر گرد و سب کشتی را شکست
 آن کسی کش جبین شاہی کش
 بچہ میلزرد ازان پیش حجام
 نیجان بستاند و صد جان دہر

منوے

جان دے خون ہو کہہ دل لہرا
 تاکہ مثل جان مستعد با احد
 جان کہ جب عشق بر کردین شمار
 بہید اس کا کچھ نہ پائے با احد
 اس کے نہی اس کا کچھ نہ پائے با احد
 اُسکو نہ پائے با احد
 اس کے نہی اس کا کچھ نہ پائے با احد

مثل اسمعیل سر آگے چکا
 خوش رہے یہ جان تیری تا ابد
 ہوئے تہین خوش عاشقان بقرار
 خضر نے کاٹا سر کے حلق کو
 خضر نے دریا میں کشتی کاٹ دی
 جس سے کچھ لیتا ہے خدمت باوٹا
 کانتا ہے طفل نو حجام سے

۱۲ ترجمہ میں جان بولا ہوں ہے رب کی طرف ۱۱۱

| | |
|--|--|
| ایم ہان لیو سے جو حق تو جان لے | وہم میں آویز نہ وہ سامان دے |
| فرمانے عشق کا دعویٰ کیا امتحان کے لئے پہاڑ اس کے آگے رکھ دئے اور تیشہ ہاتھ میں دیا اور فرمایا اگر وصال کی آرزو رکھتا ہے تو حالت فراق میں تیشہ اندوہ سے ان پہاڑوں کو پارہ پارہ کر حیب شیرین کے وصال کی آرزو اور طلبتِ مست و صحیح ہوگی اور معلوم ہوگا کہ تو عشق میں سجا ہوا ہے | |
| بگو اندھا ختن بکشاد بازو پہر خارشش کہ با آن خارہ میگرد نیاسود می ز وقت صبر تا شام ب تیشہ صورت شیرین بر آن سنگ شدی نزدیک آن صورت زانی زدی بر پای آن صورت بسی بوس | ہمے بڑید کو ہے بے ترازو یکے برج از حصارش پارہ میگرد برید سے کوہ بر یاد دلارام چنان بیند کہ مانی نقش از رنگ در آن سنگ از گہر جتے نشانی بر آوردی ز عشقیش نالہ چون کوس |

مشورے

| | |
|---|--|
| پہاڑوں کو لگا بس وہ گرانے ہر اک تیشہ میں وہ ایک برج خارہ نہ دم وہ صبح سے تا شام لبنا نصورت سے وہ جب تیشہ لگاتا پہر اسکو جانتا وہ اصل شیرین اور اس کے پانوں کو پہر چومتا وہ | مقدر کو لگا وہ آزمائے حصار کوہ سے کرتا تھا پارہ ہر اک دم یار کا وہ نام لبنا حجر میں صورت شیرین بناتا سمجھتا اپنا مذہب اس کو اور دین بنالہ گرد اس کے گہومتا وہ |
| جب شیرین کے فراق میں اس نے صرف اپنے خیال پر قناعت کی اور امتحان میں ثابت قدم نکلا اہل عالم نے اس کو سچا عاشق جانا اور اس مضمون کا مصداق مانا مَنْ يَذُقُ طَعْمَ الْبَلَاءِ يَذُقُ حَلَاوَةَ الْحُبِّ جو کوئی عشق کے بساط پر قدم رکھتا ہے اول جو کچھ اسکو عنایت ہوتا ہے وہ بلا کا تیر ہوتا ہے جو اس کی طرف رٹا کیا جاتا ہے رباعی | |
| اور لا جو محرم آن دلبر گجانہ توئی | فضا جو تیر بلائے زندگیاں توئی |
| لے ترجمہ میں نے نہ چکھا بلا کا مزہ نہ چکھی اس نے محبت کی حلاوت ۱۲ | |

| | |
|---|---|
| <p>وگر فزودز کانون جانت آتش شوق</p> | <p>نشرارہ کہ بر نیر و انزان زبانه تونی</p> |
| <p>اگر تو عاشق راز شہریگانہ بنے</p> | <p>قضا کے تیر بل کا تو ہی نشانہ بنے</p> |
| <p>جو ہر کے جان کگلخن سی تری آتش شوق</p> | <p>نشرارہ جٹکے ہراس سر تو ہی زبانه تونی</p> |
| <p>اہل عشق مجنون کو حجت اللہ فی الابرار ہے کہ تمہیں قیامت کے دن اصحاب شوق سے پہچانیں گے کہ تمہیں ہماری محبت کا دعویٰ کیا ہے اس کے کیا نشان اور علامتیں لائے ہو کہہ میں گے ابھی بشر مختصر کس لائق ہے کہ تیری درگاہ کے لائق کہہ لاسکے اسوقت مجنون کو ان کے سامنے لاوینگے کہ دیکھو یہی آدمی ہے ایک اپنے جیسے انسان کے عشق میں اس نے کیا کیا ہر سب نثرم سے سر جہ کائین گے اس آہ کریمہ میں اس مطلب کی طرف اشارہ ہے تا کہ سنی</p> <p>رؤیتہم عند ربہم پس عاشق صادق وہی ہے کہ سلطان جلال عشق تمام مشیت سے تیغ یاست کہتے جان و دل کو بیدار بنے اس کے آگے پیش کروے اور حسب تیر بل کو کہ ان قصاتے ربا کے سینہ بے کینہ کو ہر سہام اور نشانہ تیر ملام بناوے اس لئے عاشق اہل ملامت میں نہ اہل سلامت نقل ہے ایک درویش نے ایک خانقاہ میں نزول کیا خادم خانقاہ نے اس کا استقبال کیا اور اس کے قدم لئے اور کہا کہ اچھا صاحب سلامتی کے ساتھ تشریف لائے درویش نے کہا کہ مجھ جانے دے کہ میرا بہان رہنا بہتر نہیں اور صحت سے بعد یہاں خادم نے کہا کہ سوائے کہا اسنے کہ ہم کو سلامتی سے کیا کام ہے جس دن ہم نے عصای طلب کو اپنے ہاتھ میں لیا ہوا سجادہ سلامتی کو ملامت کی آگ سے اسے روز جلا دیا تھا جستجوی عشق و محبت کا وہ نالہ ہے کہ عافیت کی بنیاد کو بڑے گرا دینا ہے اور گفتگوی مودت وہ صرصر ہے کہ سلامتی کے ٹوٹنے کو ملامت کی سوائے بالکل اڑھوتی ہے اس مقصود کی ہوس ہزار ہا سلطان خزانہ مناجاتی بناوتی ہے اور اس مراد کی خواہش ہزار ہا پیران مناجاتی کو رہنما کرتی ہے</p> | |
| <p>یاد تو ز دست سابقان بادہ برنجیت</p> | <p>وزیر و پستی خون دل سلوہ برنجیت</p> |
| <p>پس تا کب خرقہ پوش سجا و نقشبین</p> | <p>کر یاد توئی بر سر جسا وہ برنجیت</p> |

قطعہ

۱۱۳ السکا حجت نہیں میں ہے ۱۱۳ چکاتے داتے ہیں سولیا اپنے رب کے پاس ۱۱۳

Marfat.com

| | |
|--|---|
| <p>برسا یا مینہ چشم سے ہے خون تاب کا بہڑکے کیانہ رہبان عذاب و نواب کا</p> | <p>پہینکا ہے تیری یاد میں بہا لہ شہاب کا تاب نے تیری یاد میں سجا وہ ہر شراب</p> |
| <p>بس کے شام جان میں اس گلزار کی بو پہنچاتے ہیں سو ہزار خار بلا اس کے جگر میں چبوتے ہیں اور جس کے حلق میں ایک قطرہ مراد کا ٹپکتا ہے میں سو ہزار نیش و رونا کامی کے اس کی رگ عینین گواتے ہیں اگر عاشق شربت جفا اور وفا میں فرق کرے یا بلا کے پہنچنے سے اپنے برو یا بستانی پنکھن ڈالے اس کو یا بان مچوری میں سرگردان کرتے ہیں ایک غیز نے فرمایا ہے کہ جس کو دیکھو کہ گرہ اس کی پیشانی پر ہے جانو کہ معبود سے ناراض ہے اور ترش روی سے کوئی مدعا حاصل نہیں ہوتا ہے رباعے</p> | |
| <p>شب تیرہ ترو در دل پر آتش ماست کار دل غم پرست محنت کش ماست</p> | <p>در عشق تو خاک کوئی تو مفرش ماست در راہ تو خون خوردن و خرم بودن</p> |
| <p style="text-align: center;">قطعہ</p> | |
| <p>میرا بستر ہے میرا مفرش ہے میرا درد و دل پر آتش ہے تیرا عاشق بہ خورم و خوش ہے دل ہی غمخوار اور الم کش ہے</p> | <p>عشق میں خاک ترے کوچہ کی شب تیرہ کہیں ہیں جس کو یہ تیرے رستے میں خون دل چیکر کار ہے عشق اس لئے اہنا</p> |
| <p>نقل ہے کہ ایک صاحب استوار قدم کوہ راہ میں قطابع الطریق کے ایک گروہ نے محنت ایذا پہنچائی تھے کہ اس کے فرزند کو قتل کر ڈالا لیکن اس شخص نے آہ ہی نکھی باوجود کہ شیاطین نے دعوت دیا کسی نے بوجہا کہ کیوں نہیں رونا اور زنا کرتا کہا کہ لَا يَرْجِعُ فِي الْغَضَبِ یعنی بادشاہ غصہ کے وقت اپنے حکم سے نہیں پرتے پس غصہ کے وقت بہ نہیں ہے کہ بادشاہ سے فرہن کروں میں عزل</p> | |
| <p>کان در غم و محنت و بلا شد قدیکہ ز عاشقی دو تا شد گویا غم عشق آشنا شد</p> | <p>ہر روز کہہ عشق بتلا شد مکن نبود کہ راست گردو ہ بگاہ شاد و نشاد ہر دل</p> |

غزل

دل عشق میں جو کہ مبتلا ہو
مکن نہیں کہ ہو و سے سدا
بیگانہ اُس سے ہو و سے ہزل

کان غم و محبت و بلا ہو
جو کہ کہ عشق میں دو تا ہو
بس کا غم عشق آشنا ہو

عشق ایک طائر ہے کہ تشبہ نہ ازل سے گناہی دنیا میں آیا ہے یہاں اندھیری رات میں
برواز کی مجال نہیں کہتا صبح خیامت کی ہوتی ہے عاشق بلاکش کو اپنے طیران کے ایک
ہی سہائی میں مقام قرب تک پہنچا دیکھا اور وہاں خطا بہ ہو گا آخر قریب اور دیکھو اور
تھلمندوں کی عقلیں حیران ہو گئی دریا سے شہود کی بہو میں لاسا غرق کر چکا کہ محبوب کو
آپ میں اور آپ کو محبوب میں گم کر دیکھا دنیا میں عشاق اُس کے ششیاق جمال میں جیتے ہیں
اور عقبی میں حصول نفا سے وصال سے آرام پاوین گے نہ بہشت کی آرزو رکھتے ہیں نہ دنیا
سے ڈرتے ہیں یہاں دل و جان کو آتش عشق میں جلا چکے ہیں اور آنکھوں کو محوش ہوا
جمال بنا چکے ہیں۔ اب وہاں دوزخ کی آگ کو ان آتش عشق کے جلے ہو وں سے کیا کام ہے
جب یہ دوزخ پر گزرین گے فریاد کر بھی کہ جلد گزر جاؤ کہ تمہارے نور نے مجھے بھادیا اور سرد کر دیا

غزل

امروز من در عشق او بر آریب ان سوختم
ای و عطار دوزخ مراد یا مترسان زاکمین
بگذاشتم جن و ملک آتش زوم در کبک
از ہفت دوزخ بر شدم در شبت حنت در شدم
من عاشق دیوانہ ام جو با ملی آن جانانہ ام
می شد جایم جسم و جان آتش زوم در این آن

دانش سوزان غم چندا لکہ نہوان سوختم
چون شمع شرب ناسخ با شیم گریان سوختم
نہ طاق ایوان فلک با چارہ آریکان سوختم
از سوز دل آہی زوم ہم این دم ہم آن سوختم
او شمع و من پروانہ ام کوئی ہویشہ سوختم
حق دیدم از عین عیان تا جلا عیان سوختم

غزل

آتش جہان سے من نری میری جان جل گیا
خوف دوزخ کارا کیا محکوا سے و عطا کہ سب
عشق کی آتش سے میری جل گئے جن و ملک

سوز غم سے جان سوختم
شمع سالی پروانہ من با شیم گریان سوختم
آسمان نوجار کان کا یہ ایوان جل گیا

| | |
|---|--|
| <p>گر کروں اک آہ دیکھو گل یہ سامان جل گیا اس شمع کا پروانہ ہوں اس جو جویاں جل گیا حق کو دیکھا ہر عیان جب جملہ عیان جل گیا</p> | <p>سات و فوج آٹھ جنت اور یہ سارا جہان عاشق دیوانہ ہوں جو ایسی صاحب خانہ ہوں ہنٹے یہ پردہ جسم و جان پہونکے یہ دونوں جویاں</p> |
|---|--|

جن لوگوں نے کلمہ محبت عشق کے رستے میں مضبوط باندھی ہے وہ دنیا اور آخرت کی طرف
میل نہیں کرتے اور فقر کے سجادہ کو آٹھ بہشت کے بدلے نہیں بیچتے نقل ہے شیخ ابو علی
دقاق قدس سرہ سے کہ فرمایا میں نے ایک درویش کو دیکھا کہ دن کی ٹوپی سر پر رکھا ہے اور کیل
کنڈ ہے پر پوجا بیٹھے کہ یہ ٹوپی اور کیل کتنے کو خریدا ہے کہا دنیا کے بدلے خریدا ہے اور
عقبے کے بدلے مجھے مانگتے ہیں یعنی تمامی تمتعات دنیا کے چھوڑ کر میں نے یہ لباس افلاس کا
اختیار کیا ہے اور ہر روز کئی بار بازار معاملہ زبونت کی خریداری اس کلام فقر کو درجات آخرت
کے بدلے خریدا چاہتے ہیں اور میں کہتا ہوں کہ تعالیٰ کے عزت و جلال کی قسم کہ اس
ماج گدا کی کوچہ بے نواہی کے خزانہ میں کہتا ہوں بغیر شاہدہ الہی کے نہیں بیچنے کا عزل

| | |
|--|---|
| <p>بجگہ ماسی بہشت از خرد نظر و شرم چنین کہ بادہ عشق تو بردار ہو شرم چونم بادہ حوزم خون سالہا جو شرم بوقت گفتن تو چون صدف نہ گو شرم کہ گزدست تو زہرست چون کر نو شرم</p> | <p>پلاس فقر کہ عشقت فکرہ بردو شرم بوقت دیدن رویت مگر ہوش ایم بہریم عشق تو خام اگر چہ ز آتش دل بگاہ دیدن تو چون فلک ہمہ چشم ہر آن سلسلہ کہ ساقی تو کی کج بلخ است</p> |
|--|---|

عزل اردو

| | |
|--|--|
| <p>مزن کو لباس خلد سے آغوش ہو میرا شراب عشق سے کنا ہی دل پہوش ہو میرا مثل خم باہ گر چہ دل پر جوش ہو میرا صدف سان تیرے سنے کو بدن گل گوش ہو میرا شہد کی طرح بی جاؤں دہن خاموش ہو میرا</p> | <p>بچھو دن گریہ اس فقر زب دوش ہو میرا جلال بارگرد کہیوں تو فوراً ہوش آجاؤ سے ابھی کجا ہوں تیرے عشق میں گواش دل سے ترے دیدار کو مثل فلک تن چشم ہو ہواؤ سے تو جس صہبا کا ساقی ہو اگر وہ زہر بھی ہو</p> |
|--|--|

نقل ہے علوف ربانی شیخ ابو الحسن خرقانی قدس سرہ سے کہ کہتے تھے ابھی ابو الحسن کے

کو خاک کر دے اور اس کی روح کو آلائش الوائش حدوش سے پاک کر دے اور اس کو ایسی ہمت عالی عطا فرما کہ وہ اپنے وجود کو فنا کر دے اور دریا سے وحدت میں اپنے تین ڈالے خطاب آیا اسے ابوالحسن بلاق شوق تو والذین جاہدوا فینا کے شاہ راہ میں لو کہ کثرت الوطاء ما زدت یقبنا کے تازیانہ سے سخت تیرگامی کرتا ہے اور شر شعلہ عشق کے جولان کے چوگان سے جیجھو و جیجھونہ کی دولت کی گیند کو خوب لیکتا ہے بجگا اپنے ان دوسٹوں کے ساتھ میں جنگا لقب تخت تہائی ہے اور میرے قرب کا آنگو کمال ماسل ہے بلکہ سے ہے فنن ما انتنا وکن من الشاکیرین اور سالک کو محنت و عشق کے رستے میں تن پھا ہے تابعدار اور دل چاہے مشاہدہ میں غرق اور روح نراب قدس سے ہرست اور سرسباب پر انہیات سے سچی دست کہ آتش عشق کے شعاع دخت و جود کے طور بنا پر چکے اور عیبر محبت و عین عشق کی بو پاؤں سے نفل سے کہ ایک بد صورت کسی صاحب جمال پر فریفتہ ہوا تھا معشوق نے از رو سے ظرافت اس سے کہا کہ اول اپنی لیاقت و صورت کو ملاحظہ کیجئے پھر میرے عشق کا دعویٰ فرما سے اس تمہیل کا حاصل ہو کہ تمہ جسے اصغر کی کیا مجال ہے کہ معالی محبت و عشق کے ناذ کا سر جو لے اور صفت کی تلوار کو نیام سے باہر نکالے اور عقیدہ و فانی گو واکرے اور فنا کی کر پر صفا کا کر بند باندہ کر مر کب بہت پر ارادہ کا زین کس کے اسپر سوار ہو جاوے اور اسکو آشنای کے میدان میں جولان دے اور دوستی کا تیر آسمان کے بالا نما سے بلند کرے لیکن مقتضای مکتب تینا وجد سمند کلام کو عرصہ مقال میں بقدر حال گام زین کیا ہے کہ عشق میں ہندوزن یعنی سنہر کی عورتوں سے تو کم نہونا جائے **شروفا سے**

مسراور عشق بازی کم ہندوزن ہماش انہ برای وہ سوار زینہ جان خوش

شرو

کم نہ ہندوزن ہو ہو تو عشق میں ایدل کہ وہ

ہونا کہ مردہ

تم علی بنی اوعلیہ السلام نے مینوع عشق کے وہ تامل فرما کر فرمایا کہ ہندوزن ہو تو عشق میں

بہ ہندوزن ہوا ہو تو عشق میں ایدل کہ وہ ہونا کہ مردہ

ہونا کہ مردہ ہونا کہ مردہ ہونا کہ مردہ ہونا کہ مردہ ہونا کہ مردہ

ہونا کہ مردہ ہونا کہ مردہ ہونا کہ مردہ ہونا کہ مردہ ہونا کہ مردہ

ہونا کہ مردہ ہونا کہ مردہ ہونا کہ مردہ ہونا کہ مردہ ہونا کہ مردہ

ہونا کہ مردہ ہونا کہ مردہ ہونا کہ مردہ ہونا کہ مردہ ہونا کہ مردہ

| | |
|--|---|
| تذکرہ المؤمنین کو باب نے نسبت میرے | ایک جو کو گرنہ بچوان ناخلف سمجھو مجھے |
| میں محبت و عشق دراز ہے اور اس کی منزلین بہت اور مراتب و مقامات اصحاب عشق پیشماہرین اکیس سے دشت قیام اور کل دریا سیاہی اور تمام پتے درختوں کے کاغذ بنجاوین اس کی تحویر کر سکیں اس لئے ان چند حروف پر اکتفا و اختصار کیا قنوی | |
| کہ گویم صد حکایت زین کلام در نیاید حال نختہ ریح غلام | صد قیامت بگذرد وین نام تمام بس سخن کوتاہ با یرو السلام |

قنوی اردو

| | |
|--|--|
| کہ گویم صد حکایت زین کلام در نیاید حال نختہ ریح غلام | سو قیامت ہی گزریا وین رہے یہ نام تمام بس سخن کوتاہ کرنا ہوں زیادہ والسلام |
| <p>یہ شعر اس لئے کہ اسم اللہ کی تصریح اور اس کے مناسبات کی تشریح میں اور اسمین سات بیان میں اور اسم اللہ کی تشریح میں کہ اسم اللہ کا لفظ مشتق ہے یا نہیں سیبویہ وغلیل اور اکثر اہل اصول و فقہاء نے نز و با کسی ہی مختار ہے کہ لفظ اللہ ذات مستجم جمیع صفات کمال کا نام اور حق سبحانہ تعالیٰ کا علم ہے اور مشتق نہیں ہے اور اس کی تحقیق دو طرح پر ہے وجہ اول یہ ہے کہ اگر لفظ اللہ مشتق ہو تو اس کے معنی کلی کے معنی کے مطابق ہونگے اور اس کا نفس مفہوم شرکت کے و قسری کو مانع نہ ہوگا اور مشتق کا فائدہ بجز شے نہیں کے کہ مشتق منہ اس کو حاصل ہوا اور کچھ نہیں ہو سکتا اور یہ بہتوں کی شرکت کے مفہوم کا مانع نہیں ہے پس اس تقدیر پر کہ لفظ اللہ مشتق ہے لفظ اللہ کا کہنا اس بات کو مانع نہیں ہو سکتا کہ اسمین اور اشخاص ہی داخل ہیں اور اس لئے کہ لفظ اللہ توحید کا موجب نہیں ہو سکتا اور ہم کو یقیناً معلوم ہے کہ لا اللہ الا اللہ کہنا توحید کا موجب نہیں ہے اس لئے ثابت ہوا کہ اللہ ایک نام ہے جو ایک ذات معین کے لئے موضوع ہے اور اللہ توحید میں سے نہیں ہے دوسری وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کلام مجید میں فرمایا ہو کہ لا الہ الا اللہ یعنی اے سماع آیا خداوند جل و علی کا نام جاتا ہے تو یقیناً شک و نام نہیں ہے اور اس آیت کریمہ میں اسم سے صفت مراد نہیں ہے والا مضمون کا کذب لازم آوے گا</p> | |

۱۱۸۔ یہ بیان ہے اس کے لئے کوئی ہمام ۱۲ فتح الرحمن کہ کی پچاتا ہے تو اس کے نام کا ۱۲ موضع القرآن

بس بالضرور اسم سے علم مراد ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ غرض اسم سے ستمی کی تشریح
 و تفسیر ہے اُس کے غیر سے۔ اور مقرر ہے کہ حق تعالیٰ کی کئی ذات کی معرفت کہا جاسکتا ہے اور
 ہے اس کا یہ جواب ہے کہ یہاں تعریف و تفسیر جمیع دہرہ درکار نہیں ہے۔ اور زعمی سے
 تفسیر کشف میں لکھا ہے کہ الہ والہ بمعنی عبادت ہے اور تعبد کو اسی نام سے مشتقاق کیا
 اس سے ہی ہی ثابت ہوا کہ وہ مشتق منہ ہے نہ مشتق لیکن فعل کا اشتقاق کرنا غیر مستحب
 باتفاق اہل عربیت اکثری نہیں ہے۔ دوسرا بیان اسم اللہ کے معنی کی ذکر میں جو اسم
 اللہ کو مشتق جانتے ہیں وہ اشتقاق میں منفق ہیں لیکن اُس کے ماخذ مختلف ہیں اور اختلاف
 کا مرجع اس اسم کی اصل ہے بعضوں نے اُس کو ولادہ کہا ہے اور ایک گروہ نے الہ اور
 ایک طائفہ نے لہ۔ اور انہیں سے ہی ہر ایک کو کسی چیز سے مشتق جانتے ہیں حالانکہ
 ولادہ کو۔ ولہ سے کہ اُس کے معنی پناہ پکڑنے اور والہ و مشتاق ہونا ہے یعنی
 یول بہ یعنی وہ کار ساز کہ مظلوم اُس کی پناہ میں داخل ہوتے ہیں اور وہ پناہ
 اُس کے اوصاف میں والہ و حیران ہیں اور وہ بند و نواز کہ مہجران نواز اُن کے
 اشتقاق میں تہجیر رہتے ہیں اور الہ کو الہیت سے مشتق جانتے ہیں کہ لغت میں
 ہے اس صورت میں الہ کے معنی ماکوۃ زمین یعنی مہجور جیسے کتاب کے معنی
 لہ کے معنی ارتفاع ہیں اور حق تعالیٰ بیش بہا مرتفع ہے مشابہت مکانات و
 محذات سے اس واسطے کہ واجب لذاتہ سوا سے اُس کے کوئی نہیں ہے۔ اور
 بحر اُس کے کون ہے اور انہی ہوت ہیں کوئی کتنا نہیں مگر وہ اول و اول
 نہیں اُس کے سوا نہیں بیان اسم اللہ کے خواص میں اسم اللہ
 کہ اسمی الہی میں سے کسی نام میں نہیں ہیں اول یہ کہ جب اللہ
 کہیں لہ باقی رہتا ہے اور معنی تمام رہتے ہیں حق تعالیٰ
 اور جو لام اول کو ہی گرا دین کہ باقی رہتا ہے حق تعالیٰ
 جو دوسرے لام کو ہی گرا دین کہ باقی رہتا ہے حق تعالیٰ
 لہ تہجد و تہجد کہ اسم کی اول لہ تہجد و تہجد کہ اسم کی اول

فواج اجمال میں مذکور ہے کہ حیوانات کی انفاس ضرور پید بھی اُنکے لئے ذکر کا حکم رکھتے ہیں اور سانس انقباض و انبساط کے ساتھ حرف ما جو ہویت کی طرف اشارہ کرتا ہے ظاہر ہوتا ہے وہ چاہین یا پناہین اور حرف ما اسم مقدس کی اصل ہے اور قصود میں فرمایا ہے کہ اسم اللہ میں اصل حرف ما ہے کہ گناہ ہے غیب فوات اور اس کی ہویت غیر معین سوا سئلے اشارہ غائب کی طرف ہے بس لام ملک کا تخصیص کے لئے اس پر زیادہ آسوا سئلے کہ تمام ملک سی کا ہے اور اسی کے لئے مخصوص ہے دوسرا لام تعریف کا وقوع نزکت کے مکان کے توہم کی نفی کے لئے پھر اس پر الف نفیم کا کہ اس کی تعظیم کی علامت ہے لائی کہ اسم تقدس تمام ہوا۔ اور ہوا اصل میں ایک حرف ہے کا وا کہ متضمن ہے شش جہت کو و الف نفس کے لئے لاحق کر دی ہے اور امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ ما کا مخرج حلق میں سب حروف کے مخارج کے آخر ہے اور وا کا سب سے اول پس یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ حادث کی ابتدا و انتہا اسی کے ساتھ ہے اور یہ لوی رومی قدس سرہ نے فرمایا ہے کہ جمعیت کی دلیل ہے فعل میں جیسے نصر وا۔ اور اسم میں جیسے ناصر و اور ما منظر ہے سر جمہ کی جب وا کے ساتھ ملے تمامی اسما و صفات کے جامع ہو گئے اور کلمہ ہو سے غیر حق دل پر خطور نہیں کرتا اور اسم اللہ کے پانچ حروف ہیں دو الف ایک مکتوب و ظاہر ہے یعنی لکھنے میں آتا ہے اور دوسرا ملفوظ و مخفی یعنی فقط پڑھنے میں آتا ہے یہ دو نون الف مکملہ عرفان میں توحید کو دعویٰ کے دو گواہ ہیں اور دو لام ہیں ایک ساکن دوسرا متحرک کہ مکملہ ملکوت اسے سکون و حرکت کے ساتھ اپنے تئیں دکھاتے ہیں اور تمامی اس کے حرف ما ہے کہ نہایت کلیات بردال ہے اور عرفان میں مسطور ہے کہ الف تعالیٰ کے انانیت کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ موجدوں کے ولوں پر اس سے تجلی کی ہے کہ اُنکے دلوں میں خلوص اور غیرت سے نصرت پیدا ہوئی اس لئے کہ جو وہ طرف توجہ ہو وہ حضرت یکتا کی معرفت کے قابل نہیں ہوتا کہ فرمایا ہے ^{تلاوت} *فَرِحَ الْفَرْدُ* اور دونوں لاموں میں سے ایک لام ساکن ہے وہ مشیر ہے عالم ملک کی طرف جس کو عالم شہادت و عالم جسم و عالم خلق ہی کہتے ہیں یعنی عالم محسوسات اور اس کا ساکن ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ یہ عالم سلسلہ تحرک عالم ملکوت سے فیضیاب ہے اور خود تصرف نہیں رکھتا اور دوسرا لام متحرک ہے

الذکر الاول من حروف الالف

وہ عالم ملکوت سے عبارت ہے جس کو عالم غیب و عالم ارواح و عالم امر بھی کہتے ہیں
یعنی وہ عالم جس کو جس نہیں دریافت کر سکتی اور برکت اس بات کی دلیل ہے کہ عالم ماکساں نہ
صرف میں ہے اور بغیر تہذیب و برات ملکوتی کے اس سے کوئی کام نہیں بن سکا چنانچہ اگر کسی نے
اسکی طرف اشارہ کرتی ہو تو صحیحاً ان کے مابین عالم ملکوت کل شے اور شیخ و فریدان میں سے
نے کہا ہے کہ پہلے لام سے جمال اور دوسرے سے جلال مراد ہے اور یہ دونوں کلمات کا
ہے اور جمال ذات کا مقام اس سے بڑھ کر ہے اس میں لام اول سے مراد ہے اور کہ جس
تعالیٰ اپنی ازلیت سے عارفوں کی ارواح پر تجلی فرماتا ہے کہ انکو غیرت سے برائی حاصل
ہوتی ہے اور دوسرے لام سے مشاہدہ جمال مراد ہے کہ خود محبوب کے اسرار پر تجلی فرماتا
ہے جس سے وہ اس کے ریاضے محبت میں غرق ہوتے ہیں اور کہا ہے کہ اس اسم شریف
کے خواص میں سے وہی خواص ایسے ہیں کہ وہ اور امور میں نہیں ہیں اور اس کی ہر
شے کو اس کی طرف نسبت کیا ہے اور فرمایا **وَلِلّٰهِ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰی وَرُوْمَةُ الْاَلْفِ لَامِ ح**
عَل کہ میں نہیں داخل ہے اس اسم میں انکو اصل کا حکم دیا ہے **عَل** اندامین اور اسموں
کی طرح اس کا ہمزہ نہیں گزرا چوتھا ای وی واکہ ندا کے حرف میں آتھیں نہیں آتی بلکہ
رہنا الف و لام کے ساتھ آتھیں چون جمع ہونا چھٹا حرف ندا کو حذف کر کے اس
کے بدلے آ کے آخر میں ہمزہ ملائے ہیں جیسے **اَللّٰهُمَّ سَمِّ اَنْتَ اَنْتَ اَنْتَ اَنْتَ** اس قسم کے
ساتھ اور ایم و امین کے الفاظ کے ساتھ ہے **اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اَنْتَ اَنْتَ اَنْتَ** اور فقیر
ہوتی ہے کہ اس کا باقی مضمون **بِاَمْرٍ مِّنْهُ** ہے **اِنَّ اللّٰهَ وَعَدَدُ اللّٰهِ اَنْتَ اَنْتَ** اس کا
اس اسم کو نگاہ رکھا ہے آدم علیہ السلام کے وقت سے حضرت خاتم المرسلین کے زمانہ تک
اس وقت تک اس بات سے کہ وہ کسی کا نام ہو **وَسَوَانِ** متغیر ہوتا اس اسم کے
ثنیہ و جمع و تصغیر وغیرہ ہیں چوتھا بیان ذکر میں حضرت رسالت
وسلم نے فرمایا ہے کہ تعالیٰ نے حدیث فرسی میں ارشاد فرمایا **اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اَنْتَ اَنْتَ**
ذَكَرْتَهُ فِي نَفْسِيْ وَاِذَا ذَكَرْتَنِيْ فِي فَلَاحٍ ذَكَرْتَنِيْ فِي تَكْوِيْنِ حَسْبٍ مِّمَّشَاةٍ اور

۱۲ ترجمہ میں ہاں جو وہ شخص جس کے نام میں ہر جان پر خیر کی ۱۲ مراد اور اللہ کے لئے ہیں نام ہاں ۱۲ ترجمہ محقق مداور

مَنْ شَكَاهُ ذَكَرَ عَنْ مَسْئَلَتِي اعْطَيْتُهُ اَفْضَلَ مَا اَعْطَى السَّائِلِينَ

اور ذمیر جینی میں مذکور ہے کہ تمامی مخلوقات اور کل موجودات انبی انبی زبانوں میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتے ہیں کہ اُسکو گوی نہیں سُن سکتا اور سمجھ سکتا مگر عالم ربانی جبکہ دل کے کان کہلے ہوں نظم

ولی داندورین معنی کہ گوش ست
کہ ہر خاری تسبیحش زبان ست

بیکر شہر پوہی درخوش ست
وہ لیل بگیش تسبیح خوان ست

نظم

ما جانے اسے وہ گوش دل کا جس کو وہ ہے
ہر ایک کا شاہی اس ذکر کو شکل زبان ہے

جسے دیکھو وہی ہر وقت ذکر کبریا ہے
تسبیح ہی فقط کل پر بیان تسبیح خوان ہے

مترجمین مذکور ہے کہ اگر اس تسبیح سے مراد لیا جائے کہ یہ جن زبان حال سے ہے

اور اس کے لفظ سے کیا فائدہ معلوم ہے و لکن لا یفقیہون تسبیحہ

مترجمین نے کہا ہے کہ اپنے کانوں سے سنا ہے کہ ایک

زبان سے حضرت ملک متعال کا ذکر کرنا تھا اور اسے ہم سے خطاب کیا ہے معنی یہ ہوسکتا

ہے کہ اللہ کو چاہئے کہ ان کی زبانیں معلوم کر سکتا۔ اور پھر اللہ تعالیٰ میں مذکور ہے کہ کل

شیء عندنا کے نزدیک ہے اور ہرگز نہ کوئی مخلوق ہے جو اللہ تعالیٰ کی حمد و تسبیح بیان کرے

ہے اور اسی زبان سے کنکروں نے حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست مبارک

پر چومی اور اس آیت کے بعد میں شہادت حضرت کی طرف اشارہ فرمایا ہے اَلطَّفْنَا لِلّٰهِ الَّذِیْ اَنْطَوْنَ

عَلَانًا لِّیَسْمِعُوْا لَہٗ حَمْدًا وَرِغْمًا وَرِغْمًا لِّیَسْمِعُوْا لَہٗ حَمْدًا وَرِغْمًا لِّیَسْمِعُوْا لَہٗ حَمْدًا وَرِغْمًا

اور تو اب ذکر کی فضیلت ہے اَفْضَلُ الَّذِیْ کَرَّمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ

اور غرض سے خلق ہوا اور بعضی کتابوں میں یہ ذکر شریف

یَا اَیُّہَا الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَلْحَمْدُ لَکَ اِلٰہِکَ اَلْحَمْدُ لَکَ اِلٰہِکَ اَلْحَمْدُ لَکَ اِلٰہِکَ اَلْحَمْدُ لَکَ اِلٰہِکَ

اور جب وہ محکو ذکر کرتا ہے تو آدھوں کے گردہ میں ذکر کرتا ہوں میں

ترجمہ میں ہے کہ جب وہ محکو ذکر کرتا ہے تو آدھوں کے گردہ میں ذکر کرتا ہوں میں

Marfat.com

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَعْلَمُونَ
 فرمایا ہے کہ لکھ لکھ اللہ ذکر تمہید ہے عوام کے لئے اور لکھ لکھ اللہ تعالیٰ ذکر توحید ہے، اور اس کے
 واسطے اور اس کلام کی خوبی کی وجہ حضرت ملک العلام کے اس کلام سے ظاہر ہے **وَاللَّهُ أَكْبَرُ**
الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ کا معنی ہے **مَعَالِمْ** اور **عَالَمٌ** کا معنی ہے **مَعَالِمٌ** اور **عَالَمٌ** کا معنی ہے
 ہے اور بعد **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ** کے اس عبارت مذکور ہے کہ اس کا مدلول ہے **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ** اور یہ ہے تو یہ ہے
 نہایت ہی گاہ بہ روز جمع ہو کر جنس الامر میں خلاق و آسمانی کی ایک اور عبارت مذکور ہے کہ
 نسبتیں غریب ہیں کہ انہوں نے ناظر بشر پر اہمیت و جوہر میں **مَعَالِمٌ** اور **عَالَمٌ** کی نسبتیں
 کی طرف جھکنے والے اور شرمندہ اور کریم ہیں اور اسی ظلمت پر ہرگز وہ جس میں **عَالَمٌ** اور **عَالَمٌ**
 حمت و کرم ہیں اور بعضی عظیم الرمت اور بعضی قاسم و قہار و **عَالَمٌ** اور **عَالَمٌ** کی نسبتیں
 جسمانیات کی دوستی کم اور انکی طرف میل قابل ہے اور بعضہ میں کوراست و استقلال کی نسبتیں ہیں
 اور انکی طبع بغیر اس کے انکے نزدیک ذلیل ہے جو انکی خلق کے عالی ہیں، انکی **عَالَمٌ** اور **عَالَمٌ**
 کہ جو کہ یہ مذکور ہوا حق ہے اور بیشک بہ احوال آدمی کے جو نفس کو ان میں اور حق تصور
 کو نظر کرے جان جاوے کہ اس کے ارادہ و رعیت و اکرامت و جود میں اس کا **عَالَمٌ**
 راہ خاص ہے اور اس کے غیر کا ایک اور ہی معنی ہے **عَالَمٌ** اور **عَالَمٌ** کی نسبتیں
 احوال اصلہ سے بغیر ہیر سکا اور **عَالَمٌ** اور **عَالَمٌ** کی نسبتیں ہیں اور **عَالَمٌ** اور **عَالَمٌ**
 ہوتی ہے کہ اخلق روید کہ **عَالَمٌ** اور **عَالَمٌ** کی نسبتیں ہیں اور **عَالَمٌ** اور **عَالَمٌ**
 سے انسان کا ایک صفت سے دوسری صفت کی طرف منتقل ہو جاتا ہے ان کے **عَالَمٌ**
 تعالیٰ نے فرمایا ہے **لَا تَتَّبِعُوا الْاَهْلِيْنَ** اور حضرت سرور انام علیہ السلام نے فرمایا ہے
يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَعَادِنُ الْاَهْلِ فِي الْاَهْلِ اور **عَالَمٌ** اور **عَالَمٌ** کی نسبتیں ہیں اور **عَالَمٌ** اور **عَالَمٌ**
 جنسیت ہی سبب قوی ہے جس پر اسم آسمانی ہی ہے کہ **عَالَمٌ** اور **عَالَمٌ**
 وہ معنی غالب ہونگے اس کو اس نام سے نسبتیں ہیں اور **عَالَمٌ** اور **عَالَمٌ**

اسے کہانی سے زانی کہ بنائے اور وہ نفس کو وہ زود ہے اور **عَالَمٌ** اور **عَالَمٌ** کی نسبتیں ہیں اور **عَالَمٌ** اور **عَالَمٌ**
 دور اس جو وہ نہیں کوئی عبود مذکور ہر غیر پاک ہونے والی ہے کہ **عَالَمٌ** اور **عَالَمٌ** کی نسبتیں ہیں اور **عَالَمٌ** اور **عَالَمٌ**

۱۲۴ اسی کان ہے انما کان سکون اور جاری ہے

ہاوست کر گیا جلد اس سے نفع پانے کا بنا برآن ضرور ہے کہ ادھی اس مناسبت کی رعایت
 کرتے تاجلہ فائدہ حاصل ہو گویند کہ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی قدس اللہ سرہ
 ہر مرید کو ابتدا میں ایک بار وچلے اس کے حال کی مصلحت کے موافق ریاضت کا حکم فرماتے
 اس کے بعد اللہ تعالیٰ کے نمانوین نام اس کے رو برو پڑھتے اور اس کے چہرہ کی طرف
 نظر کرتے اگر ان ناموں کے پڑھنے کے وقت اس میں کسی نام سے کچھ اثر نہ پانے اس کو تا
 کہ آپ یہاں سے تشریف لجائے اور بازار میں مہمات دنیاوی میں مصروف و مشغول ہو جائے
 کہ تم اس راہ کے لئے مخلوق نہیں ہوئے ہو اور جو وہ کسی نام خاص سے متاثر ہوتا اس کو
 اسی اسم کی موافقت کا حکم فرماتے اور اس کے ذکر کا امر کرتے اور یہ امتحان نہایت معقول
 ہے اس لئے کہ اختلاف نفوس اس قدر ہے کہ ہر شخص ایک حالت خاص رکھتا ہے اور جب وہ
 اپنی اسی حالت کے مطابق ذکر میں کہ اس کے حال کے مناسب ہے مشغول ہوتا ہے اور
 مراد کا قوت سے فعل میں آنا سہل و آسان ہوتا ہے اور واضح ہو کہ از کار غیر معلوم اور
 بعض مشغول و انسون غیر مفہوم جو کیا نہیں سطور و مرقوم ہیں جب اس کے الفاظ کے معنی نہیں
 ہوتے تو گناہ گریا ہی روا نہیں ہے کیونکہ کتابت الفاظ پر دال ہوتی ہے اور الفاظ صورت فرماتے
 معلوم کرتی ہیں جن میں جس عبارت میں کسی چیز پر دلالت ہو وہ محض بیجا نہ ہے اور جو دلالت ہوتی
 دلوں اس کا یا حتمی کی ہفتیں اور اس کی تحریفیں ہوتی ہیں یا کچھ اور یہ دوسرے عبارت
 ہی تھی ہے کہ خداوند جل جلالہ کے سوا غیر کے ذکر میں نہ ترغیب ہی تصور ہے نہ ترہیب اور
 ترغیب ذکر ہے ترغیب و ترہیب ہے پانچواں بیان اسم عظیم کی تحقیق میں نارباب
 لطائف نے کہا ہے کہ اللہ اسم عظیم ہے اس وجہ سے کہ توحید کی بنیاد اس پر ہے اور اس کے
 کہنے سے کافر مسلمان ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے غیر کی الوہیت کی نفی اور اپنی ذات کو
 وحدانیت کا اثبات اسی نام سے کیا ہے اور جانا ہے کہ اس کا دوست اسکے ماسوا
 سے منہ پرا کر بالکل اس کی طرف اسی نام سے متوجہ ہووے چنانچہ فرمایا ہے ^{اور} قُلِ اللّٰهُ مَدْرُ
 سِيٍّ سَلْبٍ بِنَدْوَانِ كِي سَتْكَارِي اِسِي نَامِ كِي ذَكَرْ بِرِ مَوْقُوفِ هُوِي جَانِجِي فَرَمَا يَسِي وَادَا
 اللّٰهُ كَثِيْرًا الْعَدَا كُمْ تَقْلِيْحُوْتْ ذَكَرْ كَرِيْوَالُوْنِ كِي كَمَالِ كِي سَقِيْبَتِ اِسِي نَامِ كِي ذَكَرْ كِي بَرْكِي

ترجمہ اور ذکر اللہ کا یہ ہے تاکہ تم فلاح پاؤ ۱۲

کہ فرمایا **الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَلْحَدَّ** اور ابتدا ہر چیز کی اسی سے ہے **كَيْسِرِ اللَّهِ** اور اختتام ہی
 سکا اسی سے ہے **وَأَخِرُ دَعْوَاهُمْ إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ** وحدانیت کے اقرار کی تاکیدی اسی سے ہے
 کہ **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ** و رسالت کو مکان قواعد کی نشانی ہی اسی سے ہے **فَقَدْ سَوَّلَ اللَّهُ** محققین سے
 کہا ہے کہ خدا سے تعالیٰ کا اسم عظیم اس معنی سے مقرر کرنا کہ وہ محض اس کی ذات پر بدلات مقرر
 وال ہے روا نہیں ہے بلکہ اس کے افعال و صفات و نسبت و اضافات و احکام الوہیت
 میں لگا عبارات سے عبارت ہے اسمای عظام ہیں اور عظیم کا اسم اللہ ہے بعضوں نے
 کہا ہے کہ عظمت اسم کی انکی تعریف دلالت کے واسطے سے ہے اسی لئے کہ لفظ اسم و رسم
 سے نکلا ہے اور رسم کے معنی علامت ہے اس تقدیر پر ہر اسم ہی کا معرفت یعنی تعریف کرنے
 دال ہے اور جو اسم کہ تکلمن جن تعالیٰ کی کسی تعریف کا ہے وہ اتم ہے اس لئے کہ اس کی معرفت
 اتم و اکمل ہے اس حساب سے اللہ تعالیٰ کے سارے ہی نام عظیم ہیں حضرت سلطان الدارین
 قدس اللہ سرہ الغریب سے کسی نے اسم عظیم دریافت کیا اپنے فرمایا اگر آپ مجھ کو اسم عظیم بتلاوی
 تاکہ میں اسم عظیم بتلاؤں اور بعضوں نے کہا ہے کہ دلیل ان اسم کی عظمت کی یہ ہے کہ اس
 نام اس سے زیادہ دیگر قرآن مجید میں نہیں آتا کہ گنتی ان مقاموں کی ایک ہزار اسم سے زیادہ
 ہے۔ امام محمد عزالی قدس سرہ نے مقصد الامتہ میں فرمایا ہے کہ اسم اللہ ہی حق تعالیٰ ہے
 ہے کہ جمیع صفات کمال کے جامع ہے اور وہ اسم ہر بدلت کے کام آتا کہ کون معنی
 کی اس کے احاطہ کے دائرہ سے خارج نہیں ہے اور سوائے اس کے جتنے نام ہیں ان میں سے
 مگر ان صفتوں میں سے بعضی صفات پر پس اس جامعیت کے سبب سے اس کو اسم عظیم کہا
 اور بعضوں نے کہا ہے کہ خدا تعالیٰ کے تین ہزار نام ہیں ان میں سے ایک ہزار مخصوص ہیں ان کے
 مقربین کے ساتھ اور ایک ہزار انبیاء و مرسلین کے ساتھ اور نو سو ننانوایں علی قول بعض
 پر جاری ہیں اور اب نام تعالیٰ نے اختیار فرمایا ہے چنانچہ وہ اس کے ساتھ ہے
اللَّهُ يَهْدِي لِمَنْ يَشَاءُ سُبُلًا ذَاتِ الْإِسْمِ وَأَكْبَرُ مَلِكٍ مَمْرُوبٍ وَتَبَىٰ مَرْسِيٍّ وَأَكْبَرُ
بِهِ وَاللَّهُ يَهْدِي لِمَنْ يَشَاءُ سُبُلًا ذَاتِ الْإِسْمِ وَأَكْبَرُ مَلِكٍ مَمْرُوبٍ وَتَبَىٰ مَرْسِيٍّ وَأَكْبَرُ
بِهِ وَاللَّهُ يَهْدِي لِمَنْ يَشَاءُ سُبُلًا ذَاتِ الْإِسْمِ وَأَكْبَرُ مَلِكٍ مَمْرُوبٍ وَتَبَىٰ مَرْسِيٍّ وَأَكْبَرُ
 ہے ترجمہ و دلو کہ جو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے میں **اللَّهُ** ترجمہ شریف ہے اس کے ساتھ ہے کہ اس کی تعریف
 تعریفیں اللہ کے لئے ہیں **اللَّهُ** ترجمہ نہیں کوئی معبود کے علاوہ تعالیٰ ہے **اللَّهُ** ترجمہ وہ اللہ ہے جس نے
 چھپا یا ہے اس کو اللہ تعالیٰ نے اور نہیں مطلع ہو اس پر کون بسیدہ مقرب اور اللہ کی پشیمان ہوا گیا **اللَّهُ**

کہتے ہیں اور خلقت کے حصہ میں جو اسمائے ہین انہیں سے ہیں سو نام تورات میں اور تین سو
 زبور میں اور تین سو انجیل میں اور ننانویں قرآن مجید و حدیث شریف میں مذکور ہیں اور
 جو کہ ہمت حضرت خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خیر الامم ہے اور آپ پر عنایت خدا تعالیٰ اور
 حمایت رسول کریم ہے حق تعالیٰ نے ان تین ہزار ناموں کے معانی کے مجموعہ کو تین ناموں میں کہ
 وہ بسم اللہ میں ہیں و ودیعت و امانت رکھ دیا ہے کہ ان تین ناموں کے پڑھنے اور ان کے معانی و
 تھانوں کے سمجھنے سے تین ہزار ناموں کے پڑھنے اور ان کے معانی و تھانوں کے سمجھنے کا ثواب حاصل
 ہو۔ اور ننانویں نام جو اس اُست کے ساتھ مخصوص ہیں انہیں تین تیس اُست کے ساتھ سے متعلق
 ہیں اور اللہ کے معنی میں داخل ہیں اور تین تیس رحمت ذاتیہ پر دلالت کرتی ہیں اور اسم الرحمن میں
 شامل ہیں۔ اور تین تیس دلیل رحمت و جوبہ کی ہیں اور اسم الرحیم ان کا مجموعہ ہے اور بسم اللہ میں
 ان تینوں ناموں کے داخل کرنے کا یہ فائدہ ہے کہ قاری جمیع صفات و اسماء الہی سے
 بہرہ ور ہو جاوے اور ایک قول یہ ہے کہ بندہ کے تین خال ہیں پہلی حالت یہ ہے کہ معرود
 اور جوہر کا محتاج دوسری حالت یہ کہ موجود ہے اور سبب بقا کا محتاج تیسری حالت
 قیامت کے میں ان میں حاضر ہو گا اور مغفرت کا محتاج۔ حق تعالیٰ نے ان تینوں حالتوں کا ذکر
 ان تینوں ناموں میں درج فرمادیا ہے کہ جان مجاوبن اللہ وہ ہے کہ عدم سے وجود میں لایا
 ہے اور رحمن وہ ہے کہ جس نے اسباب زندگی مہیا کئے ہیں۔ اور رحیم وہ ہے کہ قیامت
 کو بخشے گا۔ اور جنی کہے ہیں ذوالجلال والاکرام اسم عظیم سے اور حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ اپنے فرمایا ہر انطقوا بیا ذوالجلال والاکرام اسمین جلال صفات
 سلیم کی طرف اشارہ کرتا ہے اور اکرام صفات اضافیہ کی طرف اور واجب الوجوب کی حقیقت
 مخصوصہ و افضال سے پاک ہے اس واسطے یہ قول ضعیف ہے اور بعضوں کے نزدیک
 اسم سبحی اسم عظیم ہے اور ان کی دلیل یہ ہے کہ حضرت سرور کائنات علیہ السلام والصلوٰۃ
 والسلام علیہ و آلہ و صحبہ وسلم نے یہاں کہ فرمایا کہ قرآن مجید کی آیات میں کوئی آیت زیادہ بزرگ ہے اپنی نے عرض کیا
 کہ اللہ ذکر اللہ الا تلو ان لفتیس مر آپ نے فرمایا گوارا ہو تجکو دانش اموا بالمتذکر

کے ترجمہ صاحب بزرگی اور انعام کا ہے پکارو کہ اور صاحب بزرگی اور انعام کے ترجمہ زندہ ہو سب کا نام رکھو والا ہے

ظاہر ہے کہ حی و ذراک افعال ہے اور اسمین کثرت تفضیف اور قیوم کے معنی یہ ہیں کہ وہ ذاتی ذات سے قائم ہے اور اپنے غیر کا قائم کرنے والا ہے پس اس کا مفہوم ہی سلب و اضافت ہے اور یہ دونوں صفتیں اسمِ عظیم کی نہیں ہو سکتیں اس لئے یہ قول ہی تخیل ہے۔ اور ایک گروہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سارے ہی نامِ عظیم و مقدس ہیں ان میں سے ایک کو اسمِ عظیم نہیں کہہ سکتے اس لئے کہ یہ وصف دوسرے اسم کے نقصان کا مستلزم ہے اور وہ باطل ہے اس قول کی تفسیر بھی ظاہر ہے اس واسطے کہ ثابت ہو چکا ہے کہ اسمانہ قسم کے ہیں اور اسم ذات اشرف و عظیم ہے چھٹا بیان ہبات کی تحقیق میں کہ اسم عین سہمی ہے بالغیر سے اس مسئلہ میں متکلمین کا اختلاف ہے ہجین کہ اسم عین سہمی ہے یا غیر سہمی اشعر یہ و کریمہ و حسیہ کہتے ہیں کہ اسم نفس سہمی اور غیر سہمی ہے اور معتزلہ اسم کو غیر سہمی اور نفس سہمی مانتے ہیں اور امام محمد بن زبیر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہمارے نزدیک مختار یہ ہے کہ اسم ان دونوں کا غیر سہمی ہو جائے کہ چاہے اسے کہتے ہیں کہ اسم عین سہمی ہے یا غیر سہمی اسم و نسبت سہمی کا معلوم کرنا ضروری ہے اور حکم ان کا بیان کیا جائے پس مراد اسم سے لفظ عین ہے واسطے ذات ناموں کے اور تھمید عبارت سے لفظ عین سے مراد کرنے سے ذات میں کہنے کے اس کی شناسائی اور تھمید کی طرف سے ہمارے اور اہل بیت کے دلائل کے معنی مانع کو فقہ دار روئے ہے اور مراد نفس سہمی سے وہ ہے کہ ذات سہمی اور سہمی دونوں اور علی بن ابی طالب کے لئے وہ نام مقرر کیا ہیں اگر مراد اسم سے وہ لفظ ہنگ عبارت سے مراد اسم سہمی اور سہمی سے مراد اس کے لئے ہے اور مراد اسم سے نفس سہمی ہے تو بیشک اور اشرف و اسم سہمی ہوتا ہے اور اسم سے اس لئے کی ذات ہے اور سہمی سے ہوا وہی ذات مراد ہے تو اس کے لئے بھی ہوتا ہے اور ہوئے کہ اسم وہی اسم سے ہے یعنی ذات سہمی میں ذات سہمی اور یہ قول بعض حضرات سے ہے۔ دوسرے یہ کہ لفظ سہمی لفظ کہتے ہیں جو معنی پرہیزگاری اور غیر ہنگاری ہے۔ البتہ اس معنی کو نام سے اور اس غیر ہنگاری سے اسم سہمی ہو گیا ہے۔ اور یہ اسم سہمی سے سہمی اور ایلیں اس کو کہ اسم عین سہمی نہیں ہے بلکہ سہمی کے اس قسموں میں سے عدم یعنی سلب ہی بن اور وہ ہوا۔ اور اس کے ساتھ ہوا جو کہ باوجود یکے بعض نام صرف نفی ہے و ہوا۔ اور یہ ہوا جو ہے جس کا اسم

معین وضع نہیں ہوئے ہیں موجود ہیں اور انکے نام معدوم ہیں پس ہر ایک اسم و سہمی ایک کے وجود بغیر دوسرا ثابت ہے یہی معنایرت کے معنی ہیں تیسری دلیل یہ ہے اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ایک اسمی کے لئے ہی نام ہونے میں جیسے اسمای مترادف اور کبھی اس کا عکس ہوتا ہے جیسے اسمای مشترکہ جو بھی دلیل یہ ہے کہ اضافت اسم کے معنی یعنی مسموم کی طرف اور اسمی کی نسبت اسم کی طرف ہمیشہ معنایرت کو لازم کرتی ہے پانچویں دلیل یہ ہے کہ اسم او ازین موضوع ہیں اسمی کی تعریف کے لئے اور اصوات اعراض ہیں اور باقی نہیں رہتیں اور اسمی باقی ہے چھٹی دلیل یہ ہے کہ جب آگ اور برف کا لفظ کیا جاتا ہے سُنہ میں نہ گرمی آتی ہے نہ سردی جو بھی کے صفات ہیں اور اسمین موجود ہیں اگر اسم عین بھی ہوتا تو اس کی صفت ہی اسم میں پائی ہوتی اور ظاہر ہے کہ ایسا نہیں ہوتا اساتوہین دلیل یہ ہے کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہر وہ ^{سَلَا} ^{الذَّسَاءُ الْحَسَنَى قَادَعُوهُ بِهَا} اور سلو حکم دیا ہے کہ دعا کرین اور اس کو بخاریں اور کالہ سمون کو بتایا اور خدای تعالیٰ مدعو ہے اس سے ظاہر ہو گیا فرق و معنایرت جو ذات دعو اور اسم کے درمیان ہے کہ دعا کالہ ہے اور جو اسم کو عین بھی کہتے ہیں انکی دو دلیل ہیں پہلی دلیل یہ ہے کہ حق سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا ہے ^{بِأَنَّكَ إِذَا سَمَّيْتَ رَبَّكَ} اور ظاہر ہے کہ تبارک و تعالیٰ اس کی ذات ہے نہ حرف و صوت کہ ہمارے منہ سے نکلتے ہیں دوسری دلیل یہ ہے کہ شرع شریفین مقرر ہے کہ جب کوئی مرد اپنی عورت کو اس کا نام بیکر مثلاً اگر اس کا نام زینب ہے تو یوں کہے زینب کو طلاق ہے تو اس صورت میں زینب کی ذات پر طلاق و مخرج ہوتی ہے نہ صرف اس کے نام پر اگر نام اسمی کا غیر ہوتا تو اس پر طلاق نہ واقع ہوتی پہلی دلیل کا جواب یہ ہے کہ جس طرح ہم نامور ہیں کہ ذات باری تبارک و تعالیٰ کے تشریح کا اعتقاد اپنے دل میں رکھیں اسی طرح ہم نامور ہیں اور بزاد ہی اسی کا متقاضی ہے کہ اس کے تشریح اسار کے ہی معتقد اور دوسری دلیل کا جواب یہ ہے کہ لفظ زینب کے معنی زینب کی ذات ہے کہ اس کو اس لفظ سے تعبیر کرتے ہیں اس لئے اس کی ذات پر طلاق واقع ہوتی ہے نہ لفظ بیکر اگرچہ لفظ ذات کا غیر ہو سائوان بیان سبب کی تحقیق میں کہ سبب ذات مقدس حق تعالیٰ کا کوئی نام ہے یا نہیں ہو

۱۲۸ ترجمہ معراج المؤمنین سے ۱۲۸ مسئلہ ترجمہ بزرگ ہے تیرے رب کا نام ۱۲

علماء و اکثر حکماء یہی مذہب ہے کہ بحسب ذات مخصوصہ مقدسہ حق تعالیٰ کا کوئی نام نہیں ہے
 اور بعضی حکماء اس کے اسکان کی طرف گئے ہیں عدم اسکان کی یہ دلیل ہے کہ ہم بندے کے
 جب اپنی عقلوں اور فہموں کو خدایے تعالیٰ کی معرفت کی طرف متوجہ کرتے ہیں تو اپنی عقلوں
 میں ان چار چیزوں کے سوا اس کی معرفت سے اور کچھ نہیں پاتے اول علم اس کے
 ہونے کا دوسرے علم اس بات کا کہ اس کا وجود (دوامی) ہے یعنی ہمیشہ ہے اور
 ہمیشہ ایک قیاس سے اس کے جلال کی صفتوں کا علم جس کو عبارات سلیبہ کہتے ہیں
 چوتھے اس کی صفات الہام کا علم یعنی عبارات اعجازیہ اور ثابت ہے کہ اس کی ذات
 مقدس ایسے ان چاروں سے سوا ہے اس لئے کہ تحقیق ذات اس جل و علا کی موجودگی
 سبب اختلافات کا غیر ہے اس ذات مقدس کی صفت بلیک آدمی کو نہیں معلوم ہو سکتی ^{لہذا}
 الذی یخبر عن رادرا کہ عَقُولُ الْعُقَلَاءِ اور بالقرین بحسب ذات اگر خدای تعالیٰ
 کا کوئی نام ہی ہو تو اس کی وضع سے ہی فرض ہوگی کہ اس کے ذکر کے لئے یہ نام و صفت
 کیا ہے نہ یہ کہ جسے کی تعریف کے لئے وضع کیا گیا ہے اور جب یہ ثابت ہو جائے کہ اس
 کو اس کی تحقیق معلوم نہیں ہو سکتی اسکی ذات کے لئے کوئی نام وضع ہوا ہی نہیں
 ہے پس بحسب ذات مخصوصہ حق سبحانہ و تعالیٰ کا کوئی نام نہیں ہے لیکن اس کی حقیقت
 علم کی معرفت کے بہت سے لوازم ہیں۔ و الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام
 علی سید المرسلین و علی آلہ واصحابہ اجمعین۔ چنانکہ بلال رحمہ اللہ میں فقط

سے قراب ہیں بلکہ وہ کہ عاجز ہے جس کے دریافت کرنے سے عقلمندوں کی

پہلا عنوان تمام ہوا بفضلہ و کرمہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

دوسرا عنوان فرشتوں پر ایمان لانے کے بیان میں اور اس میں ایک معنی ہے اور اسمیات بیان میں پہلا بیان فرشتوں پر ایمان لانے کے اعتقاد کی تحقیق میں اور کتابوں و رسولوں پر ایمان ملائکہ کے مقدم کرنے میں۔ واضح ہو کہ ملائکہ پر ایمان لانے کو کتابوں اور رسول کے ایمان لانے پر اسلئے مقدم کیا ہے کہ فرشتے سبب اور واسطہ ہیں انکے نازل کرنے کا اور سبب مقدم ہونا ہے سبب پر اور رسولوں سے ملائکہ وجود میں مقدم ہیں اسلئے الفاظ میں یہی انہیں مقدم کیا تا وجود لفظی وجود حقیقی کے مطابق ہو اور فرشتوں کے باب میں چار چیزوں پر اعتقاد کرنا چاہیے اول ایمان انکے وجود پر کہ فرشتے موجود ہیں اور انکی ماہیت و حقیقت پر بحث و غور کرنی ایمان میں داخل نہیں ہے لیکن تہوڑا سا اس کا ذکر کیا جاوے گا انشاء اللہ تعالیٰ و دوسرے ایمان انکی عصمت و طہارت پر کہ معصوم ہیں گناہ و نافرمانی ان سے مرکز نہیں صادر ہوتی جس کاموں پر امور ہیں بے تاخیر بحال اسلئے کہ فرشتوں نے فرمایا ہے لَا یَعْصُونَ اللّٰهَ مَا أَمَرَهُمْ

وَلَا یَعْلَمُونَ مَا یُؤْمَرُونَ۔ تیسرے اس بات پر ایمان لانا چاہیے کہ فرشتے واسطہ ہیں درمیان حق تعالیٰ کے اور بشر کے اور انکی زمین ہیں کہ انہیں سے ہر قسم کی عالم برائی ایک قسم ہوں گے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَالصّٰفٰتِ صَفّٰتِ الذّٰرِجِیْنَ نَجْرًا و فرمایا انکے رسالت عرفا وَالْعَاصِفٰتِ عَصْفًا چوتھے اس پر ایمان لانا کہ حق سبحانہ نے انکے واسلئے پیغمبروں پر کتابیں نازل فرمائی ہیں جیسا کہ فرمایا ہے لَقَوْلِ رَسُوْلِیْ کَرِیْمٍ پس فرشتوں پر ایمان لانا جیسی تمام ہوگا جب ان چاروں چیزوں پر ایمان لاوے ایسی ہی امام فخر الدین رازی قدس سرہ نے مفاتیح الغیب میں فرمایا ہے دوسرا بیان ملائکہ علیہم السلام کی کیفیت کے ذکر میں ارباب شرع کے نزدیک علمائے اہل سنت و حکمائی ملت کا یہی اعتقاد ہے کہ ملائکہ علیہم السلام جہام لطیفہ ہیں ہوائیہ اور اشکال مختلفہ کے بدلنے پر قادر ہیں نہ اپنی قدرت و تصرف سے بلکہ خدای عزوجل کی قدرت سے اور اسلئے کہ انکے جسمیں نہ وہ مرد ہیں نہ عورت اور نہ اپنی

اسلامی اور مسیحی عقائد میں فرق ہے جو کہ فرشتوں کی صفات و احوال سے مراد ہے اور انکے احوال سے مراد ہے جو کہ فرشتوں کی صفات و احوال سے مراد ہے

۱۵ ترجمہ اور نہیں نافرمانی کرے اللہ تعالیٰ کی اس چیز میں کہ انکے جسمیں نہ وہ مرد ہیں نہ عورت اور نہ اپنی
 میں ۱۲ صفحہ ۵۵۵ ترجمہ بے شک وہ کلام ہے جسے ہونے لڑک کا ۱۱

اصلی صورت میں آدمیوں کو نہیں دیکھائی دے سکتے اور بعضی پتھروں کو دیکھائی دے سکتے ہیں اور انہیں سے ہر ایک کے لئے مقام مقرر ہے کہ اس سے کچھ نہیں کر سکتے چنانچہ حضرت ابراہیم نے بلقان خیر انکی طرف سے فرمایا ہے **وَمَا يَكْفُرُ إِلَّا كَمَا مَقَامُهُمْ فِي النَّارِ** جیسے بیان ملاکہ علیہ السلام کی کیفیت کے ذکر میں حکما کے نزدیک حکم کفتم میں کہ درشتی جو ہرگز اور حواس بشر سے پوشیدہ ہیں اور وہ تو ہر قسم پر ہیں **أَمْ تَشْرِبُونَ لِسَامِ بْنِ يَدُومَ بْنِ** اُس کے یا نہ موثر و نہ دیر پہلی قسم کو حکما تصور کیے تو ہیں اور اس پر شرح مبارک اور اس پر شرح قسم و وفود پر شرح ہے **بَلَّغُوا لِقَوْلِهِمْ** کہ اجرام فلکی سے انسانی قہر کو مستلزم ہے اور اس سے سفلی کہ عالم عنصری کی تشریح کرتے ہیں **عَلَوَاتِ كَوْكَبَاتِهِمْ** مگر پہلے میں اور اس پر شرح ملاکہ سماوی اور سفلیات کو اگر وہ بساط عنصری اور انواع کائنات کی تشریح کر سکیں تو انہیں ارضی یعنی زمین اور جو اشخاص بزمی کی تشریح کر کے **بَيْنَ أُنْكَافِئِمْ** دیکھتے ہیں جیسے نفوس ناطقہ انسانی۔ اور قیسری قسم ہی وہ طرح پر ہے ایک چیز بالذات اور اس پر بیان کہلائے ہیں **وَمِنْ سُرِّ الْبَلذَاتِ** اور یہ شیاطین ہیں اور انہیں سے جو خیر و شر و نوری کی استی اور کہتے ہیں **كِرْوَجِنِ كِرَامِ** سے مشہور ہیں کلام حکما سے ظاہر ہے کہ زمین و شیاطین نفوس بشری ہیں کہ انکی بدنوں سے مفاہیت کر سکتے ہیں اور عام شکل میں جو ہر موجودہ افعال نہیں ہیں وہ کہتے ہیں کہ ملاکہ واجنہ و شیاطین اجسام طبعیہ ہیں کہ اشکال مختلفہ کے شکل یعنی تبدیلی صورت پر قادر ہیں **چوتھا بیان** **فَلَمَّا مَلَكَ مِنْ جَنَّتِمْ** میں تو شیطان سے ہیں **لَا يَأْتِ كَمَا يَأْتِي الْخَلْقِ** میں سے ملاکہ ہی ایسا کہ وہ ہیں **زَكَوَّةٌ وَوَالِدُ كِرْوَالِ** اہل طبیعت میں نامور ہیں حکام کے اور نفع کے لئے ہیں **فَأَرَادَ أَنْ يَنْزِلَ** انہیں موت جاری ہے جب مدت مرگ کسی کی انہیں سے پوری ہوئی تو وہ اپنے اس کو مار ڈالتا ہے اور اس کی جگہ اور نقشہ پیدا کرتا ہے اور اس کے ساتھ **فَلَمَّا مَلَكَ مِنْ جَنَّتِمْ** کو پتھروں کو پتھروں کے پاس ادا سے رسالت کے لئے **فَلَمَّا مَلَكَ مِنْ جَنَّتِمْ** اسے ایسا کہ وہ ہیں **وَمِنْ سُرِّ الْبَلذَاتِ** دوسرے گروہ پر رسول نہیں بنایا اور یہ اس لئے کہ آدم کے پتھروں کے جنوں کو توحید کی ہے اس طرح آدم سے پہلے فرشتوں کے نہیں کی **پانچواں رسالت** ملاکہ

کے گروہ ہوں اور ان کے اصناف اور انکی کثرت ذکر میں فرشتوں کے لشکروں کی گنتی تو سوا
 حق سبحانہ کے اور کوئی جانتا ہی نہیں ہے جیسا کہ لہجے کلام قدیم میں فرمایا ہے وَمَا يَكْتُمُ
 صُورًا مِثْلَ مَا كَتَمْنَا لَكَ لَكِنَّا لَمَنَّمُ الْإِنسَانَ لِيَفْهَمُنَا كَلِمَاتِهِ وَلَسَوْفَ يَعْلَمُ
 كَثْرَتَهُ وَأَنَّ كَلِمَاتٍ كَمَا حَالَ اس طرح رقم کیا ہے کہ ملائکہ علیہم السلام کے سات گروہ ہیں
 اول طائفہ مہیمہ کہ جلال الہی کے شہود میں حیران و مستغرق ہیں آدم علیہ السلام کے پیدا ہونے
 کی ہی انکو خبر ہوئی اور نہ انکو انکے سجدہ کی تکلیف دی گئی دوسرا گروہ حجاب بارگاہ انوار
 کا اور بوفیض ربوبیت کے وسایط ہیں انکی صفت اول میں روح عظیم ہے اور صفت اخیر میں
 روح القدس ہے جس کا نام جبریل علیہ السلام ہے اور ان دونوں گروہوں کو کروبیان کہتے
 ہیں پھر افرقہ حملہ عرش مجید کا ہے جو تھا مجموعہ اہل ملکوت اعلیٰ کہلاتا ہے پانچواں
 اہل ملکوت سفلی اور ان دونوں طائفوں کو روحانیات کہتے ہیں چھٹا لشکر سفرہ و برہ کا
 نام ہے کاراجا نام ہے یہ جو کتاب میں مازل ہوئی ہیں انکے کاتب ہیں ساتواں گروہ انور
 کا ہے کہ اوپر کے اقوال و افعال کو لکھتے ہیں یہ انکی قسموں کا بیان ہوا اور کثرت کباب
 اور فرمایا ہے انہی ہی آدم سے حیوانات بری دس گنے ہیں اور ان دونوں سے جن
 جن گنے ہیں ان سب کے مجموعہ سے طیور دس گنے ہیں اور ان ساروں سے جو بیان
 ہوئے حیوانات بحری دس حصے زیادہ ہیں اور یہ سب ملکر ملائکہ ارضی کا دسواں حصہ ہے
 پھر اس ساری مخلوق کا مجموعہ آسمان دنیا کے فرشتوں کا عشر ہے اور آسمان دنیا کے فرشتے
 اور زمین کی سب مخلوق اکٹھی ہو کر دوسرے آسمان کے فرشتوں کا دسواں حصہ ہے اسی
 طرح اور ان سب سے یہ مجموعہ تیسرے آسمان کے فرشتوں کا عشر اور یہ سب چوتھا آسمان
 کے فرشتوں کا عشر اور یہ کل پانچویں آسمان کے فرشتوں کا عشر اور بہرہ سارے چھٹے
 آسمان کے فرشتوں کا عشر اور یہ سب ساتویں آسمان کے فرشتوں کا عشر ہے اور
 ساتویں آسمان کے فرشتے اس کے بعد سے مل کر کسی کے فرشتوں سے بہت ہی کم
 ہیں اور ملائکہ ارضی اور یہ سب ملکر عرش عظیم کے ایک سداوق کے فرشتوں کا دسواں حصہ
 ہیں اور عرش کے چھ لاکھ سداوق ہیں پھر ان کل سداوق کے فرشتے اور وہ چونتواں

اور ان سب سے یہ مجموعہ تیسرے آسمان کے فرشتوں کا عشر اور یہ سب چوتھا آسمان کے فرشتوں کا عشر اور یہ کل پانچویں آسمان کے فرشتوں کا عشر اور بہرہ سارے چھٹے آسمان کے فرشتوں کا عشر اور یہ سب ساتویں آسمان کے فرشتوں کا عشر ہے اور ساتویں آسمان کے فرشتے اس کے بعد سے مل کر کسی کے فرشتوں سے بہت ہی کم ہیں اور ملائکہ ارضی اور یہ سب ملکر عرش عظیم کے ایک سداوق کے فرشتوں کا دسواں حصہ ہیں اور عرش کے چھ لاکھ سداوق ہیں پھر ان کل سداوق کے فرشتے اور وہ چونتواں

تو اسے تعالیٰ کا حکم نہ ہو تو تمام جہان کے پہاڑوں کو ایک ٹھھی میں اور باقی جہان کو دوسری ٹھھی میں لے
 سکتے ہیں۔ اور حضرت شیخ الشیوخ نے اسی رشف الصلح میں واہب بن منبہ رضی اللہ عنہ کی روایت
 سے نقل کیا ہے کہ عرش کے اٹھانے والے فرشتوں کا طول دو لاکھ سترہ ہزار برس کی راہ ہے اور انکی قدم
 کے نیچے سات ہزار برس کی راہ ہے اور انکی گنتی کسی مخلوق کو نہیں معلوم جب عرش کا اٹھانا چاہتے ہیں
 اسے کہتوں کے بل بٹہ جاتے ہیں اور عاجز ہو جاتے ہیں تعالیٰ کلمہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ
 انکو یقین داتا ہے اسوقت حق جل وعلا کے عرش اعلیٰ کو اٹھاتے ہیں اور کھڑے ہوتے ہیں اور عرش
 مجید کو اپنے کندھوں پر رکھتے ہیں اور انکے پاؤں ساتویں زمین کے نیچے پانسو برس کو سستے
 پر ہوا کے اوپر رکھے ہوتے ہیں اس کلمہ کے پڑھنے سے ایک ساعت باڑ نہیں رہتے ہیں **لا اله الا
 اللہ والاعلیٰ والاعلیٰ الشہید الرفیع** اور ہر کلمہ کے بعد مومنین و مومنات کے لئے استغفار
 کرتے ہیں ساتھ انکی بیان فرشتوں کی عصمت اور انکی فضیلت کے ذکر میں عام مومنون پرانے
 انبیا علیہ السلام کی تفصیل کے بیان میں فرشتوں پر واضح ہو کہ فرشتے خدا تعالیٰ کی نافرمانی
 معصوم ہیں اگر خدا تعالیٰ کی طرف سے عصمت ہوتی انکا نافرمانی کرنا ممکن تھا اس لئے کہ وہ
 امر بھی گئے ساتھ ممکن ہیں اور کسی شخص کو ایسے کام کا حکم کرنا کہ اس کا کرنا ممکن نہ ہو اور اسے
 کام سے منع کرنا کہ اس کا کرنا ممکن نہ ہو حکمت سے بعید ہے اور امر و نہی اسکا نیکو نیکو عذاب
 کا باعث نہیں ہو سکتا اور اس پر دلیل ہے اور ملائکہ اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ ہیں اور انکی فرشتے
 و جبرائیل اور رسول و پیغمبر فرشتوں کے رسولوں سے افضل ہیں اور رسل ملائکہ عام مومنون سے افضل
 ہیں اور عام مومنون سے افضل فرشتوں کو افضل میں اور فرشتے کسی وقت خدا تعالیٰ کی عبادت سے ہٹ کر
 ہو گئے اور انکے لئے **مَنْ شَاءَ مِنْكُمْ فَاَنْتَ عِبَادَةُ اللَّهِ** اور ہمیشہ محسباً تہ و تعالیٰ کے ذکر و تہنوت
 میں ہیں اور جب انکی کام کا حکم ہوتا ہے تو اس کام میں مصروف ہوتے ہیں لیکن جب تک اس کام
 کو کرنے میں کوئی مصلحت ہے انکے پاس رہتے اور جو کام فرشتوں سے لئے جاتے ہیں وہ بہتر ہیں
 عرش بظلمت میں ہوتا ہے اور اس کے گرد و صفت مانند کھڑے رہا اور ذکر کرنا وغیرہ وغیرہ اور
 فرشتوں کے دو گروہ ہیں ایک رحمانیہ یعنی انکے رحمت دوسرے کر و بیان یعنی فرشتگان عذاب اللہ علیہم
 انکے نہیں ہوتا اور نہ قوت ہے اگر اللہ کی مدد سے **۱۲** نہیں ہوگی معبود مگر اللہ صاحب عرش بزرگ حمد کے گنی اور نوحا

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تیسرا عنوان کتابوں پر ایمان لائے ہیں اور اس میں ایک معنی ہے اور اس میں سات
 بیان میں پہلا بیان کتابوں کی وحی ہونے کے ذکر میں جمع تعالے سے اپنے پیغمبروں
 پر جو کتابیں نازل فرمائی ہیں وہ حق سبحانہ تعالیٰ کی وحی ہیں کرامت و سحر و القامیٰ شیطانیہ
 نہیں ہیں اور سب کتابوں میں افضل قرآن شریف ہے کہ وہ طاقت کے اس میں تصدیق
 کرنے اور تغیر و تحریف کرنے سے محفوظ ہے اور اس میں ہے آیات معجزات و معجزات پر
 اور آیات معجزات اس کی آیات مشاہدہ کی کوہوں والی ہیں اور سب بیان سب کتب میں
 کے حق ہونے میں جتنی کتابیں اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائی ہیں سب میں ہیں اس کا قبول
 کرنا اور اس کے حکم پر عمل کرنا اور اس میں ہے اس میں ہے اس میں ہے اس میں ہے اس میں ہے
 قبول کرنا اور متابعت اس کی فرض ہے سو اس میں ہے اس میں ہے اس میں ہے اس میں ہے
 یہ کہ وہ معجزہ ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور اس میں ہے اس میں ہے اس میں ہے اس میں ہے
 نسخ و تبدیل سے منزہ ہے دوسرے وہ اللہ کی طرف سے ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بننا ہوا ہے اگر کوئی کہتا ہے کہ وہ اس میں ہے اس میں ہے
 السلام کی طرف اصناف کیا ہے اس میں ہے اس میں ہے اس میں ہے اس میں ہے
 جبریل کا کلام ہے اس کا یہ جواب ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس میں ہے
 سے اس کو حاصل کر لے یا سنا ہے اس کو رسول کریم سے اس میں ہے اس میں ہے اس میں ہے
 نازل ہوا ہے یعنی اس کو لایا ہے جو کہ جبریل علیہ السلام کے پاس ہے اس میں ہے اس میں ہے
 طرف اصناف کی گئی تیسرا بیان اس بات کے ہے کہ اس میں ہے اس میں ہے اس میں ہے
 معجزہ سے اور معجزہ وہی ہوتا ہے کہ سب سے خدا تعالیٰ کے کلام کی تاثیر ہے اس میں ہے
 کے اعجاز کا عقائد ہی واجبات سے جو اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس میں ہے
 رو تک کسی نے قرآن مجید میں سے کچھ نہیں کہا اور اس میں ہے اس میں ہے اس میں ہے
 ظہور و اسلام کے زمانہ میں تھا ویسا ہی اس میں ہے اس میں ہے اس میں ہے اس میں ہے
 اس میں ہے وہ کلام ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا

انہوں نے کہا اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَالَّذِي كُوِّنَ لَلْكَافِرَاتِ لِيَخْفَوْنَ عَنْهُنَّ
 کہ ہم ہیں اس تعالیٰ کی سب کتابیں قییم ہیں اس لئے کہ وہ سب حق تعالیٰ کا کلام ہے اور کلام
 حق تعالیٰ کی قییم ہے اور ان میں اس کی قییم ہیں پس کتابیں قییم ہوئیں اور ناموں کے تعدد کا سبب
 یہ ہے کہ ان کے جواہر ہونے سے ناموں میں تغیر ہوا جیسے عربی میں اسکو قرآن کہتے ہیں اور
 عبرانی میں توریت اور سریانی میں انجیل اور ایس طرح اور کتابیں اور اہل سنت والجماعت کا یہ
 ہے کہ ہر کلمہ میں کلام الہی ہے جو قائم بالذات ہے اور عبارات مختلف جہز بانوں اور مکانوں
 اور نگوں مختلف کے سبب سے واقع ہوئے ہیں حرفوں اور آوازوں میں وہ اسی کلام قدیم
 پر ہوا اور خیالہ والا ہے کہتے ہیں کہ کلام اس کا صوت و حرف ہے اور یہی قائم ہے اس کی
 اور اس کے ساتھ اور قییم ہے اور معتزلہ کے نزدیک کلام اس کا صوت و حرف ہے مگر وہ بن روئے
 اس کے ساتھ ہے اور یہ طریقہ اہل سنت والجماعت وارد ہوتا ہے کہ ان حرفوں کی قیامت کا
 ذکر ہے ہر زبان میں جو جو ہیں کافر نہیں ہوتا اور حال یہ ہے کہ کافر ہو جاتا ہے جب کہ وال
 کے دلوں کی قیامت کا انکار کر اور کہتا ہو اور ذکر ہمیشہ مدلول پر ڈال ہوتا ہے اسی وال
 کے مدلول کا انکار لازم آتا ہے اور اس الزام سے کافر ہو جاتا ہے پانچواں بیان
 کتابیں تعداد میں نہیں ہیں اللہ تعالیٰ کی کتابوں کی گنتی دلیل قطعی سے ثابت نہیں ہوتی جو
 اس کے لئے کافی ہے اور اول مرتبہ حضرت موسیٰ پر دوسرے زبور حضرت داؤد پر تیسرے
 حضرت عیسیٰ پر چوتھا قرآن شریف حضرت محمد مصطفیٰ پر صلوة اللہ علیہم جمعین اور یہ جو مرتب
 ہے اس کے بعد اور اس کے بعد ہیں پانچ حضرت شیث بر اور تیس حضرت ادریس پر اور ہیں حضرت
 موسیٰ پر اور اس کے بعد ہے ثابت نہیں ہوا پس اولیٰ ہی ہے کہ گنتی صحیح نکرین اور سب
 کتابیں بیان میں ہیں چنانچہ بیان ناسخ و منسوخ کے بیان میں کلام اللہ میں ناسخ و منسوخ
 کے بارے میں ہے کہ یہ ہے اور وہ یہ ہے کہ خدا سے تعالیٰ ایک حکم فرماتا ہے
 کہ تم میرا حکم نہ مانو جس کے سبب سے پہلا حکم معمول بہ نہیں رہتا ہے جیسا کہ فرمایا
 اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَالَّذِي كُوِّنَ لَلْكَافِرَاتِ لِيَخْفَوْنَ عَنْهُنَّ
 یعنی پہلے مشرکوں کو

Marfat.com

اس کے بعد ہے اور اس کے بعد ہے ثابت نہیں ہوا پس اولیٰ ہی ہے کہ گنتی صحیح نکرین اور سب

اعراض کرنے اور لڑائی کرنے کا حکم دیا پھر اس کو غصہ نہ فرمایا اور لڑائی کا حکم دیا اور فرمایا کہ اگر تم نے
 امر و نہی میں ہوتا ہے چیزوں میں نہیں ہوتا کہو کہ چیزوں میں نسخ ہوگا مگر یہ نسخ ہونا ہے اور اس کا
 جائز نہیں ہے اور احکام کے نسخ کرنے میں ہی مکاتیب میں کہا کہ اگر نیک بندہ اور نیک بندہ کے ساتھ
 یا وہ جانتے ہیں جن کو ملہم ارشاد نے دانا کیا ہے چنانچہ بعضوں نے کہا ہے کہ اگر اس کے پاس
 یہ ہے کہ بوقت پہلا حکم ہوا تھا اس وقت کے بندہ ان کی مصلحت اسی حکم میں ہے اور دوسرے
 وقت کے بندہ ان کے لئے مصلحت اسی دوسرے حکم میں ہے اور اس کے لئے
 حق تعالیٰ کو معلوم تھا اور بندے نہیں جانتے تھے اور خدا نے تعالیٰ کو اس کے لئے
 فرق نہیں آسکتا چنانچہ ایک طیب آج ایک بیمار کا علاج ہے مگر دوسرے دن کے لئے
 روز اس کے برخلاف دوسرا اور یہ اختلاف دوا کا بیمار کے مزاج کے اختلاف سے ہے
 نہ اس سبب سے کہ حکیم کے علم میں تفاوت ہے بلکہ اس سبب سے کہ اس کے لئے
 تقاضا کرتی ہے کہ حکم ہی متغیر ہو جاوے
 ساتواں بیان اون کتابوں کے ذکر میں جو یہودیوں اور نصاریوں کے لئے لکھی گئیں
 پہلی کتابوں میں سے جو یہود اور نصاریوں کے لئے لکھی گئیں ان میں سے پہلی کتاب
 اسی واسطے کہ انہوں نے انہیں نجات کی ہے اور یہی اس واسطے لکھی گئی ہے کہ
 کچھ انہیں سے نکلا ہے اور ان کے اس بغیر و تحریف کی مصلحت سے لکھی گئی ہے
 دی ہے اور وہ اس کو خدا کا کلام بتاتے ہیں اور انہوں نے اس کو خدا کا کلام
 فرمایا ہے کہ اہل کتاب کے قول کی تصدیق کرو اور یوں کہو کہ جو کچھ تم نے لکھا ہے
 فرمایا ہے اس پر ہم ایمان لائے ہمیں والہد الہادی فقط۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

جو ہا عخوان بنمبرون پر بیان لاتے ہیں اور اس میں ایک معنی ہے اور اس میں سات بیان ہیں پہلا بیان اس بات کے ذکر میں کہ ہدایت کا راستہ جس کے باعث عذاب سے نجات ملے اور ثواب کے درجات دستیاب ہوں نہیں حاصل ہو سکتا مگر تعلیم و تائبی سے واضح ہو کہ طریق نجات اور وصول درجات کے ہدایت تعلیم معارف و اعمال کا صحیحہ پر موقوف ہے اور اس کا استفاضہ آدمی کو جناب اقدس جل جلالہ سے میسر نہیں ہو سکتا اس لئے کہ آدمی تعلق عالم طبیعت کے اندر میرے میں منغمس ہے اور کدرات بشریت کے تکرار میں بہنا ہوا ہے اس لئے اس کمال تکرار و تزلزل کی حالت میں عالم عقلی کا تہ نشین ہے اور حق تعالیٰ کی ذات کمال تقدیر و تنزه کے ساتھ ذرہ اعلا ہے اس کو اس سے کیا نسبت ہے اور مفیض یعنی فیض پہنچانے والے اور مستفیض یعنی فیض طلب کرنے والے میں مناسبت لازم و ضرور ہے اس واسطے حق تعالیٰ نے بعضی آدمیوں کو برگزیدہ کیا اور ان کو کمال طہارت اور نفوس کی صفائی عطا فرمائی اور عالم طبیعت کے میل سے ان کو پاک کیا اور ان کے باطن کو مہبط وحی اور انوار الہام و اسرار کا مقرر فرمایا اور ان میں سے بعضوں پر کتابیں نازل فرمائی ہیں پھر بین علیہم الصلوٰۃ والسلام اور جبکہ یہ پیغمبر صورت اور لوازم بشریت میں عوام خلایق کے ساتھ شریک تھے اور ام و نواہی میں طبیعت کے خلاف ہیں لو کون کو انکی پیروی کرنی شاق گزری ان سے معارضہ کرنے لگے اور دلیل نبوت کے طالب ہوئے اس لئے اللہ تعالیٰ نے انکی تائید کی اور وہ چیزیں پیدا کیں جن کی عادت نہ تھی اور دعویٰ نبوت کے وقت جو کچھ نبوت کے مدعیوں نے حسب الطلب اپنے مخالفوں کے حق تعالیٰ سے مانگا انکی مراد کے موافق اسی وقت عطا فرمایا اور مخالفوں کو انکے مواضع میں عاجز کیا پس ان حرق عادات کو معجزات کہتے ہیں اور ہا سے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بہت سے معجزے ہوئے ہیں کہ کتب حدیث و سیر میں موجود ہیں اور سب سے بڑا معجزہ قرآن مجید ہے اور قرآن مجید کا معجزہ ہونا فصاحت و بلاغت کے کمال سے ہے واللہ اعلم بالصواب دوسرا بیان انبیاء علیہم السلام پر ایمان لانے کے طریقہ میں اور وہ یہ ہے کہ ایمان لاوے کہ پیغمبر علیہ السلام سب اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے ہیں اور حق میں لیکن ایمان میں انکی کتنی شرط

ہنہیں ہے اول اُنکے آدم علیہ السلام اور آخر اُنکے خاتم المرسلین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور ان میں افضل تر رسولوں میں اولہ النعم ہیں اور وہ بموجب صحیح ترین اقوال کے بائبغ ہیں نوح و ابراہیم و موسیٰ و عیسیٰ و حضرت محمد مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان پانچوں میں سے سب سے افضل حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اُنکے برابر ابراہیم علیہ السلام اُنکے بعد نوح و موسیٰ و عیسیٰ علیہم السلام اور ان میں سے ایک کو دوسرے پر افضلیت ثابت نہیں ہوئی لیکن یہ باقی رسولوں سے افضل ہیں اور نبی وہ ہے کہ حق تعالیٰ نے اُس کو مخلوق پر سجا ہوا حکام بنجانے کو اور رسول وہ ہے کہ اُسکو شریعت یا کتاب بھی دی ہو اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تعالین یعنی جنوں اور آدمیوں وہ جنوں پر مبعوث ہوئے ہیں اور پیغمبروں کو ختم کرنے والے ہیں کہ اُنکے بعد کوئی پیغمبر نہیں ہوا اور نہ ہوگا اور اُنکی شریعت سب شریعتوں کی ناسخ اور قیامت تک کہی نہیں ہوگی اور یہ سب مضامین قرآن میں موجود ہیں چنانچہ فرمایا وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَمَا نُوحٍ نَسَاہِ اَوْرَقًا اَوْ اٰیٰتٍ اَلٰی رَسُوْلٍ اَللّٰہِ اَلِیْکُمْ جَمِیْعًا اور فرمایا اِنِّیْ اَنْزَلْتُ مِنَ الْجَبْرِ اَوْرَقًا اَوْ اٰیٰتٍ اَلٰی رَسُوْلٍ لِّاَللّٰہِ وَ خَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ اور فرمایا لَیْظہِرُ عَلٰی الدِّیْنِ کَلِمَہٌ وَاَللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ

تیسرا بیان انبیاء علیہم السلام کی عصمت کے ذکر میں۔ انبیاء علیہم السلام گناہ سے معصوم ہیں اور اس اجمال کی یہ تفصیل ہے کہ کفر اور کبیرہ گناہ تو انہوں نے اپنے ارادہ سے اور ہول کر پہلے وحی کے اور بعد وحی کے کہی نہیں کیا۔ اور بعضی بیجا بروں سے صغیرہ گناہ وحی سے پہلے یا بعد وحی کے ہونے سے کہی صادر ہو گیا ہے لیکن ایسا صغیرہ جس کے کرنے سے اُس کا کرنے والا سخت و دانات کے ساتھ منسوب ہو سکے جیسے ایک فقیر یا ایک مسکین کے ہرگز کسی حالت میں صادر ہونا نہیں جائز ہے کیونکہ اگر اُن سے کفر یا کبیرہ گناہ ہی انکاحا اتباع خلق کو لازم ہو کہ اُنکی بیروی کے باب میں حکم الہی وارد ہے اور پیغمبری سے

۱۲ ترجمہ اور نہیں ہے چنانچہ اگر کل گروہوں آدمیوں کی طرف ۱۱۱۱ کہہ تحقیق میں رسول اللہ کا ہونا تم سب پر ۱۲ ترجمہ کہ وحی کی بیروی طرف کہ ایک گروہ جنوں کا ۱۱۱۱ ترجمہ اور لیکن رسول اللہ کا اور ختم کرنے والا بیجا ہے و نکاحا

انکی سزوی لازم آوے اس لئے نہ منہ لگایا نہ ہونا ہے اور جب وہ گناہگار ہوئے تو
 اللہ پرے اور ظالم عہد نبوت کے لائق نہیں ہوتا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے **لَا يَتَّكِلُ**
عَلَىٰ الْكُفْرَانِ اگر کوئی کہے کہ یہاں عہد سے **عِبَاد** امامت مراد ہے کہ امامت
 کے ساتھ کفر میں جمع ہوتا اس سے پہلے ہی در عا ہمارا حاصل ہے اس لئے کہ جب امامت کے ساتھ
 کفر میں جمع ہو کر آوے تو نبوت کے ساتھ بالاولیٰ نہیں ہو سکتا اور وہ مخالفین کی محبت کی جو
 اللہ تعالیٰ نے کہے کہ **يَوْمَ لَا يَنْفَعُ كُفْرًا كَيْفَ مَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ** اور غیرہ کا عہد جانی ہے کہ
 اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید اور احادیث میں موجود ہیں اس کا جواب اجمالاً یہ ہے کہ جو منقول بروایت
 صحیحہ ہے اس کے قابل ہے اس لئے کہ خطا کار و اشتہار پر وارد کرنا آسان اینبار علیہم السلام
 کے ساتھ سوچ کر لے سے اور وہ جو آثار سے ثابت ہے جتنا کہ نقلی تاویل ہو سکے اسکی دلیل
 یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عصمت قائم رہے اور جس کی تاویل ہو سکے وہ حمل کیا جاوے
 اور اللہ تعالیٰ کے فراموشی پر اور مخالفین کے دلائل کی تفصیل اور انکے جواب مفصل علم کلام کی
 کتاب میں مسطور ہیں جس کو دیکھنے ہوں وہاں دیکھئے۔

چوتھا بیان معجزات و کرامات اس سراج و سحر و طلسمات اور انکے فرق کے ذکر میں اور
 ولی کی ولایت اور اس کی قسموں اور مراتب کے احوال میں حضرت خیر الامام علیہ الصلوٰۃ والسلام
 کے فرمایا ہے **مَا مِنْ نَبِيٍّ اِلَّا وَاوَّلُهُ نَظِيرٌ فِي اُمَّتِهِ بِتَعْرِيفٍ وَسِيْلَةٍ**
 اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہر نبی کی امت میں ولی ہوتے ہیں اور ایک اس کی امت ہوتا ہے
 اور اس کے بعد کسی اور اس کی امتوں کا حال بیان ہوتا ہے اور بعضی ولی سے فرق عادات ہی
 ہوتی ہیں اس کی چار قسمیں ہیں پہلی قسم معجزہ ہے اور وہ نبی سے بعد دعویٰ نبوت کے ہوتا ہے
 اور نبوت کے دعویٰ سے پہلے جو فرق عادت نبی سے ہو اس کو ارباب کہتے ہیں اور معجزہ
 اس فرق عادت کو کہتے ہیں جو نبی سے طلب کریں اور وہ انکے سوال کے ساتھ ہر جواب
 کے ساتھ طلب ظاہر کرے۔ حکم اللہ بشرطیکہ محال نہ ہو اس لئے کہ اگر محالات میں سے کوئی چیز
 طلب کریں تو اس کا ظاہر کرنا خدا نے تمہارے لئے واجب نہیں ہے جیسے ایک وقت معین میں ایک
 لہ ترجمہ نہیں پہنچ سکتا اور وہی میری ظالموں کو ۱۱۱ لہ ترجمہ ہر ایک نبی کی ایک مثال یعنی اس کی مانند ایک شخص ہوتا ہے

شخص معین کے لئے موت و حیات اور معجزہ کا حکم یہ ہے کہ وہ دعویٰ نبوت کی صحت کی دلیل
 ہوتا ہے قطعاً و یقیناً اور اس کا انکار کفر ہوتا ہے دوسری قسم کراست ہے اور وہ خرفان کا
 ہو جو ولی سے صادر ہو غیر دعویٰ نبوت کے جیسے مسافت بعید کا تھوڑا ہی مدت میں قطع کرنا یا کسی
 جگہ پہنچنا اور سوائے اسکے اور یہی معجزہ نبی کا ہے جو اس کی کمال متابعت سے حاصل ہوتی ہے
 حاصل ہوا ہے لیکن معجزہ کی شرط اظہار ہے اور کراست کی شرط اکتفاء ہے اور معجزہ کا پہلے فائدہ
 غیر کو ہوتا ہے اور کراست کا صاحب کراست کو اور صاحب معجزہ قطعی دعویٰ کر سکتا ہے کہ
 یہ اعجاز ہے اور صاحب کراست قطعی نہیں کہہ سکتا کہ یہ کراست ہے بلکہ ممکن ہے کہ ایک شخص ولی
 ہو اور وہ بخاتا ہو کہ وہ ولی ہے لیکن نبی بشیہہ جانتا ہے کہ وہ نبی ہے دوسری قسم استدراج
 اور وہ خلاف عادت ہے جو کفار سے وجود میں آوے بسبب راضت شاؤ کے اور کسب
 سے حاصل ہوتی اور اس کے کرنے والے کو درجہ بدرجہ عذاب و سزا سے نزدیک کرتی ہے
 چوتھی قسم سحر و طلسمات وغیرہ ہیں جو لوگوں کی تاثیرات اور شبلیہ کی بعضی خاصیتوں سے ظاہر
 عادت ظاہر ہوتے ہیں اور یہ کافرون اور بعض فاسق مسلمانوں سے ظاہر ہوتے ہیں اور ولایت
 واو کے زبر سے رہبت و محبت و نصرت و قوت وغیرہ کہتے ہیں اور واو کے زیر سے ولایت
 کے معنی امارت میں بہان پہلی مراد ہے اور وہ چار طرح برہت اول ولایت عظمیٰ اور وہ ولایت
 لاہوتی ہے دوسری ولایت کبریٰ اور وہ ولایت جبروتی ہے تیسری ولایت وسطیٰ اور وہ
 ولایت لگوتی ہے چوتھی ولایت صغریٰ اور وہ ولایت ناسوتی ہے انوکل حضرت عالم
 صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حق ہے اور اس کا ولایت حق ہی نام ہے اور وہ ہے سارے
 کا حق ہے تیسرے اولیاء اللہ میں اللہ اسرار ہم کا حق ہے چوتھے عالم مومنوں کا حق ہے اور وہ ہے سارے
 ولایت عن اللہ دوسری ولایت عن الرسول اول کا خلاف کبریٰ نام ہے

نبی چون اقباب آدم ولی ماہ

سہ تحقیق نے کہا ہے کہ خرق عادت کی چہ نہیں میں اول جہاں سے

جودلی سے ہو بعد ولایت چوتھ موت جو مومن برہنہ کارستہ

سے اسکے دعویٰ کے خلاف صادر ہو جسے سلمہ کذاب نے لعاب دہن سے

ظلمات نیرہ جو بعض اشیا بعض لوگوں کے تاثیر سے ہوتے ہیں وہ خرق عادت نہیں

| | |
|---|--|
| <p>ولایت اندرو پیدائہ مخنی ست</p> | <p>نبوت در کمال خویش صافی ست</p> |
| <p>تفسیر</p> | |
| <p>مقابل ہیں یہ اندر فی مع اللہ اسی کا عکس ہے نور ولایت</p> | <p>یہی ہے آفتاب اور ہے ولی ماہ اہلیت صاف ہے نور نبوت</p> |
| <p>دوسری کو خلافت صغری کہتے ہیں خلافت صغری حکمت کا اخذ کرنا ہے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقلاً بعد تقبل کے طور پر اور خلافت کبری حکمت کا اخذ کرنا ہے اللہ تعالیٰ سے اس طور پر کہ جس طرح پر وہ ہے پس خلافت کبریٰ میں کوئی چیز زیادہ و کم نہیں ہو سکتی اور نہ اس میں خطا و عیب جائز ہے اور خلافت صغریٰ میں یہ سب جائز بلکہ واقع ہیں چنانچہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد شریعت میں مجتہدین کے اندر اختلاف واقع ہوا کہ المجتہد قد یصیب و قد یخطئ اور خلافت کبریٰ میں اس وجہ سے خطا جائز نہیں ہے کہ ماخذ سے حکم اخذ کرتے ہیں اور باوجودیکہ صدر احکام الہی مستقیم ہے حکم میں ولی رسول کو برابر ہوتا ہے لیکن ظاہر میں شریعت کا تابع اور رسول کا محکوم ہونا ہرگز</p> | |
| <p>ہی را در ولایت محترم آمد بخلوئت خانہ مجب بکم آمد بود عابد و بی از روی گمن کہ با آغاز کرد بازا انجام کند با خواجگے کار غلامی ولیکن در نبی پیدا نماید</p> | <p>ولی از پیری چون ہمد آمد زان کنتم نجیون یا بد اوراہ ہو و تابع و بی از روی گمن وئے و قتی رسد کارش با تمام کے مرد تمام ست کز تمامی ولایت در ولی پوشید باید</p> |
| <p>مشورے</p> | |
| <p>ولایت میں نبی کا ہو وہ محرم وہ پاتا ہے سوے مجب بکم اللہ نبی کی پیروی میں جب ہو کامل</p> | <p>ولی جب پیروی میں ہو مقدم کہ ان کنتم نجیون ہی سے راہ خدا سے جب ولی ہوتا ہے وصل</p> |
| <p>سارے ترجمہ مجتہدین ماہ ہوتا ہے اور کہی خطا پر ۱۲</p> | |

| | |
|---|--|
| <p>جسہی ہوتا ہے پورا کام اس کا جسہی تو مرد کی جاتی ہے خامی ولی میں ہے ولایت پر نہ پیدا</p> | <p>لے آغاز اور انجام اس کا کرم سے سردار ہو کر بھی کلامی اگر چہ ہے نبی میں وہ ہو پورا</p> |
| <p>حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول اس مقال کا شاہد ہے کہ آپ سے پوچھا کہ آپ نے خدا ہوا کی کو چہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیجا ہے یا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کو حضرت جبریل علیہ السلام سے آپ نے فرمایا کہ اگر میں خدا سے تعالیٰ کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھتا تو وہ میرے نزدیک خدا سے تعالیٰ سے زیادہ ہوتی اور جو خدا سے تعالیٰ سے آگے پوچھا تو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پر کیا حاجت تھی پوچھا کہ کیوں نہ پوچھا تا فرمایا ان اللہ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی اللہ تعالیٰ نے مجھ کو اپنی ذات پاک کا شہنا سا کیا اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ کو بھیجا قرآن و ایمان کے بے بیجا سے اور محبت کے درست کرنے کو اور شوق کے لئے دین اسلام سکھانے کو پس بیجا کی تصدیق کی اور جو کچھ وہ لائے سب قبول کیا ہی سبب ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رحلت شریفہ کے وقت کسی کو عنایت کی و حسب شہادت کہ آپ جانتے تھے کہ میری امت میں خلافت کبریٰ موجود ہے اور امور دین کو جس کا سبب جانتے ہیں اور حدیث ہی اسی طرف اشارہ کرتی ہے اس لئے کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے اور خلافت کبریٰ میں انوار کا ہونا شرط نہیں ہے اور خلافت صغریٰ میں شرط ہے اور اللہ أَفْضَلُ مِنَ النَّبِيِّاتِ کو بعض نے حدیث جانتا ہے اور اس کے ظاہر پر اعتراض ہے کہ میں عالم یہ حدیث نہیں ہے بلکہ مولانا جلال الدین رومی قدس سرہ کا قول ہے اور اس میں شہید اعظم اس سبب سے پیدا ہوئے ہیں کہ اسم حضرت کو کہ لفظ نبوت و ولایت کا ہے اور جو حضرت پر لکھا ولی ہے حمل کیا اور اس پر تابع و تبع کو قیاس کیا اور اس بناء فاسدہ نہیں لکھتا کہ کیونکہ ہو سکتا ہے کہ ولی جو نبی کا تابع ہوتا ہے وہ نبی سے افضل ہو سکتا ہے اور ہے اور اس کا مومن یہ ہے یعنی اس کی نبوت پر اس ولی کو ان کے سبب ہے اور وہ</p> | |
| <p>۱۲ ترجمہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے پیش کیا میرا بی بی ذات ۱۱ ۱۲ ۱۳ ترجمہ ولایت افضل ہے نبوت ہے ۱۴</p> | |

Marfat.com

پہلیت مکرم ہے اس باعث سے کہ اس پر وحی نازل ہوئی تھی اس کی خدمت میں حاضر ہوئے دین کے احکام اُسے پہنچائے پہلے دینوں اور ملتوں کو اُسے نسخ کیا شریعت کی بنیاد قائم کی اور وہی ایک شخص ہے اُس کی امتوں میں سے اور یہ نہ سمجھے کہ یہ تفصیل ولایت و نبوت میں ہے نہ وہی و نبی میں پس اس کلام کی توجیہ کہ ولایت نبوت سے افضل ہے بفضل الہی کسی طرح سے لکھی جاتی ہے پہلی توجیہ ولایت حق تعالیٰ کی طرف منسوب ہے جو جب اس آیه کریمہ کے **هَذَاكَ الْوَكَايَةُ لِلَّهِ الْحَقِّ** اور یہ اس کی صفت ہے اور وہ پاک و قدیم ہے اُس کی صفیں بھی مقدس و غیر مخلوق ہیں اور نبوت بندہ کی صفت ہے اور بندہ مخلوق ہے اور اُس کی صفیں بھی مخلوق ہیں اس لئے ولایت کہ حق تعالیٰ کی صفت ہے نبوت سے کہ بندہ کی صفت ہے اور **دوسری توجیہ** یہ ہے کہ میں اس مقام پر معنی بعد ہے جسے اس آیه شریفہ میں ہے **اَطْعَمَهُمْ مِنْ جَوْعِ اُمَمٍ** اور بعد جوع یعنی اُنکو کھلاتا ہے بعد ہونے کے اور اس حدیث میں ہے **وَاللَّهِ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَلَا غَرَبَتْ عَلٰی اَحَدٍ يَّعَدُ النَّبِيَّ الْاَفْضَلَ مِنْ اَبِيْكَ** جس کا یہ معنی ہونے کہ ولایت افضل ہے بعد نبوت کے **تیسری توجیہ** یہ کہ نبی کی ولایت اس کی نبوت سے افضل ہے اور اسمیں بلج و جہ میں پہلی وجہ یہ ہے کہ نبی حق تعالیٰ سے فیض حاصل کرتا ہے اور وہ فیض پر خلق کو پہنچاتا ہے اول کو اجمال کہتے ہیں اور دوسری کو تفصیل پس جب تک وہ پہلی حالت میں ہوتا ہے بے رنگ ہوتا ہے اور متوجھ محض خدا سے تھے اور جب دوسری حالت میں ہوتا ہے تبلیغ کی نقوشوں سے منقش اور متوجھ بخلق ہوتا ہے اور بیشک یہ پہلی حالت خانی کہ اسمیں اولوی حق ہے افضل ہے دوسری حالت خلقانی سے کہ اسمیں اولوی خلق ہے چنانچہ یہ حدیث شریف ابراہیم سے آئی ہے **اَسْتَسْتَكْوِیْتُ لَمْ اَبْدِ عِنْدَ رَبِّيْ تَطْمِئِنَّ وَ يَسْقِئْنِیْ** اور یہ حدیث ہی اسی کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ **مَعَ اللّٰهِ وَفَقْتُ لَا یُسَعِّدُنِیْ فِیْهِ مَلَكٌ مُّقْرَّبٌ وَلَا نَبِیٌّ مُّرْسَلٌ** پس نبی کی ولایت کی حالت اس کی نبوت کی حالت سے افضل ہوتی دوسری وجہ یہ ہے کہ ولایت

۱ ترجمہ و مان حکم اور ولایت ہوا سند سے کے لئے **۱** ترجمہ کھلاتا ہے اُنکو ہونے سے یعنی بعد ہونے کے **۱** قسم ہے اللہ تعالیٰ کی کہ طلوع ہونا ہے سورج اور غروب ہونا کسی شخص پر بعد نبی کے افضل ابی کریم سے منی بعد ابی کریم کے **۱** ترجمہ میں نہاری مانند کہانے ہے کے محتاج نہیں ہوں میں غروب کے پاس رہا اُس نے مجھ کو کھلا اور بلا **۱** ترجمہ میرے لئے اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک وقت ہے کہ اسمیں

۱۱
اور نبی سے

باطنی امر ہے اور نبوت ظاہری تیسری وجہ یہ ہے کہ ولایت خاص ہے و نبوت عام ہے جو ظنی
 وجہ یہ ہے کہ ولایت کی نہایت نہیں ہے اور نبوت کی نہایت ہے جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم نے فرمایا ہے لَأَنْبِيَ بَعْدِي بِأَنْبِيَاءٍ وَجِبْرِيْنَ وَجِبْرِيْنَ وَجِبْرِيْنَ وَجِبْرِيْنَ
 جزو ہے اب ولایت کے معنی اور اقسام کے ترقیم کے بعد ولی اور اس کی قسموں کا کچھ
 حال لکھا جاتا ہے ولی فعل کے وزن پر بمعنی فاعل ہی آتا ہے اور معنی مفعول ہی مستعمل
 ہے پس اگر بمعنی فاعل قرار دین تو کہیں کہ حق تعالیٰ کے فرمان اور اس کی طاعت کا قبول کرنے
 والا اور بجالانے والا اور معنی مفعول قبول کیا گیا حق کا بسبب نام کرنے طاعت و عبادت کے ظاہر و
 باطن میں اور حفاظت کیا گیا کراہی و محبت سے حق تعالیٰ نے فرمایا وَهُوَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِينَ
 ولی کی دو تہیں ہیں ایک عام دوسرے خاص عام یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم
 سے اپنے بندوں کے ساتھ قربت فرمائی جس کی خبر اپنے کلام پاک و قریم میں ارشاد فرمائی
 اللَّهُ وَلِيُّ الَّذِينَ آمَنُوا لِيُخْرِجَهُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ اور اس کا اثر عذاب میزان سے نجات ہے اور
 جنت میں وصول درجات اور خاص یہ ہے کہ یہ اپنے بندوں کو مجاہدہ و ریاضت سے
 اپنا قریب بنا لیا چنانچہ فرمایا ہے وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا وَإِنَّهُمْ لَكُلِّمْ
 يْنَ فَرِيضَةٌ أَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ آيَاتُ اللَّهِ لِيَخْشَوْا عَلَيْهِمْ وَلَا يَكْفُرُوا بِهِ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا
 اور اس کا اثر اللہ تعالیٰ کی نزدیکی ہے اور اولیاء اللہ کے مراتب متفاوت ہیں ہمارے مخدوم
 حضرت مولانا نور الدین عبدالرحمن جامی نور اللہ مرقدہ نے نجات میں کہ آکی مصنفات میں بت
 ہے تین مرتبے مقرر کئے ہیں اول و دوم و سوم اور آریہ کریم سے معلوم ہوا کہ اولیاء اللہ برحق ہیں
 اور انکی کرامات بھی برحق ہے اور اولیاء وہ ہیں جو مستقی ہوں اور تقویٰ و طرح کا ہے ایک طرح
 و شبہات سے پرہیز کرنا دوسرا عمریت پر عمل کرنا اور جن چیزوں کی خصیت ہے ان سے پرہیز کرنا
 پرہیز کرنا یہ کہ ہوا پر اڑنا کہ اس میں بعض کافر بھی شریک ہیں منقول ہے کہ

۱۔ ترجمہ نہیں ہے کوی میرے بعد ۱۲۔ ترجمہ اور وہ تنولی یعنی دوستی و حفاظت کرنے والا اور وہ ۱۳۔ ترجمہ
 دوست ہوا ایمان والا نکالتا ہے انکو اندھیروں سے نور کی طرف ۱۴۔ ترجمہ اور وہ ہے جس میں جہاد و کوشش کرنے
 میں ہم ان پر کمر لیتے ہیں اپنے لئے کہ رستے ۱۵۔ ترجمہ آگاہ ہوا کہ حقیق ولی اللہ کی خوف نہیں ان پر اور نہ وہ علیین
 ہونگے۔ اور وہ وہ ہیں جو ایمان لائے اور برہیز کاری کی اہلوانے ۱۶۔

سلطان العارفين سے پوچھا کہ آپ بانی پر چلے جاتے ہیں اور قدم تر نہیں ہوتے اور آپ ہر
 پر اڑتے ہیں آپ نے فرمایا کہ بانی پر کوڑا ہی جاتا ہے اور ہوا پر کبھی ہی اڑتی ہے پھر عرض کیا
 کہ آخر اللہ تعالیٰ کی راہ میں چلنے والوں کا کیا کام ہے اور انکو کس امور کا سر انجام کرنا چاہئے فرمایا
 کہ انکا یہی کام ہے کہ انکا دل اور زبان بلکہ آنکھ وجود کا ہر ذرہ حضرت رحمن کی یاد میں
 ہر وقت مشغول رہے اور میں عنبر

ہر دو عالم را بدشمن وہ کہارا دوست بس
 تا ترا دیدم نگر و جز بدیدارت ہوس
 من جنانم گر خیال یار شناس عسس

رضمیرا نہیں کبھی بغیر دوست کس
 خاطر موقت ہوس کر دی کہ بند باغ و گل
 مردانرا از عسس گرشب نیالی در دست

عنبر

دیدے دشمن کو ہمنے دو جہان
 جب سے دیکھا اُس کے رخ کا گلستان
 ہے عسس کا ڈرنہ خوف پاسبان

ہے سماںی غیر کی دل میں کہان
 دل میں سیر باغ کی کب ہر ہوس
 روز و شب ہے ہمیں وصل یارین

اور جنوں نے اس راہ میں ہمت کا قدم رکھا ہے وہ ایسے مرزبان کہ ہستی حقیقی کی طلب ہوت
 میں انہوں نے ہوا پرستی کی بنیاد کو بڑے اگھا کر پینکد پایا ہے اور اس طرح کو شہباز ہیں کہ
 غیرت کے رستے سے دل کی آنکھوں کو غیر کے ملاحظہ سے بالکل ہی دیا ہے اور وہ بلبل ہیں
 کہ گلستان لاہوت کی فضای ہوا میں اپنی حر و نشا کے ترانہ کو صد مانوای شوق سے گاؤں ہیں
 اور زندن چھماتی ہیں اور خانہ تھری کے وہ قمار باز ہیں کہ جمال دوست کے شہود میں دونوں
 عالم کے حاصل و محصول کو ہاں چلے ہیں اسکی طاعت بے گمان ہے اور انکی معصیت بے
 نشان ہے بادشاہان کلیم پوش ہیں اور زند پوشان دنیا فروش پانوں سے حرکت نکرین جب
 ہی آسمان اُنکے زیر قدم ہے اور ہاتھ نہ ہلاوین تو ہی دونوں عالم کا مالک زیر قدم ہے نصے
 انہوں سے اس درجہ وصل حق ہیں کہ دنیا و آخرت میں کسی کو ان تک سانی نہیں ہے انکی شان
 میں فرمایا ہے **اولیٰ انی تحت قباری لا یجور فوجہ عنبری** اور حق تعالیٰ نے بعضوں کو نہیں

۱۵۔ زبیر سے دوست بری قبا کے نیچے ہیں نہیں بجان سکتا انکو سوائے میرے ۱۲

سے اپنی مملکت کے کام سونپ دئے ہیں اور انکو اپنے ملک میں متصرف کیا ہے کہ دنیا عقیقی کی مصلحتوں کو سرا بنجام کریں کہ یہ آیہ شریفہ اس معنی کی طرف اشارہ کرتی ہے **لَهُمْ مَا كَيْتَمُونَ عِنْدَ رَبِّهِمْ** اور یہ حدیث انکے حال کی خبر دیتی ہے **إِنَّ لِلَّهِ دِيَارًا يَرْضَا لِرِضَا اللَّهِ وَيَرْضَا لِرِضَا اللَّهِ** **بِعَضْبِهِمْ كَمَا أَنْهَمُ بِرِضَاؤِنَا لِرِضَاؤِنَا** **وَبِعَضْبُونَا بِعَضْبِهِ** اور حق تعالیٰ نے حدیث قدسی میں انکے بارہ بین فرمایا ہے میرے بندے ہیں جو میرے ملک کے اولیا ہیں انکو طبیعت کی آفتوں سے پاک کیا ہے میں نے اور وہ سوائے میرے اور کسی سے محبت نہیں کرتے ہیں اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایسے بندے اللہ تعالیٰ کے محبوب سے پہلے ہی تھے اور اب بھی ہیں اور میرے بعد یہی قیامت تک ہونگے اور انہیں چار ہزار پوشیدہ ہیں کہ انکو کوئی نہیں جانتا اور وہ ہمیں ہی ایک دوسرے کو نہیں جانتے ہیں اور ہر حال میں اپنے سے اور خلق سے پوشیدہ ہیں اور تین سو چھ پن اہل حل و عقد یعنی کاموں کے کہولنے اور بانڈھنے والے ہیں اور انہیں چار سو اخیار اور چالیس ہزار اور سات ابدال اور چار اوتار کہلائے ہیں اور تین نقب اور ایک قطب ہوتا ہے اور قطب کو غوث ہی کہتے ہیں اور یہ آسمین ایک دوسرے کو پہچانتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہمت سے کام سرا بنجام کرتے ہیں اور بعضی کاموں میں ایک دوسرے کے محتاج بھی ہوتے ہیں اور انکو نہ ترس و نہ خوف ہوتا ہے نہ غم و اندوہ بموجب اس آیہ شریفہ **لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ** یعنی انکو کبھی غم و نہ غم ہوگا اُس لئے کہ خوف اُس کو نہ ہوگا کیونکہ باری کو کہتے ہیں جو ایشہ پختہ والی ہوا ہے کہ سترق ہیں اور تیشہ صاحب حال ہیں اور تیشہ حال کی ضد ہے اور انکے لئے دنیا و آخرت میں بشارت ہیں چنانچہ فرمایا ہے **لَهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ مَا يَرْغَبُونَ** بیان انبیا علیہم السلام کی تعلیم و تلمیذوں کی تعلیم نے پیغمبروں کو دو چیزوں کے ساتھ مخصوص فرمایا ہے ایک تعلیم و تلمیذوں کی تعلیم اور دوسری یہ کہ علوم الہی سے وہ جانتے ہیں خلق کو سکھاویں اور انکی تعلیم کے لئے ترجمہ لکھے واسطے ہو جو کچھ کہ وہ چاہتے ہیں انکے پاس ہے **لَهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ مَا يَرْغَبُونَ** یعنی وہ تلمیذ ہیں جو انکی تعلیم سے جانتے ہیں اور تلمیذوں کو سکھاویں اور انکی تعلیم کے لئے ترجمہ لکھے واسطے ہو جو کچھ کہ وہ چاہتے ہیں انکے پاس ہے **لَهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ مَا يَرْغَبُونَ**

قوی کہیں اور انکی اعانت و امداد کرن اور جو کچھ کہ تعلیم کی قسم سے ہے وہ نبوت ہو اور جو کچھ تائید کے قبیل سے ہے وہ محبت نبوت ہے پر وہ جو تعلیم کی قسم سے ہے کئی طرح سے حاصل ہوتا ہے پہلی وجہ یہ کہ اللہ تعالیٰ کا کلام بے واسطہ آئے جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام نے سنا دوسری وجہ خدا سے تعالیٰ کا الہام ہے اور وہ علم کا دارنا ہے پیغمبروں کے دلوں میں پھیرا تلال و اور انکی حسی کے پیسری وجہ بواسطہ زبان فرشتہ اللہ تعالیٰ اپنا کلام رسول کو پہنچا دے چوتھی وجہ یہ کہ فقہائے فرستے کو حکم کرے کہ وہ علم یا جو کچھ کہ مراد حق سبحانہ و تعالیٰ کی ہو پیغمبر کے دل میں رکھتے اور اس کے کان اس سے آشنا ہوں خاص اس قسم کو وحی کہتے ہیں سوال فرشتہ علم بعض شیا کا سوا سے پیغمبروں کے اور آدمیوں کے دلوں میں رکھتا ہے پرنی اور غیر نبی میں کیا فرق ہوا جواب احکام اور بعض امور غیبیہ کا علم مخصوص ہے انبیا علیہم السلام کے دلوں سے اگر اس طرح کا علم کسی اور کے دل پر مکشوف ہو تو وہ انہیں کے علم سے مستفاد ہے کہ انکی متابعت کی برکت سے میسر ہوا ہے اور یہ راست ہی انہیں کے معجزات سے ہے اور وہ جو تائید کے قبیل سے ہے و طرح سے دستیاب ہوتا ہے ایک وہ کہ اپنے نفوس میں یہ اس سے موید ہوتے ہیں دوسرے وہ عالم غیب سے انکی دعائی برکت کے سبب حاصل ہوتا ہے اب وہ کہ انبیا علیہم السلام اپنے نفوس میں اس سے موید ہیں کئی وجہ سے ہے اول یہ کہ انکی عقل تمام عقولوں سے کاملتر اور اختلاف و زوال سے محفوظ ہوتی ہے دوسرے یہ کہ انکی فہم اور رون سے قوی ہوتی ہے تیسرے یہ کہ انکی قوت حفظ اور رون سے زیادہ ہوتی ہے چوتھے یہ کہ انکے حواس اور دل کے حواس سے تیز ہوتے ہیں پانچویں یہ کہ انکے حواس ظاہری و باطنی انکے پیغمبروں سے قوی ہوتے ہیں چھٹے یہ کہ خلقت انکی نہایت کامل ہوتی ہے اور اس میں اعتدال تمام ہوتا ہے اور انکی صورت میں خوب اور آوازیں خوش ہوتی ہیں غرض جیسا کہ کمالات باطنی میں انکو سب پر فوقیت ہوتی ایسا ہی حسن ظاہری میں بھی ہوتی ہے ساتویں باوجود سب جو بیوں کے خلق انہیں سب سے زیادہ ہوتا ہے اور انکے مراتب کے درجے متفاوت ہونے میں بعضوں کو بعضوں پر درجات میں فضیلت ہے علیہم الصلوٰۃ والسلام و جہاں اللہ

تعالیٰ خذوا الجزاء چٹا بیان انبیا علیہم السلام کی گنتی اور اُسکے اقوال و اطوار کے ذکر میں
 اوپر مذکور ہو چکا ہے کہ ایمان لانے میں انبیا علیہم السلام کی گنتی درکار نہیں ہے اس لئے کہ
 انکی گنتی نص قطعی سے ثابت نہیں ہوئی لیکن جو کچھ بزرگان اُمت نے صحابہ رضی اللہ
 عنہم سے نقل کیا ہے یہ ہے فقید ابوالیث حمہ الدعلیب نے ابوذر عفار رضی اللہ عنہ
 سے روایت کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے **كَانَتْ الْاَنْبِيَاءُ عَلَيْهِمُ
 السَّلَامُ مِائَةً اَلْفًا وَاَرْبَعِيْنَ وَاخْتَمِرَتْ بِاَلْفَاوَنِّ اَلْاَوَّلِ وَاثَلَاثَةِ عَشْرٍ مِنْهُمْ رُسُلٌ وَاخْتَمِرَتْ**
بِحِكْمٍ كَوْحُوًا مَرْسُكِيْنَ یعنی انبیا علیہم السلام ایک لاکھ چوبیس ہزار گز سے ہیں انہیں سے
 تین سو تیرہ نفر مرسل تھے جناب حضرت رسالت ناب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روز بدر صحابہ
 رضی اللہ عنہم سے جو وہاں حاضر تھے فرمایا **اَنْتُمْ عَلٰی عَدَدِ الْمُرْسَلِيْنَ** اور وہاں جو صحابہ حاضر
 تھے وہ تین سو تیرہ تھے اور آپ بھی فرمایا ہے کہ تم گنتی میں صحاب طاہرات کی برابر ہو چہر
 سے گز سے اور باقی نہ بیا اور وہ تین سو تیرہ تھے اور وہ جو غیر مرسل تھے بعضوں کو حو
 میں وحی ہوتی تھی لیکن آواز سنتے تھے اور کہتے والے کو نہیں دیکھتے تھے اور اول رسول
 آدم علیہ السلام تھے اور انکی اُمت اُنکے فرزند تھے کنیت انکی آسمانوں اور بہشت میں ابو محم
 د اور زمین میں ابو البشر اور انکی عمر بین چھ لاکھ چھتیس ہزار تھی۔ سب کے اُنکی عمر ہزار تھی
 تھی اُنکے بعد نبی علیہ السلام ہوئے اُنکی عمر نو سو برس کی تھی۔ اُنکے بعد آدریس علیہ السلام
 کا نام جنوح تھا کتب میں الہی کی تدیس کے سبب سے اُنکو آدریس کہنے لگے تین سو چھتیس ہزار
 کی عمر میں اُنکو آسمان پر لے گئے۔ اُسے بعد نوح علیہ السلام ہوئے اُنکا نام شاکر تھا نو سو
 کے سبب سے نوح نام پڑ گیا اُنکی عمر ہزار برس سے ہی زیادہ تھی۔ اُنکے بعد ہود علیہ السلام
 غادہ پر رسول ہوئے عادات اُس قوم کی ایک بادشاہ کا نام تھا۔ اُنکے بعد صالح علیہ السلام
 ربیعوث ہوئے ثمود ایک کنوین کا نام تھا جس سے وہ قوم منسوب تھی۔ اُنکے بعد لوط علیہ السلام
 ابراہیم علیہ السلام ہوئے وہیں چیرین اُنکی سنت میں اول مساک کے دوسرے استنجا پانی سے

ترجمہ اور جزا سے اُنکو اللہ تعالیٰ اپنی جزا سے **سَلَّمَ** ترجمہ ہے انبیا علیہم السلام ایک لاکھ چوبیس ہزار اور انہیں سے تین سو
 تیرہ رسول ہیں اور باقی رسول نہیں تھے یہی ہے **۱۱** **سَلَّمَ** ترجمہ تم گنتی میں رسولوں کی برابر ہو **۱۲**

کہ جسے کتر وانی جو ہتے ناضن کتر وانی پانچویں تختہ کرنا چھٹے بخلون کے بال
 مشورہ سے معانکوں میں علی کرنا آٹھویں ناک میں پانی دینا نوین داڑھی نہ کتر وانی و سوین ناف کر
 پتے کے بال موٹے تے۔ آپ ہی کی داڑھی میں اول سفید بال دکھائی دئے اسمعیل علیہ السلام اور
 تمام عرب کے رہنے والے اور اسحاق علیہ السلام اور نبی اسرائیل سب آپ کی اولاد میں اور اسحاق
 علیہ السلام ہی سب سے اُنکے دو بیٹے تھے عیص اور یعقوب اور اُنکا یعقوب نام اس واسطے ہوا کہ
 وہ حضرت یحییٰ کے بعد پیدا ہوئے تھے اور حضرت یعقوب کا نام اسرائیل ہی تھا اس لئے اُنکی
 اولاد نبی اسرائیل کہلاتی ہے اور اسرائیل کے معنی عبد اللہ ہیں اور اُنکے بارہ بیٹے تھے اسلئے
 نبی اسرائیل کے بارہ بیٹے تھے اور یعقوب علیہ السلام کی اولاد میں یوسف علیہ السلام پنجم تھے
 اور ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ میں اُنکے چچا کے بیٹے لوط علیہ السلام ہی سیمبر تھے حضرت سارہ
 جو اسحاق علیہ السلام کی والدہ تھیں وہ لوط علیہ السلام کی بہن تھیں اُنکے بعد حضرت ایوب علیہ
 السلام پنجم ہوئے پھر قوم مدین پر حضرت شعیب علیہ السلام مبعوث ہوئے اُنکی قوم نے اُنکو
 تکذیب کی اور بھلی و زالہ کے عذاب سب ہلاک ہوئے اُنکے بعد موسیٰ و ہارون علیہما السلام
 دونوں پنجم ہوئے ولید بن مصعب نام بادشاہ کے زمانہ میں کہ اُس کا لقب فرعون تھا اور ان پر
 قرآن نازل ہوئی اُنکے بعد حضرت یوشع علیہ السلام بن نون پنجم ہوئے اُنکے چچے حضرت
 یونس علیہ السلام ہوئے اور یہ بن یاسات یا چالیس روز تک ماہی کے شکم میں رہے اور زندہ نکالے
 گئے اُنکے بعد داؤد علیہ السلام پنجم ہوئے وہ بادشاہ بھی تھے اور ابراہیم زبور اتری ہے اُنکے چچے
 اُنکے بیٹے سارون علیہ السلام اور وہ سارے جہاں کے بادشاہ تھے جنوں اور جانوروں اور ہوا
 پر ہی اُنکا حکم جاری تھا۔ اُنکے بعد حضرت ذکریا اور اُنکے چچے اُنکے بیٹے حضرت یحییٰ علیہ السلام
 پنجم ہوئے اُنکے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہوئے اور ان پر انجیل نازل ہوئی اُنکے بعد حضرت
 محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رسالت کو فرین فرمایا ابراہیم قرآن مجید نازل ہوا اور
 تمام انبیاء و صلوات علیہم اجمعین اور سارے زمین آبی کی پنجمی ریگی رسولوں میں سے بعضوں کا قرآن
 مجید میں ذکر اور بہتوں کا نہیں ہے سارے پنجم نظر الہی کے منظر میں کوٹ لاجار رضی اللہ عنہم
 روایت ہے کہ اگر پنجم تختہ کے ہونے پیدا ہوئے ہیں آدم و شیت و ادریس و نوح و لوط و

سمعیل و یوسف و ذکریا و عیسیٰ و حضرت محمد مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ساتواں ہر ان ساتوں
 محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعضی خصلتوں اور معجزات اور آپ کی ہمت کی مثالیں
 کرنے کے ذریعہ اور اس میں سات مرتبہ بین پہلا مرتبہ آپ کی خصلتوں کے بیان میں ہے
 ہی آپ کی وہ خاصیتیں ہیں جو آپ سے پہلے کسی پیغمبر کو نصیب نہیں ہوئیں اول جیسا کہ
 سامنے سے دکھائی دیتا تھا ایسا ہی پھر سے ہی دکھائی دیتا تھا اہل اشارت نے کہا ہے کہ آپ کا
 جسم مبارک روح مجسم بنا لیا شمع تھی کہ آگ سے روشن دلوں کی جماعت پر ایسا پرتو ڈالے گا

در نظرت ہست بقی پشت روی

روحی و غائب نذر تو بیچ سو سے

بشتی و روی نمود شمشیر را

شمعے و نور از تو رسد جمع را

لفظ اردو

اُس پہ ظاہر ہے جہاں کہتے ہیں سجان سکھو
 نور عالم میں کہاں اُس کا نہیں متلاؤ
 روح سر سے بقتضای سے بشریت جب چشم مبارک کہی خواب میں ہونی دل مطالع اسرار و
 انوار میں بیدار اور روح حاضر اللہ تعالیٰ کی جناب میں ہونی یہ حدیث شریفہ اس کی تفسیر
 شمارہ کرتی ہے **لَا يَنَامُ عَيْنِي وَلَا يَنَامُ قَلْبِي** لفظ

و کے درمیں مجسٹرس

اے شاہ امین شہر میں

ہشیار و لاینام بٹھے

بیدار بیت عند ربے

لفظ اردو

بادشاہ شہر میں آپ ہیں
 بے اہیت عند ربی آپ زمان
 گہر و پائی طمس آپ ہیں
 لاینام قلبی سے خواب سے
 پتھر سے آب کا سایہ زمین پر نہیں پڑتا تھا اس لئے کہ آپ نے زمین پر
 کے نور پر غالب تھا مولوی جہاں قدس اللہ سرہ علیہ السلام نے فرمایا ہے
 سایہ نہایت بزرگ میں بھیج کس

نور علیہ السلام نے فرمایا ہے

سایہ نہایت بزرگ میں بھیج کس

سے توجہ سے تین تین اور زمین و آسمان پر

| | |
|-------------------------|-----------------------------|
| جانیت زالایش تن پاک بود | سایہ بنیادخت برین خاک و در |
| عکس جمال تو نمود آفتاب | سایہ ز نور آمدہ زان در حجاب |

تفسیر

| | |
|-------------------------------|-----------------------------|
| تہا نہ سایہ اس کا یہ مشہور ہے | سایہ خورشید کیا ہے نور ہے |
| جان تہا الالیش تن سے وود پاک | اسلئے سایہ تھا بالائے خاک |
| نور خورائش نور سے مغلوب تہا | سایہ اس کا اس لئے محبوب تہا |

چوتھے جو کوئی آپ کے سامنے کھڑا ہوتا آپ اس سے اونچے معام ہوتے اگرچہ وہ کتنا ہی بلند ہوتا
 پانچویں انگڑائی و جمانی آپ کو کبھی نہیں آئی اس لئے کہ یہ چیرین شیطان سے تعلق رکھتی ہیں اور جو اس سے
 تعلق رکھتی ہیں وہ آپ سے بہا گئی ہیں چہرے آپ کے بدن مبارک پر کبھی نہ بیٹھتی تھی ساتویں آپ کو کبھی حلام
 نہوا اس لئے کہ شیطان کا کھیل ہے انہوں میں جس مرکب پر آب سوار ہوتے وہ سب مرکبوں سے آگے
 رہتا تھا اگرچہ کیا ہی بودا ہوتا نوین آپ کے فضیلت کو زمین نکل جاتی تھی کبھی کسی نے نہیں
 دیکھی دسویں تھتعالے نے آپ کو سب سے زیادہ رفیع الشان عظیم الزمان بنایا اور تعریف
 اور بزرگی نیزون کو عرش و کرسی بام سے زیادہ بلند کیا اور آپ کے نام عالی مقام کو اپنے نام مبارک
 کے ساتھ بلا یا یہ آہ کر یہ اس مضمون کی طرف اشارہ کرتی ہے وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرًا
 دوسرا مرتبہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متابعت کے بیان میں امت
 پر آپ کی متابعت واجب ہے اور آپ کی متابعت و پیروی یہ ہے کہ آدمی فریض اور سنتیں اور
 اوریت وغیرہ سماہی اعمال صالحہ بجالاوے بلکہ انکو اپنا چلن و رویہ ٹھہرائے اور جمیع محرمات
 و مکروہات اور سارے کج کاموں سے اجتناب کرے اور اس خطاب کا مخی طیب بنجاوے قَاتِبِجُونِي
 تیسرے کلمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بعد ایمان کے سب اعمال سے نماز بہت پیاری ہے
 اور وہ افضل اعمال ہے اس لئے پہلے اسی کا بیان کرنا لازم ہے نماز کا بیان نبی صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے الصَّلَاةُ عِمَادُ الدِّينِ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ هَدَرَ الدِّينَ
 یعنی نماز خانہ دین کا ستون ہے جس نے نماز کو کھڑا نہ رکھا اس نے خانہ دین کو خراب اور ویران
 کر دیا اور بلند کیا ہم نے تیرے لئے ذکر تیرا ۱۱۱ ترجمہ بس میری تابعداری کرو دوست رکھے گا تمکو اللہ تعالیٰ ۱۱۱ ترجمہ

ترجمہ سراج المؤمنین

کر دیا۔ اور نماز کی شرطیں اور اس کے ارکان برہین اس لئے پہلے نماز کی شرطوں کا بیان کیا جاتا ہے پہلی شرط وضو ہے اور دلیل اس کی یہ آیت ہے **لَا تَقُومُوا فِي الصَّلَاةِ فَاَعْيَابًا وَلَا جُوهًا كَمَا وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسِكُوا بُرُوسَكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ** اور طہارت کا حق اور اس کا کمال یہ ہے کہ اپنے ظاہر کو حکمی چھٹی نجاست سے اور سارے اعضا کو گناہوں سے اور دل کو برے اخلاق سے اور سر کو ماسوی اللہ سے پاک کرے اور یہ طہارت ادھی نماز ہے بہ وجہ اس حدیث شریف کے **الطَّهْرُ نِصْفُ الْإِيمَانِ** یعنی نماز اور اصل طہارت طینت کی پاکی ہے اسبوا سطلے صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ظاہر کی طہارت میں مسالمت کرتے تھے اور باطن کی طہارت میں مسالمت کرتے تھے ایک بار رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نعلین پہنے ہوئے نماز پڑھتے تھے جب ریل علیہ السلام نے جوڑے کی ناپاکی سے خبردار کیا اپنے پاسے مبارک سے جو تانخال دیا اور وسیع ہی نماز میں مشغول رہے نئے سرے سے نماز نہ شروع کی لیکن ظاہر کی طہارت میں باطن کے منور کرنے کا اثر ہے چنانچہ کامل طہارت اور وضو کے بعد اس کی کیفیت آدمی کو معام ہوتی ہے

بحون یاری طہارت ظاہر باطن نیز حق کسد ظاہر

بیت اَرُو

پاک کر لے اگر تن ظاہر تیرا باطن بھی حق کرے ظاہر

پس نمازی کو چاہئے کہ کبھی نماز کو نترک نہ کرے اور ہمیشہ با وضو رہے اگر اس کو غیبت یا فتنہ سرزد ہو وضو کرے اگرچہ نماز میں ہو اور سبب ہو کہ ہر نماز کے لئے اس کے وقت سے پہلے تازہ وضو کرے اور وضو کے برتن کو پانی سے پر کر دوسری نماز کے وضو کے لئے رکھے اور وضو کو اچھی طرح کرے اور قبلہ کی طرف منہ رکھے اور غیر سے مدد نہ کرے کرنے میں دنیا کا کلام نہ کرے اور آنکھیں کھولے رہے اور ہر عضو کو لیس اللہ تعالیٰ اور بعد فراغ وضو کے بچا ہوا پانی کپڑے پر کر ہو سکے اور اگر پانی بعد وضو کے گناہا کرے اور ایسے برتنوں سے کہ ملا ناکہ اسکے پاس نہیں آسکے وضو کرے اور پانی لڑا جائے میں ہر نماز کے بعد جب نماز کو اٹھو تو ہوا چوہا سویرا کو اور اپنے ہاتھوں کو کھینچو تک اور چھوٹے سر ونگو اور دھوا پانی ہاتھوں کو دھو کر

کرسے اور منہ و عضا سے وضو پر پانی سخت نہ مارے اور ہاتھوں کو نہ چٹکے اور سواک پر
 موخیت کرے طریل و عرض میں ہر نماز کے وقت جب وضو کرے اور قرآن پڑھنے کی وقت
 اور سب بیوں یا خواب سے سنہ کافرہ بگڑ جاوے اور سواک اراک یعنی جال کی ہو اور نجاست
 کے کک کہنے والی باغ چیزیں ہیں اول بانی دوسرے خاک تیسرے ہوا چوتھے
 آگ پانچویں سورج کی دہویہ تھنیاں غسل ہے کہ جس جگہ نجاست یا ظہر ہو اس کا ہونا
 لازم ہے اور اس کا اثر نجاوڑ کرے اعضا بر تو نام بدن کا غسل اس کے دفع کرنے کو چاہئے اس کا
 جواب یہ ہے کہ ہتھالے لئے اپنی حکمت کے تقاضے سے بندوں کے حرج کے سبب اطراف
 بدن کے غسل کو سارے بدن کی باکی کا سبب بنا دیا ہے مگنہ ہتھالے لئے باوجودیکہ بندے
 سارے بدن کے غسل پر قادر ہیں صرف اطراف کے غسل دینے کے باعث اپنے فضل و
 رحمت سے انکو پاک کر دیا ہے اس کی رحمت و کرم سے امید ہے کہ بندے کے باطن کو بھی کہن کر
 دے اور طرح نہیں صرف کرنے کی طاقت نہیں ہے گناہوں کی نوبت سے پاک و زاوے اور رضہ
 ہی چار اعضا کا ہونا مقرر فرمایا ہے زمین ہی حکمتیں ہیں پہلی حکمت صرف بدن چار اعضا
 کے کک ہے اول سنہ دہونا کہ فرمایا ہے قاعدہ نوک و نوا سے کہ سجدہ منہ سے کک مل مرتام
 دوسرے ہاتھوں کا دہونا کہ فرمایا ہے زاکر کک اسوائے ہے کہ سجدہ میں ہاتھ دہونا ہون
 پر ہوتا ہے کہنیوں تک اور دہانے کے وقت کہ ان سے نکلے پانی ہے آگاہا کہ ہونا ضرور ہے
 کہ وہ عطا کے مستحق ہوں تیسرے باؤں کا دہونا کہ فرمایا ہے زاکر کک اس باؤں سے باعث سے
 ہے کہ قیام انبر ہوتا ہے چوتھے سر کا مسح کرنا کہ فرمایا ہے زاکر کک اس سر سے باعث سے
 ہے کہ سر سے سجدہ ہوتا ہے اور اتفاقاً قطع ہوا سے ہوا کہ سر منہ سے ملا ہوا ہے اور منہ دہونا
 ہوتا ہے اور سر کی قطعہ پیشانی سے سجدہ ہوتا ہے چوتھے کے ساتھ ذیل مکی ہے دوسری
 حکمت یہ ہے کہ روض قیامت نمر امت یعنی شامت عمل نہیں چار اعضا کی طرف منویہ ہو کے
 اول منہ کے باب میں فرمایا ہے یور بلین وجوہ و شہود و ہوا و دوسرے ہاتھوں کے
 دہونا فرماتا ہے قائم اور فی کتابہ بشما لہ تیسرے دہونا کے سر و لکے مقدم ہیں

اس کا ترجمہ اور پر گزرا ۱۲۱۱ ترجمہ بدن اچھے ہونے کے بعض سنہ اور کالے ہونے کے بعض سنہ ۱۱۱۱ ترجمہ ہیں وہ شخص کہ دیا جاوے

۱۲۱۱

فرمایا ہے یعرف الحجر من سببها هو خير من ان يعرفها بالحواس في ذلك الا ان يعرفها بحسب خبره و خبره بغيره او
 اول سجدہ ہوتا ہے پروردگار جل شانہ کے نظام و نظام کے اللہ تعالیٰ ہوتا ہے کہ فرمایا ہے
 وجوه يومئذ لا تفيها انا ظيرة لها اور جب ہاتھ دھوئے اس لائق ہو جائے گا کہ اس کے ساتھ
 ہاتھ میں دیا جاوے جس کو فرمایا ہے قائم من اوتي كتابه بيمينه اور جب سر کا مسح کرتا ہو اس لائق ہو جائے
 کہ اس کے سر پر کراست کا تاج اور دیا جاوے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ان المتوسلين
 في الجنة ياتيهم يتاجح الكراميت لولا استغلت به اهل النار انظر الى الظلال اور جب پاؤں دھوئے اور
 پھر پاؤں پر نغمہ کرے اس سے محفوظ ہو جائے کہ فرمایا ہے ان تنصروا الله ورسوله فاولئك هم الصالحون
 پھر میری حکمت ریاض اللامس میں کھڑا رہے کہ گناہ چار سو سکھ میں رات کے اور دن کے اور شہر
 اور ظاہر اسکے حق تعالیٰ سے و حضور میں اور بار عفو و کفار و کفر فرمایا کہ و منكر من منكر
 قسم کے گناہ موقوف ہو جاوے چوتھی حکمت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ موقوف ہے کہ آدم علی نبیہ و علیہ
 نے جب گناہ پر اقدام کیا تو ان چار مہینوں سے کہ گناہ سے نہ نکلے کی طرف متوجہ ہوئے کہ گناہ
 اس کی طرف چلے ہاتھ سے مہر تھرا اور شہین و نہایت بھروسے سے ہر طرف سے کہ گناہ
 حکم ہوا کہ اسے آدم میں تین دن عفو ہوئے کہ گناہ کا عفو ہو گیا اور گناہ کو
 ترک کیا گناہ کا نہیں ہوا کہ تھرا اور عفو ہوا اس کے پاس گناہ نہ ہو گیا کہ گناہ
 حکمت یہ ہے کہ گناہ سے تھرا اور عفو ہوئے کہ گناہ کے بارے میں کہ امیر اور تھرا اور
 داخل ہونے کے خواستگار ہیں اور ہوا تو انش ان تینوں حکم میں سے اس کے ان تینوں
 اس کا سو فرض ہوا تاکہ و قدر کرے اپنی خواہش حاصل کر سکے لائق ہو جاوے اور اس لائق تھرا اور
 عنہ نے حضرت رسالت اب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ اگر چاہے ہاتھ دھوئے
 اور نماز ادا کرے اس کے لئے و منكر و اول پنچون تک ہاتھ دھوئے جو گناہ کا تھرا اور
 عفو کرنے کے ساتھ ہی سب گناہوں کے اور نابود ہو جائے ہر گناہ کے گناہ

۱۔ ترجمہ ہونے جاوے گناہ اپنی پٹیا میں سے پس کہے جاوے گناہ کے تھرا اور عفو ہوئے
 بعض منہ امدن اپنے رب کی طرف دیکھتے ہونگے ۲۔ ترجمہ ہونے گناہوں کا نام اعمال اور وہ گناہ
 ۳۔ ترجمہ و منكر نے والا جنت میں پہنایا جاوے گا تاج کراست کا اور اس کے ساتھ میں آنے والے گناہوں
 ترجمہ اگر اللہ تعالیٰ سے مدد پاوے گا مدد کرے گا گناہوں کے اور ثابت رہے گا تمہارے قدموں کو ۱۲

Marfat.com

قطرہ کے گرنے ہی منہ و زبان اور ناک کے سب گناہ دور ہو جاوین یہاں تک کہ جب پانوں
 دھوؤ گے سارے بدن کے گناہوں سے پاک ہو جاؤ گے جیسا کہ اپنی ما کے پیٹ سے پیدا
 ہونے کے وقت پاک تھے اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ آدم علیہ السلام نے بعد وضو کرنے کے
 جبریل علیہ السلام سے وضو کا ثواب دریافت کیا انھوں نے کہا کہ اول گناہ گناہ ایسے گرتے ہیں
 جیسے درختوں پر سے سوکھے پتے دوسرے قیامت کے روز وہی گناہ من نام اعمال و نئے
 جاؤنگے تیسرے متوضی کا منہ حشر میں نورانی ہو گا چوتھے اُس کے قدم بطراط پر نہیں
 پہلنے کے نقل ہے کہ روز قیامت جب بندوں کی نیکیوں اور بدیوں کے اعمال نامے تولد
 جاؤنگے ایک بندے کی برائیوں پر زیادہ ہوگی حق تعالیٰ کا حکم ہوگا کہ وہ کپڑا جس سے
 وضو کا پانی خشک کیا تھا نیکیوں کے بارے میں کہدو اُس کے رکبتے ہی حسنت اُس کے
 سیئات پر غالب ہو جاوین گے اور یہ اُس بندے کی خلاصی و اختصاص کا سبب ہوگا اکثر
 علمائے وضو کے پانی کا اثر بدن پر رکھنے کو مستحب کہا ہے اور اعضا کے خشک کرنے کا امر نہیں کیا
 باوجود اس کے اُس پرانے کپڑے میں جس سے وضو کا پانی خشک کیا گیا یہ اثر پیدا ہوا تو
 چلبے کہ وضو کا ثواب کتنا ہے منقول ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام زین العابدین
 رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ وضو کے عمل کی ابرار کب سے ہے آپ نے فرمایا کہ جب حق تعالیٰ
 نے خطاب فرمایا کہ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً اور وہ نوشتوں نے سنا تو کہا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِیْهَا
 مَنْ یُقْسِدُ فِیْهَا وَ یُصِفُّکَ اللّٰهُمَّ حق تعالیٰ نے فرمایا اَللّٰهُمَّ مَا لَکُمْ مَالًا تَعْلَمُوْنَ اس سوال کا دہشت
 سے فرشتے بہت پشیمان ہوئے اور اس تصور کے تدارک کی واسطے ہر روز تین گھنٹی عرش
 مجید کے طواف میں کمال تضرع و زاری مشغول رہتے تھے اور حق تعالیٰ کے غضب سے پناہ
 مانگا کرتے تھے ایک تانکو اسی حال میں گزری آخر اللہ تعالیٰ نے ان پر رحم فرمایا اور ارشاد کیا
 اَتْرِبِدُوْنَ مَعْصِرَتِیْ وَ رِضْوَانِیْ عَرَضَیْ کَمَا کَانَ اَسَءُ خَدَاوَنْدِکُمْ ہر پیر بخشش کر اور احسان
 فرماؤ کہ اے ملائکہ عرش کے بچے ایک نہر تھنی جاری کی ہے اُس کے کنارے پر جاؤ اور

۱۵۷ ترجمہ میں زمین میں ایک نائب بنا لیا ہوں ۱۲۷ ترجمہ باجا و گناہ تو اس میں اُس شخص کو جو فدا کر گیا ہے میں اور میں گرا گیا
 ۱۵۸ ترجمہ تمیق بن جانشاہوں جو تم نہیں جانتے ۱۲۷ ترجمہ کیا جانتے ہو تم ہماری بخشش اور رحمت میں ۱۱

تین بار پہنچون تک ہاتھ دھو و جب وہ یہ حکم بجلائے حکم ہوا تین بار کلی کر دہر حکم ہوا تین بار
 ناک میں پانی دو پہر اسی طرح منہ اور ہاتھ تین تین بار دھوئے گا حکم ہوا پہر ایک بار سر پر سر کرے
 کا پہر ٹخنوں تک تین بار پاؤں دھوئے گا اور وہ ہر ایک کام کو جو واجب حکم کے بجلائے ہے
 جب وضو تمام ہوا فرمایا کہ اب کہو سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ
 أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ بعد اس کے عرض کیا کہ خداوند اس کا ثواب خاص ہے ہر بار یہ
 ہی لئے یا اور کوئی ہی اس سعادت میں شریک ہوگا فرمایا کہ حضرت پیغمبر آخر زمان کی امت کا
 یہ عمل شعار ہوگا کہ وہ اکثر الالبین عصیان میں مبتلا ہونگے اور اس طہارت کے بستے انکی
 بخشش ہو اگر گئی اس بیان کے بعد امام نے اس سائل سے فرمایا کہ یہ ہے ابتدا وضو کی
 اور وہ سائل حضرت خضر علیہ السلام تھے روایت ہے روضۃ العلماء میں حضرت امام
 حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پہنچو فرمایا کہ جب میرے والد حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ
 جبریل بادشاہ حبشہ کے نام حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق اور طریقہ سنت کے مضامین کا خط
 تحریر فرما رہے تھے تو اس میں آپ نے یہ بھی لکھا کہ جب نماز میں ہونی تو جی تعالیٰ کے حکم پر جبریل
 علیہ السلام میدان بطحا میں کہ کبکے قریب ہے ایک تخت پر واسطے تعلیم کرنے فریاد و شوق کے
 حضرت رسالت ہناہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں نازل ہوئے اور ایک تخت پر بٹھا
 اور خود نیچے اتر کر اپنے پر سے زمین کہودی اور بانی نکالا اور عرض کیا کہ میں واسطے تعلیم وضو
 کے حاضر ہوا ہوں جس طرح میں عمل کروں آپ دیکھئے اور ہر اسی طرح آپ ہی کیجئے ہر عمل
 علیہ السلام نے اس پانی سے تین بار ہاتھ دھوئے اور کلی کی اور ناک میں پانی دیا تین تین بار
 پہر منہ دھو یا اور دونوں ہاتھ کہیںون تک تین تین بار ہر سر اور کانوں کا مسح ایک ہی بار کے
 پانی سے کیا پہر ٹخنوں تک پاؤں دھوئے تین بار ہر کھڑے ہوئے اور کہا اللَّهُمَّ أَنْتَ
 وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُهُ بِالْحَقِّ بَعَثْتَهُ لِيَعْلَمَ عِلْمَ الْغَيْبِ
 ہی آپ ہی کیجئے اور جو کہتے کہا وہ ہی آپ کیے حضرت نوح علیہ السلام کے لئے یہ دعا ہے
 اٹھے اور وضو کیا جس طرح جبریل علیہ السلام نے کیا تھا اور فرمایا ہے جو کچھ انہوں نے فرمایا
 لے پاک ہوتا ہے اور میری مدد بیان کرتا ہوں گوہی دنیا میں کلمہ کوئی عبور مگر تو اور تمہارے بخشش مانگتا ہوں اور میری طرف توجہ فرماتے ہو

فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ عَفَرَكَ اللَّهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَهُ یعنی حق تعالیٰ نے تیرے
 گزیرے اور آئندہ کے گناہ بخش دئے اور جو شخص تیری امت میں سے اس طرح وضو کرے گا اور پھر
 کمرے پڑھے گا اُس کے گناہ ہی اللہ تعالیٰ بخشنے گا اور دوزخ کی آگ اُس پر حرام کر دے گا اور اُس کو
 بہشت کے درجات عطا فرمائے گا واللہ اعلم بالصواب دوسری شرط نماز کی شرطوں میں ہے کہ پیروں
 کی ہاکی سے بھوجیاں یہ شریفی کے ذیشانک قطعاً اس لئے کہ کپڑے بدن سے متصل ہوں بدن کا
 حکم رکھتے ہیں اور محققوں نے اس آیت کریمہ کی تفسیر میں کہ يَا بَنِي آدَمَ قَدْ أَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُؤَدِّي
 سَوَآتِكُمْ وَرِيشًا وَلِبَاسُ التَّقْوَىٰ ذَٰلِكَ خَيْرٌ کہا ہے کہ تقویٰ کا لباس طاعت و
 عبادت ہے کہ آدمی عیب اُس سے پوشیدہ ہوتا ہے اور بعضیوں نے کہا ہے کہ تقویٰ کا لباس
 عفت ہے یا جیا یا خوف الہی یا التزام طریقہ خیر اور سبجہ الحقائق میں مطور ہے کہ لباس دو طرح کا ہوتا
 ہے ایک لباس تقویٰ اور وہ موقوف ہے حکم شرح پر دوسرا لباس تقویٰ اور وہ تعلق ہے جس کے
 حقیقت لباس تقویٰ بدن فائدہ بخشتا ہے کہ آدمی کا رنگا پن اُس سے ڈھانکا جاتا ہے اور تقویٰ
 کے لباس سے دل و روح و سر و خنی بہرہ ہوتے ہیں سو دل کا بہرہ اُس سے صداقت ہر مولیٰ
 کی غائب میں اور دنیا کی طمع کا رنگا پن اُس سے ڈھانکا جاتا ہے اور خطر روح اُس سے حق تعالیٰ
 کی محبت ہے اور سواۃ غیر اللہ مستور ہوتا ہے اور نصیب سر اُس سے تقای حق تعالیٰ کے انوار کا
 شہود ہے اور رویت ماسوی کا عورت اُس سے پوشیدہ کیا جاتا ہے اور حصہ اُس سے تقویٰ
 حق ہے بہت حق اور اُس سے چھپایا جاتا ہے سر بہت خلق یعنی کل تعینات مضمحل و متلاک
 ہوتے ہیں اور سب موجودات متکثر سے کہنچر حجاب میں آجاتا ہے اور سیر لِن الْمَلِكِ الْيَوْمِ
 لِيُؤْتِيَهُم مِّنْ أَمْرِ الْعَالَمِينَ اور سب جباری و فہاری کے عرفہ پر جلوہ گر ہوتا ہے لطم

| | |
|-------------------------------|--------------------------------|
| غیر ذاتی کل شئی مالک است | مالک الملک است او خود مالک است |
| ان فضل اللہ غیب باطل | کل شئی ما عمل اللہ باطل |
| ہستی اندر غیبتی خود مظلوم است | مالک آید پیش و جہش بہت و نیست |

۱۲۱۔ ترجمہ میں لہا اور جہش سے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے تیرے پچھلے اور اگلے سب گناہ ۱۲۱۔ ترجمہ اور اپنے کپڑے پاک کر ۱۲
 ۱۲۲۔ ترجمہ میں آدم کی اولاد تحقیق نازل کیا ہم نے تیرے لباس جو اللہ تعالیٰ نے تیرے بدن کو اور نماز عزت اور لباس پر ہر گھڑی کا
 ۱۲۳۔ ترجمہ میں اللہ تعالیٰ نے آج ملک اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے ہے ۱۲۳

لفظ اردو

| | |
|----------------------------------|---------------------------------|
| ہو جو یہاں اس کے سوا ایک جگہ وہ | ہو اسی کا ملک اور مالک ہے وہ |
| سب ہیں ناقص اور وہی کامل ہے یہاں | جو کہ ہو اس کے سوا باطل ہے یہاں |
| نیستی میں ہر یہی ہستی ہی بحسب | نیستی خراس کے ہے سب کو نصیب |

پیسری شرط نماز کی طہارت مکان ہے اور طہارت مکان طہارت ثوب پر بھی ہے۔ بسبب متصل ہونے بدن کے پس جس زمین پر نجاست پہنچے اور آفتاب کی وہ ہو پ سے خشک ہو گیا زمین پر نماز درست ہے بموجب اس حدیث نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکوہ الارضین اور زمین لیکن ہمیں ایسی زمین پر جائز نہیں ہے اس لئے کہ زمین نماز کے باب میں جامہ کا حکم کہتی ہے اور باب میں پانی کا اگر کپڑے پر نجاست قلیل لگی ہو نماز اس سے جائز ہے اور پانی میں نجاست ہو تو اس سے وضو درست نہیں ہے اگر زمین ناپاک پر کپڑا بچھا کر نماز پڑھے جائز ہے لیکن اگر باریک ہو گا اس کے نیچے سے نجاست دکھائی دیتی ہو تو ایسے کپڑے پر نماز جائز نہیں ہے۔ طہارت مکان میں ایک یہ ہو کہ حقیقی نہیں چاہتا کہ رو سے پاک جو پانی سے دھلا ہوا ہے۔ ناپاک پر کہا جاوے اس لئے کہ ظاہر کا نزول ملوث برکت کے مظاہر ہے اسی کے معنی میں حدیث کہ پانی حقیقی و تقدس ذاتی اس کی واسطے مسلم ہے کہ فرمایا ہے **إِنَّ اللَّهَ طَيِّبٌ وَيُحِبُّ الطَّيِّبَاتِ** ایسے دل برکہ اور ثلث اعدات ماسوس سے آلودہ و ناپاک ہو نزول رحمت نہیں فرماتا۔ مگر جو صورت کہ حقیقے نے خاک سے بنائی ہے باوجودیکہ وہ اس کے منظر نظر نہیں ہے کہ فرمایا ہے **إِنَّ اللَّهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى صُورِكُمْ** پر بھی روا نہیں کہتا کہ اس صورت کو خاک آلودہ ناپاک برکے باوجودیکہ وہ خاک اس کی اصل ہے کہ فرمایا ہے **مِنْهُ أَخْتَفَتَا كَمْ وَبِئْسَ كَيْفًا كَمْ وَبِئْسَ كَيْفًا كَمْ** اس کی نظر رحمت کا منظر ہے وہ دنیا پر خسیس و مبعوضہ پر مبتلا و شیفتمہ ہو کہ فرمایا ہے **إِنَّ اللَّهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى صُورِكُمْ** اہل انصاف نے لباس و تن و مکان کی طہارت کی حکمت اور طہارت کے لئے کہ اللہ تعالیٰ نے بندہ کو تین طہارتوں کا حکم فرمایا ہے اور تین طہارتوں میں سے ایک ہے کہ

۱۔ ترجمہ بیشک اللہ تعالیٰ پاک ہے اور دوست رکھتا ہے پاک کو ۱۱۔ ترجمہ تینوں میں سے ایک ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر ایک طرف میں دیکھا ہے اور اللہ تعالیٰ اس سے بنایا ہے ہم نے تلو ۱۱۔ ترجمہ دنیا میں ہے سب کچھ ہوں ۱۱۔

نمایین میں اول طہارت تن ظاہری جو بندہ کو فرمائی ^{۱۲} فَاغْسِلُوْا وُجُوْہَكُمْ ^{۱۳} اور باطنی جو اپنی طرف
 منسوب فرمائی ^{۱۴} اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَ یُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ ^{۱۵} دوسرے تطہیر لباس کے بندہ کو
 فرمائی کہ ^{۱۶} تَشَابُکَ فَطَہْرٌ اور تطہیر لباس کی نسبت اپنی جانب فرمائی ^{۱۷} مِنْ سَتْرِ عَوْرَتِکَ مِنْ
 اَلنَّسِیْۤانِ سَدَّ اللّٰہُ عَوْرَتَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ^{۱۸} تیسرے مکان کی پاکی کا بندہ کو حکم کیا اور ممکن کی
 پاکی اپنے فضل و کرم کو حوالہ کی کہ ^{۱۹} فَرَمَا یَا اَسْحَدُ وَاَقْتَرَبْتُ کُوْبَا کہ حق تعالیٰ یوں فرماتا ہے کہ اسے
 بندے جب تونے باوجود عجز و قسور اور سوانح کثیر اپنے تن و لباس و ممکن کو پاکی کیا ہم کہ
 فضل میں باوجود قدرت کے تیرے باطن کو عصیان کی نجاست اور غطا و نسیان کے میل سے
 تیرے پاکی کر دین اور تجھ کو اپنی رحمت و مغفرت کا مستوجب کیوں نہ بناؤں جو ہی شرط نماز
 کی شرطوں میں سے ستر عورت سے ^{۲۰} اَللّٰہُ تَعَالٰی نے فرمایا ہے ^{۲۱} یٰۤاٰتِیْۤا اَدْمٰرُحٰدٌ وَاٰزِیۡتِکُمْ عِنۡدَ
 کُلِّ مَسْجِدٍ ^{۲۲} اس آیت شریفہ میں اخلازیت ستر عورت کا ڈھانکنا مراد ہے اور ستر عورت
 واجب ہے اسلئے کہ جن اعضا کا دکھانا مکروہ ہے ان کا ڈھانکنا لازم ہے کہ جو بد نما ہے
 پردہ میں رہے اور جو خوش نما ہے وہ کھلا رہے اور عورت کا کھلنا نماز میں محض نماز میں
 محض کا ڈھانکنا فرض ہے اگر زمین سے کسی عورت کی جو تہائی نماز میں کھل جائے گی تو مناسا
 فاسد ہو جائیگی ^{۲۳} ستر عورت کی حکمت کا یہ ہے کہ مستعالیٰ نے یہاں مقبوحات کے
 ڈھانکنے کا مومنوں کو حکم فرمایا ہے اسکے فضل و کرم سے اُسید ہے کہ قیامت کے روز بھی
 ہمارے عصیان و فلات کو ٹھانہ نہ کرے اور ہماری پردہ پوشی فرماوے کہ وہ ستارہ منقول
 ہے کہ حضرت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں ماغر نام ایک مرد تہانا گاہ اُس سے زنا
 واقع ہوا حضرت سرور کائنات کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں نے زنا کیا ہے حد شرع
 شریف مجھ پر جاری کیجئے کہ گناہ سے پاکی ہو جاؤں آپ نے اُس کی طرف سے منہ پھیر لیا جب
 کئی بار آپ نے منہ پھیرا اور وہ باز نہ کیا اور کہے گیا آخر اُس کے رحم کرنے کا حکم دیا اور حد شرع
 اُس پر جاری ہو گئی ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے اُس کو خواب میں دیکھا کہ بہت بلن پھرتا ہے

۱۲ اس کا ترجمہ اوپر گذرا ۱۳ ترجمہ تحقیق اللہ دوست رکھتا ہے تو بگرنے والوں کو اور دوست رکھتا ہے پاکی رہنے
 والوں کو ۱۴ ترجمہ اوپر گذرا ۱۵ جس نے ڈھانکنا کسی ننگے مسلمان کے ستر کو ڈھانکنے کا اللہ تعالیٰ اُس کا ستر قیامت کو
 ۱۶ ترجمہ ستر کر اور نزدیک جہاں ۱۷ ترجمہ اسے اولاد آدم کی بکڑونیت ہر مسجد کے پاس ۱۲

مگر چہرہ اُس کا زرد ہے پوچھا کہ کیا حال ہے اُس نے کہا کہ حکم شرع کے اقتیاد کے سبب یہ نسبت
 کی دولت میسر ہوئی پوچھا کہ زرد روی کس سبب سے ہے کہا مجھ پر عتاب ہوا ہے کہ تم نے اپنے
 فضل و کرم سے تیرا امر پیشہ رکھا تو نے کیوں آشکارا کیا یہاں سے معلوم ہوا کہ بندہ ہر بندہ
 کی شفقت اُس کی مہربانی زیادہ ہے کہ بندہ کہی اپنے پردہ کو پہاڑ بنا ہے اور اُس کا لطف کسی کا پردہ
 کہی نہیں پہاڑ تا نہ دنیا میں نہ عقیقے میں حکایت ایک دفع نبی اسرائیل بن قحط عظیم واقع ہوا
 موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم کے ساتھ دعائے باران کے لئے باہر نکلے منہ پر ساہرو لگا کر
 اثر نہ ظاہر ہوا عرض لئی بار دعا کی آخر موسیٰ علیہ السلام کو اہام ہوا کہ اس قوم میں ایک شخص ہے
 ہے کہ لوگوں کی پروردہ دری کرنا ہے اُس کی شامت سے اس بلا میں مبتلا ہونے سے جو جنگ میں
 نکالینگے یہ بلا نہیں ٹلنے کی موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ خداوند اُس کو تباہ کرے کہ اُس کو
 نکالیں حکم ہوا کہ تمکو پردہ دری سے منع کرنا ہوں اور میں خود اُس کام کو کروں موسیٰ علیہ
 السلام نے عرض کی کہ بارخدا یا تو خود اسکو دفع کر کہ میرے یہ بلا سے سخت دفع ہو خطاب ہوا کہ
 اُس کا جنازہ حاضر ہوگا دوسرے دن لئی جنازہ سے حاضر ہوئے نا کوئی نکالے کہ نام کا ہوا ہے

یونانی گتے مروی ہے
 گر پردہ زردی کار ماہر طاری

ای آتکہ بہ لطف و کرم و ستاری
 در تلبکہ کا فان زمانگ برند

قطع

ہے گتے یونانی مجسمہ مناری
 ننگ کفار ابھی ہو خواری

اُس کا لطف عمیم و ستاری
 گر ہزار وہ کہولہ یوسے راز

مرومی ہے کہ بروز قیامت تمام غلامی اولین و آخرین کو جب اُسکے گناہوں کی اطلاع ہوگی
 اسوقت ایک بندہ گناہوں کی نہایت خجالت کے سبب سے سر جھکائے ہوئے کالے
 رونا ہوگا اللہ تعالیٰ فرمایگا کیوں روتا ہے اور سرا پر نہیں کرتا عرض کرگا اللہ تعالیٰ
 شرمساری سے سرا پر کو نہیں اٹھا سکتا ہوں جھٹلے فرماگا حسب سزا دے کے تو ہاتھ
 اور باطل شرم نہیں کرتا تھا اسوقت تو ہم نے تیری پردہ کی ہی نہیں اور اب کہ روتا ہے اور قیامت
 سے سنہ اور بر کو نہیں کرتا کیونکہ تجھے سوا رنگ اور کبیرے قسم و ظاہر کرینگے رب سے

از بندہ نیامده است مطلق نیکی
ببندہ و تو خدا ترا و ارا این است

فد حق شدہ ہر زمان تحقق نیسکے
کز بندہ بدی آید و از حق نیسکے

رباعے

بندہ سے نہیں ہوتی ہے مطلق نیکی
رحمت پہ نظر کہہ نہ گناہوں پہ مرے

اور حق سے ہمیشہ ہے تحقق نیسکے
بندہ تو بدی کرتا ہے اور حق نیکی

پانچویں شرط نماز کی شرطوں میں سے نماز کا وقت ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اَقْبِلْ
الصَّلَاةَ لَدُلُوكِ وَالشَّمْسِ إِلَى غَسَقِ اللَّيْلِ وَقُرْآنَ الْفَجْرِ رات دن میں پانچ نمازیں فرض
ہیں اور ان کے پانچ وقت معین ہیں اور اندازہ وقتوں کا فقہ کی کتابوں میں مذکور ہے لیکن پانچویں
کے معین کرنے کی سات وجہ یہاں بیان ہوتی ہیں پہلی وجہ جب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ
وآلہ وسلم کا نور مبارک وجود میں آیا اس وقت وہ منازل و مقامات کے طے کرنے میں مصروف
تھا اللہ تعالیٰ نے اسپر انہی عنایات کی نظر میں پانچ وقت مقرر فرمائیں اور پانچ وقتوں کو از شر
مخصوص کیا اور اس نور سے پانچ بار سجدہ شکر ادا کیا اس لئے پانچ سجدوں کی جگہ پانچ نمازیں اسپر
اس کی است پر فرض ہوئیں پس جو کوئی یہ پانچ نماز میں ان پانچ وقتوں میں سجلا و یجا ان نوا
رحمت کا مستحق ہو گا دوسری وجہ اخبار صحیحہ میں آیا ہے کہ یہ پانچ نمازیں پانچ پیغمبروں نے
پانچوں وقتوں میں پڑھی ہیں اور ان کے سبب سے وہ پانچ دولتوں کے ساتھ مشرف ہوئے ہیں
اس لئے یہ پانچ نمازیں اس امت مرحومہ پر فرض ہوئیں ہیں کہ یہ است ان پانچوں نمازوں
اور ان کے ان پانچوں دولتوں پر فائز ہو اور ان پانچوں پیغمبروں کے مراتب کے مجموعی سے
نسب انکو حاصل ہو صبح کی نماز حضرت آدم علی نبیا و علیہ السلام کی یادگار ہے جب وہ
بہشت سے دنیا میں آئے اور رات ہوئی تو بہت گہرا لے کہ جنت میں کبھی رات اور ایسی تیار
نہی تھی جانا کہ ظلمت تیرے گناہ کی شامت سے واقع ہوئی تھی رات پہر روتے سے
و دعا و استغفار کرنے سے جب صبح ہوئی تو انکی تسکین ہوئی اور اندوہ دل سے کم ہوا اور
کے جلنے اور دن کے آنے ان دونوں نعمتوں کے شکرانہ میں یہ دو رکعت نماز ادا کی جتنی

۱۱ ترجمہ قائم کر تو نماز کو دن دہے یعنی ظہر و عصر اور رات کے یعنی مغرب و عشا اور قرآن مجید کا

نے یہ دو رکعت نماز صبح اس بہت مرحومہ پر فرض فرمائی ان دو نعمتوں کے شکرانہ میں ایک تاریکی کو گھر کا دور ہونا دوسرے نور ایمان کا حاصل ہونا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَىٰ ذَٰلِكَ لَمَّا ظَهَرَ لِي نَمَازُ حَضْرَتِ اِبْرَاهِيمَ عَلٰی نبیا و علیہ السلام کی سنت ہے انکو چار نعمتیں بزرگ عطا ہوئیں جنکے شکرانہ میں انہوں نے یہ چار کعتیں ادا کیں اول نعمت خلعت دوسری نعمت آتش نرود سے نجات پانا تیسری نعمت سلامتی کے ساتھ واپس آنا حضرت سارہ رضی اللہ عنہا کا بادشاہ ظالم کے پاس سے چوتھی نعمت بمعیل علیہ السلام کے فرا کرنے کا امر اور انکی نجات ذبح سے اور جبوقت یہ واقع ہوا عین ظہر کا وقت تھا حق تعالیٰ نے بمقتضای مِلَّتِ اَبِيكُمْ اِبْرَاهِيمَ اسوقت میں یہ چار کعت نماز ظہر کی اس امت پر فرض فرمائی کہ اس کے ادا کرنے والے کو چار کرامتیں عطا ہوتی ہیں اول آسمان کے دروازے اُس کے لئے کھل جاتے ہیں کہ دعا اُس کی اوپر جاوے اور قبولیت کا درجہ پاوے دوسرے رحمت کے دروازے اُس کے کھلتے ہیں اور اس قدر رحمت اُس پر برستی ہے کہ وہ اُس میں غرق ہو جاتا ہے تیسرے صبح کی نماز کے بعد سے ظہر تک جو گناہ اُس سے ہوئے ہیں ان سے پاک ہو جاتا ہے چوتھے عصر کی نماز سے پہلے مرے تو درجہ شہادت پاتا ہے عصر کی نماز حضرت یونس علی نبیا و علیہ السلام کا طریقہ ہے جب انہوں نے چار ظلمتوں سے خلاصی پائی ایک ظلمت گناہ کی دوسری دریا کی تیسری راسخ کی چوتھی شکم پھی کی تو اُس کی شکر گزاری میں یہ چار کعتیں اسوقت ادا کیں حق تعالیٰ نے قبول فرمایا اور اپنے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت پر انکو فرض کر دیا اور ان کعت کے مقابلہ میں چار انعام کا وعدہ فرمایا اول ابلیس و راکس کے مددگاروں سے امن دوسرے اللہ تعالیٰ کی پناہ و عصمت میں آنا تیسرے عطای تاج کرامت قیامت کے روز چوتھے ظہر عصر تک کے گناہوں کا بخشا جانا مغرب کی نماز حضرت عیسیٰ علی نبیا و علیہ السلام کا طریقہ ہے ستا انہوں نے کہ نصاریٰ مجکو نالت ثلثہ کہتے یعنی تیسرا زمین کا تو اُس کے چوتھے انعام کے اظہار کے لئے یہ تین کعتیں شام کے وقت پڑھیں پہلی کعت اپنی کھت دوسری کعت اپنی والدہ کی بندگی کی تصدیق کیواسطے تیسرے کعت اللہ تعالیٰ کی توحید کے انوار کے باعث حضرت حق سبحانہ عز اسمہ کو یہ معاملہ کھپسدا آیا اور تیسری کعتیں اس وقت میں اس

نے ترجمہ اور شکر ہے اللہ تعالیٰ کا اسپر اسلئے ترجمہ یہ نہایت تہا سے باپ ابرہیم علیہ السلام ۱۶

بست بر فرض فراوان گنہگار استون کے ساتھ اس است کو مخصوص فرمایا اول اس سال میں حج و عمرہ کرنے والے کے برابر ثواب کا عطا ہونا دوسرے فرشتوں کو حکم دینا کہ بہشت میں اس نماز کے پڑھنے والوں کے درجے بلند کریں تیسرے عصر سے مغرب تک کے گناہوں کی معافی اور عشاء تک ہرے تو شہادت کا درجہ پانچ عشا کی نماز حضرت موسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام کا اور وہ ہے کہ انکو مغرب میں چار طرح کے بیخ و الم پیش آئے تھے اول راہ کا پہلنا اندھیری رات میں دوسرے منہ برسنا اور بجلی کا ستوا تر چکنا تیسرے بہ پیر یون کا ریوڑ پر حملہ کرنا چوتھے آنکھیں زخمی پرور زہ کی شہادت جب نور معرفت الہی مشاہدہ کیا کہ فرمایا اِنَّا اِنشَأْنَا ذَا اور عشاء کہ توحید کا ستا اِنَّا اِنَّا اللّٰهُ اِلَّا اَنَا اور چاروں طرح کے غم آنکھ کے دل سے مٹ گئے اور شکرانہ میں اسوقت یہ چار کعبت نماز بجلائے حق تعالیٰ ان سے راضی ہوا اور یہ چار کعبتیں اسوقت میں اس است بر فرض فرمائیں اور ان چار دولتوں سے انکو شرف کیا اول کعبت کے بریلے ساتھ بروں کی آزادی کا ثواب جو اسمعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ہوں عطا ہوا ہے دوسرے مغرب سے عشاء تک کے گناہ نابود ہو جاتے ہیں تیسرے آتش و دوزخ سے نجات ہوتی ہے چوتھے صبح تک مرے تو شہید ہوتا ہے پس جو شخص ان پانچوں نمازوں کو ادا کرتا ہے انکا پورا ثواب انکا نصیب ہوتا ہے اور یہ انبیاء علی نبینا وعلیہم السلام اس کے شفیق ہوتے ہیں وباللہ التوفیق تیسری وجہ یہ ہے پہلی امتوں پر بچاس و نکتہ کی نماز فرض تھی اسی کے مطابق شب معراج میں اس است پر مقرر ہوئی تھی حضرت رسالت بنا ہ حملہ اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت سے انکا دسواں حصہ باقی رہا اور صرف پانچ وقت کی نماز اس است پر فرض ہوئی جو کوی اسکو ادا کرے بمقتضای آیہ تشریف منیٰ جاء بِالْحَسْبَةِ فَاِنَّهُ عَشْرًا مِّثْلُهَا بچاس وقت کی نماز کا ثواب پاوے چوتھی وجہ یہ کہ مروی ہے کعبہ پانچ پہاڑوں کے پہروں سے بنا یا گیا ہے طوسینا و طوزرتیا و کوه لبنان و کوه جودی و کوه ترا اسلئے پانچ نمازین فرض ہوئیں ہیں کہ جو کوی رات دن میں پانچ بار اس خانہ کعبہ کی طرف نماز پڑھے گا جو ان پانچ پہاڑوں کے پہروں سے منیٰ ہے حق تعالیٰ جلتانہ انہیں پانچ پہاڑوں

۱۱ ترجمہ بیست و دو کی جگہ ۱۲ ترجمہ تفسیق میں ہوں معبود نہیں کوی معبود مگر میں ۱۳ ترجمہ جس نے کی ایک نیکی پس اس کے لئے

کے وزن کی برابر ثواب اُس کا عطا فرمائے گا یا پنجویں وجہ یہ کہ قبلہ پانچ ہیں چنانچہ اُن کی تہذیبوں
 نماز کی چھٹی شرط میں کہ استقبال قبلہ سے انشاء اللہ تعالیٰ بیان ہوگی اس سبب سے نماز میں
 ہی پانچ وقت کی فرض ہوئیں چھٹی وجہ یہ کہ اسلام کے ارکان پانچ ہیں نماز، روزہ، زکوٰۃ،
 حج و عمرہ اور علیٰ خمس ہیں اس لیے نسبت کے باعث نماز میں ہی پانچ ہی مفسر فرمائیں کہ نماز کی
 بلندی شان پر وال ہوں کہ فرمایا ہے ساتویں وجہ یہ کہ جہات یعنی اطراف عالم ہیں
 انہیں سے ایک جہت اوپر کی ہے کہ حضرت رب العزت جل جلالہ سے تعلق کہتی ہے جیسا
 کہ فریب ہے وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عَرْشِ رَبِّكَ ۗ لَيْسَ بِالْقَدْرَةِ عَلَيْهِ اِلٰهٌ اٰخَرٌ یعنی اوپر ہے اپنی قدرت سے
 نہ ہوگا نہیں ہونے کے سبب سے اور دوسری جہت زمینی طرف کے نفس کے باطن میں ہے
 یعنی بائیں طرف کی ہوا کی شکل میں ہے چوتھے سامنے کے شیطانوں کے قبضہ میں ہے
 پانچویں پیچھے کی جہت دنیا کے ساتھ والی ہے چھٹی نیچے کی سمت منسوب ہے عبادت
 سے سوائے اوپر کے کہ قدرت حق سبحانہ و تعالیٰ ہے۔ دہنی سمت سے نفس شہوات کی طرف
 بلاتا ہے۔ اور بائیں سے ہوا گناہوں کی جانب اور سامنے سے شیطان نزل و زمین کی سمت کہیں
 ہے اور پیچھے سے دنیا نقصان آخرت کی جانب مائل کرتی ہے نیچے سے عفت گراہی و رعیت
 کی جانب گھٹتے ہیں صرف حق تعالیٰ جنت و مغفرت کی طرف بلاتا ہے اور سب دوزخ کی طرف
 جیسا کہ فرمایا ہے اُولٰٓئِكَ يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۗ وَاللّٰهُ يَدْعُوْا اِلَى الْجَنَّةِ ۗ وَالْمَعْفِرَةُ سَيْرًا ۗ وَيَسْأَلُ
 سوائے یہ پانچ نمازین فرض کہیں کہ جب بندہ پانچ وقت میں یہ پانچ نمازیں ادا کرے گا یہ نمازین
 پانچوں سمت سے اُس کی گھبائی کریں گی اس لئے کہ اکثر مسافرین قطع راہ یقیناً انہیں نمازوں کی
 طرفوں سے ظہور میں آتا ہے اور قلعہ دل و شہرستان وجود پر انہیں اطراف سے حل ہوتا ہے
 پس حق تعالیٰ فرماتا ہے اسے بند سے باوجود صنعت بشریت جب اپنے فکر و جوہر کے لئے
 جو کیداروں سے تو محافظت کرے گا ہم اوپر کی جہت سے باوجود کمال
 کریں گے جس عمل سے ہر شے جہت سے تو محفوظ رہے گا اور کسی سے نہ ہوگی بلکہ سوائے
 بلکہ ہر ساعت تیرے وجود کے و جنت کو کراست و اطراف کے محاسب سے ہم پر امید رکھیں گے
 لہٰذا تمہیں سلام کی پانچ ہیں اے نمازوں جو تیری لئے اور وہ ہیں پانچ ہیں اے نمازوں جو تیری لئے

Marfat.com

چہ طہی شرط نماز کی شرطوں میں سے استقبال قبلہ کا ہے بموجب قول اللہ تعالیٰ کے قَوْلِ
 وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَارْجِعْ صُفُوفَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ لِلَّذِينَ
 آمَنُوا خَالِدِينَ فِيهَا ذَٰلِكَ جَزَاءُ الَّذِينَ هُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا لِيُحْمَلُوا فِيهَا
 حِمْلًا ثَقِيلًا لِمَنْ هُوَ مُقِيمٌ فِيهَا صَلَاتًا يُكَفِّرُ بِهَا عَنْ سَيِّئَاتِهِ أُولَٰئِكَ
 أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ كَثِيرٌ وَلَٰكِن مِّنْ أَكْثَرِ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ
 لے اور ضرور ہے اُسکو اُسکے جناب اقدس کی طرف توجہ کرنی اگرچہ حق سبحانہ جہت و سمت سے
 منترہ ہے لیکن بندہ زمان اور مکان کی قید میں مقید ہے اُسکو ایک جہت کی جانب توجہ بغیر جاہ
 نہیں ہے کہ حق تعالیٰ کو اس سمت سے نسبت اور طرفوں کے کچھ خصوصیت ہو اور عارفوں
 نے کہا ہے کہ قبلہ باریج ہیں بیت المقدس و کعبہ و بیت المعمور و عرش و حضرت جلال احدیت
 بیت المقدس پہلی استون کا قبلہ ہے اور کعبہ شریف اس است مروجہ کا قبلہ ہے۔ اور بیت
 المعمور و ستون کا قبلہ ہے اور عرش حاملان ثقل و خواص ملائکہ کا قبلہ ہے اور حضرت خداوند تعالیٰ
 عارفوں کا قبلہ ہے کہ انکاظ ہر خدمت میں شاغل اور باطن انکامحبت کی طرف مائل قبلہ
 ظاہری انکامحبت الحرام ہے اور قبلہ باطنی حضرت ملک لعلام منقول ہے بعضی بزرگوں
 سے نداءے ثابت جو کعبہ کو دی اور انہوں نے سنی کہ اسے کعبہ آب و خاک اور اسے خاہ
 سنگے گل و دستون صاحب دل کے رستے میں سے علیحدہ ہو جا کہ جو تیرے واسطے آیا ہے
 وہ تیرے گرد طواف کریگا اور جو ہمارے لئے آیا ہے وہ ہماری قربت کے بساط پر بیٹھے گا
 سنے کعبہ تو آب و گل سے بنا ہے برن تیری طرف مُنہ کرتے ہیں اور دل ہمارے نظر گاہ ہے
 اُسکو ہمارے لئے چھوڑ دے کہ اُس کے قبلہ ہم ہیں۔ علما قدس الدار و اجہم نے کہا ہے کہ مُنہ
 کا پھیرنا کعبہ کی جہت سے بغیر عذر کے ایک رکن کے قدر مفسد نماز ہے اور عارف قدس الدار
 اسراہیم کہتے ہیں کہ حق سے دل کا منصرف کرنا ایک طرفۃ العین بے عذر و با عذر ہر حال میں
 عیب ہے کہ ہوسنے والا ایمان کا سب سے کم و بیش ہے۔ ^{لہذا} مَعْفُورٌ سِوَى الْأَعْرَاضِ عَسَىٰ أَنْ يَكُونَ
 حُكْمٌ مِّنْ رَبِّكَ فَاعْلَمُوا لہذا سب سے کم و بیش ہے کہ جب تک سب اطراف سے مُنہ کو نہ پھیرے گا کعبہ کی جانب
 لانا سکے گا اسی طرح جب تک غیر حق سے دل کو بالکل نہ پھیرے گا حق کی جانب دل نہیں لگا سکتا۔

تو انکو روی اوپنی کہ از خود و بگردانی
 ہمہ نور خدا بینی نہ بنید صورت فانی

تو انکو زونہر باری کہ از خود پھیر کر دی
 ازین معنی حقیقت بین نظر رہ چہ اندازی

لے ترجمہ میں پہلے اپنے مُنہ کو مسجد حرام کی سمت کو **اللہ** سے گناہ تیری بخشنے کے قابل ہیں سوائے پھیرنے ہم سے کہ یہ قابل بخشش نہیں ہے

| | |
|--|---|
| قطعہ | |
| خودی سے بے خبر ہوو، تو اس کی ہو خبر تجکو مٹی فلتی کی صورت نور باقی دیکھے تو اسپن | نہ تو اپنے تین دیکھے تو اوسے وہ نظر تجکو کہلے گرا آنکہہ دل کی اور ملے نور بھر تجکو |
| اور عاشق کہتے ہیں کہ ہر چیز کا قبلہ ہے ظاہر یا باطن میں اگر عشق ہر قبلہ کا مٹانے والا ہے اس لئے کہ روئے عاشق اس کی طرف ہے جو ہمت سے پاک ہے رباعی | |
| چون قبلہ بجز جمال محبوب نبود عاشق بہر آن قبلہ کہ می آرد روی | عشق آمد و محو کرد ہر قبلہ کہ بود از شمشین ہمیش تاقتہ انوار شہود |
| قطعہ | |
| قبلہ ہو عشق میں یہ روش خوب ہر نہیں ہر شش جہت میں قبلہ عشاق کیوں نہوں | یہاں قبلہ غیر جلوہ محبوب ہی نہیں جب سمت یار سے کوئی منسوب ہر نہیں |
| قل لیلہ المشرق والمغرب فایمانوا فذلک حبہ اللہ برین تقدیر اگر عاشق کو یہ مدعا بتکدو میں حاصل ہے تو اس کے لئے وہ بتکہہ کب ہے وہاں آدم قبلہ تھا اور حق سجد نہا یہاں بت قبلہ ہے اور حق سجد عاشق شاہدہ جمال محبوب کے وقت بت اور آدم اور کشت و حرم میں فوق نہیں کہتا | |
| کعبہ و تجانہ مجا بسند و بس قبلہ بدل گشت درین رہ مرا | این دو سخا ہم رخ دلدار کو خیز بگو قبلہ کفار کو |
| قطعہ | |
| جاہتا ہو جو رخ دلدار کو دیرو کعبہ سے اسے کیا کام ہے | دیکھے وہ ہر چیز میں دیدار کو دیکھتا ہر شے میں ہو جو یار کو |
| جب خطاب مستطاب قل جاء الحق و زهق الباطل و پہنچا کہ کے بت ظہور نہ ہو بشارت سے منہ کے بل زمین پر گر پڑے و خروالہ لکھنا | |
| تا قبلہ عشاق جہان روی تو شد رہبان چو سز زلف چلبیا می تو دید | روی تو شد رہبان چو سز زلف چلبیا می تو دید |
| لے کہہ اللہ کیلئے ہر مشرق اور مغرب بس جہد ہو سندنہ پیر تم اور ہر سداہ فعل کا اسٹت کہہ آیا حق جاندار باطل اتلہ اور اگر تو اس کے | |

رُباع

جیسے کہ ہوا قبلہ عشاقِ جہان تو
زہبانِ سز زلفِ چلیبا کو تر سے دیکھ

ہر بنگر و ہر بت کا ہوا قبلہ جان تو
بڑھ کل لیا پیرا ہوا اُس پہ عیان تو

نماز

ساتویں شرط نماز کی شرطوں میں سے نیت ہے بموجب اس حدیث حضرت رسول خالص
 علیہ وآلہ وسلم کے کہ **اَلْاِحْتِمَالُ بِالسَّيِّئَاتِ** اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے **وَمَا أَمْرٌ إِلَّا لِيَعْلَمَنَّ اللَّهُ**
مُخْتَصِرًا لِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ اصل عمل میں اخلاص ہے چنانچہ محبت الاسلام امام محمد غزالی قدس
 سرہ نے فرمایا ہے کہ عمل بغیر نیت کے سچ اور نیت بغیر اخلاص کو ریاء اور اخلاص بدون صدق
 یا چیز ہے حکمت نیت شرط کرین یہ ہر کہ نماز کے افعال بغیر نیت کے عادت کا احتمال کہتے ہیں اور
 نیز عبادت کا پس جب تک دست کی نیت ہو عبادت میں محسوب نہیں ہو سکتی اور نیت میں نخل یہ ہر کہ نماز
 کے شروع کر نیت ملی ہوئی ہو اگر نماز کے شروع سے نیت متاخر ہوگی اکثر علماء کے نزدیک ہ نیت واجب
 ہے لیکن کبھی ہر وہی ہر کہ انہوں نے روز سے کی نیت پر قیاس کر کے نماز کی نیت کی تاخیر کو بھی جائز کہا
 شروع سے شروع کی وقت تک ورنے بعض تابعین نے قوت تک و بعضوں نے قوت تک لیکن اگر کسی شخص
 سے کہیں وہ منہ میں نماز کی نیت کی مشاغلہ کے بعد اس کے ایسے کار میں مصروف ہو جو نماز کی منافی ہے
 اس کے بعد اسی نیت پر بغیر تجدید نیت کے نماز شروع کی تو اس کی نماز اسی نیت اول پر جائز ہے
 لکن اگر بندہ اول عمر سے موت کی نزدیک تک دل و جان سے دریا سے توحید و ایمان میں غرق
 رہا ناگاہ اجل اُس کی آگئی اور بسبب ظلالِ امواجِ محن و فتن تجدید کلمہ شہادت کی مجال نہ پائی
 یا اسپر مرگ مفاجات واقع ہوئی ایمان اُس کا درست ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک مومن کامل
 ہے یہی مسئلہ کسی شخص نے حضرت امام عظیم رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا فرمایا کہ عقد عبودیت و محبت
 حضرت ربوبیت کا قیاس عقد زوجیت پر ہے کہ جب زوجین میں عقد ازواج بندہ گیا اگر سو برس
 گزر جاویں اور کوئی امر عقد واقع نہ ہو تو وہ ہی عقد قائم ہے تجدید نکاح کی حاجت نہیں ہے
 اسی طرح بندہ میں اپنی تمامی عمر اسی آستان کی غلامی کی افتخار میں پوری کی اگر دم آخر کہ ہزار ما
 ہر دست و انگار و نیاوی و آخر میں اس وقت اسکو و پیش میں اور شاہدہ مہابت و صلابت مکتوبہ
 سلہ عمل و توفیق میں نیت پر **اللہ** اور نیت حکم کو گئے تم مگر یہ عبادت کرو اللہ تعالیٰ کی دران مالیکہ خالص کر نوالے ہو اُس کے عبادت

سے دل اُس کا ہزار بارہ اور زبان خاموش ہے تجدید کلمہ طیبہ بکر سکا اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے امید ہے کہ اپنے قرب کے میدان سے اُس کو نہ نکالے اور اپنی جناب قدس میں بیسیا گرفت و گرفت پر اُس کو بٹھاوے علماء رحمہ اللہ علیہم کہتے ہیں کہ نیت میں دل کا مقصد معتبر ہے اور ذکر زبان مخصوص ہے مثلاً اگر کوئی شخص زبان نہ کہتا ہو یا گوگھا ہو اور قصد قلبی اُس کا مضبوط ہو نماز اُس کی حجرت سے ہونے کے کہا ہے شروع نماز کے وقت اُس کا جزم اس قدر ہو کہ اگر اُس سے پوچھیں یہ کون سی نماز ہے تو اس وقت کی اور عرض واجب کیا ہے تو بے یہ و فوراً جواب دے سکے کہ فلان نماز ہے تو نماز اُس کی درست ہے والا نہیں اسی طرح جب نبی مومن کو قبر میں رکھتے ہیں اور فرشتے عدتوں و اخلاص کا سوال جان سے پوچھتے ہیں کہ **مَنْ رَبُّكَ** اگر بے رنگ و ناخبر جواب باصواب دے گا ہے سزاوات غرت سے خطاب ہوتا ہے ہمارا نبیہ سچا ہے اسے تصدیق ہر زندگانی کی ازلی پیر مر اس کے ایمان کی صحت پر حکم کرو اور سزا قبل پرا سے بٹھاو اور جو جواب میں تاثر ہو باصواب نہیں دیتا میدان قرب سے صاعقہ استغناء ساو دور بیندیتی ہے اہم میں مشورہ نماز کی شرطوں میں سے بکبر افتتاح ہے اور وہ نماز کارکن نہیں ہے بموجب قول اللہ تعالیٰ **وَذَكَرْهُمْ رَبِّهِمْ فَاصْلَحْ** اسلے کہ مراد ذکر سے یہاں تکبیر ہے اور اس پر صلے کا عطف معافرت کی علامت ہے اور جنہوں نے تکبیر کو نماز میں داخل کہا ہے سبب اُس کا کمال اتصال ہے ارکان کے ساتھ واضح ہو کہ نماز کی بنا تکبیر تحریر ہے کہ اُس سے جو کچھ افعال و اقوال منافی نماز میں مصلیٰ اور پر حرام کرنا ہے اور مجاہدہ کی تاوار سے ہواے نفس کے سر کو زبانی کی مانند اللہ اکبر کہہ کے کاٹ دیا ہے تاکہ اُس کی نماز مقبول اور سی مشکور ہو اور نبی صلے اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہے **مَنْ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ** **التَّكْبِيرُ وَتَحْلِيلُهَا التَّسْلِيمُ** یعنی نماز کا شروع تکبیر سے ہے اور اختتام اُس کا تسلیم ہے اور حکمت سے دونوں کی مقرر کرنے میں یہ ہے کہ طاعات میں فضل دو چیز ہیں **التَّكْبِيرُ وَالتَّسْلِيمُ** **عَلَى خَلْقِ اللَّهِ** اسو اسلے نماز کی ابتدا و بنا امر حق کی تعظیم پر رکھی اور **التَّسْلِيمُ** پر مقرر کی کہ وہ دونوں قسم کی طاعات کا مجموعہ ہو اور جامع **التَّكْبِيرُ وَالتَّسْلِيمُ** اور طاعت و حیرت پر

۱۷۰ ترجمہ کون جو تیار ہے ۱۷۱ ترجمہ اور دنیا نام بنوے گا پھر نماز ہی اسلے کہ جس میں معنی نماز کا اور اسلے مطلق ہے اور جزم کی تکبیر ہے اور آخر اُس کا منور وقت حلال کرتے ان چیزوں کا جو نماز میں ایذا پر حرام کی ہیں تسلیم کر لے ۱۷۲ اللہ تعالیٰ امر کے تعلیم اور اللہ کی عظمت پر

نماز ہو اور حکمت ایک تکبیر اور دو سلام کی مقرر کرنے میں یہ ہے کہ بندہ جب تک نماز میں ہے
حضرت وحدہ لا شریک لہ کی مصاحبت میں ہے اور خلق سے یکسوئی وحدت ہی اس کے حال
کے مناسب ہے لہذا تکبیر ایک ہی مقرر کی اور نماز سے فارغ ہوا تو اسکو بخشیدنی خلق مبارح ہوئی اب
کثرت اس کے حال کی مناسب ہے بنا برن سلام دو مقرر کئے کہ اونے درجہ کثرت کا ہے اور حکمت
تکبیر تحریر کے وقت ہاتھ اٹھانے میں یہ ہے کہ رفع یدین اشارہ رفع یعنی کسی چیز کے دفع کرنے
کا ہے اور نیز قبض یعنی قبضے میں لانے کا پس نمازی اسکو کہ جناب قدس کے لایق نہیں ہے دفع
کرتا اور ہینکتا ہے اور اس کو کہ اس جناب مقدس کے سزاوار ہے قبض کرتا ہے لہذا ہاتھ اٹھا کر
اس مضمون کی طرف اشارہ کرتا ہے دوسری حکمت یہ کہ جب دونوں ہاتھ اٹھاتا ہے اشارہ نفی
ماسوی اللہ کا کرتا ہے کہ میں نے دونوں جہان سے ہاتھ اٹھایا اور جب تکبیر کہتا ہے حق تعالیٰ کی ذات
کاشیات کرتا ہے اور حکمت مردوں کے کانون تک اور عورتوں کے کندھوں تک ہاتھ اٹھانی
میں یہ ہے کہ مردوں کو اظہار مناسب ہے اور عورتوں کو اخفا نقل ہے ایک جماعت حضرت
رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کے لئے اپنے گہروں سے نکلی تھی جب مدینہ منورہ
میں پہنچی تو معلوم ہوا کہ آپ نے وفات فرمائی اس جماعت نے صحاب کرام رضی اللہ عنہم کی خدمت
میں عرض کیا کہ آپ صاحبوں کو کلام و نصائح حضرت رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ و التسلیم جو پہنچے
ہیں انہیں سے کچھ سمیٹیں بھی ارشاد فرمائے کہ آپ عمل کرنے کی دولت سے ہم مشرف ہوں۔ اور
سعادت دارین اس کے باعث ہر کو حاصل ہوا دل حضرت امیر المؤمنین ابو بکر صدیق رضی اللہ
عنه نے فرمایا کہ میں نے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا جو نمازی
بعد نماز صبح (پہلی) چائے پر بیٹھ کر ذکر یا تلاوت میں مشغول ہوتا ہے ہر کلمہ کے بدلے جو اس کی زبان پر
گوزارے ہر کلمہ ہزار نیکیاں اسکے نامہ اعمال میں لکھی جاتی ہیں اور ہر کلمہ ہزار بدیاں اسکے
نامہ اعمال سے محو کی جاتی ہیں اور ہر کلمہ ہزار درجے اسکے بہشت میں بلند ہوتے ہیں اگر مجھے
پہلے سے اس کی کتب تھی ان کو ہوتے یعنی بعد نماز صبح پڑھ سکون تو اسکے کل ثواب سے ستر ہزار
ثواب کھو گئے اگر تکبیر تحریر ہاؤں۔ پھر حضرت امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے پہنچا
ہے کہ کوئی اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانی کرتا ہے اس قربانی کے ہر بال کے بدلے ستر ہزار نیکیاں لگوا

ملتی ہیں اور ستر ہزار بدان اُس کی معاف ہوتی ہیں اور ستر ہزار درجے اُس کے بہشت میں بلند ہوتے ہیں اگر مجھے توفیق ہو کہ تمام جہان کے جانور و ربانی کروں تو اُن سب کے ثواب سے ستر ہزار گنا ثواب تکبیر تحریر کا پاتا ہوں پھر حضرت امیر المؤمنین عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو کوئی راہِ خدا میں ایک دینار خرچ کرتا ہے تو ستر ہزار نیکیاں اُس کو عطا ہوتی ہیں اور نوے ہزار بدان اُس کی دور ہوتی ہیں اور نوے ہزار درجے اُس کے بہشت میں بلند ہوتے ہیں اگر تمام جہان کے درہم و دینار میں خرچ کر سکوں تو اُن سب کے ثواب سے نوے ہزار گنا ثواب تکبیر تحریر پاتا ہوں پھر حضرت امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو شخص ایک کافر کو قتل کرتا ہو وہ ستر لاکھ نیکیاں اُس کے نامہ اعمال میں لکھی جاتی ہیں اور وہ ستر لاکھ بدان اُس کی نابود کی جاتی ہیں اور وہ ستر لاکھ درجے اُس کے بہشت میں بلند ہوتے ہیں۔ اگر مجھے رہ سے زمین کے کافروں کے قتل کرنے کی سعادت حاصل ہو اُس کے ثواب سے وہ ستر لاکھ گنا ثواب تکبیر تحریر میں پاتا ہوں و بیَّا لِلّٰہِ التَّوَجِیْحِ وَعَلَيْكَ الْفَلَاحُ تیسرا مرتبہ نماز کے ارکان کے ذکر میں اور نماز کی ذات اور جماعت کی فضیلت کے بیان میں اور نماز کے چہر کن میں پہلا ارکان نماز کے ارکان میں سے قیام سے بوجہ قول اللہ تعالیٰ کے ﴿قَوْمًا آذَنَهُ فَاسْتَبَسَّ﴾ اور قیام سے قیام کے جائز نہیں ہونے کے واسطے قیام کو نماز کو قیام پر حمل کیا اور اس کو نماز کے فرضوں میں داخل کیا جس سے قیام کو تقدیم میں کوع و سجود پر یہ کہ ہر کام میں ہی مناسب ہے کہ اولے مرتبہ سے اعلیٰ کی طرف ترقی کرتے ہیں لہذا قیام کو کہ مرتبہ میں کوع و سجود سے کم ہے اس لئے کہ غیر حق کی وسطی سے جائز ہے اور مقرر کیا اس کے بعد کہ کوع و سجود تعالیٰ کے ساتھ اُس کے غیر کی نسبت بہت ہی خصوصیت رکھتا ہے اور سجدہ سے مرتبہ میں کوع و سجود معین کیا اس کے بعد سجدہ کو کہ اس میں سب سے زیادہ تعلیم ہے اور خاص ہے حضرت خداوند ہدیٰ کے علاوہ کے لئے اور اُس کے غیر کے واسطے ہرگز جائز نہیں ہے دوسری حکمت سے قیامت ہو گا اور اسمین اولین و آخرین سب قبروں سے اُٹھ کر حالت قیام میں ہونگے چنانچہ فرمایا ﴿فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَدْعُونَ﴾ اور اُن کے اعمال دکھائے جاوینگے نہایت جمالت سے اور اُن کی کمین طرہی جاوینگے

۱۲

ترجمہ معراج المؤمنین

اس حال کی خبر اس آیه میں ہے وَكَوْتَرَىٰ اِذَا الْخُرُوجُ نَاكِسُوْا رُءُوسَهُمْ عِنْدَ رَبِّكَمْ اَوْ رَجِبْ مُؤْمِنُوْنَ وَاِذَا
 سَأَلْتَهُمْ لِمَ سَجَدُوْا لَلْبَنِيّٰ اَنۡهَآ اَشْهَرُ مَوْنًا سَلَمَانٌ سَجَدَ لِيْ سَعَادَتٍ مِّنۡ شَرَفٍ هُوْنُكَ اَوْ كَافِرٌ سَجَدَ نَهْمِيْنَ كَرَسِكِيْنَ
 كَثُرَ رَجَاوِيْنُكَ اِسۡ كِي خُبْرَ اِسۡ اِيۡهۡ شَرِيْفِيۡنِ دِيۡ هِيۡ يَوْمَ يَكْشِفُ عَنۡ سَآقٍ وَّيَدَاۤءِ عُوْدَالِي
 السُّجُوْدِ فَلَآ يَسْتَطِيْعُوْنَ خَآشِعَةً اَبۡصَارُهُمْ بِسۡ اِرۡكَانِ نَمَازِ كَوَا اِسۡ تَرْتِيْبِ مَوَضِعِ
 كِيَا كَرِيْمِيۡتِ كِي رُوْفِ كِي شَدِيْثِ مِّنۡ نَمَازِ كِي بَرَكَتِ كِي بَاعِثِ مَحْفُوْظِ رَهِيْنِ وَاِيۡتِيۡدِ اَلتَّوْفِيْقِ
 وَاِسۡرَازِ كِنِ نَمَازِ كِي اِرۡكَانِ مِيْنِ مِّنۡ سَعۡرَاتِ هِيۡ مَبۡجُوْبِ اِسۡ اِيۡهۡ شَرِيْفِيۡهۡ كِي كَافِرٌ وَّمَا تَسْتَسۡرِرُ
 مِيۡنَ اَلقُرْآنِ اَوۡرُ مَرَادِ قُرَاتِ مِّنۡ يِهَانِ نَمَازِ كِي قُرَاتِ مِّنۡ اِسۡلَمِ كِي غِيْرِ نَمَازِ مِيْنِ قُرْآنِ شَرِيْفِ كَا
 بَرِيۡهِيۡنَا وَاِجۡبِ نَهِيْنِ هِيۡ اَوۡرُ قُرَاتِ كِي كَبِيْفِيۡتِ وَاَكْمِيۡتِ كِي بَابِ مِيْنِ هِيۡتِ مِّنۡ اَقْوَالِ هِيۡنِ كِي
 نَفۡقِ كِي كِتَابُوْنَ مِيْنِ مَذۡكُوْرِيۡنِ يِهَانِ صَرَفِ حَكْمِيۡتِيۡنِ اَوۡ اِشَارَاتِ بِيَانِ هُوۡنِ مِيْنِ حَكْمَتِ قُرَاتِ
 كِي مَوَظِيْفِيۡتِ مِيْنِ يِهِيۡ هِيۡ كِي نَمَازِ رَازِيۡهۡ كِي مَصۡلِيۡ اِسۡمِيۡنِ اِيۡنِ رِبِ كِي مَنَاجِيَاتِ كَرَامِيۡهۡ اَوۡرُ رَازِيۡهۡ
 كِي مَجۡبُوْبِ مِّنۡ اِسۡلَمِ اَلقُرْآنِ كِي مَطَابِقِ كَلَامِ كَرِيۡهۡ اِسۡوَاطِ كِي شَبۡ مَعْرَاجِ مِيْنِ حَضَرَتِ خَوَاجِ
 اَلمُصَلِّيۡ اَللّٰهُ عَلَيۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لِيۡ حَقِّ سَجَانِهِ وَاَللّٰهُ مَعۡهُ وَاَللّٰهُ مَعۡهُ وَاَللّٰهُ مَعۡهُ وَاَللّٰهُ مَعۡهُ
 كِي مَعْرَاجِ نَمَازِيۡهۡ كِي فَرَايَا هِيۡ اَلصَّلَاةُ مَعْرَاجُ الْمُؤْمِنِيۡنِ لِهٰذَا مَوۡمِنِ اِيۡنِ مَعْرَاجِ مِيْنِ اِيۡنِ
 كَلَامِ مِّنۡ كَلَامِ كَرَامِيۡهۡ جُوۡحِ نَمَالِيۡ نِيۡ اَنَامَا هِيۡ اَوۡرُ عِلْمَا نِيۡ سُوْرَهۡ فَاخِرَهۡ كِي بَرِيۡهِيۡنِ كُوۡنَمَازِ مِيْنِ
 وَاِجۡبِ كِي كَرَامِيۡهۡ مَبۡجُوْبِ اِسۡ حَدِيْثِ كِي لَاصَّلَاةُ اِلَّا بِفَاخِرَةِ الْكِتَابِ اَوۡرُ بَعِيۡضِ نِيۡ اُسۡكُوۡفَرَضِ
 كِي كَرَامِيۡهۡ اَوۡرُ بَعِيۡضِ نِيۡ كِي كَرَامِيۡهۡ كِي نَمَازِ غِيْرِ اُسۡكِيۡ كَالۡمِۡنِ هِيۡنِ هُوۡنِيۡ لِهٰذَا هَمَارِيۡهۡ عِلْمَا كِي مَزُوْكِ
 وَاِجۡبِ مَعْرَاجِ اَوۡرُ حَكْمَتِ تَخْصِيۡصِ وَاِجۡبِ فَاخِرَهۡ يِهِيۡ هِيۡ كِي فَاخِرَهۡ اَمۡ قُرْآنِ هِيۡ جُوۡكُوۡيۡ اُسۡكُوۡفَرِيۡهۡ هِيۡ
 سَارِيۡهۡ قُرْآنِ كِي بَرَكَتِ اُسۡكُوۡ مَاصِلِ هُوۡنِيۡ هِيۡ اِسۡوَاطِ كِي نَمَامِ قُرْآنِ مِيْنِ اِنِ دُوۡجِيۡزِ كَا بِيَانِ هِيۡ
 اِيۡكِيۡ سَرَارِ رُوْبِيۡتِ وَاِسۡرَاطِ اَطۡهَارِ عِبُوْدِيۡتِ سُوَانِ وَاِسۡوَاطِ كِي كَبِيْفِيۡتِ فَاخِرَهۡ مِيْنِ مَنۡدَرِجِ هِيۡ

۱۱۔ ترجمہ اور اگر دیکھے تو جب کہ گناہ گار سر جھکا لے ہونگے اپنے رب کے سامنے ۱۲۔ ترجمہ اور جدا ہو جاؤ گے اُس دن مومنوں کو
 ۱۳۔ ترجمہ اُس دن کہو لے جاؤینگے بندگی سے اور بگاڑے جاؤینگے سجدہ کے لئے ہیں نہیں طاقت رکھیں گے کافر سجدہ کرنے کی
 ۱۴۔ ترجمہ میں انہیں اُنکی ۱۱۔ ترجمہ میں ہر جو آسان ہو قرآن میں سے ۱۲۔ ترجمہ نماز معراج ہے مومنوں کی ۱۲

۱۳۔ ترجمہ نماز نہیں ہونی مگر اللہ کے ساتھ ۱۲

دوسری وجہ شرف و اختصاص فاتحہ کی اور یہی ہے کہ حق تعالیٰ نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ
والہ وسلم پر اُس کے نازل کرنے کا احسان رکھا وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَائِبِ
وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ اور حکمت قرأت کے جہر و مخافت میں یہ ہے کہ کفار جب دن کو قرأت
سُننے تھے بعضے لغویات میں مشغول ہوتے تھے بعضے نمازیوں کی انذار سانی میں قدم رکھتے
تھے اسلئے دن میں کفار کے تردد و انتشار کا وقت تھا سچ بچ پڑھنے کا حکم کیا اور انکو
کہانکے استغفال و آرام کا وقت تھا بیکار کر پڑھنے کا امر فرمایا اور جمعہ و عیدین میں دن کو بیکار
پڑھنے کی دو وجہ بیان کی ہیں اول بہ سبب اجتماع مسلمانان ایدای کفار سے خاطر کا جمع ہونا
دوسرے یہ کہ اُس روز اطراف و جوانب سے آدمی جمع ہوتے تھے اپنے جاہا کہ سب
استماع کلام حضرت مالک لعلام کی سعادت سے مشرف ہوں اسلئے بیکار کر پڑھنا واجب کیا
تیسرا ارکن نماز کے ارکان میں سے رکوع بہ موجب قول اللہ تعالیٰ کے وَالرُّكُوعُ مَعَ
الرُّكُوعَيْنِ كَوَافٍ ہو کہ رکوع بعضی مقام پر سجدہ کے قائم مقام ہے جیسا کہ سجدہ ملاوت سجدہ نماز
میں ادا ہو جاتا ہے نیت کرے یا نہ کرے اسی طرح رکوع میں ہی ادا ہو جاتا ہے اگر نیت سجدہ
ملاوت کی رکوع کی نیت کے ساتھ ملائی اسی واسطے تعظیم خلق کے لئے صرف قیام تجویز کیا
ہر جگہ تا کہ صدر رکوع تک پہنچے نہیں جائز رکھا کہ وہ قائم مقام سجدہ کے ہے اور سجدہ غیر
کے لئے نہیں جائز ہے حکایت ایک بادشاہ نے سفر کا ارادہ کیا اور خزانچی سے پوچھا کہ
میں کس قدر نقد ہے عرض کیا کہ بیس ہزار دینار بادشاہ نے فرمایا اِحْدَ عَشْرًا یعنی ان کو
اپنی ہمراہ سفر کے خرچ کو لے چل خزانچی یہ سمجھا کہ بادشاہ نے یوں کہا ہے کہ خُدَّهَا لَكَ یعنی
وہ دینار تو لے لے وہ آداب بجلا با اور بادشاہ کے روبرو تواضع سے اس قدر جھکا کہ صدر رکوع
کو پہنچ گیا بادشاہ نے وزیر کو طلب کیا اور کہا کہ سہارا ارادہ سفر کا ہے یا نہ ہے کہ
قرض لینے کا بندہ بہت گرفتار ہے عرض کیا خزانہ میں بیس ہزار دینار ہیں بادشاہ نے
ضرورت ہے بادشاہ نے وزیر سے خزانچی کا قصہ بیان کیا اور فرمایا کہ اس کو
گمان فاسد کے سبب سے اتنا بہت مال اسکو دینا کہ وہ سب سے بادشاہ سے کہتا کہ اس کو
سب سے ترجمہ اللہ تعالیٰ ہی ہم نے تجھ کو سات کو اور قرآن عظیم اسکو ترجمہ دیا کہ وہ رکوع کرے اور اللہ سے

اس عطا کے مقابلہ میں باس قدر تواضع کی اپنے تئیں سجدہ رکوع پہنچایا اب اگر ہم اس مال کو
 سے اٹالیں تو اس کی تواضع کو الٹا پیر نامناسب ہے اور یہ داب سلطنت کے خلاف ہے کہ باوجود
 اپنے خادم کے سامنے تواضع کرے تو اسے دنیاوی مال کے لئے اس میں یہ نکتہ ہے کہ جب دنیا
 نے خادم کو نادانستہ ایک کوع بجالانے پر خزانہ اُسے سونپ دیا اور اٹا نہ لیا اللہ تعالیٰ
 کے فضل و کرم سے امید ہے کہ جو بندہ مومن برسوں اپنے معبود کی خدمت میں کوع و سجدہ بجا
 ہو جھٹٹائے اس سے نقد ایمان و عطا سے عرفان کہ اُسکو انعام کیا ہے اٹا نہ لے چو ہمارا کن
 ناز کے ارکان میں سے سجدہ ہے بموجب قول اللہ تعالیٰ کے **وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ** واضح ہو کہ
 سجدہ عبادت ہے نہایت تواضع اور غایت خضوع سے اس لئے کہ آدمی کے بدن میں احسن
 اعضا منہ ہے جب اُسکو ازل اشیا پر کہ خاک ہے رکھ دیا تو یہ نہایت ہی تواضع کی دلیل
 ہے اور یادہ تکبر کے قلع کرنے کی بہت ہی عمدہ سبیل ہے اس واسطے جب اپنے تئیں
 برکت و خواری کی حالت میں حق تعالیٰ کے روبرو پیش کرتا ہے حق سبحانہ اُسکو غایت
 کامرتبہ عطا فرماتا ہے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے **أَقْرَبُ مَا يَكُونُ**
الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ إِذَا سَجَدَ اس کے معنی کا حاصل یہ ہے کہ بندہ خدا کے تعالیٰ سے کہی ایسا نزدیک
 نہیں ہوتا جیسا سجدہ میں ہوتا ہے اس واسطے کہ قربت دو طرح کی ہوتی ہے ظاہری باطنی
 جیسے قربت خادم کی محروم سے اور عابد کی معبود سے یہاں یہ دوسری قربت مراد ہے
 اور یہ قربت عبادت سے بیسر ہوتی ہے اور عبادت تین قسم کی ہوتی ہے اول قلبی
 جیسے نسبت خیر و تعظیم و محبت حق تعالیٰ و دوسری عبادت بدنی جیسے اعمال اُس کی
 مواضع اور اعمال اُس کی پسند کے مطابق تیسری کسانی جیسے ذکر و تسبیح اور یہ سارے سجدہ
 میں موجود ہیں اس لئے سجدہ زیادتی قربت عبادت کا سبب دوسری دلیل یہ ہے کہ اگر کوئی
 شخص قسم کھاوے کہ میں نماز نہیں پڑھنے کا اور پھر نماز شروع کرے قیام و قنات و رکوع بجا
 تو طاعت نہیں ہے جب تک سجدہ نہ کرے اس لئے کہ قیام و رکوع نسبت بغیر حق تعالیٰ متساوی
 کہ نہیں ہے بخلاف سجدہ پس وہ قربت میں زیادہ ہے بلکہ ساری نماز کے برابر ہے اس باعث

سے کہ نماز کا کفارہ دو من یعنی پوسنے دو سیر کدم مقرر ہے اور سجدہ تلاوت کا کفارہ ہی اس قدر ہے
مقول ہے کہ جب فرشتوں نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے آدم علیہ السلام کو سجدہ کیا اور ابلیس نے
 کیا اور راندہ درگاہ الہی ہوا جبریل علیہ السلام نے اس مقام پر جہان ابلیس ہوا تعالیٰ کو
 سجدہ کیا خداوند کریم نے فرمایا اسے جبریل یہ کیسا سجدہ کیا باوجود کچھ ناموزن تھا عرض کیا کہ خداوند
 پر جاہا یعنی کہ یہ جگہ تیرے سجدہ سے خالی رہے اس لئے تیری عظمت کے اظہار کی واسطے میں نے تخشوع
 بول کیا حق تعالیٰ کو اس کا یہ فعل نہایت پسند آیا اور فرمایا کہ اسے جبریل بحکم اس ایک سجدہ کے
 بدلے میں اتنا ثواب عطا کیا کہ جتنا سب فرشتوں کو ان کے سجدوں کا ثواب مرحمت کیا ہے ایک روز
 جبریل علیہ السلام نے یہ واقعہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رو برو بیان کیا آپ نے
 بہت تعجب کیا جبریل علیہ السلام نے کہا کہ اب اس سے ہی زیادہ تعجب کی بات عرض کرنا میں
 فرمایا کہ کہو وہ کیا ہے عرض کیا کہ جس وقت مجھے حق تعالیٰ نے یہ ثواب عطا فرمایا تھا میں ہی تعجب
 لیا تھا رب العالمین نے فرمایا کہ آخر زمانہ میں ایک امت ہوگی جب انہیں کا کوئی آدمی ایسے سجدے
 نماز میں ملے گا کہ اس کا امام سجدہ میں چلا گیا ہو گا اس وقت یہ آدمی نہایت جلدی سے سجدے
 میں امام سے بلجاو گیا یا وجودیکہ جانتا ہو گا کہ یہ سجدہ اس کا حساب میں میرا ہو گا **قَالَ كَلِمَةً**
جِبْرِيلُ جَمِيعَ مَا عَطَيْتَكَ وَمَلَا كَيْتُ یعنی اے جبریل میں اس بندے کو دو لگا جو کچھ ہے وہ
 سے اور سارے فرشتوں کو دیا ہے مروی ہے کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا
مَا ثَوَابُ سَجْدَةٍ لِلَّهِ تَعَالَى فرمایا اگر چاہتے ہو کہ سجدہ کا ثواب معلوم کر دو تو اس کی ضد کہو
 کہ بت کو ایک سجدہ کرنا قدر عذاب کا سبب ہے کہ اس کا کرنے والا کافر ہو جاتا ہے اور عیش و عشرت
 میں رہے گا خود باللہ منہا پس بندہ مؤمن کہ مقام نیاز میں سجدہ بجلا تا ہے حق جواد و تعالیٰ کا
 وفضل افاضتا کرتا ہو کہ اس کو بہشت جاودانی عطا فرماوے اور اپنے رضائی دولت اور امانت
 سے اس کو شرف فرماوے نقل ہے ایک بزرگ سے پوچھا کہ ایک سجدہ کا ثواب
 ایک لاکھ بیس ہزار برس کی عبادت کے برابر حاضرین تعجب کیا کہ اس بزرگ نے
 یہ ہے کہ ابلیس نہایت عابد تھا چالیس ہزار برس بہشت کا ٹھکانہ رہا اور چالیس ہزار برس فرشتوں
 سے ترجمہ پر تحقیق میں دو لگا جو جبریل جتنا کہ سجدہ فرشتوں کو ۱۱ لاکھ ثواب ہے اللہ تعالیٰ کے لئے ایک سجدہ کا ثواب

معلم اور چالیس ہزار سال تک اُسے فرشتوں کے ساتھ مسکن زمین پر جہاد کیا اور زمین و آسمان میں ایک بالشت بہر جگہ ایسی نہیں کہ جہاں اُسے سجدہ نہ کیا ہو یہ سارے اعمال و عبادت اُسکی ایک سجدہ کے نکلنے سے نابود و برباد ہو گئی۔ پس اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے امید ہے کہ ہر بندے کو جو از رو سے نیاز سجدہ اُس کا بجلاوے اُتنا ہی ثواب کہ الیہیں سے ایک سجدہ نکلنے پر محو و ضبط کیا ہے عطا فرماوے حکایت تمثیلی الیٰ دین الیہیں نے موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات کی اور کہا کہ اے موسیٰ میں نے بہت بُرا کیا جو اپنے پروردگار کی فرمانبرداری نگی اگر اب میری توبہ قبول ہو جاوے اور مجھ کو میرے مرتبہ پر پہنچا دین تو میں توبہ کرتا ہوں موسیٰ علیہ السلام نے مناجات کی خطاب ہوا کہ اے موسیٰ اگر وہ آدم علیہ السلام کی قبر کو سجدہ کرے تو ہم اب بھی اُسکی توبہ قبول کر لیں گے اور اُس کا گنا بخشدین گے موسیٰ علیہ السلام نے اس مضمون سے اُسکو خبردار کیا کہا کہ اے موسیٰ جب آدم زندہ اور بعض کرات کے ساتھ مخصوص تھا جب تومینے اُسکو سجدہ کیا ہی نہیں اب کہ وہ گل گیا اور خاک ہو گیا کیا اُسے سجدہ کروں گا پہان سے یہ نکتہ نکلا کہ حق تعالیٰ کے کلام میں کچھ شبہ نہیں ہے اگر الیہیں آدم کی قبر کو سجدہ کرنا ضرور بخشا جاتا اور یہ ہی معلوم ہے کہ حق تعالیٰ کو سجدہ کرنا فاضلہ ہے خاک کو سجدہ کرنے سے حق تعالیٰ کے فضل و کرم سے امید ہے کہ جب ایسے بڑے کافر کو خاک آدم کے ایک سجدہ کرنے سے بخشدے تو مومن کو کہ دن رات میں جو سجدہ بار خالص اُس کی ذات کے لئے صدق و اخلاص سے سجدہ بجلاوے کیوں نہ بخشے اور کس لئے اُسکے گناہوں سے درگزر فرما کر اپنے قرب کے مسند پر اُسکو جگہ دے دوسری تمثیل جب اسمعیل علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کا حکم بجلائے کو اپنی پیشانی زمین پر رکھی حق تعالیٰ نے اُنکو فز کے عذاب سے نجات دی اور اُنکا بدلہ قربانی کے لئے توبہ عطا فرمایا پس اُسکے فضل و کرم سے امید ہے کہ بندہ مومن جب سے تضرع خاک ذلیل پر نیاز مندی سے بار بار روکے اُسے عذاب دوزخ سے نجات بخشے اور کافر کو اُسکے بدلے جہنم میں بھیجے تیسری تمثیل ایک شخص نے مسجد میں قندیل لٹکائی اگر حاجت ہو جائز ہے کہ اُسے بیچارے کے کسی کام میں لگا دین اور جو اُسے بولا فریض مسجد میں بچھایا اور لوگوں نے اُسپر سجدہ کیا اُس کا بچھاروا نہیں جو سبط اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے امید ہے کہ جس بندہ مومن نے تمام عمر اُسکی درگاہ میں سجدہ کئے

ہیں اور حق تعالیٰ نے انکو جنت کے عوض خریدایا ہے بوجہ وعدہ اس آیت شریفہ کے **لَقَدْ اشْتَرَيْنَا مِنْ الْمُؤْمِنِينَ أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِأَنْ لَوْحًا لَجَنَّةٍ نَقُلُّهَا** ہے ایہ المؤمنین جنسیت کو رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد میں تھے ایک شخص یا اور اسے نماز فرما جلد پڑھی کہ رکوع و سجدہ کو جیسا کہ جائے تھا اور انہی حضرت امیر نے اس سے فرمایا کہ کیسی نماز ہے جو تو نے پڑھی ہے اسے کہا کہ یہ ایسی نماز ہے کہ اگر ایک سجدہ ہی تیرا باپ ابو طالب کرتا آتش و زرع سے نجات پاتا حضرت ابو خاموش ہو رہے اور اسے کچھ جواب نہ دیا **انقلل** ہے کہ اگر وہ کام کی ایک جماعت حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس مہمان آئی تھی اور انہیں پانچ اونٹوں نے نذر کیا تھا کہ ابراہیم دعوت اسیان کرے گا تو اسے قبول نہیں کرے گا اور یہ ایک کھانا تھا جلا دینے کے لیے فانی ہوئے ابراہیم سے کہنے لگے جو کچھ فرما ہے وہ سب قبول کر لیں اور اسے کہا کہ تم سے امید ہے کہ میرے خدا کو ایسا سجدہ کر لو گے جتنا کہ میں نے فرمایا ہے اور اسے سجدہ کر لیں اور انکا فرمانا بجالا دین پس ابراہیم علیہ السلام نے سجدہ کیا اور اسے تمام نجات و سلامت قوم نے سجدہ میں سر رکھے ابراہیم نے اس سجدہ میں حق تعالیٰ کی شکر ادا کی اور فرمایا کہ خداوند اسے دلوں میں توڑیں کہ پھر نصرف نہیں کرے گا انکو خواہ میں تو ہی نہ ہوں اور ان لوگوں اور باطن انکا تیرے حوالہ ہے تو غلبہ القلوب پر اسے اللہ تعالیٰ نے نصرف کر لیا اور اسے اپنی سے کہو کہ جب سنا غایت سے ذریعہ ہوئے سب سے علماء کو اپنی اصلاح میں لایا اور ان سے اٹھانے پس جبکہ کافروں کی ایک جگہ سے بوجہ اللہ نے ابراہیم علیہ السلام پر طمانین فرمایا ہو اسکے فضل و کرم سے امید ہے کہ موسیٰ کا ایمان جنہوں نے کام میں لیا ہے ان کے ساتھ میں قیام کیا ہے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت سے انکو جنت کی حکمت تجدد کے ساتھ عضو پر وضع کرے ہیں جیسا کہ حدیث شریفہ میں آیا ہے **اللَّهُ عَلَى سَبْعٍ أَوْرَاقِينَ** اور اس میں علمائے سات وجہ بیان کی ہیں پہلے کمال تواضع ہے اور اس کا نتیجہ کمال ترفع ہے جب بندہ تواضع سے کمال تکبر تک پہنچے

۱۷۷ ترجمہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے خریدایا جو مومنوں سے انکی جان اور ان لوگوں کے جملہ اسلحہ

سجدہ کرو اللہ تعالیٰ کو سات اعضا پر ۱۲

تو اس کے ساتوں اعضا کو برگزیدہ کر گیا اور انکو عذاب کی خواری میں مبتلا فرمایا گیا
 دوسری وجہ یہ ہے کہ نماز گناہوں کا کفارہ ہے جیسا کہ فرمایا ہے **الصلوة کفارہ** گفتار
للذنوب خصوصاً سجده اسلئے اسکو سات اعضا پر مقرر فرمایا ہے کہ سر سے پاؤں تک
 ساتوں اعضا کے گناہوں کا کفارہ ہو پھیرسی وجہ یہ ہے کہ دوزخ کے سات طبقے میں
 اسی لئے سجده سات اعضا پر مقرر فرمایا کہ جو کوئی سات اعضا سے سجده بجلاوے
 اس کے لئے ساتوں طبقے دوزخ کے سرد ہو جاوین چوتھی وجہ یہ ہے کہ ایک وایت
 میں آیا ہے ابلیس نے سات لاکھ برس میں جو عبادت کی وہ ایک سجده کرنے سے نابود ہو
 ہو گئی اسلئے سجده سات اعضا پر مقرر فرمایا گیا تاکہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ **سے اگر تو**
سات اعضا سے سجده اور اگر یکا ہر عضو کے بدلے ایک برس کی عبادت کا ثواب تجھ عطا کروں گا کہ ایک
سجده میں تو سات لاکھ برس کی عبادت کا ثواب پاؤں گا یا پانچویں وجہ یہ ہے کہ آسمان کے
سات طبقے ہیں اور اس کے مانند زمین کے ہی سات ہی طبقے ہیں لہذا بتوں کو سات اعضا
سجده کرنے کا حکم دیا کہ سجده کا ثواب آسمان وزمین کی برابر عنایت فرماوین چھٹی وجہ یہ ہے
کہ سجده کو اس لئے سات اعضا پر مقرر فرمایا ہے کہ سجدونکی کثرت اسے بہت سے ثواب پر لالت
کرے اور اسکی تحقیق مقدمہ میں گذری وہاں دیکھ لو ساتوں میں وجہ یہ ہے کہ قیامت کو ان
سات اعضا پر عذاب و نخال اور سلاسل و اعلال کا وبال واقع ہوگا اسلئے بیان ان سات
اعضا پر سجده مقرر فرمایا کہ سجده کرنے والے کے یہ ساتوں اعضا عذاب سے محفوظ ہیں حکمت
ایک اور وہ سجدهوں کے مقرر کرنے میں اور اس میں بھی کئی وجہ ہیں پہلی وجہ یہ ہے کہ حقتعالیٰ
نے اپنے کلام پاک میں فرمایا ہے **وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ پس ہر کو دوام ہونے اسلئے دو سجده**
اور اگر تم میں ایک عبادت کے لئے دوسرا نزدیک حاصل کرنے کو تاکہ حکم کی پوری تمیل ہو
دوسری وجہ یہ ہے کہ آدم علیہ السلام کو توبہ کرنے کے لئے سجده کا حکم ہوا وہ سجده بجلا
اور توبہ قبول ہوئی دوسرا سجده انہوں نے شکر کا کیا اسلئے ہم پر ہی دو سجده فرض ہوئے
پھیرسی وجہ یہ ہے کہ جب ملائکہ علیہم السلام کو حکم ہوا کہ آدم کو سجده کریں اور وہ سجده بجلا

۱۷۸ ترجمہ نماز کفارہ ہے گناہوں کا اسلئے ترجمہ سجده کر اور نزدیک چاہو ۱۷۰

اور حبیب جگر سے سر اٹھائے دیکھا ابلیس کو کہ سجدہ کرنے کے لیے تکیہ مخزول و بلعون ہے انجمن
 سزا تو رکھ سکتا دو سرا سچی و شکا کا بجالاتے اس لیے تم پیر ہی دو سجد سے نفس ہو سکتا پھونکنی
 و جہ یہ ہے کہ ہر پست شریفین میں آیا ہے میر علی علیہ السلام حبیب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 و آہ وسلم کو عاز سکرانے سے ہے اور یہ تم انما است آنگہ اگر طے سے ہے انہوں نے سمجھ لیا
 و زعم انتم تہنی علیہ الصلوۃ والسلام نے کہاں کیا کہ میر علی علیہ السلام نے سر اٹھا کر
 یہ نہیں کیا میرا کیا تمنا یہ کہ ابھی جہر کی سجد سے ہے یہ پیرا ہشتاد و سب سے مراد ہے
 کہ اگر کلمہ کے عبادت میں شامل کرو اور دو سجد سے سر فرما سکتے پانچوہویں و عیسیٰ
 پر سر فرما سکتا دینا کا شمار ہے ختم میں اور دو سجدہ ہر ایک آیت کا شمار ہے
 میرا کہ جہان و واسطہ سے خارج ہے جہاں اس کے لیے نورانی اور قدرتی ہے اس لیے
 کہ اس کے علم و عجز اور انہماک کا شمار ہے اس لیے اس کے سر اور چہرہ اس کے لیے
 اس لیے اس کے لیے اس لیے اس لیے اس لیے اس لیے اس لیے اس لیے اس لیے اس لیے
 اس لیے اس لیے اس لیے اس لیے اس لیے اس لیے اس لیے اس لیے اس لیے اس لیے
 اس لیے اس لیے اس لیے اس لیے اس لیے اس لیے اس لیے اس لیے اس لیے اس لیے
 اس لیے اس لیے اس لیے اس لیے اس لیے اس لیے اس لیے اس لیے اس لیے اس لیے
 اس لیے اس لیے اس لیے اس لیے اس لیے اس لیے اس لیے اس لیے اس لیے اس لیے
 اس لیے اس لیے اس لیے اس لیے اس لیے اس لیے اس لیے اس لیے اس لیے اس لیے

اس کے رخت و درخت میرا سر
 سر برافضت نیست است
 اگر تیرا کسی یا پستی سے
 ہند کی مکیں آتا سلطان تو ہی
 برہم کون و مکان افسر شو سے

زہ و قادی اور
 آنگہ و ہوا
 اس کے لیے کہ بے ہمتی سے
 جان و شان و رشوق نا جان و کما
 لر برین درگاہ خاک و شو سے

تا نگو سے زیر پا ہا کر دو تو
 چونکہ در خدمت در آمد آب و خاک
 چون بمرآت وجود خویش دید
 خاک چون پاک آمد از خود جلگ
 او نہ آدم بود کو سجود بود
 سجدہ کے آرد ملک مر خاک را
 آنچہ در آدم ملک دیدہ بود
 پیش آدم گر ملک یک سجدہ برد
 سجدہ اول ادا سے وام کرد
 آدم آنجا چون دو سجدہ پیش راند
 سجدہ اول نشان بندگی ست
 سجدہ اول بحق برو سے نیاز
 سجدہ اول نشانے المدوان
 سجدہ اول نیکے شو برون
 سجدہ اول رسیدن از وجود
 سجدہ اول ز خود گبستن ست
 سجدہ اول ز خود کیو شدن
 سجدہ ہی کردی خدا را در خست
 چون گفت میسرین زوی توئی
 کہین پیشا چون دخت موی

در بے مردان نکر دی مرد تو
 صیقلے خورد از ریاضت گشت پاک
 کوز خود نور شہود خویش دید
 میکند آدم ملکا قبلے
 بلکہ او آئینہ معبود بود
 تانہ بیند عکس نور پاک را
 آدم ا رویدی بخود کردی سجود
 نزد حق آدم یکے را دو سپرد
 سجدہ آخر می در جام کرد
 در نماز اکنون همان سنت بنام
 وان در طغراکش ول زندگی ست
 سجدہ آخر ز حق نشینو تراز
 سجدہ آخر بقا با لدخوان
 سجدہ آخر بمستی شود رون
 سجدہ آخر رسیدن در شہود
 سجدہ آخر بحق بیو تن ست
 سجدہ آخر تمامی اوشدن
 نسبتش آخر بخود کردی درست
 گلبن از باغ سبوحی توئی
 تا ز خود ایے انا اللہ شینوی

مثنوی

وہ ہی خدمت کے لئے تیار ہو
 ہو سریر سلطنت پر جاگزین

بخت و دولت جس کا یہاں بیدار ہو
 وہ پیر سے ہو کہ خدمت کی زمین

یا پھر ان ارکان نماز کے ارکان میں سے قاعدہ اخیر سے بموجب قول اللہ تعالیٰ کے
 اَلَّذِیْنَ یُنَادُوْنَ اَللّٰہَ قِیَآماً وَتَحُورًا ۝۱۰ اور پہلے قاعدہ اخیر میں تشهد پڑھنے کے
 قدر فرماتے ہیں لیکن تشهد پڑھنا اور نون قعدون میں اور قعدہ اول میں بیٹھنا واجب ہے
 اور اگر ایسی جگہ کے کاموں میں نون ہے کہ جملے بائیں پائوں کی پشت زمین پر رکھے اور اس کے
 سر سے برہنہ اور سینے پائوں کو کھڑا رکھے اور دونوں پائوں کی انگلیوں کے سر سے قبل
 کی پشت زمین پر نون یا تہہ گھٹنوں پر رکھے اس طرح کہ انگلیوں کے سر سے گھٹنوں پر
 زمین چھو سکے بائیں پائوں پر بیٹھنے میں یہ ہے کہ وہنے پائوں کو بائیں پختیلت سے
 زمین سے کھڑا کرنا اور اس کا بچھانا مناسب ہے اور اہل اشارت نے کہا ہے اور
 کسی سے آخرت کا اور حضور صدق کا وعدہ وہاں کہ ہے بموجب اس آیت شریفہ کے
 مَعْدِنًا یَّوْمَئِذٍ عِندَ رَبِّکَ یُثَبِّتُ الَّذِیْنَ یُرِیْدُ وَیُؤَخِّرُ الَّذِیْنَ یُرِیْدُ ۝۱۰
 اس سے ہر شے سے تو یہاں بائیں پائوں پر بیٹھے اور چھت واچھتے پائوں کے کھڑا کرنا
 میں یہ ہے کہ بار شاہوں سے عرض نیاز کے وقت ادب کا طریقہ ہی یہ ہے اور یہی
 یہ ہے کہ اگر چہ ظاہر میں چھٹا ہوں بر باطن میں کھڑا ہوں اور دونوں پائوں کے کھڑا
 کر کے گواہوں کے نظر نہ آیا کہ وہ تجیل کا نشان ہے اور بیان مناسب ہے کہ بندہ عزم
 راز و رنج نیاز اپنے بادشاہ سبب نیاز کے رو برو بیخفت کر کے چھٹا کر کے
 ارکان میں سے فریج لبغلی مصلے سے یعنی نمازی جب جائے کہ نماز سے باہر آئے
 لیجاوا کرنے تشهد و درود دعا کے تو ایسا کام کرے جو نماز کی منافی ہو اور نفوس سلام
 کے ساتھ باہر آنا واجب ہے اور سلام کا بیان اور دو سلام کا نماز میں مقرر کرنا بیکہ توجہ
 کے بیان میں گزرا ہے اشارت نماز وتر کے اوصاف و ارکان میں واضح ہو کہ نماز
 سردار طاعات ہے اور افسر عبادات اور خلوت خانہ عارفان صاحب راز ہے اور
 زائر جہاں محبوبان صاحب نماز اور وہ بوستان و گلستان عشاق و کشت زار اسرار
 ہے کہ اس کا تخت زیمان ہے اور اس کا آب جو بارز عقراں خاک پاک اسکی وجود بیان
 ہے تیرہ وہاں کہ ذکر استیلا اللہ تعالیٰ پڑھی ہو کر اور پچھرا ۱۱۰۰ تیرہ پیشہ کی بگڑ دست و راست میں ہونا اور تالی

کہ اظہار کر کے کو کہتا ہے سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ بعد اس کے قوم کرتا ہے اور مثل تبر کے سیدھا
ہوتا ہے گویا رگوں کی گمان ہو رہا ہو اور کہتا ہے سَمِعَ اللَّهُ مِنْ حَمْدِكَ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ بعد ان
سجود کرتا ہے گویا ایک نیا زندگی ہو کہ قصہ زمین آستان ہوی حضرت جبریل کا کرتا ہے پھر عبادت میں طہنیان
کے لئے جلد کرتا ہے بوجہ دوسرا سجدہ فرمانبرداری کی دستی کے لئے خلاف شیطان کے کرتا ہے اور دونوں
سجدوں میں اکمال فرمائی اور شروع کا مقام ہے کہتا ہے سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى
اسی طرح دوسری رکعت بحال آتا ہے اور قعدہ میں بیٹھ کر ایمان کی شہادت کی تجدید اور
قواعد محمد و جہان کے بنیان کا استحکام اس طرح کرتا ہے کہ اَلْحَيَاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَاةُ
وَالطَّيْبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ
عَلَيْكَ وَعَلَىٰ عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ
وَرَسُولُهُ بعد اس کے تیسری رکعت کے لئے اہتمام فاتیحہ و سورہ کی قرأت کے بعد
رکوع نہیں کیا کہ دعائے قنوت پڑھتا ہے اور اس میں تجدید ایمان اور طلبِ اہتمام
کام لسان سے اور درخواست مغفرت حضرت سبحان سے اس طرح کرتا ہے اَللّٰهُمَّ
سَتِّعِينِي وَاسْتَجِرْنِي وَتَوَكَّلْ عَلَيَّ وَتَدْنِي مِنْ عِلْمِكَ وَتُخَوِّدْ
شُكْرَكَ وَكَافِّرْكَ وَخَلِّعْ وَتَدْرِكْ مَنْ يَفْرُكُ وَاللّٰهُمَّ اَعْلِيَّكَ نَعِيدُ وَكَافِّرْكَ وَتَدْنِي
وَاللّٰهُمَّ كَسْبُكَ وَتُخَوِّدْ وَتَرْجُوْا رَحْمَتِكَ وَتُخَشِّدُ عَذَابِكَ اِنَّ سَعَلَ اَبَدِكَ اَبَدًا مَّلْحُوْا

اس کے بعد رکعت پوری کر کے جب بیٹھتا ہے اور باسور سابق شہد بحال آتا ہے حضرت
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ برور و ڈیرہ کر اپنے سینے اُنہی شفاعت کا مستحق بناتا
ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ

۱۔ ترجمہ ایک ہر میرا بہت بل ۱۱۱۔ ۱۱۲۔ ۱۱۳۔ ۱۱۴۔ ۱۱۵۔ ۱۱۶۔ ۱۱۷۔ ۱۱۸۔ ۱۱۹۔ ۱۲۰۔ ۱۲۱۔ ۱۲۲۔ ۱۲۳۔ ۱۲۴۔ ۱۲۵۔ ۱۲۶۔ ۱۲۷۔ ۱۲۸۔ ۱۲۹۔ ۱۳۰۔ ۱۳۱۔ ۱۳۲۔ ۱۳۳۔ ۱۳۴۔ ۱۳۵۔ ۱۳۶۔ ۱۳۷۔ ۱۳۸۔ ۱۳۹۔ ۱۴۰۔ ۱۴۱۔ ۱۴۲۔ ۱۴۳۔ ۱۴۴۔ ۱۴۵۔ ۱۴۶۔ ۱۴۷۔ ۱۴۸۔ ۱۴۹۔ ۱۵۰۔ ۱۵۱۔ ۱۵۲۔ ۱۵۳۔ ۱۵۴۔ ۱۵۵۔ ۱۵۶۔ ۱۵۷۔ ۱۵۸۔ ۱۵۹۔ ۱۶۰۔ ۱۶۱۔ ۱۶۲۔ ۱۶۳۔ ۱۶۴۔ ۱۶۵۔ ۱۶۶۔ ۱۶۷۔ ۱۶۸۔ ۱۶۹۔ ۱۷۰۔ ۱۷۱۔ ۱۷۲۔ ۱۷۳۔ ۱۷۴۔ ۱۷۵۔ ۱۷۶۔ ۱۷۷۔ ۱۷۸۔ ۱۷۹۔ ۱۸۰۔ ۱۸۱۔ ۱۸۲۔ ۱۸۳۔ ۱۸۴۔ ۱۸۵۔ ۱۸۶۔ ۱۸۷۔ ۱۸۸۔ ۱۸۹۔ ۱۹۰۔ ۱۹۱۔ ۱۹۲۔ ۱۹۳۔ ۱۹۴۔ ۱۹۵۔ ۱۹۶۔ ۱۹۷۔ ۱۹۸۔ ۱۹۹۔ ۲۰۰۔ ۲۰۱۔ ۲۰۲۔ ۲۰۳۔ ۲۰۴۔ ۲۰۵۔ ۲۰۶۔ ۲۰۷۔ ۲۰۸۔ ۲۰۹۔ ۲۱۰۔ ۲۱۱۔ ۲۱۲۔ ۲۱۳۔ ۲۱۴۔ ۲۱۵۔ ۲۱۶۔ ۲۱۷۔ ۲۱۸۔ ۲۱۹۔ ۲۲۰۔ ۲۲۱۔ ۲۲۲۔ ۲۲۳۔ ۲۲۴۔ ۲۲۵۔ ۲۲۶۔ ۲۲۷۔ ۲۲۸۔ ۲۲۹۔ ۲۳۰۔ ۲۳۱۔ ۲۳۲۔ ۲۳۳۔ ۲۳۴۔ ۲۳۵۔ ۲۳۶۔ ۲۳۷۔ ۲۳۸۔ ۲۳۹۔ ۲۴۰۔ ۲۴۱۔ ۲۴۲۔ ۲۴۳۔ ۲۴۴۔ ۲۴۵۔ ۲۴۶۔ ۲۴۷۔ ۲۴۸۔ ۲۴۹۔ ۲۵۰۔ ۲۵۱۔ ۲۵۲۔ ۲۵۳۔ ۲۵۴۔ ۲۵۵۔ ۲۵۶۔ ۲۵۷۔ ۲۵۸۔ ۲۵۹۔ ۲۶۰۔ ۲۶۱۔ ۲۶۲۔ ۲۶۳۔ ۲۶۴۔ ۲۶۵۔ ۲۶۶۔ ۲۶۷۔ ۲۶۸۔ ۲۶۹۔ ۲۷۰۔ ۲۷۱۔ ۲۷۲۔ ۲۷۳۔ ۲۷۴۔ ۲۷۵۔ ۲۷۶۔ ۲۷۷۔ ۲۷۸۔ ۲۷۹۔ ۲۸۰۔ ۲۸۱۔ ۲۸۲۔ ۲۸۳۔ ۲۸۴۔ ۲۸۵۔ ۲۸۶۔ ۲۸۷۔ ۲۸۸۔ ۲۸۹۔ ۲۹۰۔ ۲۹۱۔ ۲۹۲۔ ۲۹۳۔ ۲۹۴۔ ۲۹۵۔ ۲۹۶۔ ۲۹۷۔ ۲۹۸۔ ۲۹۹۔ ۳۰۰۔ ۳۰۱۔ ۳۰۲۔ ۳۰۳۔ ۳۰۴۔ ۳۰۵۔ ۳۰۶۔ ۳۰۷۔ ۳۰۸۔ ۳۰۹۔ ۳۱۰۔ ۳۱۱۔ ۳۱۲۔ ۳۱۳۔ ۳۱۴۔ ۳۱۵۔ ۳۱۶۔ ۳۱۷۔ ۳۱۸۔ ۳۱۹۔ ۳۲۰۔ ۳۲۱۔ ۳۲۲۔ ۳۲۳۔ ۳۲۴۔ ۳۲۵۔ ۳۲۶۔ ۳۲۷۔ ۳۲۸۔ ۳۲۹۔ ۳۳۰۔ ۳۳۱۔ ۳۳۲۔ ۳۳۳۔ ۳۳۴۔ ۳۳۵۔ ۳۳۶۔ ۳۳۷۔ ۳۳۸۔ ۳۳۹۔ ۳۴۰۔ ۳۴۱۔ ۳۴۲۔ ۳۴۳۔ ۳۴۴۔ ۳۴۵۔ ۳۴۶۔ ۳۴۷۔ ۳۴۸۔ ۳۴۹۔ ۳۵۰۔ ۳۵۱۔ ۳۵۲۔ ۳۵۳۔ ۳۵۴۔ ۳۵۵۔ ۳۵۶۔ ۳۵۷۔ ۳۵۸۔ ۳۵۹۔ ۳۶۰۔ ۳۶۱۔ ۳۶۲۔ ۳۶۳۔ ۳۶۴۔ ۳۶۵۔ ۳۶۶۔ ۳۶۷۔ ۳۶۸۔ ۳۶۹۔ ۳۷۰۔ ۳۷۱۔ ۳۷۲۔ ۳۷۳۔ ۳۷۴۔ ۳۷۵۔ ۳۷۶۔ ۳۷۷۔ ۳۷۸۔ ۳۷۹۔ ۳۸۰۔ ۳۸۱۔ ۳۸۲۔ ۳۸۳۔ ۳۸۴۔ ۳۸۵۔ ۳۸۶۔ ۳۸۷۔ ۳۸۸۔ ۳۸۹۔ ۳۹۰۔ ۳۹۱۔ ۳۹۲۔ ۳۹۳۔ ۳۹۴۔ ۳۹۵۔ ۳۹۶۔ ۳۹۷۔ ۳۹۸۔ ۳۹۹۔ ۴۰۰۔ ۴۰۱۔ ۴۰۲۔ ۴۰۳۔ ۴۰۴۔ ۴۰۵۔ ۴۰۶۔ ۴۰۷۔ ۴۰۸۔ ۴۰۹۔ ۴۱۰۔ ۴۱۱۔ ۴۱۲۔ ۴۱۳۔ ۴۱۴۔ ۴۱۵۔ ۴۱۶۔ ۴۱۷۔ ۴۱۸۔ ۴۱۹۔ ۴۲۰۔ ۴۲۱۔ ۴۲۲۔ ۴۲۳۔ ۴۲۴۔ ۴۲۵۔ ۴۲۶۔ ۴۲۷۔ ۴۲۸۔ ۴۲۹۔ ۴۳۰۔ ۴۳۱۔ ۴۳۲۔ ۴۳۳۔ ۴۳۴۔ ۴۳۵۔ ۴۳۶۔ ۴۳۷۔ ۴۳۸۔ ۴۳۹۔ ۴۴۰۔ ۴۴۱۔ ۴۴۲۔ ۴۴۳۔ ۴۴۴۔ ۴۴۵۔ ۴۴۶۔ ۴۴۷۔ ۴۴۸۔ ۴۴۹۔ ۴۵۰۔ ۴۵۱۔ ۴۵۲۔ ۴۵۳۔ ۴۵۴۔ ۴۵۵۔ ۴۵۶۔ ۴۵۷۔ ۴۵۸۔ ۴۵۹۔ ۴۶۰۔ ۴۶۱۔ ۴۶۲۔ ۴۶۳۔ ۴۶۴۔ ۴۶۵۔ ۴۶۶۔ ۴۶۷۔ ۴۶۸۔ ۴۶۹۔ ۴۷۰۔ ۴۷۱۔ ۴۷۲۔ ۴۷۳۔ ۴۷۴۔ ۴۷۵۔ ۴۷۶۔ ۴۷۷۔ ۴۷۸۔ ۴۷۹۔ ۴۸۰۔ ۴۸۱۔ ۴۸۲۔ ۴۸۳۔ ۴۸۴۔ ۴۸۵۔ ۴۸۶۔ ۴۸۷۔ ۴۸۸۔ ۴۸۹۔ ۴۹۰۔ ۴۹۱۔ ۴۹۲۔ ۴۹۳۔ ۴۹۴۔ ۴۹۵۔ ۴۹۶۔ ۴۹۷۔ ۴۹۸۔ ۴۹۹۔ ۵۰۰۔ ۵۰۱۔ ۵۰۲۔ ۵۰۳۔ ۵۰۴۔ ۵۰۵۔ ۵۰۶۔ ۵۰۷۔ ۵۰۸۔ ۵۰۹۔ ۵۱۰۔ ۵۱۱۔ ۵۱۲۔ ۵۱۳۔ ۵۱۴۔ ۵۱۵۔ ۵۱۶۔ ۵۱۷۔ ۵۱۸۔ ۵۱۹۔ ۵۲۰۔ ۵۲۱۔ ۵۲۲۔ ۵۲۳۔ ۵۲۴۔ ۵۲۵۔ ۵۲۶۔ ۵۲۷۔ ۵۲۸۔ ۵۲۹۔ ۵۳۰۔ ۵۳۱۔ ۵۳۲۔ ۵۳۳۔ ۵۳۴۔ ۵۳۵۔ ۵۳۶۔ ۵۳۷۔ ۵۳۸۔ ۵۳۹۔ ۵۴۰۔ ۵۴۱۔ ۵۴۲۔ ۵۴۳۔ ۵۴۴۔ ۵۴۵۔ ۵۴۶۔ ۵۴۷۔ ۵۴۸۔ ۵۴۹۔ ۵۵۰۔ ۵۵۱۔ ۵۵۲۔ ۵۵۳۔ ۵۵۴۔ ۵۵۵۔ ۵۵۶۔ ۵۵۷۔ ۵۵۸۔ ۵۵۹۔ ۵۶۰۔ ۵۶۱۔ ۵۶۲۔ ۵۶۳۔ ۵۶۴۔ ۵۶۵۔ ۵۶۶۔ ۵۶۷۔ ۵۶۸۔ ۵۶۹۔ ۵۷۰۔ ۵۷۱۔ ۵۷۲۔ ۵۷۳۔ ۵۷۴۔ ۵۷۵۔ ۵۷۶۔ ۵۷۷۔ ۵۷۸۔ ۵۷۹۔ ۵۸۰۔ ۵۸۱۔ ۵۸۲۔ ۵۸۳۔ ۵۸۴۔ ۵۸۵۔ ۵۸۶۔ ۵۸۷۔ ۵۸۸۔ ۵۸۹۔ ۵۹۰۔ ۵۹۱۔ ۵۹۲۔ ۵۹۳۔ ۵۹۴۔ ۵۹۵۔ ۵۹۶۔ ۵۹۷۔ ۵۹۸۔ ۵۹۹۔ ۶۰۰۔ ۶۰۱۔ ۶۰۲۔ ۶۰۳۔ ۶۰۴۔ ۶۰۵۔ ۶۰۶۔ ۶۰۷۔ ۶۰۸۔ ۶۰۹۔ ۶۱۰۔ ۶۱۱۔ ۶۱۲۔ ۶۱۳۔ ۶۱۴۔ ۶۱۵۔ ۶۱۶۔ ۶۱۷۔ ۶۱۸۔ ۶۱۹۔ ۶۲۰۔ ۶۲۱۔ ۶۲۲۔ ۶۲۳۔ ۶۲۴۔ ۶۲۵۔ ۶۲۶۔ ۶۲۷۔ ۶۲۸۔ ۶۲۹۔ ۶۳۰۔ ۶۳۱۔ ۶۳۲۔ ۶۳۳۔ ۶۳۴۔ ۶۳۵۔ ۶۳۶۔ ۶۳۷۔ ۶۳۸۔ ۶۳۹۔ ۶۴۰۔ ۶۴۱۔ ۶۴۲۔ ۶۴۳۔ ۶۴۴۔ ۶۴۵۔ ۶۴۶۔ ۶۴۷۔ ۶۴۸۔ ۶۴۹۔ ۶۵۰۔ ۶۵۱۔ ۶۵۲۔ ۶۵۳۔ ۶۵۴۔ ۶۵۵۔ ۶۵۶۔ ۶۵۷۔ ۶۵۸۔ ۶۵۹۔ ۶۶۰۔ ۶۶۱۔ ۶۶۲۔ ۶۶۳۔ ۶۶۴۔ ۶۶۵۔ ۶۶۶۔ ۶۶۷۔ ۶۶۸۔ ۶۶۹۔ ۶۷۰۔ ۶۷۱۔ ۶۷۲۔ ۶۷۳۔ ۶۷۴۔ ۶۷۵۔ ۶۷۶۔ ۶۷۷۔ ۶۷۸۔ ۶۷۹۔ ۶۸۰۔ ۶۸۱۔ ۶۸۲۔ ۶۸۳۔ ۶۸۴۔ ۶۸۵۔ ۶۸۶۔ ۶۸۷۔ ۶۸۸۔ ۶۸۹۔ ۶۹۰۔ ۶۹۱۔ ۶۹۲۔ ۶۹۳۔ ۶۹۴۔ ۶۹۵۔ ۶۹۶۔ ۶۹۷۔ ۶۹۸۔ ۶۹۹۔ ۷۰۰۔ ۷۰۱۔ ۷۰۲۔ ۷۰۳۔ ۷۰۴۔ ۷۰۵۔ ۷۰۶۔ ۷۰۷۔ ۷۰۸۔ ۷۰۹۔ ۷۱۰۔ ۷۱۱۔ ۷۱۲۔ ۷۱۳۔ ۷۱۴۔ ۷۱۵۔ ۷۱۶۔ ۷۱۷۔ ۷۱۸۔ ۷۱۹۔ ۷۲۰۔ ۷۲۱۔ ۷۲۲۔ ۷۲۳۔ ۷۲۴۔ ۷۲۵۔ ۷۲۶۔ ۷۲۷۔ ۷۲۸۔ ۷۲۹۔ ۷۳۰۔ ۷۳۱۔ ۷۳۲۔ ۷۳۳۔ ۷۳۴۔ ۷۳۵۔ ۷۳۶۔ ۷۳۷۔ ۷۳۸۔ ۷۳۹۔ ۷۴۰۔ ۷۴۱۔ ۷۴۲۔ ۷۴۳۔ ۷۴۴۔ ۷۴۵۔ ۷۴۶۔ ۷۴۷۔ ۷۴۸۔ ۷۴۹۔ ۷۵۰۔ ۷۵۱۔ ۷۵۲۔ ۷۵۳۔ ۷۵۴۔ ۷۵۵۔ ۷۵۶۔ ۷۵۷۔ ۷۵۸۔ ۷۵۹۔ ۷۶۰۔ ۷۶۱۔ ۷۶۲۔ ۷۶۳۔ ۷۶۴۔ ۷۶۵۔ ۷۶۶۔ ۷۶۷۔ ۷۶۸۔ ۷۶۹۔ ۷۷۰۔ ۷۷۱۔ ۷۷۲۔ ۷۷۳۔ ۷۷۴۔ ۷۷۵۔ ۷۷۶۔ ۷۷۷۔ ۷۷۸۔ ۷۷۹۔ ۷۸۰۔ ۷۸۱۔ ۷۸۲۔ ۷۸۳۔ ۷۸۴۔ ۷۸۵۔ ۷۸۶۔ ۷۸۷۔ ۷۸۸۔ ۷۸۹۔ ۷۹۰۔ ۷۹۱۔ ۷۹۲۔ ۷۹۳۔ ۷۹۴۔ ۷۹۵۔ ۷۹۶۔ ۷۹۷۔ ۷۹۸۔ ۷۹۹۔ ۸۰۰۔ ۸۰۱۔ ۸۰۲۔ ۸۰۳۔ ۸۰۴۔ ۸۰۵۔ ۸۰۶۔ ۸۰۷۔ ۸۰۸۔ ۸۰۹۔ ۸۱۰۔ ۸۱۱۔ ۸۱۲۔ ۸۱۳۔ ۸۱۴۔ ۸۱۵۔ ۸۱۶۔ ۸۱۷۔ ۸۱۸۔ ۸۱۹۔ ۸۲۰۔ ۸۲۱۔ ۸۲۲۔ ۸۲۳۔ ۸۲۴۔ ۸۲۵۔ ۸۲۶۔ ۸۲۷۔ ۸۲۸۔ ۸۲۹۔ ۸۳۰۔ ۸۳۱۔ ۸۳۲۔ ۸۳۳۔ ۸۳۴۔ ۸۳۵۔ ۸۳۶۔ ۸۳۷۔ ۸۳۸۔ ۸۳۹۔ ۸۴۰۔ ۸۴۱۔ ۸۴۲۔ ۸۴۳۔ ۸۴۴۔ ۸۴۵۔ ۸۴۶۔ ۸۴۷۔ ۸۴۸۔ ۸۴۹۔ ۸۵۰۔ ۸۵۱۔ ۸۵۲۔ ۸۵۳۔ ۸۵۴۔ ۸۵۵۔ ۸۵۶۔ ۸۵۷۔ ۸۵۸۔ ۸۵۹۔ ۸۶۰۔ ۸۶۱۔ ۸۶۲۔ ۸۶۳۔ ۸۶۴۔ ۸۶۵۔ ۸۶۶۔ ۸۶۷۔ ۸۶۸۔ ۸۶۹۔ ۸۷۰۔ ۸۷۱۔ ۸۷۲۔ ۸۷۳۔ ۸۷۴۔ ۸۷۵۔ ۸۷۶۔ ۸۷۷۔ ۸۷۸۔ ۸۷۹۔ ۸۸۰۔ ۸۸۱۔ ۸۸۲۔ ۸۸۳۔ ۸۸۴۔ ۸۸۵۔ ۸۸۶۔ ۸۸۷۔ ۸۸۸۔ ۸۸۹۔ ۸۹۰۔ ۸۹۱۔ ۸۹۲۔ ۸۹۳۔ ۸۹۴۔ ۸۹۵۔ ۸۹۶۔ ۸۹۷۔ ۸۹۸۔ ۸۹۹۔ ۹۰۰۔ ۹۰۱۔ ۹۰۲۔ ۹۰۳۔ ۹۰۴۔ ۹۰۵۔ ۹۰۶۔ ۹۰۷۔ ۹۰۸۔ ۹۰۹۔ ۹۱۰۔ ۹۱۱۔ ۹۱۲۔ ۹۱۳۔ ۹۱۴۔ ۹۱۵۔ ۹۱۶۔ ۹۱۷۔ ۹۱۸۔ ۹۱۹۔ ۹۲۰۔ ۹۲۱۔ ۹۲۲۔ ۹۲۳۔ ۹۲۴۔ ۹۲۵۔ ۹۲۶۔ ۹۲۷۔ ۹۲۸۔ ۹۲۹۔ ۹۳۰۔ ۹۳۱۔ ۹۳۲۔ ۹۳۳۔ ۹۳۴۔ ۹۳۵۔ ۹۳۶۔ ۹۳۷۔ ۹۳۸۔ ۹۳۹۔ ۹۴۰۔ ۹۴۱۔ ۹۴۲۔ ۹۴۳۔ ۹۴۴۔ ۹۴۵۔ ۹۴۶۔ ۹۴۷۔ ۹۴۸۔ ۹۴۹۔ ۹۵۰۔ ۹۵۱۔ ۹۵۲۔ ۹۵۳۔ ۹۵۴۔ ۹۵۵۔ ۹۵۶۔ ۹۵۷۔ ۹۵۸۔ ۹۵۹۔ ۹۶۰۔ ۹۶۱۔ ۹۶۲۔ ۹۶۳۔ ۹۶۴۔ ۹۶۵۔ ۹۶۶۔ ۹۶۷۔ ۹۶۸۔ ۹۶۹۔ ۹۷۰۔ ۹۷۱۔ ۹۷۲۔ ۹۷۳۔ ۹۷۴۔ ۹۷۵۔ ۹۷۶۔ ۹۷۷۔ ۹۷۸۔ ۹۷۹۔ ۹۸۰۔ ۹۸۱۔ ۹۸۲۔ ۹۸۳۔ ۹۸۴۔ ۹۸۵۔ ۹۸۶۔ ۹۸۷۔ ۹۸۸۔ ۹۸۹۔ ۹۹۰۔ ۹۹۱۔ ۹۹۲۔ ۹۹۳۔ ۹۹۴۔ ۹۹۵۔ ۹۹۶۔ ۹۹۷۔ ۹۹۸۔ ۹۹۹۔ ۱۰۰۰۔

إِنَّكَ حَمِيدٌ مُّجِيدٌ اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ
إِنَّكَ حَمِيدٌ مُّجِيدٌ بعد ازان دعا کرتا ہے اپنے لئے اور اپنے ماں باپ اور اپنے استادوں
کل مؤمنوں کے واسطے اللہ تعالیٰ سے مغفرت کی درخواست کرتا ہے اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيْكَ
وَلِمَنْ تَوَلَّاهُ وَارْحَمْهُمَا كَمَا رَحِمْتَ بَنِي صَفِيَاءَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِمَجْمُوعِ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِينَ
وَالْمُسْلِمَاتِ الْأَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتِ إِنَّكَ تُجِيبُ الدَّعَوَاتِ وَرَافِعُ الدَّجَائِدِ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ
بعد اسکے کہ انا کاتبین اور تمام فرشتوں سے زمین اور تمام مسلمانوں کے برو برو یہ
تحت پیش کرتا ہے کہ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَابْتَغِ الْوَعْدَ الْبَارِعُ مَعْنَى هُنَّ
دُعَاوُ اسْتِغْفَارٍ وَتَسْبِيحٍ وَرَحْمَةٍ اور علماء شریعت کی اصطلاح میں ارکان مذکورہ کا
برو برو سنون اور اکرنا ہے اور اہل طہریت کے نزدیک نماز کامل وہ ہے جس میں بیجا چیزیں
ہوں اور شروع کرنا اس کا علم کے ساتھ ہو۔ دوسرے قائم رکھنا اس کا جہا کے ساتھ
یسرے اسکے ارکان کا بجایا ناقص کے ساتھ چوتھے باہر آنا اس سے خوف کے ساتھ اور
ارباب حقیقت کہتے ہیں کہ صلوۃ دل و جان سے اور چہرہ من متوجہ ہونا ہے کہ ہر ہر قدم
مصلی کا بسو سے جانان مائل ہو اور انہیں سے بعضوں نے فرمایا کہ نماز اعراض کرنا
ماسو سے اللہ سے اور حق تعالیٰ کی رضا پر راضی ہونا ہے اور عطا ہے دین کے نماز میں خشوع
کو اسکی قبولیت کی شرطوں میں سے گنا ہے اور تمام کچھ اللہ میں یعنی حمد اللہ علیہ سے تسمیہ
فرمایا ہے جیسا کہ نماز کے صحت کی بارہ شرطیں ہیں چہ اسکے باہر اور چہ اسکے اندر الیہ
اسکی قبولیت کی ہی بارہ شرطیں ہیں چہ ظاہری اور چہ باطنی چہ شرط ظاہری چہ باطنی
خشوع۔ دوسرے تقویٰ تیسرے ترک حرام۔ چوتھے ترک لغو۔ پانچویں ترک کسب و کسب
ترک ابطال عمل اور شرائط باطنی یہ ہیں اول اخلاص۔ دوسرے فکر و تدبیر۔

۱۸۴۔ حجت کی حضرت ابراہیم پر اور اہل آلِ ابراہیم علیہم السلام حضرت محمد اور آلِ محمد کے لئے
بھی حضرت ابراہیم پر اور اہل آلِ ابراہیم کی تعریف کیا گیا اور بزرگ اس لئے ترجمہ کیا گیا ہے کہ
سے وہ پیدا ہوئے اور ہم ان دنوں پر صیقا کہ انہوں نے جگہ پر رہیں گیا جو انہوں نے اور اس لئے ساری مومن
سے وہ پیدا ہوئے اور ہم ان دنوں پر صیقا کہ انہوں نے جگہ پر رہیں گیا جو انہوں نے اور اس لئے ساری مومن
دعا کرتا ہے اور ان کی دعا جو انہیں ساری مومن اور ہم ان دنوں پر صیقا کہ انہوں نے جگہ پر رہیں گیا
دعا کرتا ہے اور ان کی دعا جو انہیں ساری مومن اور ہم ان دنوں پر صیقا کہ انہوں نے جگہ پر رہیں گیا

چوتھے رجا پانچویں روت۔ چھٹے منشاہدہ اور حضرت شیخ الثیون شہاب اللہ والدین شہرورد
 رحمہ اللہ علیہ نے عوارف بن فرمایا ہے کہ حق تعالیٰ نے اپنے بعض پیغمبروں علیہ السلام پر وحی فرمائی
 کہ اِذَا دَخَلْتَ الصَّلَاةَ فَهَبْ لِي مِنْ قَلْبِكَ الْخُشُوعَ وَمِنْ عَيْنِكَ الدَّمْعَ فَإِنَّ قَرِيبِي لَيُنَظِّرُ
 بندے سے جب تو نماز پڑھے پس بخشش مجھ کو یعنی لا میرے واسطے تختا اپنے دل سے شکستگی
 اور اپنے آنجھ سے آنسو پس تحقیق میں نزدیک ہوں مجھ سے کہ قبول کرنا ہوں اور ثواب تیار ہوں
 اور اسی عوارف بن حضرت شیخ موصوف قدس اللہ سرہ نے فرمایا ہے کہ جب بندہ وضو کرتا ہے
 شیاطین اُس سے ڈرتے اور بہا گتے ہیں اسلئے کہ حضرت عزت جل و علا کی خدمت میں حاضر
 ہونے کا سامان کرتا ہے جب تکبیر تحریر کیا ہے ابیس اُس سے اس قدر دور و محبوب ہوتا ہے
 کہ اُس کی نظر اس پر نہیں پڑ سکتی اور دل اُس کا اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور روسے
 درمیان سے اٹھ جائے ہیں اور حق تعالیٰ اُس کے دل پر نظر رحمت فرماتا ہے اُس وقت اس
 بندے کے دل میں حق سبحانہ کی عظمت کے سوا اور کچھ نہیں ہوتا اور اُس کے دریاے ہیبت پر
 مستغرق ہوتا ہے حق تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے صَدَقْتُ فِي قَلْبِكَ مَا نَقُولُ یعنی تیرا دل تیری زبان
 کے ساتھ موافق ہے اُس وقت اُس کے دل سے شعاع نور پیدا ہوتی ہے کہ ملکوت عرش تک
 پہنچتی ہے اور اُس کے واسطے سے ملکوت آسمان اور ممالک زمین روشن ہو جاتے ہیں اور
 جقدر اس نور کے احاطہ میں آتے ہیں نیکیاں اُس کے نامہ اعمال میں ثبت کی جاتی ہیں اور
 جو حق تعالیٰ اپنے پیغمبر کو سمین دیکھتا ہے فرماتا ہے كَذَبْتَ لَيْسَ اللهُ الْكَبْرُ فِي قَلْبِكَ كَمَا تَقُولُ
 اُس گہری ایک دہوان اُس کے دل سے پیدا ہوتا ہے اور ملک و ملکوت کے درمیان مترام ہوتا
 ہے اور اُس کے دل اور عالم ملکوت کے درمیان حجاب کلی ہو جاتا ہے اُس کے بعد شیاطین اس پر هجوم
 کرتے ہیں اور دنیا کے کاموں کے تڑپوں کے وسوسوں سے اُس کے دل کو آلودہ کرتے ہیں
 یہ ایک نکتہ ہے اہم ہے ایک نکتہ دل کو حاضر نہیں پاتا اور اُس نماز سے اُس کو سواے بعد
 کے حال نفس سے اور کچھ نہیں حاصل ہوتا۔ **نظم**

دل کو حاضر نہیں پاتا اور اُس نماز سے اُس کو سواے بعد کے حال نفس سے اور کچھ نہیں حاصل ہوتا۔
 ۱۲۔ سزا کر کہا یا تو نے اپنے دل میں وہ جو زبان سے کہتا ہے ۱۲۔ ترجمہ جوٹ بولا تو نہیں ہے اللہ کی
 زبان تیرے دل میں بوسا کہ تو زبان سے کہتا ہے ۱۲۔

| | |
|------------------------------|--------------------------------|
| کسی کو بتا بد ز محراب وی | کفرش گواہی دہند اہل کوئی |
| تو ہم پشت بر قبلہ در نماز | گرت در خدا نیست روی نیاز |
| سنہ آب روی و ربار محسل | کہ این آب در زیر واد و در سل |
| ہر آنکہ افگند تخم بر روی سنگ | جوی وقت و خلش نیاید چنگ |
| بروی ریاترقہ سہل ست و خست | گرش با خدا میتوانی خست |
| چہ دانند مردم کہ در جامہ کیت | تو کیند و دانند کہ در نامہ کیت |
| چو روی پرستیدنت با خدست | اگر سب بلیت نہ بند روست |

نظر آرزو

| | |
|--------------------------------|-------------------------------|
| عبادت میں جو حق سے سزا پیرے | اگر کفر ہر سمت سے کپیرے |
| بہین حق کی جانب جو روی نیاز | تو ہے جانب قبلہ کب وہ نماز |
| نہ سمجھیں کچھ آب ریایا اہل دین | کہ ہے کچھ اس آب میں تڑکھیں |
| جو پتھر پہ پووسے کوئی تخم جو | نہ ایک دانہ پووسے ہو وقت در |
| عمل کو ملا تو ریا کے نہ ساتھ | اگر چہا ہے پہنچے حق کے ہاتھ |
| کوئی جانے کیا تیرا نقص و کمال | بہ کاتب کو معلوم ہے خط کا حال |
| کرے طاعت حق تو اس شرح کر | کہ سب میں کو بھی ہووے خبر |

مقل ہے ابرو ز حاتم اصرم حمتہ الدعلیہ و عطف و مارے سے ہے کہ محمد بن یوسف فرمائی قدس
 مجلس عظامین نشریف لائے اور کہا کہ اسے حاتم لوگوں کو نصیحت کرتا ہے اور اپنی بات کی ہی خبر
 کہتا ہے کہ کیونکر ادا کرتا ہے حاتم نے کہا ان بیشک خبر کہتا ہوں جب نماز کا وقت ہوتا
 اللہ تعالیٰ جل شانہ کے حکم کی فرمانبرداری کرتا ہوں اور اسی وقت بخوت و سحر
 ہوتا ہوں سجدہ کے پاس شیطان سے محاربت کرتا ہوں اور دل کو توں کے ساتھ
 داخل کرتا ہوں اور محراب کے نزدیک صدق کے قلموں پر کھڑا ہوں اور ہر ایک صاحب
 منہ کرتا ہوں اور شہیت کو دہشتہ ماتم پر اور دوزخ کو بائوں ہتھیر مالک الموت کو شہیت
 کو آگے سراط کو بائوں کے پیشے و کھیتا ہوں اور حق کو ہاتھ سے ظاہر و باطن پر صلح ہاتا ہوں

اور نماز کو علم اور نیت کے ساتھ شروع کرتا ہوں اور تکبیر تحریر پروردگار کی عظمت کے مشاہدہ کرنے کی حالت میں کہتا ہوں قرأت کو بہ ترتیل رکوع کو بخشوع سجدہ کو بتواضع ادا کرتا ہوں شہدا سے شہادت تمام سلام رضا پر دیتا ہوں اس نماز کو اخلاص میں کر کے اپنے پروردگار کو سونپ دیتا ہوں اپنی ساری عمر اسی طرح سے نماز پڑھی ہے باوجود اسکے ہمیشہ نفس کو ملامت کرتا رہتا ہوں اور ترسان و ہراسان ہوں کہ شاید قبول نہوا اور امیدوار ہوں کہ اپنے فضل و کرم سے قبول فرمائے اسی خوف ورجا میں ہمیشہ رہتا ہوں اور اس شخص کا نہایت شاکر ہوں کہ جس نے مجھ کو اس سعادت کے حاصل کرنے کا سہہ بتایا ہے اور جو کوئی مجھ سے پوچھتا ہے اس کو بھی راستا تمام و کمال بتاتا ہوں اور سکھاتا ہوں پہر لاکھ لاکھ احسان اس خدا سے تو اے کاہے جس کے فضل و کرم سے کئی ہزار آدمیوں کو اس طریق پر رہبری کی ہے اور اسے مجھ کو اور ان سب کو اس دولت سے مستفید کیا ہے محمد بن یوسف نے کہا کہ اے عاتم تجھ جیسے شخص کو لائق ہے کہ وعظ کے اور خلقت کو خدا کی طرف بلاوے حدیث شریف میں وارد ہے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دو شخص مسجد میں جاتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں اور جب نماز سے فارغ ہوتے ہیں ایک کی نماز دوسری کی نماز پر تقدیر پڑھی کہتی ہے کہ فرض نماز نفل نماز پر اگر جب صوت و دوزن کی یکساں ہوتی ہیں یہ تفاوت اس میں دل کی حضوری کا ہے واضح ہو کہ شریعت میں مقرر ہے کہ مردہ کا مسجد میں لانا اور اسپر مسجد میں نماز پڑھنی مکروہ ہے پس جب مردہ کو مسجد میں رکھنا نماز ہے نہیں لائے تو مرے ہوئے دل کو عین نماز میں لانا اس سے زیادہ قبیح ہے

دل مردہ را سماع نباشد چو حال نیت
یاو خدای کن بزبانی کہ لال نیت
نموان چنین بلند پریدن چو بال نیت
وان بال طاعتت و ترا جزو بال نیت
امر فرسخ کار کہ فردا مجال نیت
این نفس را جو باز کنی جز خیال نیت

سنان خواہرا خبری از وصال نیت
و نیت خدای داد و زبان از عقل نیت
جہای تو لیس بلند و ترا بال نیت
آن جہای آسمان و تو آسودہ بر زمین
از سپر تفرج لیستنان جنتی
بر نفس روزگاسنہ دل کہ عاقبت

ہر اہل دل بند و زوالش سخن گوئی
این سایہ نازوال پذیرند یکہ بہ یک

اگانجا غن بدانش و حرمت دل نیست
در سایہ کریم کہ آن نازوال نیست

عزل اورو

سو تو ن کو کیونکہ نیند کے اندر وصال ہو
کریا و حق کہ عقل و زبان دین سنجے ویا
ہے جائے تیری عرش پہ بازو کئے ہو کر
پہنچائے تجھ کو کون فلک پر زمین سے
جنت کی آرزو ہے تو ہواں کا تخم بیان
نقش جہان سے دل نہ لگا یہاں کہ یہاں
والش و مال پہ تو نہ یہاں جان و محکمہ و مال
ہر ایک سایہ کو ہے یہاں کے طرب زوال

دل مردہ کو سماع نہ ہو و ہر حال ہو
چپ تو چہی رہے کہ زبان تیری لال ہو
کیا پیچھے تو وہاں جو نہ ہونہ ہال ہو
جب ہونہ ہال طاعت و مال و مال ہو
مختر میں آشت زکار کی کس کو حال ہو
ہو نقش آب یا کہ یہ خواب و خیال ہو
ہو باعث نجات ذوالش شمع مال ہو
سایہ سے سایہ میں کہ نہ اس کو زوال ہو

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی مسجد میں آوے اور اپنی انگلیں کو نکالتے ہو تو اس کو
پس کیونکہ روا ہو وے ایسے دل کو لیکر مسجد میں جائے وہ بھی سایہ ماطن مسجد کو لیکر
حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کے نظر فرمائیے کہ یہاں ہر ایک شخص کی ہر ایک حرکت
ہونے سے نماز فاسد نہیں ہوتی اس کے لئے کہ وہ اپنے دل سے ہر ایک چیز کو نکالے
اور اہل معرفت کا اس پر اتفاق ہے کہ نماز کی ظاہری صورت اہل معرفت کے لئے ہے اور
اس میں جان کی مانند ہے اور فقہار رحمہ اللہ علیہم نے فرمایا ہے کہ حضور نے کائنات کو لیکر زمین پر
نماز کی صحت کے لئے کافی ہے اور ایسی نماز عارفوں کے نزدیک زیادہ ہے کہ ظاہری نماز
اور ایسے شخص کی مانند ہے کہ مریح حیات کی اس میں ہے اور نماز کافی لکھنا ہے
ہے اسکے کلام کا خلاصہ یہ ہے کہ نماز کے سارے ارکان میں دل کی صحت
نماز جب ہی اور ہوگی کہ کل ارکان اسکے حضور دل سے اور اس کے لئے ہے
ظہر میں آوے اس قدر نماز میں نقصان ہے کہ وہ نہ ہو کہ اس کے لئے کہ
تقبل من الصلوٰۃ ما یحضر فیہ القلب عارفا میں حضرت شیخ نے کہا ہے کہ ہر مردی

قدس سرہ نے فرمایا ہے اور حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے لَا يَحْتَسِبُ الْعَبْدُ مِنْ صَلَاتِهِ إِلَّا مَا يَعْقِلُ اور حضرت امام محمد بن اسمین نے اس میں ایک مثال بیان فرمائی ہے کہ نماز کا ظاہر و باطن ہے جیسا کہ آدمی کا ظاہر و باطن ہے سوادمی کا ظاہر اُس کے اعضاء اور جوارح ہیں اور اُس کا باطن عقل و حیات و قدرت ہے اور بعض اعضا کا اُس کے بدن میں ہونا باعث اُس کی موت کا ہوتا ہے جیسا کہ دل و جاگر و دماغ کہ اعضاءِ رسیہ ہیں اور بعض کا ہونا حیات کے بعض مقاصد فوت ہو جانے کا سبب ہوتا ہے جیسا کہ ہاتھ پاؤں چشم وغیرہ اور بعض کا عدم باعث کم ہو جانے حسن و خوبی کا ہونا ہے چنانچہ ابرو و مژہ وغیرہ ایسا ہی نماز کا بھی ظاہر و باطن ہے ظاہر اُس کے ارکان مخصوصہ ہیں اور باطن نیت خالص و خشوع و حضور دل ہے اور نماز کے ارکان ظاہری میں سے بھی بعضی اعضاء سے رئیس کے قائم مقام ہیں کہ ان کے فوت ہونے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے جیسے قیام رکوع سجود وغیرہ جو فرض ہیں اور واجبات اور سنتیں اُس میں قائم مقام ہاتھ پاؤں وغیرہ کے ہیں کہ نماز کے مقاصد اُن سے فوت ہو جاتے ہیں اور بعض آداب جیسے نظر کا سجدہ کی جگہ رکھنا وغیرہ مثال مژہ وغیرہ کے ہیں کہ اُن کے بغیر نماز کا حسن کم ہو جاتا ہے پس نماز ایک تحفہ ہے کہ نمازی اُس کو جناب قدس میں پیش کش کرتا ہے اور اُس کے وسیلے سے حق تعالیٰ کی رضا کا طالب ہوتا ہے اور محبت دنیا تمام بری اشیاء سے بدتر ہے اُس کو دل کے تخت پر جگہ نہ دینی چاہئے یوسف علیہ السلام کا ایسا عت یعقوب علیہ السلام کے مصلے پر بیٹنا اسی برس کی مفارقت کا سبب ہوا بیت

دل کہ دل میدان کبریا باشد نہ در طریق رضا مرکب ہوا باشد

بیت

جو ہو منظور ترس دل خدا کا بنے مرکب نہ وہ حرص و ہوا کا

حق سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا ہے لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ سُكَارَىٰ أَلَا تَعْلَمُونَ أَنَّ شَرَّكُمْ لَكُمْ أَنْتُمْ أَنْتُمْ تَعْلَمُونَ

ترجمہ حساب ہوا ہے اللہ نے اپنے ظاہر سے مگر جتنی کو سمجھتا ہے اللہ نماز کے نزدیک مجاہد و جب تم نشہ میں ہوں

ستی سے بہت ہی زیادہ قوی ہے اسلئے کہ شراب کا نشہ ہر قسم کے نقصان دہ نہیں ہے اور دنیا کا نشہ ہر بل زیادتی میں اور نماز مناجات سے بے اعتنائی کی جو اس میں وہ خلعت کی حالت میں ممکن نہیں ہے حکایت ریاض القاسم میں شیخ ابو علی دقوق قدس سرہ سے فرمایا ہے کہ سلطان نصر احمد کا ایک غلام تھا خاص کہ اسکو سب غلاموں سے زیادہ دوست رکھتا تھا ایک دن وہ کہڑا تھا اسکی طرف نظر کی اور فرمایا کہ اس غلام کو جتنے ہوئے تو میں ڈال دو اور جلا دو غلاموں نے تعمیل حکم کی کسی کو خیال سوال نہ ہی کہ دریافت کرنا جسے برابر فرماست کر کے مکانِ تخلیہ میں داخل ہوا ایک ٹیم سے جو ترکستان سے تھا موقع عرض پانچ عرض کیا لے سلطان فادکستر اور اسے باو شاہ علی نظر اور کبیر کو ہمیشہ بقدر غنا بخشی اور سب غلاموں سے اس کا مرتبہ بڑھا یا اسے کہا گیا کہ غصے کی آگ میں ہنگو پہونک دیا اور خاکستر کر دیا کہا کہ جب میں نے اسکو دیکھا تو معلوم کیا کہ اور کس طرف نظر رکھتا ہے پس بندہ کہ اپنے سید کے ساتھ ایسی بے ادبی کرتا ہے اسکی ہی سزا ہے اس حکایت سے یہ مطلب حاصل ہوا کہ جب خدا سے تعالیٰ نے بندہ کو برکات دیا اور اسکو نئی نوع انسان میں سے بنا دیا اور لاج کراست و لقد کرمنا نبی آدم اس کے سر پر رکھا اور خلعت فرمادے اور تعالیٰ نے اس کے قامت با استقامت پر درست کیا اور اپنی معرفت کے خزانہ کا دروازہ اس کے پاس ہاں میں کھول دیا اور زو جہان کی دولت کا تخت اس کے واسطے آراستہ فرمایا اور اسکو اپنی مناجات کرنے کے مقام میں دخل دیا ہمیشہ اسکی طرف نظر حمت فرماتا ہے اور رام امی غلام سے مخصوص کرتا ہے پس اس حالت میں اگر وہ بندہ اس کی درگاہ سے منہ پیرے اور غلاموں سے شوجہ ہووے اور التفات کرے تو شوجہ عذاب اور سوجہ عقاب ہوتا ہے پس اسکی خوشحالی جس کی رفیق ہووے اس سے منہ پیر کر اسکی خدمت میں مشغول ہووے اور خدمت کو عنایت سے سمجھوے

روی و قلبہ یکر و لے کن

تا کی از دین بہری رونق را

چون نباشد نظر کس تو باز

خلق بگزار و خواجه

کز بیٹے غلام بہری رونق را

و نہ دین بیسوی و وقت نام

۱۰ ترجمہ اور ایسے تحقیق بزرگی دی ہم نے آدم کی اولاد کو، ۱۱ ترجمہ اور وہ کی وی ہم نے بیس کو اس میں سے بعض بزرگ

بھی زان گو نہ پئے سجدہ چین
دیر ماند سہر تو سجدہ شناس
سجدہ جز بہر خدا شرک بود
رشمہ از چشمہ اخلاص بجوی
زنگ ز آئینہ بر دار چین

گوئے دانہ بر دسر بزین
بمچو در کاہ سہر کاہ خراس
شرک پر چہ سہر و جان چرک بود
وز رخ جان خود آن چرک بوی
بمچو خورشید در آن نور یقین

متن

مٹے سوکے قبلہ یرونی کر
کہونہ یون دین کی تورونق کو
خلق کو کر نہ خدا کا انباز
وانہ چین مرغ کی ماند نہ مار
کیون عبادت میں ریا کرتا ہے
تیرے نزدیک ریا شرک نہیں
کر ریا چھوڑ کے حاصل اہل اص
زنگ آئینہ سے ہو در چین

خلق کو چھوڑ خدا جوی کر
کر عبادت نہ ریا سے حق کو
کر نہ برابر تو یون اپنی نماز
ہونگ سجد کیوز میں بر زہار
علم کیون ایسا کیا کرتا ہے
سجدہ عزیز خدا شرک نہیں
بندگی حق کی کیا کر تو خاص
دل میں پیدا ہوتے نور یقین

حضرت شریف میں آیا ہے کہ جب بندہ کبیر تحریر کتابے حق تعالیٰ فرماتا ہے اے فرشتو
میرے اور بندے کے درمیان بیٹھے عجب ہیں سب اٹھا دو کہ میرا بندہ مجھ سے رات کھنا چاہتا ہے
فرشتے بموجب حکم الہی سب عجب اٹھا دیتے ہیں جب وہ بندہ افکار و نیوی میں مشغول ہوتا ہے
تو عجب ہوتا ہے اسے فرشتہ پھر عجب اٹھا دو کہ بندہ نے ہماری درگاہ سے منہ پھیر لیا غزل

ما ظلم لکار تویم و توگر بزدانی زما
لبرون کشین حیرت و صحبت جوان
کوئی تلای شدن ابا تو ایم امچم

ما بسیت مقبل نور و بگردانی زما
چند خود را ہر طرف مشغول گردانی زما
مانعی مانیم از تو کر تو می مانے زما

ترجمہ

ہم بلا ستمین تجھے جانتا ہے بہا کا ہے تو

بے مروت ہو گیا ہے دید کیسا ہے تو

شش چہشتہین ہم نہیں وزیر جو بیان سورت
 تو جہان جائیگا ہم ہی ہو گچ وہاں امیر بخیر

اور ہوا مشغول غیر دن سے جو چہرہ نامہ تہ
 بہاگ کر کس جانے جاو گچ یہ تہ نامہ سے تو

پس چاہتے کہ ادا سے نمازین اول عملی باطنی کی رعایت رکھیں اور ان کا اول حضور ہے اور
 استغراق دل کا ہو اس چیز میں کہ وہ دل میں ہے اور فارغ ہونا دل کا ہے اسکے غیر سے اور
 استغراق حاصل نہیں ہوتا مگر ہمت کے صرف کرنے سے اس کی طرف اور ہمت دل کے تابع ہو
 اور وہ حاصل نہیں ہوتی مگر نماز کے منافع کا ذکر کرنے سے جیسے قربت و رضا سے حق تعالیٰ کا
 عاجلانہ یعنی بالفعل حاصل ہونا اور سعادت الہی و نفع لبوی وجہ کریم کا اجلا یعنی بروز قیامت
 ہو عمل ہونا اور دنیا اور اسکے مہمات کی خفاست کا بیان کرنے سے اور وہ ہر روز سے اعمال
 باطن میں سے فہم ہے اور وہ دل کا مشتمل ہونا ہر معنی پر اور ذہن کی توجہ سے ذکر کی طرف اور فکر
 کی بدوست اور دل کے وسوسوں کا دفع کرنا پیغمبر کے اعمال باطن سے تعظیم ہے اور وہ حاصل
 نہیں ہوتی مگر حق سبحانہ و تعالیٰ کی عظمت کے بیان کرنے سے اور نفس کی خفاست کے تذکرہ سے
چوتھے اعمال باطن سے ہیبت ہے اور ہیبت ایک چیز ہے جو تعظیم حق تعالیٰ سے پیدا ہوتی
 ہے اور تعظیم اس کی قدرت کے لفاظ اور قہر کے تذکرہ سے حاصل ہوتی ہے پاچھویں اعمال باطنی
 سے رجا ہے کہ اسکی رحمت اور غضب پر رحمت کی سبقت اور اسکے پے و عدون کے بیان سے
 پیدا ہوتی ہے چھٹے اعمال باطن سے حیا ہے اور وہ پیدا ہوتی ہے اپنے عجز و انصاف سے
 ذکر کرنے سے جو خدا تعالیٰ کی نعمتوں کے شکر کرنے میں آدمی سے ہوتی ہیں اگر یہ رعایت اعمال
 باطن و شواہ معلوم ہوتو اسکے موافق کے قطع کرنے کی کوشش کریں ظاہر اور باطن میں کوشش
 ظاہری آنکھوں کا ڈانگنا ہے اور تہ پیر سے گہر میں نماز پڑھنی جسکی دیوار میں ہیبت ہوں اور کوشش
 اور فریض نکمیں سے احتراز کرنا اور نماز پڑھنے کی وقت نہ پہنک کی سخت ہونے پر ہیبت
 ہونے بول و غایط یعنی پشایے پاخانہ کو جس کرے نہ موتے و کپڑے نہایت تنگ سے
 اور کوشش باطنی ذکر آخرت ہے اور سہبات کا یاد رکھنا کہ نماز موقوف ہے اور سہبات
 بزرگ ہے اور دل کے وسوسوں کا دور کرنا اور نفس کو فہم کی جانب توجہ کرنا اور سوسوں کے قطع کرنے
 میں مبالغہ کرنا اور اصحاب صنی الد تعالیٰ عنہم جمعین اس میں ہیبت مبالغہ کرنے سے ہے کہ ہمیں نماز کے

عن ابن عباس عن رسول اللہ تعالیٰ کے قول اللہ تعالیٰ کے قول اللہ تعالیٰ اور ان الصلوٰۃ تنفی عن الفحشاء
اور موجب قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَى الصَّلَاةِ لَا يَحْصُرُ الرَّجُلُ صَلَاتَهُ
تَلْبَةً وَأَرْقَا الصَّلَاةُ تَنْكُنُ وَتَوَكَّلْ صُنْعُ اسوائے کہ گفتار و کردار کو بسبب معنی و تعلیم کے عبادت کہتے
ہیں یہ سمیت لفظ و حرکت کے اس تقدیر پر نماز بغیر حضور کے باطل ہے اور یہ خلاف اجماع کے
ہے اور بسبب نماز بغیر حضور کے باطل ہونے کے خلاف میں اجماع کا منعقد ہونا ممنوع ہے حضرت
سیدنا ابان ثوری رحمہ اللہ علیہ کے نزدیک کہ فرمایا ہے مَنْ لَمْ يَخْشَعْ قَلْبَهُ فَسَدَّتْ صَلَاتُهُ اور
مروئی سے حضرت حسن بصری رحمہ اللہ علیہ سے کہ اگر شرط کرے شرع حضور کو نماز میں سجا ہے
لیکن فتوسے کا مقام تکلیف ظاہری پر ہے بموجب قصور حلق کے کیونکہ اگر جو آدمی نماز کے لئے حضور
شرط کیا جاوے ضرور خلیق کو نماز پڑھنے میں حرج واقع ہو اور اس کا انجام نماز کا ترک کرنا ہو
لہذا فقہائے حضور کی شرط لگانا اور تعلق کی آسانی کے لئے نماز کے جواز پر فتویٰ دیا
ہے کہ اس پر اجماع کیا منقول ہے حضرت شیخ علاء الدین ہمنانی قدس اللہ سرہ سے کہ نماز
کے لئے شرط دس چیزیں ہیں اول مشاہدہ قرۃ العین یعنی دل کی آنکھ سے نور الہی
دوسرے اشہام یعنی سونجھنا ربوبیت کی الطاف کی خوشبو و ن کا تیسرے انشراح یعنی دل
کے کھلنے کے لیت جلد پانچویں اطمینان دل چھٹے سرور سر سائنویں راحت
ہجرت و جد نوین مناجات دسویں تہتعالیٰ کی طرف سے سلام کا سننا پس اگر
یہ سب چیزیں کہ نماز میں دل کو حاضر کریں تو طہارت کو نقصان سے اور کپڑوں کو تہوڑی اور بہت
پاک سے اور زبان کو عذبت و سخن یعنی سے اور حلق کو حرام و مشکوک کے کہانے سے
اور سینہ کو کینہ سے اور سینگ سے اور حیا طت میں رکھیں ثواب نماز اسباب
کے ہیں اللہ عزوجل سے مروی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جب بندہ
نماز پڑھے اور کبیر تمجید کہتا ہے گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسا کہ اسرور پاک
نماز پڑھنے کے وقت سے پیدا ہوا تھا اور جب اعوز پڑھتا ہے جتنے اُس کے بدن پر بال ہیں

Marfat.com

آستے برسوں کی عبادت کا ثواب اُس کے نامہ اعمال میں لکھا جاتا ہے اور جب فاتحہ پڑھتا ہے تو
 کہ ایک حج و عمرہ بجالاتا ہے اور جب رکوع کرتا ہے اپنے وزن کے موافق سونا صدقہ کر کے
 کا ثواب پاتا ہے اور جب بندہ سبحان ربی العظیم کہتا ہے تو اسی کتب منزلہ کے پڑھنے کا ثواب لے لیا
 جب صبح المسلمین حمدہ کہتا ہے حق تعالیٰ نظر اُمت کے اسکی جانب ملاحظہ فرماتا ہے جسے پڑھ
 کرتا ہے اُسکے بدن کے ہر ہر جزو کے بدلے نیکی اُسکے اعمال نامہ میں لکھی جاتی ہے اور جب
 سبحان ربی الاعلیٰ کہتا ہے جتنی آیتیں آسمان سے اُترتی ہیں اُسے بردوں کی آزار دہی کا ثواب
 پاتا ہے جب تہمید ختم کرتا ہے صحابہ بن کا ثواب ملتا ہے جب سلام پھیرتا ہے بہشت کے دروازے
 اُسکے لئے کھل جاتے ہیں جن دروازے سے چاہے داخل ہو اور حضرت شیخ شہاب الدین
 شہروردی قدس اللہ روحہ الغریز نے عوارف میں تحریر فرمایا ہے کہ حدیث شریفہ میں آیا ہے
 جب بندہ نماز کو اُٹھتا ہے حق تعالیٰ بندے اور اُسکے درمیان مین جتنے جھانپوں مسلحہ
 دیکھتا ہے اور اپنی وجہ کریم سے اُس کی طرف توجہ فرماتا ہے اور اُسکے کندھے سے آسمان کی
 فرشتے برسے پر ملا کر کپڑے ہوتے ہیں اور سب اُس کی دعا کے ساتھ کہتے ہیں کہ اے اللہ
 میں اُس کی موافقت کرتے ہیں اور آسمان سے اُسکے سر تک ابر نیکیاں بستی ہیں اور ان کی
 نیما کہ **لَوْ عَمِلَ كُلُّ مَوْلَانَا حَسَنَةً مِّنْ نَّبَاتِجِي مَا لَقَعْتَنِي** یعنی اگر جان جاوے نمازی کہ کس سے راز کہتا ہے تو کسی
 کی طرف التفات کرے اور حضرت شیخ الشیوخ قدس سرہ اسی عوارف میں لائے ہیں کہ حضرت علیؑ
 بناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے **اِذَا قَامَ الْعَبْدُ إِلَى صَلَاتِهِ الْمَكْتُوبَةِ مُقْبِلًا عَلَيَّ**
 یعنی بندہ نماز فرض کو جب اُٹھتا ہے اور دل و کان و آنکھ سے خدا تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو کر
 نماز سے باہر آتا ہے گناہوں سے پاک جیسا کہ اپنی ماں کے شکم سے تولد ہوا تھا اور نہ کسی
 نے عوارف میں یہ بھی فرمایا ہے کہ ابوالبشر عمر و ابن نصاری حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 والصلوات کے زمانہ میں کھجوریں بیچتا تھا ایک روز ایک عورت اس سے کہنے لگی
 اُسے کہا کہ اس سے بہتر کھجوریں میرے گھر میں ہیں اگر تو یہ کھجوریں لے کر میرے گھر آجائے
 ۱۱۔ اگر جان جاوی مصلیٰ کس سے مناجات کرتا ہے تو اسی کی طرف توجہ فرماتا ہے اور اُسکے
 بندہ نماز کو اُٹھتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ کر کے اور متوجہ نہ ہو کر اُسے اپنے دل تو اور سنوائی کو اور بیانی کو پھرتا ہے اور
 نماز سے باہر آتا ہے گناہوں سے مانند اُس روز کے کہ جانتا تھا اس کی مانند ۱۲

مکان پر لایا اور چہاتی سے لگایا مساس کیا عورت نے کہا خدا سے ڈرا اور گستاخی نہ کرو وہ پشیمان ہوا اور ڈرا اور عورت کو چھوڑ دیا اور خود حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ اے رسول اللہ حکم فرمائی ایسے مرد کے حق میں جس کو بیگانہ عورت کے ساتھ علامات جماع واقع ہوتے ہیں ابیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر تو اس از کو چھپاتا ہستی ہی تیرا پردہ دہا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اور نظار وحی کا کیا جب ظہر کی نماز کا وقت ہوا اور نماز پڑھ چکو وحی آئی **اِنَّ الْمَلَائِكَةَ كَرِيْمَاتٌ يُدْعِيْنَ السَّيِّئَاتِ** حضرت رسالت مآب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اسے ابوالبسر کیا ہمارے ساتھ تو نے یہ نماز پڑھی ہے عرض کیا ہاں پڑھی ہے فرمایا جا یہ نماز تیرے گناہ کا کفارہ ہوگی ابیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یہ خاصہ ابوالبسر کا ہے یا تمام امت کا آپ نے فرمایا بلکہ ساری امت کا نقل ہے وہب بن منبہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ سجائل نام ایک فرشتہ ملائکہ حجاب میں سے ہے وہ ہر نماز کے وقت نمازیوں کی چٹھیاں حق تعالیٰ سے حاصل کرتا ہے اور اپنے پاس رکعتا ہے کہ بروز حاجت اُسکے کام آویں ہیں جب کہ وقت جب بندے نماز ادا کرتے ہیں وہ فرشتہ جناب قدم میں عرض کرنا ہے اور دیوان اعلیٰ سے نمازیوں کی نجات کی چٹھیاں ملتی ہیں انکا یہ مضمون ہوتا ہے اے میرے بندو تم میری خطا اور میرے ذمہ اور میری حمایت کے سایہ میں ہوا اپنے عزت و جلال کی قسم کہ جسے تمہارا گناہوں کو بخش دیا نماز ظہر کے وقت تک جب ظہر کی نماز پڑھتے ہیں فرشتہ مذکور بدسور پروردگار غفور کی خدمت میں حاضر ہو کر دیوانہ قدم سے چٹھیاں لاتا ہے اس مضمون سے اے میرے بندو جسے تمہارے گناہوں کو نیکوں سے بدل دیا اور تمہارے بدیوں کو بخش دیا اور اپنے رضا مندوں میں نگو داخل کیا ہے طرہ نماز عصر کے بعد پروانے ملتے ہیں انہیں تحریر ہوتا ہے کہ اے بند تمہارا بدیوں کو اپنے آتش و دوزخ پر حرام کر دیا اور مقام ابرار کو تمہاری منزل گاہ بنا دیا اور اپنی رحمت سے تمہاری بدیوں کو درین اور بعد نماز مغرب کے جو فرمان ملتے ہیں انہیں یہ ترقیم ہونا ہے تمہارے اعمال سے ہم راضی ہوئے اور ضرور ہوا ہم تمہارا راضی کرنا اور ہم نے تمہارے درجے بہشت میں بلند کئے بعد انفرانغ نماز عشاء جو احکام صادر ہوتے ہیں انہیں لکھا ہوتا ہے اے سجائل جب تک

۱۔ ترجمہ تمام کرنا نماز کو میرے ذکر کے لئے تحقیق نیکان بدیوں کو مشاقق بن ۱۲

یہ بندے دنیا میں رہتا ہے میری یاد کی اور میرے فریض کو ادا کیا اور میرے رسول کی فرمانبرداری میں رہے اور عرفان حاصل کیا گواہ رہے تو کہ میں ان سے راضی ہوں کہا ابن عباس نے کہ اوست آسمانوں میں سجاہل ندا کرتا ہوا ہے و شتو اللہ تعالیٰ نے سب نمازیوں کو جو بدین کو بخشد یا اسوقت ساتون آسمانوں کے فرشتوں کو اس کی آواز پہنچتی تھی اور کل فرشتے نمازیوں کے لئے دعا و استغفار کرتے ہیں اور فرشتے ان کاموں پر مداومت کرتے ہیں اور جو بندے کو توفیق ہو اور وہ رات کو اُسٹے اور گیارہ شبیے کی واسطے ایک دو گناہ ادا کرے جتنی سات صیفین فرشتوں کی بیعتا ہے ہر صبح مشرق سے مغرب تک اور گنتی انھی سوائے خدا کے اللہ کے کوئی نہیں جانتا ہے اور ان کے ساتھ نماز میں موافقت کرتے ہیں اور ثواب ان کا اسکے نامہ اعمال میں لکھا جاتا ہے اور ان فرشتوں کی گنتی کی برابر نیکیاں اسکے نامہ اعمال میں ثبت ہوتی ہیں اور انہی ہی بدیاں اس میں سے محو ہوتی ہیں اور ان سے ہی درجے بہت میں بلند ہوتے ہیں **فضیلت جماعت** حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی عشا کی نماز جماعت سے پڑھتا ہو پھر کعبہ کے بدلے سا طہ غلاموں کے آزاد کرنے کا ثواب پاتا ہے اور جو صبح کی نماز جماعت ادا کرتا ہے اور اسکے بعد ذکر میں مشغول رہتا ہے اسکو حج مقبول کا ثواب مرحمت ہوتا ہے اور جو ظہر کی جماعت کے ساتھ سجالاتا ہے اسکو پچیس نمازون کا ثواب ملتا ہے اور شہرہ کے اسکے جنت الفردوس میں بلند ہونے ہیں اور ہر درجہ کی درازی سو برس کی راہ ہے اور جو عصر کی نماز جماعت سے ادا کرتا ہے اور اس کے ذکر میں مشغول رہتا ہے غروب آفتاب تک اس کو دنل غلاموں کی آزادی کا ثواب عطا ہوتا ہے کہ وہ بندے حضرت اسمعیل کی اولاد سے ہوں اور جو مغرب کی نماز باجماعت پڑھتا ہے اسکو پچیس نمازون کا ثواب ہوتا ہے اور شہرہ کے اسکے بہشت میں بلند ہونے ہیں یکدرجہ سے دوسرے درجہ تک پستوبیش کی راہ ہو **فروغی** ہوا کرتی ہے کہ جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایک ماہ میں میرے بچے دینا رہیں اور وہ سب سے زیادہ تمہاری دعا کے لئے کہو گے اور اپنے فرمایا کہ نماز عشا کی جماعت سے پڑھنا جو عیب کی عین فرمایا کہ وہ پچیس دینار جو کہو دے جماعت کی فضیلت تھی کہ تجھ سے فوت ہوئی اور وہ بار کھتیں جو کہ ہیں پیر

ہرگز وہ بھی قبول نہوین حکمت جماعت میں سات وجہ سے فرمائی کہ پہن اول بند نماز
 میں اپنی تقصیروں کی غدر خواہی کرتا ہے بعد اسکے مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات بجا
 لانا سے اور غدر خواہ کیواسطے شفیعون کی حاجت ہوتی ہے کہ اُس کی تقصیروں کے
 معافی کے خواستگار ہوں اور اس امت میں حتمی لے موسنون کو ایک دوسرے کا
 شفیع بنایا ہے دوسرے حتمی چاہتا ہے کہ بندوں کے نیک اعمال پر قیامت کو بہت
 سے گواہ ہوں کہ ایک دوسرے کے لئے گواہی دین اور جس کے بہت سے گواہ ہوں گے وہ مقبول زیادہ ہوگا
 پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کہ حق سبحانہ مومنون کے اجتماع اور انکی آپس کی محبت کو دوست رکھتا ہے خاص
 کر عیارت و طاعت میں اسلئے جماعت کا حکم فرمایا چوتھے یہ کہ قوت اشباع میں ہے
 میں اکلی مع مغفور عفر کہ یعنی جو مغفور کے ساتھ ہمکا ہو اور وہ ہی مغفور ہے اور نماز
 غذا سے بزرگ ہے اس میں بطریق اولیٰ مرحوموں کی مصاحبت سے مرحوم ہوتا ہے
 پانچویں یہ کہ مقصود جماعت سے اظہار اسلام ہے چھٹے یہ کہ شارع نے مقور
 ہے کہ اگر کوئی شخص کسی شے کے کئی عداوتیں کرے تو روانہین کہ اس میں سے بعضی
 پسند کرے اور لے اور بعضی ناپسند کرے اور پیروی اگر انہیں سے کسی میں نقص ہو تو یہی مختار
 ہے ساری ساری پیروی سے اور بندے اُجھاس عبادت کو قبولیت کے بدلے بیچتے ہیں
 پس بموجب قاعدہ شرع شریف چلے سب کو قبول فرماوے چاہے رو کرے اُس کریم مطلق سے
 امید ہے کہ اگر ساری جماعت میں ایک کی عبادت ہی مقبول ہے اُس کے ساتھ سب کی قبول فرماوے
 ساتھ ان کے جو کوئی کسی قلعہ کا فتح کرنا چاہتا ہے اُس کی آسانی کے لئے بہت سے آدمی کھڑے
 کرتا ہے کہ اجتماع کی شوکت سے قلعہ کا کہلنا آسان ہو ایسا ہی مومن چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ
 کے رضامندی کے شہر کو مفتوح کرے جو جماعت کر کے چاہتے ہیں کہ ایک دوسرے کی اعانت سے
 یہ فتح حاصل ہوگی اگر سالک اس سعادت سے شرف ہونا چاہتا ہو تو ایک دن میں پانچ بار بار اور ان
 ہ فادانہ کی دعا کی وجہ سے وفاداری و مغفرت ہو اداری و پسرشہمانی و تیراہ نہانی و تیغ
 حجت و شہادت و اطاعت و احسان و دست بندت و شرم و حیا و علم علم و ہدایت
 و غیرہ کی جانب منہ کرے اور اخلاص کی کنجی سے اس قلعہ کو کہو لے اور قدم احتیصال

یہ دعویٰ ہے کہ جو کوئی اس دعا کو پڑھے اس کو اللہ تعالیٰ سے کئی نعمتیں ملتی ہیں

سے اُس میں داخل ہو اور شرف قرب سے ممتاز ہو اور مقام مشاہدہ میں حاضر ہو جائے گا کہ
حضرت خداوند سبحانہ و تعالیٰ شانہ معائنہ کرے و الحمد للہ علی ذالک چوتھا مرتبہ زکوٰۃ کے
بیان میں واضح ہو کہ اسلام کی پانچ بناہیں اُن میں سے ایک زکوٰۃ ہے اور وہ فرض ہے جو جب
اس قول اللہ تعالیٰ کے **وَأَتُوا الزَّكَاةَ** یعنی ادا کریں صاحبان مال زکوٰۃ کو اور موافق اس آیت
کریمہ کے **مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا** یعنی اے رسول مقبول لیے جو کوئی اس
خدمت پر مامور ہو وہ ایسے لوگوں کے مالوں میں سے زکوٰۃ اور اس آیت شریفہ میں اس ضمن
کی طرف اشارہ ہے کہ اگر یہ زکوٰۃ کو خوشی سے ادا کریں بہتر ہے ورنہ عمال ان سے لیکر سچوں کو
پہنچاویں گے۔ اور عبادت میں قسم منقسم ہے اول بدنی فقط جیسے نماز و روزہ دوسرے مالی
فقط جیسے زکوٰۃ۔ تیسری بدنی و مالی جیسے حج اور مقدار میں شرع شریف میں جا طرہ کی ہیں
پہلی قسم وہ کہ اس کی گنتی اور عدد معین ہیں وہ کم اور زیادہ نہیں ہو سکتے جیسے نماز کی گنتی
کی گنتی دوسری قسم وہ کہ مقدار معین ہے مگر اس میں جائز نہیں اور زیادتی جائز ہے جیسے زکوٰۃ کی
مقدار تیسری قسم وہ کہ مقدار مقرر ہیں اور زیادتی اُس میں جائز نہیں اور کمی جائز ہے جیسے گنتی
ایام حیض کی جو تہی قسم وہ ہے کہ مقدار مقرر سے کمی اور زیادتی اس میں درست ہے جیسے استغفار
إِنْ تَسْتَغْفِرْ لِحُرِّكَ سَبْعِينَ مَرَّةً مقدار میں زکوٰۃ اور تعداد میں مالوں کی فقہ کی کتابوں
میں مذکور ہیں یہاں چکتیں اور اشارات بیان ہوتے ہیں پس زکوٰۃ کے لغت میں دو معنی ہیں
ایک زیادہ ہونا دوسرے پاک کرنا یعنی زکوٰۃ دینے والے کا مال اولے زکوٰۃ کیسے ہے
زیادہ ہوتا ہے یا مال اس کا لوٹ ڈبا ہم سے پاک ہوتا ہے پس وجوب زکوٰۃ ظاہر ہے کہ مال
ہے اور ظہیر دو قسم کی ہے ایک عینی دوسری اعتباری اور نجاست ہی دو طرف کی ہے
اعتباری پس نجاست عینی کی ظہیر کیواسطے ازالہ تمام کا واجب ہے جیسے ہل و سوار
علمی و اعتباری میں بعض کا ازالہ باقی کی ملہارت کا سبب ہوتا ہے جیسے کہ
میں بعض عینی حرام ہیں جیسے عصب کا مال بعض اعتباری جیسے وہ مال کہ
اس میں تصرف جائز ہے لیکن زکوٰۃ کا نہ دینا اس کی محبت و حرمت ازالہ ہمارے ہر حال میں
۱۔ ترجمہ اور دو تم زکوٰۃ ۱۱۷ ترجمہ مال کو مال اور سوار انکو اس سے ۱۲۰ اگر منہل علم کو

تھا ہے جیسا کہ فرمایا ہے **أَحَبُّ دُنْيَا دَأْسٍ كُلِّ خَطِيئَةٍ** اور مال حلال وہ ہے کہ وہ خطاؤں سے پاک ہو یعنی اسکے حاصل کرنے میں گناہ نہ ہوئے ہوں حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ مال حلال کونسا ہے آپ نے فرمایا کہ مال حلال وہ ہے جسکے جمع کرنے میں حق تعالیٰ کا نشانہ نہ کیا ہو نہیں بیان حق تعالیٰ نے فرمایا کہ مال میں سے بعض دو تا کہ باقی پاک ہو جاوے جیسے چھندہ ل پانی نکالنے سے باقی پانی کنوین کا پاک ہو جاتا ہے اور اس آیت شریفہ سے کہ فرمایا **وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ** معلوم ہوا کہ نماز و زکوٰۃ دونوں توام ہیں اس واسطے کہ نماز میں زکوٰۃ کے سے ہی موجود ہیں جیسا زکوٰۃ کا دینا مال کو پاک کرتا ہے ایسا نماز کا قائم کرنا جان کو پاک کرتا ہے گویا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ لے بندے پانوں سے ہماری بندگی میں کھڑا رہ اور ہاتھ سے بندگان مساکین کو مال لے نہ پانوں سے ہماری عبادت میں کوتاہی کر نہ ہاتھ سے مساکین کے دیر میں کمی کر و غمٹوں یعنی نفس و شیطان کو پانوں سے مل دو ستون کو ہاتھ سے مال و سے نماز کو دیانت جان زکوٰۃ کو مروت صلوٰۃ میں سجود سجالات زکوٰۃ میں جو دہر حال میں داد و اطاعت دے اور کسی پر احسان نہ کہہ اس لئے کہ بغیر ہماری توفیق کے تو کب نماز ادا کر سکتا ہے اور بے ہماری عنایت کے کسی کو کیا دے سکتا ہے اور جیسا کہ نماز اپنے وقتوں میں ادا کرنی فرض عین ہے ایسا ہی زکوٰۃ بھی صاحب نصاب ہونے کے ایک سال گذرتی ہی مثال دین ہے ہر وقت کی نماز ہے اور یہ نصاب کی زکوٰۃ ہے بلکہ ہر نعمت کی زکوٰۃ ہے لیکن نعمتوں کی گنتی احاطہ شمار سے باہر ہے جیسا کہ فرمایا ہے **وَإِنْ تَعَدُّوا نِعْمَةَ اللَّهِ لَا تُحْصَوْنَ** لیکن سبیل اجمال تہوڑا سا حال عرض کیا جاتا ہے اکثر نعمتیں تین طرح کی ہیں ایک نعمت مال و منال دوسری نعمت حسن و جمال تیسری نعمت اخلاق و حال اور ان تینوں قسموں میں سے ہر ایک دو قسم پر منقسم ہے ظاہری و باطنی بموجب اس آیت شریفہ **سَيُغْفِرُ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ عَلَىٰ نِعْمَةٍ تَظَاهَرْتُمْ بِهَا وَبِاطْنَيْكُمْ** نعمت جمال ظاہری کو سے زیبا اور تناسب اعضا سے اور نعمت جمال باطنی عقل و ادراک مستقیم ہے اور سینہ بے کینہ و دل و جان سلیم اور نعمت اخلاق و حال ظاہری صحت احوال ہی امراض دا و جاع سے اور بے نیازی ہے ہر قسم کے خوف و آلام

۱۱۰ ترجمہ دنیا کی نعمت سب خطاؤں کا سر ہے ۱۱۱ ترجمہ اور قائم کرو تم نماز اور دو تم زکوٰۃ ۱۱۲ ترجمہ اور جو تم شمار کرو

اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو تو نہیں شمار کر سکتے انکو ۱۱۲ ترجمہ اور تماری تم پر نعمت ظاہری کی اور باطن کی ۱۱۳

سے اور نعمت اخلاق و احوال باطنی تقیین و قنوت و وجود و تسلیم سے اور نعمت احوال باطنی
 و سوا کم از کم ہر قسم املاک جدید و قدیم اور نعمت اموال باطنی عقود و اسرار و تقویہ و تقویہ
 سب چیزیں ہیں ہوئیں قسم اول یعنی نعمت جمال ظاہری کی زکوٰۃ ہے جو چیزیں ہیں جو ان کے
 عبرت ہے اور کاکی زکوٰۃ حکمت علم کا سزا زبان کی زکوٰۃ شفقت و رحمت ہاتھوں کی زکوٰۃ دانتوں
 کی حاجات کا بر لانا پاؤں کی زکوٰۃ خدمت کے سزا و خیر و برکت ہے اور ہر قسم کی نعمتوں میں سے ان کی
 کی ہی باقی چیزیں ہیں سینہ کی زکوٰۃ سیرت کی صفائی پر اور نیکوئی کی زکوٰۃ نیکوئی و نیکوئی
 کہنیوں کی زکوٰۃ معرفت ہے اصل کی اور زبان کی زکوٰۃ خیر و نیکی ہے اور ہر قسم کی
 و عین کا ہر پیمانہ ہر اور چیز کی قسم ہے کہ اس کا خلاق و احوال باطنی تقیین و قنوت و
 صحت کی زکوٰۃ خیر و نیکی کی شکل ہے اس کی زکوٰۃ طاعت پر اور اس کا نیکوئی و نیکوئی
 سے بازرگانت و عنایت کی زکوٰۃ اربع عیال و شفقت کہنا ہے جو ان کی زکوٰۃ نیکوئی و نیکوئی
چوتھی قسم یعنی نعمت اخلاق و احوال باطنی کی زکوٰۃ ہے جو چیزیں ہیں جو ان کے
 پاک رہنا نعمت کی زکوٰۃ زجر و سزا کا نیکوئی و نیکوئی کی زکوٰۃ نیکوئی و نیکوئی
 و جوہر کی زکوٰۃ بجاہدت میں قائم رہنا تسلیم کی زکوٰۃ شربت سے پوری ہونا جو چیزیں
 یعنی نعمت اموال ظاہری کی زکوٰۃ ہے جو چیزیں ہیں جو ان کے نیکوئی و نیکوئی
 و زمین ہر قسم قسم یعنی نعمت اموال باطنی کی زکوٰۃ ہے جو چیزیں ہیں جو ان کے
 اور شہادت تجارت اور کاروبار میں قائم رہنا اور عین و نیکوئی و نیکوئی
 ہر چیز پر جس سے شرع شریعت میں زکوٰۃ واجب ہے اس کی تقیین و قنوت و
 ہواں صحت حکمت و اشارت ہواں ہر حقیقت سے جو چیزیں ہیں جو ان کے
 قدس سرہ سے پوچھا کہ دو سو دن میں ت کے دو م زکوٰۃ کے ریشہ ہواں
 تیب میں یا تیار کے تیب میں کہا و نون میں ت تیار ہواں کہا
 پر بیچ دو م زکوٰۃ تیار ہواں تیب میں تیب میں تیب میں
 قرص کے اور دینہ چاہیں کسی قسم کی تیب میں تیب میں
 ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہمارے امام ہیں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

والدہ وسلم کی خدمت میں آئے اور کچھ بانی پھوڑا اور حضرت رسالت بناہ علیہ الصلوٰۃ والسلام
 نے ان کو پوچھا کہ اذاترکنا لقتلک و عیالک کہا تھا اور رسول اور امیر المؤمنین عمر رضی اللہ
 عنہما اور اہل بیت کے ساتھ اور حبیب حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے پوچھا تو کہا
 کہ اذوالایام ہوں اور اذوالعیال کے لئے پھوڑا یا ہوں اور حضرت امیر المؤمنین عثمان رضی اللہ
 عنہما کی تمہاری مال لائے تھے جب اسے پوچھا تو فرمایا کہ ایک تمہاری مال کی لایا ہوں اور وہ تمہاری
 لئے دلوں کے لئے پھوڑا یا ہوں امیر المؤمنین علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ جو تمہاری اپنے مال کی لئے
 تھے اور عند الدیر اذات کہا کہ چارم حصہ لایا ہوں اور تین جو تمہاری گرواؤں کے لئے پھوڑا یا ہوں
 اپنے فریاد تمہارے مراتب میں ہی تفاوت تمہارے مالوں کی قدر ہے نقل ہے کہ حضرت ابو بکر
 صدیق رضی اللہ عنہ سے جب اپنا کل سرمایہ راہ خدا میں صرف کر دیا اور کبھی چیز باقی نہ رہی تو
 کے سوا کے کچھ بھی نہ رہا بشنگی کے سبب تین روز تک حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 کی خدمت میں ہی حاضر ہو سکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاطر مبارک اس باعد
 شکم ہونی آپ حضرت عاتق بن جنت رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مکان پر تشریف لائے اور صدیق
 رضی اللہ عنہما کا ذکر کیا اور فرمایا کہ اسے فاطمہ اس وقت منارح و نیوی میں سے ہمارے پاس کوئی چیز
 ایسی نہیں ہے جو صدیق کے پاس ہے کہ وہ گوہر یا ہیرے سے فاطمہ رضی اللہ عنہما نے یہی غنیمت
 کیا آپ غنیمت پر تشریف لائے اور حضرت صدیق رضی اللہ عنہما کو یہ خبر کہ صدیق رضی اللہ عنہ کے غم نے گھبرا
 کر پوچھا چار روزہ ہوا تو صدیق نے کہا کہ میں نے اپنے مال سے کچھ بچا ہے اس کا نام ہے ہیرے کا
 ہیرا اور وہ ہیرے کا نام ہے کہ اس کے نام سے صدیق رضی اللہ عنہما نے ہیرے میں ہیرا اور ہیرے کا
 نام ہے کہ اس کے نام سے صدیق رضی اللہ عنہما نے ہیرے میں ہیرا اور ہیرے کا نام ہے کہ اس کے
 نام سے صدیق رضی اللہ عنہما نے ہیرے میں ہیرا اور ہیرے کا نام ہے کہ اس کے نام سے صدیق رضی اللہ
 عنہما نے ہیرے میں ہیرا اور ہیرے کا نام ہے کہ اس کے نام سے صدیق رضی اللہ عنہما نے ہیرے میں
 ہیرا اور ہیرے کا نام ہے کہ اس کے نام سے صدیق رضی اللہ عنہما نے ہیرے میں ہیرا اور ہیرے کا
 نام ہے کہ اس کے نام سے صدیق رضی اللہ عنہما نے ہیرے میں ہیرا اور ہیرے کا نام ہے کہ اس کے

نام سے صدیق رضی اللہ عنہما نے ہیرے میں ہیرا اور ہیرے کا نام ہے کہ اس کے

علیہ السلام حضرت کے حضور فافضل انہوین رہا پس پھرین اوڑھتے ہوئے حاضر ہوئے اور انہوین
 کو سلام کیا اپنے فریاد سے جو کہ چہرہ پر آگے آگے آگے آگے آگے آگے آگے آگے آگے آگے آگے آگے آگے آگے آگے آگے آگے
 کرتے کا کیا سبب ہے جو کہ چہرہ پر علیہ السلام کے پیش کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں
 مخصوص نہیں ہوں بلکہ تمامی ملائکہ ایسے ہی لباس سے پہنیں میں حضرت نے فرمایا کہ میں نے
 سبب ہے جو کہ علیہ السلام کو بو بکر صدیق رضی اللہ عنہ شرف ملازمت حضور کو پیش آئے ہیں ان کا یہ لباس
 ہے اسی کی متابعت کے لئے جو انہی کی عزتوں کے لئے ہی کویت اختیار کی ہے اسی وقت حضرت نے فرمایا
 اللہ نے ہی وہ رسول کے پیشین اوڑھتے ہوئے حضرت کی شرف ملازمت سے شرف ہوئے اور
 سلام کیا چہرہ پر علیہ السلام سے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام کیا ہے وہ فرمایا
 ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام کیا ہے
 نے یہ پیغام لے لیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 کو سلام کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 کو سلام کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 کو سلام کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 کو سلام کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 کو سلام کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 کو سلام کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

گر کند دست اجل قصر وجودم را خراب
طالبان در خور ز خود ہر یک مرا کی نمودند
سر عشق از عرش و فرش و لوح و کرسی اجل رفت

میں نے کیا محنتیں کی ہیں یہ سب یاد ہے
طالبان نے خود سے خود ہر ایک کو کیا کیا
ان پر وہ کی تو ان کو اور وہ کی تو ان کو

غزل اردو

موسیقی کو بہترین بحر لم بزل کی تاننا
توں در بحر محبت سب میں کیا کیا تون
تاج عزت پر گون باہر عدت سے اول
یہ کاموں میں غلام اور طالب و دیار میں
ہو نہیں اہل دل فنا تو تاروں کی میں سوت
گر کان میں کو کر دو ہر بندہ دست اجل
دل کی خوشی کے مطابق انتخاب ہو کر
عرش و فرش و لوح و کرسی پر نخل ہو عشق

موسیقی کو بہترین بحر لم بزل کی تاننا
توں در بحر محبت سب میں کیا کیا تون
تاج عزت پر گون باہر عدت سے اول
یہ کاموں میں غلام اور طالب و دیار میں
ہو نہیں اہل دل فنا تو تاروں کی میں سوت
گر کان میں کو کر دو ہر بندہ دست اجل
دل کی خوشی کے مطابق انتخاب ہو کر
عرش و فرش و لوح و کرسی پر نخل ہو عشق

اور صحابہ کرام کے نزدیک زکوٰۃ شہادتِ موانی کہتے اور اس پر شہادت کے زکوٰۃ شہادت
ہاں یہ عروسی رہے کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا کہ در روز تراوم
کے ہیں سو سا بیہ ہریان ہن اور ہر روز صدمہ و آجیہ اور اس کا سبب ہی اس کے شہادت عروسی
کہوں ساتھ ایسا ہے جو ہر دن میں نہ کہے کہ او اگر آپ سے فرمایا تو شخص کسی ہو سکے ہو لے ایجا
ہو سنا بتا سے اور زمین سے جو پیر مسلمانوں کو ایذا پہنچاتی ہوا سکے دو کر دے بیٹے
وگائے و غیر اسے کہ گویا یہ صدمہ اور کیا ہر عرض کیا اگر کسی شخص سے یہ کام ہو سکے
نہا اور اپنے تئیں کہ گون کی ایذا سائی سے بچا سکے لے ہی ہر وقت

یہ حال تو شہاد میں اپنے شہادت پر
ہر حال میں صحبت اختیار فرمائی
بہتر زمان شہاد و شہادت وین سوار
گور جہان دے زکوٰۃ خرم تھی شہاد

یہ حال میں کہ شہاد میں اپنے شہادت پر
ہر حال میں صحبت اختیار فرمائی
بہتر زمان شہاد و شہادت وین سوار
گور جہان دے زکوٰۃ خرم تھی شہاد

قطعا رو

سنا روز ادب یہ لکتے ہیں اب سے اپنے
گدز تیرا اگر ہووے کسی عاجز یہ اسوار کے
سوار اس واسطے ہوتے تھے تیروں بروی اللہ
مراو دل کسی کی تو نہ برلا وے تو ایسا کر

بہرے اسکی قبر کہ حق تعالیٰ رشک عنبر سے
حقارت کی نظر اس پر کچھو بانوں تک سر سے
کہ مثل مور آہستہ گزرتے ہتے زمین پر سے
نہ دیکھتے دل کسی کا اور نہ غمگین ہوتے سڑ سے

بجھے ارباب تحقیق نے کہا ہے کہ زکوٰۃ ان سات چیزوں پر ہے نفس و صحت بدن و روح و قلب و
عقل و معرفت و سر نفس کی زکوٰۃ انہا پر صبر اور خفا کی برداشت ہے اور صحت بدن کی زکوٰۃ عبادت
میں کوشش اور غلج خدائی اعانت ہے اور روح کی زکوٰۃ اللہ تعالیٰ کے حکموں کی فرمانبرداری
اور ان کی منہیات سے دور رہنا ہے اور قلب کی زکوٰۃ حق تعالیٰ کی محبت میں بلا کا تحمل ہے اور
کی زکوٰۃ سالکوں کو ہمت اور کراہیوں کو نصیحت کرنی ہے اور معرفت کی زکوٰۃ اہل عبادت پر
اشارت ہے اور اہل حقیقت پر حقیقت ہے اور سر کی زکوٰۃ چھپانا فائدہ کا دفع کرنا اور انہا
یعنی ارباب حقائق نے کہا ہے کہ زکوٰۃ حقیقی یہ ہے کہ کوئی چیز خالصتہً حاصل سے دین نہ کرے
کہا ہے سب اسپر فدا کر دے پس زکوٰۃ تن کی یہ ہے کہ عبادت میں مشغول ہو اور دل کی یہ ہے
کہ رویشوں سے سلوک کرے اور زکوٰۃ بزرگی کی یہ ہے کہ زیر دستوں پر احسان کرے اور اگر حساب
تو اخراج پیش آوے اور زکوٰۃ قوت کی یہ ہے کہ ضعیفوں کی امداد و یاری کرے اور زکوٰۃ آواز خود
کی یہ ہے کہ ذکر و قرات قرآن میں مصروف رہے اور اذان کہا کرے اور زکوٰۃ زبان کی یہ ہے کہ کسی
کے لئے کلمہ خیر کہے اور غیبت و بہتان سے اجتناب کرے اور زکوٰۃ گلے کی یہ ہے کہ غمگینوں کو
زکوٰۃ ہاتھ کی یہ ہے کہ نامرغوبوں کی طرف نظر نہ کرے اور زکوٰۃ کان کی یہ ہے کہ نامحرم کی آواز
اور صوت گوش نہ سے کہ نہ مایا ہے **اِنَّ اَكْرَبَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتِ الْحَسْبِيِّ** اور زکوٰۃ لبوں کی
کہ عمام و شہادت سے باز رہنا ہے اور موافق حکم الہی کے ان سے عمل کرنا ہے اور زکوٰۃ بانوں کی
ہے کہ ہر روز اور نیک مجلسوں میں جانا ہے اور علماء و فقہارا اور علماء و کبار کی زیارت کرنی ہے
اور زکوٰۃ کلمہ کی اصل عمام کا ترک کرنا اور نامرغوبوں کی محبت سے دور رہنا ہے اور زکوٰۃ
کی باران و عیال کبینا ہے اور زکوٰۃ ایمان خدمت بزرگان و درویشان ہے اور زکوٰۃ

اور زکوٰۃ لبوں کی یہ ہے کہ ہر روز اور نیک مجلسوں میں جانا ہے اور علماء و فقہارا اور علماء و کبار کی زیارت کرنی ہے اور زکوٰۃ کلمہ کی اصل عمام کا ترک کرنا اور نامرغوبوں کی محبت سے دور رہنا ہے اور زکوٰۃ کی باران و عیال کبینا ہے اور زکوٰۃ ایمان خدمت بزرگان و درویشان ہے اور زکوٰۃ

Marfat.com

کی حکام کی تعظیم ہے اور زکوٰۃ جان کی توجہ بجناب جان ہے اور زکوٰۃ جسم کی توجہ ہے
 کہ غیر مجرب ہر اس کا حق کرنا ہے اور حال اس طوائفہ کا یہ ہو کہ اگرچہ یہ لوگ کلمہ
 کوئی چیز تسلیم نہیں کرتے باوجود کہ نہیں روز ہی گذر جاوین اور حال ہی انگریزوں کا
 ایک روز پیرین روز گذر گئے کہ اس نے کہا نہیں کہا یا تھا اس سے کہ کیا کہ حضرت رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ **مَنْ لَمْ يَدَعْ أَهْلِيَّ وَجِبْتَهُ كَيْفَ لَمْ يَدَعْ نَفْسَهُ**
 ہونے کو رسول کرنا واجب ہے کہ ہر ایک تو ایسا ہی ٹیکن میں تین روز کے ہونے کو
 ہر ایک نہیں پہنچا ہوں اور اس میں ہر ایک کو یہ دعا اور دعا میں ہر ایک کے لئے دعا ہے کہ
حکام میں سے کہہ دو میں سے کہہ دو کہ میں نے اس کو دیکھا ہے کہ میں نے اس کو دیکھا ہے
 کہ کہا کہ شاید میں کسی سے کہہ لے کر ہوں اور وہ اس کو گریہ میں ہوا اور وہ
 وہ انہوں نے اس کے میں گرنے پر بھی گرا ہوں اور وہ ان کو دیکھا ہے کہ میں نے
 کوئی انہوں نے اس سے فراموش ہو کر کہ وہ اس سے واسطے اور اس کے لئے واسطے رہا ہے
 شہدوں کے ہونے کی زبان ہر ایک سے کہ میں نے اس کو دیکھا ہے کہ میں نے اس کو دیکھا ہے
 اور اس کے لئے دعا ہے کہ میں نے اس کو دیکھا ہے کہ میں نے اس کو دیکھا ہے
 یہ دعا ہے کہ میں نے اس کو دیکھا ہے کہ میں نے اس کو دیکھا ہے کہ میں نے اس کو دیکھا ہے
 زکوٰۃ کی دعا ہے کہ میں نے اس کو دیکھا ہے کہ میں نے اس کو دیکھا ہے کہ میں نے اس کو دیکھا ہے
 ہر ایک کے لئے دعا ہے کہ میں نے اس کو دیکھا ہے کہ میں نے اس کو دیکھا ہے کہ میں نے اس کو دیکھا ہے
تقی کہ میں نے اس کو دیکھا ہے کہ میں نے اس کو دیکھا ہے کہ میں نے اس کو دیکھا ہے
 اس سے دعا ہے کہ میں نے اس کو دیکھا ہے کہ میں نے اس کو دیکھا ہے کہ میں نے اس کو دیکھا ہے
 جزا ہو تو دعا ہے کہ میں نے اس کو دیکھا ہے کہ میں نے اس کو دیکھا ہے کہ میں نے اس کو دیکھا ہے
 سب سے دعا ہے کہ میں نے اس کو دیکھا ہے کہ میں نے اس کو دیکھا ہے کہ میں نے اس کو دیکھا ہے
 اتفاقاً وہ اتفاق ہے کہ میں نے اس کو دیکھا ہے کہ میں نے اس کو دیکھا ہے کہ میں نے اس کو دیکھا ہے
 دعا ہے کہ میں نے اس کو دیکھا ہے کہ میں نے اس کو دیکھا ہے کہ میں نے اس کو دیکھا ہے
 دعا ہے کہ میں نے اس کو دیکھا ہے کہ میں نے اس کو دیکھا ہے کہ میں نے اس کو دیکھا ہے

Marfat.com

کہ یہ کہہ کر کچھ نہیں کہتا چوتھے یہ کہ اہل علم کو دے عبد اللہ بن
 عباس کہ ہمیشہ ظلم کو دیتے تھے پوچھا آپ نے انکو کیوں مخصوص کیا ہے کہا کہ مرتبہ نبوت کے بعد
 کسی کا اور اہل علم کے مرتبہ کے برابر نہیں ہے انگریزوں کی فراغت نہایت ضرور ہے یا پھر
 یہ کہ اہل کو دے کہ غلطی کو غلط حق تعالیٰ کی طرف سے جانتے ہیں اور نہ اسی کو معطلی حقیقی
 سمجھتے ہیں اور نہ اسے واسطے مجاہدی کہہ سکتے ہیں **مقول ہے** کہ حضرت نبی صلی
 علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرتبہ کو کچھ بھیجا اور یہ جاننے والے سے فرمایا کہ جو کچھ وہ کے ہم سے بیان
 کرے اسے چاہئے کہ وہ غلط نہیں کی ہوں کہا کہ ایسا خداوند مجھ کو نہیں نکر اور مجھ کو اس طرح کہہ کر
 روئے اس نے کہا کہ یہ واسطے ہے پیغام حضرت کو پہنچایا آپ خوش ہوئے اور فرمایا کہ یہ
 ہے جو اللہ نے تم کو دیا ہے اس کے گا اور آج اس کے اس کی طرف توجہ کرنے کو اور غیب کی طرف
 اللہ کی طرف توجہ فرمایا **چند** آگے کہ وہ پہلے اہل نعمت تھے اور اب نادار ہو گئے اور
 اللہ نے ان کو پھر ان کو دے کہ وہ عیال مند ہی یا بیماری کی قید میں ہوں کہ حق تعالیٰ
 ان کے غم کو فرمایا ہے **للذین استجابوا لنداء ربہم ان یرزقوا من اللہ انما یرزقون** اور ان کے شرفیہ اختیار کرے
 یہ ہے محرم رمضان دسواں روزی محرم نو مہینہ کہ مال طیب میں سروسے کہ فرمایا ہے ان اللہ
 یغنیہم عن سواہ **وہو** یہ کہ عطا کئی ہی ہے ہوا سکو تو ہوا ہی سمجھے کہ وہ طبری
 ہو جاوے اور گناہ گناہی چھوڑا ہو سکو طبری عیال کرے کہ وہ چھوڑا بن جاوے اختلاف
 ہے کہ اس میں کہ گناہ چھوڑے (یہ ہر قسم کے علانیہ بعضوں کے نزدیک پوشیدہ علانیہ سے بہتر ہے کہ
 ان کے لئے ہر قسم کے علانیہ اس وقت بہتر ہے کہ اسکو دیتے دیکھا ایک حاجت اسکی موافقت
 رہتا کہ کسی اور شہر سے اپنے مد نظر اور بعضوں کے نزدیک علانیہ پوشیدہ سے بہتر ہے
 اس کے گناہوں کو فراموش کرنا اور اس میں ہے لیکن حدیث پوشیدہ ہی بہتر ہے علانیہ سے اسوائے
 کہ نازل میں را کہ دخل ہے اور حق تعالیٰ فرمایا **و ان یشکوہا و توہا الفقراء فهو غیر لکم**
ثواب کہ نہ کہ گناہ یا بیخ میں اول عقیقہ کو نہ ہی تعالیٰ کی طرف سے جانے اور

اس کے بعد ان کو جو ان کے رستے میں گریز کے واسطے ترمیم اللہ تعالیٰ بہت بار سے نہیں قبول کرتا بلکہ
 اللہ تعالیٰ جو چاہے شکریہ دے اور شکریہ دیکھیں وہ بہتر ہے جہاں کے ہے

خیال کرے کہ حق تعالیٰ نے ہم پر یہ انعام کیا ہے کہ اور بندوں کے لئے مال کفایت بنایا ہے اور مجھ کو
 اس سے فایز کیا ہے اور مال کو جمع کرنے اور اس کی حفاظت کی نعمت سے مجھے بچایا ہے اور
 میری خدمت کی طرف مال والوں کو متوجہ کیا ہے کہ باحتجاج مجھ کو پہنچائیں کہ بظرافت خاطر
 اپنے کام میں مشغول رہوں اور معطی سے اس عطا کو کمال تعظیم کے ساتھ لے گیا کہ حق تعالیٰ
 سے لیتا ہے کہ فرمایا ہے **الْصَّدَقَةُ تُقْبَلُ فِي يَدِ الرَّحْمَنِ قَبْلَ أَنْ تَقْعُ فِي بَيْدِ الْفُقَرَاءِ** اور
 کہ معطی مجازی کی ہی شکرگذاری بجلاوے اس لئے کہ وہ وصول عطا کا واسطہ ہے اور سیانہ
 بندے اور خدا تعالیٰ کے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے **مَنْ مَنَّكَ الْمَالُ**
مَنْ مَنَّكَ اللَّهُ یعنی جس نے آدمیوں کی شکرگذاری بھی حق تعالیٰ کی شکرگذاری نہیں کی اور حق شکرگذاری
 کا یہ ہے کہ اس عطا کا عیث بیان کرے اور اسکو چھوٹا نہ سمجھے اور عطا کو بزرگ سمجھے اور بزرگ اس کے
 کے لئے ان کلمات کے ساتھ دعا کرے **ظَهَرَ اللَّهُ قَدْرَكَ فِي الْقُلُوبِ الْأَكْبَارِ وَكَرَّمَ لَكَ**
عَمَلَكَ فِي عَمَلِ الْأَحْيَارِ وَأَوْصَلَ اللَّهُ رُوحَكَ فِي أَسْرَابِ الشُّجَرِ کہ حق تعالیٰ نے
 فرمایا ہے **عَمَلٌ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ** اس پر حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی تم پر احسان کرے اس کا بدلہ اپنا اور پر لازم کرو اگر اسکی ہاتھ نہیں
 رکھتے آتی دعا کرو کہ اس کا بدلہ ہو جاوے تم پر سے اگر اسکی طبیعت میں برکت یا شکر ہے
 قبول کرے اور پر نیز گاری اختیار کرے کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے **مَنْ مَنَّكَ اللَّهُ**
لَهُ خَيْرٌ جَزَاءُ كَرْدُ قَهْرٍ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ اور بادشاہ کے سپہ سالار اس کے اہل و عترت
 اور عہدہ و درون مرتبے اور ظالم عاملوں سے کوئی بجز قبول کرے کہ سبب کہ تو یہ سمجھتا ہے
 ہوا و اس کی کا کوئی مالک معین نہیں بقدر احتیاج برآء خدا میں حق تعالیٰ کے لئے جو
 بقدر حاجت لے اور قدر حاجت کا اندازہ علیا سے لیا جائے کہ اس کا کمال
 قوت شام و پناہت کے لئے اور جسکو ہر سوال پر قبول کرے
 قوت شام و پناہت کہتا ہے اسکو سوال جائز نہیں ہے اور اسکو

اور اس کے لئے دعا کرو کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے **مَنْ مَنَّكَ اللَّهُ** اور اس کے لئے دعا کرو کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے **مَنْ مَنَّكَ اللَّهُ**

اس کے لئے دعا کرو کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے **مَنْ مَنَّكَ اللَّهُ** اور اس کے لئے دعا کرو کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے **مَنْ مَنَّكَ اللَّهُ**

نعمانے سنتے نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا پھر غنی سوال کیا کہ میں پوچھا کہ غنی کون ہیں فرمایا جو چاشت و شام کا کھانا نہ کھتی ہوں لیکن جو شخص مالک نصاب نہیں ہے اگر اسکے بغیر مانگے مال حلال میں سے اسکو کچھ دین اور وہ اسے تو کچھ نہ نہیں ہے پانچویں یہ کہ اپنے تئیں طعم میں الودہ نہ کرے اور سوال کر کہ فقر کی آبرو کو نہ ہودے

دست طلب لبوی کسان میکنی دراز
بل بستہ کہ بگذری آندا برو سے خویش

بیت اردو

وہ کسی سے تو نہ کچھ ہی مانگنے کی تاک میں
مت دلا تو آبرو و فقر اپنی خاک میں

اور یقین رکھے کہ فقرا اغنیاء سے بہتر ہیں اور فقرا نبیاء و اولیاء کا شعار ہے اور غنا سرمایہ اشکبار ہے حدیث شریف میں آیا ہے کہ وائے ہے اغنیاء پر جب فقرا روز قیامت عرض کریں گے کہ خداوند اغنیاء نے ہم پر ظلم کیا کہ ہمارے حقوق ہم کو نہیں دے کہ حضرت رب الارباب کی طرف سے خطاب ہو گا کہ قسم ہے اپنے عزت و جلال کی کہ آنکو عبد کے عذاب میں مبتلا کرونگا اور سکو بسا ط قرب پر ٹھاؤنگا اسی کے مطابق راہ طریقت کے بعض بزرگوں نے فقرا کو اغنیاء پر ترجیح دی ہے اور کہا ہے کہ یہ رستہ سلامتی کے بہت نزدیک ہے اور نہیں سے ایک گروہ نے اس آیت شریفہ میں نظر کی ہے وَهُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَاخُذُ الصَّدَاقَاتِ اس حدیث شریفہ میں آیا ہے كَمَا يَكُونُ الصَّدَقَةُ تَقَعُ فِي كِفْلِ الرَّحْمَنِ اَوْ كَمَا تَقَعُ فِي كِفْلِ الْفَقِيرِ اور اپنے دیدہ باطن سے مشاہدہ کر کے اغنیاء کو فقرا پر ترجیح دی ہے اور انہیں سے ابن عطا قدس الدرہ ہمیشہ غنا کو فقر پر ترجیح دیتے رہے اور سید الطاف قدس الدرہ فقر کو غنا پر بیان تک کہ ایک روز حضرت جنید قدس سرہ نے اس کی فقر کی اغنیاء پر اس طرح بیان فرمایا ہے تے کہ فقیر بائسویں پہلے غنیوں سے پہلے جہنم جاوین گے اور وہ حساب میں رہیں گے ابن عطا قدس سرہ نے کہا کہ حساب میں دوست کے سامنے کپڑے رہنا جنت کی مشغولی سے بہتر ہے فقرا نعمائے جنت کی لذتوں میں مشغول رہیں گے اور اغنیاء دوست کے دیدار کی لذتوں میں اور دوست سے کلام کرنا اگرچہ عتاب ہو یا صلہ اگرچہ غیر میں مشغول ہونے سے اگرچہ بہت ہو جنید قدس سرہ نے فرمایا کہ جب اغنیاء سے توجہ اور نہ ہو قبول کرتا ہے تو بہت بڑی اور بڑی آئینہ صدقے کے صدقہ پہلے دفع ہوتا ہے جو جس کے ہاتھ میں ہر فقر کے

کو لذت معائنہ حاصل ہوگی فقرا کو لذت عذرخواہی دستیاب ہوگی اور لذت عذرخواہی لذت عتاب سے زیادہ ہے اسلئے کہ عتاب دست دشمن دونوں پر ہوتا ہے اور عذرخواہی فقط دوست ہی سے ہوتی ہے حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب طرح دوست مشتاق آپس میں ایک دوسرے سے ملاقات کر کے عذرخواہی کرتے ہیں ایسی طرح حق تعالیٰ ہی قیامت کے روز فقروں سے عذرخواہی فرماوے گا اور کہے گا کہ اے درویشو تمہارے باطن میں سراسر حسرت و تاسف تھا اور ظاہری حال تمہارا مصداق آیه کریمہ **يَجْسِبُهُمُ الْجَاهِلُ غَيْنًا** **مِنَ التَّعَفُّفِ** تھا اگرچہ دنیا میں کموسامان دینوی اور عیش و آرام کی لذتوں سے دور رکھا گیا لیکن اس کا سبب تمہاری ذلت و خواری تھی بلکہ اس سے تمہارے دین کی اصلاح منظور تھی اس لئے اس درد و بلا و فاقہ و ابتلا کی جزایہ ہے کہ بخشش کے خزانے تم پر کھولتا ہوں اور اپنی رضا و تقا کے ساتھ تمکو مخصوص کرتا ہوں بیت

او مصلحت تو از توبہ مے دانند

آنکس کہ تو نکرت نئے گرداند

بیت اردو

ہے حکمت اس میں جو بچو نہیں کرتا تو نگروہ کہ تیری مصلحت کو جانتا ہے توبہ سے بہتر ہے نقل ہے کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں ثعلبہ بن عاصب نام ایک فقیر تھا درویشی اسکو اس درجہ کو پہنچی تھی کہ اس کے اور اس کی زوجہ و دونوں کے پاس کچھ ہی پیرہن تھا جب عورت نماز پڑھتی اسکو پہن لیتی اور جب وہ نماز سے فارغ ہوتا تو اسکو پہن کر مسجد میں آتا اور نماز ادا کرتا اور اپنی عمر کا اکثر وقت مسجد میں اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں صرف کرتا اور اللہ تعالیٰ کی بندگی میں مشغول رہتا تھا نماز و روزہ ہی اس کی زندگی بسر ہوتی تھی سجدوں کی کثرت سے اسکی پیشانی اوٹھ کے زانو کے ہتھی ایک روز جماعت میں اسکو دیر ہو گئی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکو سبب پوچھا اُس نے اپنے پیراہن کا قصہ بیان کیا اور اپنی فقر و مسکنت کا حال عرض کر کے اسکو دعا و درخواست کی کہ میرے واسطے حق تعالیٰ سے تیرا حق طلب کیجئے کہ میری تنگی دفع ہو کہ سبب اس عسرت کے بہت سی نیکیوں اور سعادتون سے محروم ہوں اپنے فرمایا کہ تھوڑی لمبائی

جس کا اچھی شکر ادا کر کے وہ بہت سی نعمت سے کہ جس کا شکر ادا ہوا ہو کے بہتر ہے اُسے پر عمل کیا کہ بہت سے مراتب و درجات میں کہ وہ آدمی کو بغیر مال کے میسر نہیں ہو سکتے آپ ضرور اس واسطے دعا کیجئے کہ حق تعالیٰ مجھ کو مال عطا فرماوے آپ نے دوبارہ ہی اُسکو مال کی طلب سے منع فرمایا کہ سنئے تبارہ نہایت مبالغہ کیا آپ نے فرمایا قسم ہے اُس خدا سے تعالیٰ کی کہ میری جان اُسکے قبضہ میں ہو اگر میں چاہوں تو حق تعالیٰ میرے واسطے سونے کے پہاڑ بناوے لیکن مال کے قبضہ سے خوف کرتا ہوں اور فقر کے ساتھ گذران کرتا ہوں اُسے کہا مجھے اُس خدا سے تعالیٰ کی قسم ہے جس نے آپ کو سچا رطل بنا کر بجا ہے اگر مجھ کو خدا تعالیٰ مال دیو جائے تو حق مستحقین کا انکو پہنچاؤں گا اور اعمال نیک بجالاؤں گا ہے اُسکے واسطے دعا کی اللھم ارزق تعبیر قائل اور ایک بکری اپنی بکریوں میں سے اُسکو عطا فرمائی اُس بکری کے اس قدر اولاد ہوئی کہ آخر مدینہ منورہ میں نہ سمائی اسلئے وہ انکو حوالی شہر کے میدانوں میں لے گیا اور ہر روز ظہر و عصر کی نماز میں حاضر ہوا کرتا تھا سو اسے اُسکے اور وقتوں کی نماز میں پڑھتا کہ اپنے ریوڑ کی پرورش میں رہتا اُس کی پرورش مدت بعد اُس کے بہت سے ریوڑ ہو گئے کہ اُن میدانوں میں اُنکی گنجائش نہ رہی اس باعث سے اُنکو وہاں کہیں دور بھجنا پڑا اور اُسکو ہر روز کی جماعت کے ثواب سے اور اپنی عصرت سے محروم ہونا پڑا پھر جب کہ آیا کرتا اور یہی صحبت سے مشرف ہوتا اور جمعہ کی نماز اور روز ہر روز میں ہلا جانا پھر ریوڑا توڑنے کے وہاں ہی اُنکی گنجائش نہ ہوتی اور اُسکو اُس سے بھی دو چرکا کھانا ملنے لگا اور وہیں چلا گیا اب یہی صحبت اور وہاں کی جماعت کی فضیلت سے بالکل محروم ہو گیا اُسکے ہی اُس کا حائل کسی سے دریافت فرماتے یا سنتے تو اُسکے لئے افسوس کرتے اور فرماتے کہ یا اے تعالیٰ یہاں تک کہ یہ آیت شریفہ نازل ہوئی خذ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو شخص عامل زکوٰۃ کے وصول کرنے کو مقرر فرمائے اور عرض کیے قبائل کی طرف خطوط تحریر فرمائیے کہ زکوٰۃ ادا کرو یہ لوگوں کو اچلے کہ پاس ہی جاؤ اور اُس سے زکوٰۃ مال کی لاؤ وہ دو تون شخص بموجب حکم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اُسکے پاس آئے اور زکوٰۃ اموال کی اُس سے طلب کی اُس نے

Marfat.com

ادا کرنے سے انکار کیا اور کہا کہ اس طرح جزیہ کفار سے لیتے ہیں اور میں مسلمان ہوں آپ نے
 حکم صدر تو فرمایا تھا جس کو وہ جزیہ سمجھا غرض جب ان عالموں نے ان کی خدمت بابرکت
 میں حاضر ہو کر اس کا حال عرض کرنا چاہا ابھی کچھ عرصہ تک کیا تھا کہ آپ نے کہہ دیا اور اسے
 تعلیہ اتنے میں جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور اسے شرفیہ لے کر آیا تھا کہ میں
 فضیلاً بخلوایہ ونوالہ و عسر مع رضون . قاعۃ بیہم . قاعۃ بیہم . قاعۃ بیہم . قاعۃ بیہم .
 اخلقوا اللہ ما وعدک وہ و ما کانوا یکنوا یوتک . جب یہ لکھ کر پڑھا تو اسے
 نازل ہوئی اور یہ خبر پتھر ہوئی اور اس کے اقربا میں ایک سے ایک خبر پہنچ گئی اور وہ
 اور اس کے پاس جا کر اس کی سخت ملامت کی اور کہا کہ اس سخت عتاب سے بچو اور اسے
 ہوئی ہے اور تم کو منافقوں کی مانند فرمایا ہے اس سے وہ سخت گھبرائے اور اسے
 والد وسلم کی خدمت عالی میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں نے اس سے کہا کہ
 قبول کریں اور اس کی نصیحتات سے درگزر فرمادیں آپ نے قبول کی اور فرمایا کہ
 اسکے لینے سے منع فرمایا اور ہم نے تم کو بھی بارگاہ توحید سے منع فرمایا کہ تم
 تو نے قبول کیا اور اس میں بلا مین تھا اور اٹھ گیا آپ کی خدمت سے اس کے باہر
 ڈالتا تھا اور آہ و وایلا کرتا تھا ہر چند کہ کہتے ہی قبائل کیوں نہ تھے اس کی نافرمانی
 کی آپ نے قبول نہ فرمایا تھا کہ آپ نے دار فاس سے دار بقالہ کو جانتا ہی نہیں تھا
 امیر المؤمنین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میری
 فرمائے بعد ازاں امیر المؤمنین حضرت عمر و امیر المؤمنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہما
 حاضر ہو کر بھی درخواست کی اور ان حضرات نے بھی قبول فرمایا آخر حضرت عثمان
 زمانہ میں اس حال میں کہ پوست گرگین اسکے کندھے پر تھا اور زنا اور
 پڑا تھا عجات وہی اور نشان تفاوت کما سہین بائے جاسے نہ تھا
 اسی کہ سلطان ہے قول حضرت جنید رحمہ اللہ علیہ کا چہ نہ کہے کہ اسے
 ۵۔ یہ ہیں جب دیا ان کو یہ فضل سے نکل گیا اور پھر گویا کہ انہوں نے یہ سہولت دلائی
 جو وعدہ کیا اور اس پر کہتے تھے جوٹ اسے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ہے اور اسے نہ مانا

کہ صابر کا مہر غنی کے شکر سے بہتر ہے اسلئے کہ شاکر کے شکر کرنے سے نعمت کی زیادتی
 ہوتی ہے جیسا کہ فرمایا ہے لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ اَوْ نِعْمَتٍ مُّوَجِبِ غَفْلَتِ كَاہے اور ترجمہ
 صبر کا تقاضا کی رضا کا حاصل ہونا ہے اسلئے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ و
 آلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ الْفَقْرُ فَعْرِي **نقل سے** کہ ایک جماعت غنیوں کی جو بموجب
 مِنْ اَسْتَقَامَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا كَسَبَتْ نُوْرًا مَّا تَرَىٰ بَقَضَائِهِ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجْرُ الْبَيْتِ كَمَا قَدَد
 ریاست خانہ نصب ہونے کے اپنے گہروں سے باہر نکلے تھے اور انہوں نے قدم اس راہ میں کہا
 تھا اتفاقاً ایک گروہ فقیروں کا ہی بمقتضائے وَالْيَطْوُفُوْا بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ كَمَا دوست
 کے گہر کا طواف کرنے کو باہر نکلے اور راہ میں دو تون گروہوں کی آپس میں ملاقات ہوئی غنیوں
 سے فقیروں سے کہا کہ تقاضا کی لئے ہمیں بلایا ہے اور تمہیں نہیں بلایا اور مقصود اس دعوت
 سے ہم نہیں اور تم طفیلے ہو فقرا نے کہا کہ جب میزان کریم ہوتا ہے تو وہ طفیلے پر مہار سے
 زیادہ نوازین کرتا ہے مہر عمر کریمان دوست تر درازند مہاں طفیلے را مہر عمر ہو مہاں
 بھی کہ غنیوں کو بہت پیارا نقل ہے کہ رُوْقِيَا مَيْتَ حَقِّ تَعَالَىٰ غَنِيُوْنَ كُوْخَطَابِ فَمَا يَكِيْكَ
 اَتَقَدَّمُ اَمْ وَاَلَمْ يَكُنْ فَرِيْقًا مِّنْ فَرِيْقِيْنَ وَرَفِيْقِيْنَ سَعِيْدًا كَيْفَ اَمْضِيْدُ اَمْ وَاَلَمْ يَكُنْ فَرِيْقًا مِّنْ فَرِيْقِيْنَ
 سے غنیوں کی تاریب اور فقر کی قرب معلوم ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے کلام معجز نظام
 سے ہی فقیروں کی ترجیح غنیوں پر مفہوم ہوتی ہے کہ فرمایا ہے مِنْكُمْ مَّنْ يُرِيْدُ الدُّنْيَا وَمِنْكُمْ
 مَّنْ يُرِيْدُ الْآٰخِرَةَ يَخْفَىٰ لِيْ بِمَنْ يَخْفَىٰ لِيْ مِنْكُمْ مِّنْ فَرِيْقٍ مِّنْ فَرِيْقِيْنَ سَعِيْدًا كَيْفَ اَمْضِيْدُ اَمْ وَاَلَمْ يَكُنْ فَرِيْقًا مِّنْ فَرِيْقِيْنَ
 ہیں اور فقرا کی شان میں فرمایا ہے يُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ يَعْنِيْ فُقْرًا خَدًا كُوْجَاہَتِيْ مِّنْ اَوْ اَغْنِيَا كُوْ
 رَجَاہَتِيْ كُوْ وَاَلَمْ يَكُنْ فَرِيْقًا مِّنْ فَرِيْقِيْنَ سَعِيْدًا كَيْفَ اَمْضِيْدُ اَمْ وَاَلَمْ يَكُنْ فَرِيْقًا مِّنْ فَرِيْقِيْنَ
 میں خاص کیا بنا اسلام کی پانچ ہیں چار یعنی کلمہ توحید و نماز و روزہ و حج میں تو ہم اُنکی برابر
 ہیں لیکن زکوٰۃ میں غنی ہم سے زیادہ ہیں کہ اُنکے پاس مال ہے وہ زکوٰۃ دیتے ہیں اسکا ثواب

۱۱۔ ترجمہ شکر کرنے کے ہم زیادہ کرینگے ہم نعمت ۱۲۔ ترجمہ فقیر میرا فوج ہے ۱۳۔ ترجمہ جنہوں نے طافت رکھا ہو طرف اُسکے راہ خراج کی ۱۴۔
 ترجمہ اور واسلئے اللہ تعالیٰ کے ہے آدمیوں پر یہ کہ حج کرین اُسکے گہر کا ۱۵۔ ترجمہ اور طواف کرو پڑا لے گہر کا ۱۶۔ ترجمہ کیونکہ
 خراج کئے ہئے اپنے مال ۱۷۔ ترجمہ کیونکہ گوارے ہئے اپنے احوال ۱۸۔ ترجمہ جن میں ہے ۱۹۔ ترجمہ ارادہ کرتے ہیں
 اللہ تعالیٰ سے ہئے کا ۲۰۔ یا خاص اللہ تعالیٰ سے ہئے عمل کرتے ہیں ۲۱۔

Marfat.com

میں ہم سے زیادہ ہے اپنے فرمایا کہ ہم تمکو ایک چیز ایسی بتائے ہیں کہ ثواب میں اتنی بڑی ہو جاوے تم ہر نماز فرض کے بعد تینتیس بار سبحان اللہ اور تینتیس بار الحمد للہ اور تینتیس بار
 دفعہ اللہ اکبر اور ایک بار لا الہ الا اللہ پڑھا کرو اس پر غنی بھی سن کر عمل کرنے لگے فقیروں نے
 پر خدمت مبارک میں عرض کیا کہ غنی ہی اس عمل کو کرنے لگے وہ ہم سے ثواب میں
 زیادہ ہونگے اپنے فرمایا ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء پس اس کلام سے انبیا کی
 ترجیح فقیر پر لازم آتی ہے اور اسکی توجیہ یون کی ہے کہ اس فضل سے فقیر کی زیادتی
 انبیا پر مراد ہے کہ حق تعالیٰ اُسکو دوست رکھتا ہے اور اپنے دوستوں کو عزیز بنا دیتا
 ہے اسی یاد سے غافل اور اُسکے غیر کی طرف متوجہ نہوں بزرگانِ طریقت میں استلاف سے
 کہ واقع فضل ہے یا قابض بعضی کہتے ہیں کہ گیرندہ فضل ہے وہت رہے کسی وجہ سے پہلی وجہ
 یہ کہ واقع کا ثواب قابض کے قبض کی برکت سے ہے اور یہ سب اسقات دین کا سبب ہے اور اسکا
 سے دوسری وجہ یہ کہ واقع سے فانی دیتا ہے اور اسکی ہلی سے باقی باقی قابض کی
 برکت سے پیسری وجہ یہ صدقات کا لینا خدا تعالیٰ کی طرف منسوب ہے جیسا کہ فرمایا ہے
 الصدقات اور اس کا واقع کرنا بندہ کی طرف جیسا کہ فرمایا وَالَّذِينَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فَاوِیٰوْا
 پیر ختمی کی طرف منسوب ہوتی ہے وہ بہتر ہوتی ہے اس سے جو بندہ کی طرف منسوب ہوا ہے
 میں واقع فضل سے گیرندہ سے کئی وجہ سے پہلی وجہ یہ کہ زکوٰۃ دینے والا اپنے دل کے محبوب کو
 خرچ کرتا ہے اور نفسِ شیطانی کے مخالفت کرتا ہے اور حسیانہ و تعالیٰ کو خوش کرتا ہے اور فقیر کو مسرور کرتا ہے
 ان خصلتوں کے سبب سے بہتر ہے دوسری وجہ یہ کہ زکوٰۃ دینے والا یہ سبب داکر ہے کہ
 فقر سے نزدیک ہوتا ہے اور لینے والا غنا سے نزدیک ہوتا ہے اور اس کا تقرب اسکے تقرب سے
 بہتر ہے پیسری وجہ یہ کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ یَا عَلِیُّ خَيْرٌ مِّنْ نِّدَانِ الشُّكْرِ
 کا ہاتھ گیرنے کے ہاتھ سے بہتر ہے نقل ہے حضرت امام زین العابدین رحمہ اللہ
 آپ کسی سائل کو جبہ دینے تو پہلی پر کہا اُسکے سامنے کرتے بلکہ اُسکو پہلے ہاتھ دینا بہتر ہے

۱۱۔ ترجمہ اللہ تعالیٰ کا فضل جو دیتا ہے جکو چاہتا ہے ۱۲۔ ترجمہ اللہ تعالیٰ سے ہمدون کو ۱۳۔ ترجمہ اللہ تعالیٰ کا فضل جو دیتا ہے
 وہ ہر جو زکوٰۃ دیتے ہیں ۱۴۔ ترجمہ اور پر کا ہاتھ بہتر ہے بچے کے ہاتھ سے ۱۵۔

Marfat.com

ہو سکتی تھی اور جب تک اول سے زکوٰۃ واجب اور اس کا لینا مباح ہے اور مباح واجب کے برابری میں
ہو سکتا ہے پھر میں نے وہ چیز کو عطا نہیں کیا بوجہ بیت ہر اور اخذ نہیں عیوودیت چھٹی وجہ یہ کہ
زکوٰۃ دینیتین واجب کا فخر ہے اور اخذ کا نفع اور اپنا زبان کرتا دوسرے شخص کے نفع کے
لیے بہتر ہے اس سے کہ اپنے نفع کے لئے دوسرے کا زبان کرے لیکن ان وہ وہ سے انفا کی
ترتیب فقیر و یتیم لا یرم الا ہی اسوا ہے کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہر محبت
المعلق الی اللہ تعالیٰ الفقراء یرحمونم خلقت سے زیادہ دوست اللہ تعالیٰ کے نزدیک
در ویش ہیں اور انفا ہر عین بلکہ اس میں اس لئے کہ قبلہ سال میں اور کوی قند مال سے زیادہ سخت
ہیں فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان لکل امۃ فتنہ و فتنۃ امتی المال اسی
سبب کہ یہ در ویش نہ کہ ہے کہ جب حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مغربی
مہولی کے وقت میں تجارت میں شہنشاہی تھا ہا کہ عبادت کو تجارت کے ساتھ جمع کروں نہ کر کے آخر
تجارت کو ترک اور تجارت شروع کرنے کے لئے ایک نوکر کا ایک در ویش سے ساظرہ ہوا تو نوکر
کہا کہ ہمارا مرتبہ اس لئے بڑا ہے کہ اسے کو تم سے قرض مانگتا ہے کہ فرمایا ہر من ذالذی یقرض
اللہ فیہا کلمۃ اور تم اس وقت سے غلام ہو در ویش نے کہا کہ تم سے ہمارے لئے قرض مانگا کہ
اور مقرر ہے کہ دوست و دشمن اور دشمن سے قرض لیتے ہیں لیکن دوست کے لئے قرض لیتے ہیں
نہ دشمن کے لئے ہمارا مرتبہ اس لئے کہ ان کے لئے ہونا بادشاہ ہونا ہمارے قرض
مانگتا ہے اور تو ہمارا مرتبہ اس لئے کہ وہ ہونا ہوتا ہے اس کے مانگنے سے پہلے اس کی
جناب آدم میں میں ملی تھی بعد یا اگر یہ ہے کہ وہ در ویش کو قرض کی حاجت کیوں ہوتی۔
مشقول ہے کہ خستالی نے حضرت موسیٰ علی نبیہما و علیہما السلام کی طرف وحی کی کہ تم سے
میں بندوں سے ہمارے شکریہ کو لے کر لینا چاہتا ہوں کہ تم نے یہ ہر کہ لینا ان کو ان نعمت بشا
عطا کیا ہے اور ان میں سے تمہارا فرض مانگتا ہوں جب ہی وہ نہیں دینے اور چل کر کہ میں
وہ میری شکایت یہ کہ انکو دشمن سے خدا کرے کہ کہتا ہوں اور یہ اس سے صدر نہیں کرتے
پسری شکایت یہ کہ ہشت کی انکو عورتوں کو ان اور یہ قبول نہیں کرے جو یہی شکایت یہ کہ انکو

۲۵ - ...

دو نرخ سے منع کرتا ہوں بار نہیں آتے اور کوشش کرتے ہیں کہ اپنے مین اسٹین اسٹین الدین حجرت سے
 اُس غنی بے نیاز کے بندگان محتاج سے قرض مانگنے میں اہل شارت لے یہ بیان کی ہے کہ گویا
 حق تعالیٰ فرماتا ہے اے اخصیا قلیل البضاعت تم اپنے صدقہ دینے سے فقیروں پر احسان نہ کرنا
 بلکہ تم نے مجھ کو قرض دیا ہے اور میں ایک کو بدلے ایک ہزار چار سو گنی جزا تکم عطا فرماؤنگا جیسا کہ
 دستور ہے اگر کوئی شخص کسی سے قرض لیکر فقیر کو دیدے تو احسان قرض دینے والے کا فقیر کو کچھ
 نہیں ہے اور ملے فقیر و تم صدقوں کو عنینوں کی طرف سے نہ سمجھنا اور اسکے بدلے میں ان کی کچھ
 تواضع نہ کرنا بلکہ تعلق و عاجزی مجھ سے کرو کہ میں نے ان سے قرض لیکر تم کو دیا ہے ریاضی

| | |
|--------------------------------------|----------------------------------|
| درگہ خلق ہمہ رزق و فریت و ہوس | کار و رگاہ خداوند جہان دار و دوس |
| ہر کہ او نام کہے یافت ازین درگہ یافت | اسے برادر کس او باش سبندیش کس |

قطعہ

| | |
|-----------------------------|-------------------------------|
| لگا دل کو نہ ایسے ہر کسی سے | بجز حق آرزو ست کسی سے |
| اسی سے سب لے پانی پن مرادین | تو اسکا بن نہ کہہ کچھ درسی سے |

نقل ہے حضرت جنید قدس الدسرہ سے کہ میں نے حضرت مرفی علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو
 خواب میں دیکھا آپ نے فرمایا کیا چیز تمہارے نزدیک بہت اچھی ہے اس کا لفظ اولیاء اللہ ہے
 عرض کیا کہ تواضع کرنی تو نگروں کی فقیروں سے بیست

| | |
|----------------------------|-----------------------------|
| تواضع تر گروں فرازان نکوست | کہ اگر تو وضع کند خودے اوست |
|----------------------------|-----------------------------|

بیست اردو

| | |
|--------------------------|-------------------------------|
| غنی کر تواضع کریں خوب ہے | فقیر و نکو وہ خود ہی مرغوب ہے |
|--------------------------|-------------------------------|

اپنے فرمایا میرے نزدیکے نیازی فقیر کی اور اس کا استغنا اعدیا سے بہتر ہے غنی کی تواضع
 فقیر کے ساتھ ہو جب اس قول کے التکبر مع التکبر صدقہ

| | |
|----------------------------------|----------------------------|
| گرچہ دامن گیر فقرم شرم باو بہترم | گر باب چشمہ خوشہ پران درکم |
|----------------------------------|----------------------------|

| | |
|-------------------------------------|------------------------------------|
| فقر من ہی جز خدا میرا کوئی باور نہو | چشمہ خورشید کے پانی سے دامن تر نہو |
|-------------------------------------|------------------------------------|

ی بیست شریف میں آیا ہے کہ حضرت بی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے صدقات اول نماز

اللہ تعالیٰ کے دست قدرت میں واقع ہوتے ہیں اور حق سبحانہ و تعالیٰ اول اپنے ہاتھ میں لیکر پھر
 کت ہاتھ میں دیتا ہے اور ایک لمحہ طعام یا ایک خربا کہ بندہ دیتا ہے قیامت کے روز کوہ احد کی
 برابر چوہا و کچا اور اس کے گنہ گنہات میں رکھا جاوے گا سوال کیا حکمت ہو اس میں کہ حق سبحانہ و
 تعالیٰ ان لوگوں کے میل و مردہوں کو حسین نجاست بھی ہے قبول فرماتا ہے اور اپنے دست
 مبارک میں لیتا ہے چو اب اخذ صدقات اور میل اموال عباد میں یہ حکمت ہے کہ اس سے
 جنت کے بلشکلی تعمیر ہو جسے مرد و مہقان اپنے باغ و کشتزار کو بدن کے محسن ترین میلون
 سے مزین کرتا ہے اور وہ میل باعث بہت و پرورش و نضارت اشجار و اثمار ہوتا ہے
 اور یہ ممانون میں راہیں اس سے تر و تازہ ہوتی ہیں اس طرح اسوال کے میل کھیل باغ
 و کشتزار کی طراوت و زیادتی کا سبب ہوتے ہیں اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
مَنْ مَلَكَ رُكْوَةَ مِنْ رُكْوَةِ رُكْوَةٍ وَرُكْوَةٌ مِائَةٌ مِائَةٌ فَكُلُّ مَنْ مَاتَ جَوْعًا عَشْرِينَ فَرَسًا
مَنْ مَلَكَ رُكْوَةً فَتَمَّ النَّارُ لِرُكْوَةٍ يَوْمَ يَخْلُقُ بَيْدًا مِثْلَ نَارِ نَهْمِ نَهْمِ
 اور یہ کہ اللہ تعالیٰ نے دین میں داخل کیا ہے شفقت خلق کو کہ فرماتا ہے *التَّعْظِيمُ لِأَكْبَرِ*
وَالشَّفَقَةُ عَلَى خَلْقِ اللَّهِ بِسَبْعِينَ نَارًا بَرِّي اور زکوٰۃ تہی یہ دلیل ہے اس کی
 خدمت و محبت کے نقصان کی کہ مال سب اعتبار دینا کو دوست کی رضا سے اُسے اچھا سمجھا
 اور دوست کے دشمن کو دوست سے زیادہ دوست قرار دیا پس کیونکہ اسکی نماز مقبول
 ہو گئی ہے کہ موسیٰ سے پہلے نبی و علیہ السلام نے ایک شخص کو دیکھا کہ نماز بہت دیر
 میں پڑھتا پڑھتا اپنی سناجات کی وقت حضرت قاضی الحاجات سے عرض کیا کہ الہی یہ شخص کیا
 پڑھتا پڑھتا ہے فقہالی نے فرمایا زکوٰۃ تو دیتا نہیں ہے اور موسیٰ اگر یہ شخص ہر ایک ات
 دن پڑھتا پڑھتا ہے سناجات کی پڑھتا ہے اور ہزار غلاموں کو آزاد کرے اور ہزار جہازوں پر نماز پڑھتا
 ہے اور ہزار حج کیا کرے اور ہزار مرتبہ غذا کرے اس تمام عبادت سے اُسے کچھ فائدہ نہ حاصل
 ہوگا اگر زکوٰۃ نہ دے گا اس لئے کہ نماز و زکوٰۃ دوام میں ایک بغیر دوسرے کے مقبول نہیں ہوتے اور

اور یہ کہ اللہ تعالیٰ نے دین میں داخل کیا ہے شفقت خلق کو کہ فرماتا ہے *التَّعْظِيمُ لِأَكْبَرِ*
 وَالشَّفَقَةُ عَلَى خَلْقِ اللَّهِ بِسَبْعِينَ نَارًا بَرِّي اور زکوٰۃ تہی یہ دلیل ہے اس کی
 خدمت و محبت کے نقصان کی کہ مال سب اعتبار دینا کو دوست کی رضا سے اُسے اچھا سمجھا
 اور دوست کے دشمن کو دوست سے زیادہ دوست قرار دیا پس کیونکہ اسکی نماز مقبول
 ہو گئی ہے کہ موسیٰ سے پہلے نبی و علیہ السلام نے ایک شخص کو دیکھا کہ نماز بہت دیر
 میں پڑھتا پڑھتا اپنی سناجات کی وقت حضرت قاضی الحاجات سے عرض کیا کہ الہی یہ شخص کیا
 پڑھتا پڑھتا ہے فقہالی نے فرمایا زکوٰۃ تو دیتا نہیں ہے اور موسیٰ اگر یہ شخص ہر ایک ات
 دن پڑھتا پڑھتا ہے سناجات کی پڑھتا ہے اور ہزار غلاموں کو آزاد کرے اور ہزار جہازوں پر نماز پڑھتا
 ہے اور ہزار حج کیا کرے اور ہزار مرتبہ غذا کرے اس تمام عبادت سے اُسے کچھ فائدہ نہ حاصل
 ہوگا اگر زکوٰۃ نہ دے گا اس لئے کہ نماز و زکوٰۃ دوام میں ایک بغیر دوسرے کے مقبول نہیں ہوتے اور
 اللہ تعالیٰ نے دین میں داخل کیا ہے شفقت خلق کو کہ فرماتا ہے *التَّعْظِيمُ لِأَكْبَرِ*
 وَالشَّفَقَةُ عَلَى خَلْقِ اللَّهِ بِسَبْعِينَ نَارًا بَرِّي

حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی اپنے مال کی زکوٰۃ دے اور اسے
 فرخ کے اندر اگر کوئی پہنوک سے مر جاوے تو قیامت کو اس سے مواظبہ ہوگا اور اسے
 بخل کی شامت سے اسپر یہ بھیبت آئی اور بخل روا بہت میں تاہم فرمایا کہ جو کوئی اپنے مال سے
 مغرب تک کا لفظ ہی آیا ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا ہے کہ جو کوئی اپنے مال سے
 کے مال میں فقیروں کا قوت مقرر اور فرفس کر دیا ہے پھر اسے فقیروں کا نہیں کرتا کرے گا اور
 دینے یعنی کے اور حق سزا دینا ہے انکا مواظبہ فرماوے گا اور اس کا کام کی نیت میں اور انکا
 نے فرمایا ہے کہ حق تعالیٰ اپنے علم کو ہم سے ہاتھ سے لے کر اپنے بندوں کو دے گا اور انکا
 غنیوں کے مالوں میں رویت رکھا ہے یہی وہ ہے انکا مواظبہ فرماوے گا اور انکا
 زمین پر ہو کے رہیں گے پس اگر کوئی پہنوک سے مر جاوے گا کہ جس کی زمین اس کا مال ہے
 زکوٰۃ دینے والا اسکے خون میں شریک ہوگا لفظ سے مراد ہے انکا مواظبہ فرماوے گا اور انکا
 زکوٰۃ نہیں دیتا تھا اور اللہ تعالیٰ کا حق مستحقوں کو نہیں پہنچاتا ہے اور انکا مواظبہ فرماوے گا اور انکا
 اسکی تجیز و تجہین میں مشغول ہوئے اور اسکا مشعل ہے انکا مواظبہ فرماوے گا اور انکا
 اسکے منہ سے اتار تو دیکھا کہ ایک سانپ اسکی گردن پر لپٹ رہا ہے اور اسکے منہ سے اسکا
 کاٹنے کو منہ کھول رہا ہے غسل بیوش ہو کر اور تمام اہل و عیال اسکی گردن پر لپٹ کر
 سے بہا گے اور اس سانپ نے زبان فقیر بیان کیا کہ کیوں مجھ سے بہا گے جو حق تعالیٰ سے
 مجھے اس شخص پر سلط کیا ہے میں اس سے جدا نہیں ہوئے گا جب تک کہ اسکو مالک و ذریعہ نہ ہو
 اور یہ سزا اس شخص کو اس قصور کی ملی ہے کہ حق تعالیٰ نے اسکو مال بہت دیا تھا اور اسے
 کو نہ یا حدیث شریف میں آیا ہے حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے
 کرو اس سے کہ ایک تمہارا قیامت کے دن میرے پاس آوے گا اور اسکا حال یہ ہوگا
 گردن میں لپٹا ہوا اور ہر جگہ اسکو کاٹتا ہوا اور وہ فریاد کرے گا کہ اے اللہ
 زمین بہت مبالغہ کرے اور میں بجز اسکے جواب نہ دے سکتا ہوں اور اسکا
 عذاب الہی سے بچا سکون دنیا میں میری نیت تھی کہ میں اسکو مالک و ذریعہ نہ
 انا کیا اب اس کا عذاب چکے اور سزا میں جاوے گا اور اسکا مواظبہ فرماوے گا اور انکا

| | |
|---------------------------------|---------------------------------|
| ہیکدم کہ بیابی ترا از ان خوش تر | ہزار بار کہ توفیق طاعتے یابے |
| بجہ کہ ز تو کم شود غمی ست بسا۔ | زیادہ تر انکہ چندین گناہ بشتابی |

قطعہ

| | |
|--------------------------------|-------------------------------------|
| خدا کے نام جو دے ابکرم محبت سے | ہے تیرے واسطے ہتر ہزار طاعت سے |
| تیرے ایک ہی حبہ جو مال کے ہونے | زیادہ ہو وہ ہزاروں گناہ کی نمانت سے |

پانچواں مرتبہ روزوں کے بیان میں۔ صوم کے معنی لغت میں مطلق ہسا کہ ہے اور شریعت میں اساکہ کہانے اور پینے اور جماع کرنے سے طبع صادق سے آفتاب کے غروب تک اور شمسین شمس کا ہے ایک عوام کا روزہ دو ستر خاص کا تیسرا خاص الخاص کا روزہ۔ عوام کا روزہ شکم و فوج کا شہوت سے باز رہنا ہے اور خواص کا روزہ اعضا کا گناہوں اور بیہوشی کا سون سے بچانا ہے اور خاص الخاص کا روزہ سر کی حفاظت پر ماسوسہ اللہ سے اور روزہ شرمی دن میں ہے جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے **كُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَبْتَلِيَنَّ لَكُمْ الْحَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْحَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ** ثُمَّ أَتَمُّ الصِّيَامُ لِلَّهِ وَاللَّيْلِ **اللَّيْلِ** اور روزہ طریقت کا رات و روزہ ہے بموجب قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے **أَجِيعُوا بَطُونَكُمْ وَأَطْمِئِنُوا كِبَادَكُمْ وَأَكْرَمُوا أَبْسَادَكُمْ لَعَلَّ قُلُوبَكُمْ تُرَىٰ لِلَّهِ عِيَانًا** اور یہ صفت راتین میں برابر ہے اور نقطہ دن میں کہانے پینے سے باز رہنا اور عورتوں کا کام ہے صائم حقیقی خواب و بیداری ہر حال میں روزہ میں ہے اور نفس اس کا ہر وقت ذکر و تسبیح میں ہے بعضے بزرگ روزہ نہیں اظہار کرتے ہیں مگر مسلمانوں کے ساتھ اور ہر کچھ پنہائے ہے پس روزہ خلق کا باکی و بے نیازی ہے اور روزہ میں حیوانی صفاتوں سے باہر آنا ہے اور خدا تعالیٰ کی صفات کا اپنے اندر پیدا کرنا ہے اور روزہ جیسا ہر شخص کی عبادات و طاعات کا ثواب اُسکے دشمنوں کو دیدینے کے مگر روزہ کا ثواب اسلئے کہ طاعت و عبادت کا ثواب بہشت ہے اور روزہ کی جزا حق تعالیٰ کی رضا و تقاب ہے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں نے عرض کیا کہ اسے پروردگار کو تسار روزہ تیرے نزدیک

ترجمہ کیا اور یہ تو تم بیان تک کہ ظاہر ہوتا ہے لئے سفید تاگا کالے تاگے کے بعد صبح سے پہر تمام کرو تم روزے کو رات میں تمام نہ کرنا۔ **۱۱** ترجمہ ہوا کہ ہوا اپنے بیٹوں کو اور کہا وہ اپنے جگر دن کو تم اور نگار کہا اپنے بیٹن کو تم شاید کہ دیکھو تم اللہ تعالیٰ کو آنچھوں سے ۱۲

افضل ہے فرمایا وہ روزہ کہ نہ ہو ایمین میری رضا کے سوا اور صائم ایمین غائب ہو اور صاحب
کشف المحجوب نے فرمایا ہے کہ روزہ تن کے لئے بلا ہے اور دل کی واسطے صفا اور جان کے لئے وارہ
اور سر کی واسطے بقا جب اس سے دل کو صفا اور جان کو ملا اور سر کو بقا حاصل ہوتی ہو کیا غیب
ہے اگر تین بلا میں مبتلا ہو احدیث قدسی میں جتنا علی نے فرمایا ہے کہ اسے نمازی عترت و عیال
کی قسم کہ عایدون کی اول عبادت اور انکی توبہ کی قربت روزہ ہو اس واسطے کہ اس قبل
میں یا غیبت ہی ہے اور ریاست ہی اور مجاہدہ ہی ہے اور مشاہدہ ہی اور سخاوت ہی ہے اور کرم
ہی اور آشنائی ہی ہے اور روشنائی ہی اور ایمین جہلنی روحانی بنتا ہے اور روحانی رحمانی اور
اور ظاہر میں بخوابی پیدا ہوتی ہے اور دل میں بیداری طہرنی ہے اسے احمد کوئی عمل ہمارے
دیکھ میں رفر سے اور خاموشی سے بہتر نہیں ہے جو کوئی روزہ رکھتا ہے اس وقت تک کہ وہ
وغش و کذب و کلام بیہودہ سے بچتا ہے اس کے دل کو گنہگار سے دور ہے ہم پروردگار
درست و درایت و فراست کے علوم بغیر تعالیٰ کی غیر کے ہم اسکو سکھاویں ہمیں تاکہ ہمیں اللہ
اسیر قابو بنا سکین اور جو کوئی دل کی حفاظت نہیں کرتا وہ ایسا ہے کہ اسے نماز طہری اور
اسمین قرآن نہ پڑھائے احمد اہل طریقت کی اکثر کار روزہ اس کا حرام ہے نہ پڑھنا ہے اور
نکلی جان کار روزہ کلام بیہودہ کا نہ سنا ہے اور انکی زبان کا روزہ میں باتوں کا زبان سے
نکالنا ہے اور انکے دل کا روزہ فکر غیر سے خالی ہونا ہے ہمیشہ اور حضرت رسول صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ^{عند} اذا صمت فلیصم سمعہ و بصرہ و لیسا ذک اور حضرت
امام محمد غزالی قدس اللہ سرہ نے فرمایا ہے کہ نفس کا روزہ اس کا طعام و شراب و صحبت ہے
اور دل کا روزہ ہواے نفس کی مخالفت ہے اور ریح و طعم و ذوق الہی اور عیال کی مخالفت ہے
کی نیت روزہ میں مغفرت و ثواب کا حاصل کرنا ہوتا ہے اور خواص کی نیت نفس پر غلبہ
انھیں خواص کی نیت خالصاً لوجه صاحب کثرت الخیر ہے لے فرمایا ہے کہ بہت سے
نفس اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ہو گا اور درجے اس کی عبادت کی ہے جو کہ اسے
کمترین درجہ روزہ کا اگر سنگی ہو کہ فرمایا ہو اللہ تعالیٰ اس کو اولیٰ اللہ بنا دے اور
۱۔ اگر جب تو روزہ رکھے تو جیسا کہ روزہ رکھے تیری غنویں اور اولاد تیری غنویں اور

ہے اور سری ظاہر کی عمارت ہے بیت

تجدید برای زمین و ذکر کردن است

تو معتقد کہ زمین از بہر خوردن است

بیت آرو

زندگی کا نام ہے جو موت و خوف پہان اور زندگی

اور تو سمجھا کہ کہانے کے لئے ہے زندگی

جنت الاسلام امام محمد علی قدس اللہ سرہ نے فرمایا ہے کہ روزہ خواص یعنی صالحین کا چھٹ

چیزوں سے تمام ہوتا ہے اول آنکھ کا نگاہ رکھنا نامحرم سے کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم نے فرمایا ہے محبات پر نظر کرنی ابلیس کے تیرون میں سے ایک تیرے زہر آلودہ جو کوئی

انکھ پر کرے گا اسے جہنم میں بھیج دیا جائے اس کی نظر کسی نامحرم پر پڑتی ہے بے اختیار اسکو خدا تعالیٰ کے

خوشی سے روکتا ہے حق بجاۃ اس عمل کی برکت سے اس کے دل میں ایمان تازہ پیدا کرتا ہے

اور وہ اپنے دل میں پاتا ہے وہ سری حفظ زبان ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

فرمایا کہ کذب غیبت و تمسح بچہنی و قسم دروغ و نظر بشہوت یہ پیر میں روزے کی توڑنی والی چیز

ہے اگر کسی کا بچہنا ہے حرام چیز کے سننے سے خواہ وہ الفاظ ہوں جیسے کذب و بہتان

بجائے اور جو باندہ وقت و سنے و غیرہ کی چوٹی باقی جوارح و اعضاء کا باز رکھنا جو گناہوں

کا بچنا ہے نفس کا بچنا ہے بہت کہانے سے افطار کی وقت اسلئے کہ روزہ رکھنے سے نفس

پر نظر پڑتا ہے جب تک کہانے کے اور وہ افطار کے وقت طعام کی کثرت سے مفقود ہو جاتا ہے

اور یہ حکمت ہے کہ عذاب کا دل روزہ کہولنے کے وقت خوف ورجاسے مضطرب ہوا سلسلے کہ نہیں

ہو سکتا کہ روزہ اس کا مقبول ہوا یا نہیں حکمتیں روزہ کے فرض ہونے کی بہت ہیں

یہ کہانے کے قرآنی ہیں انہیں سے جو قوی ہیں وہ یہاں تحریر ہوئی ہیں پہلی حکمت یہ ہے کہ

جبرائی سہاء و لغالی نے کہا ہے کہ یہ آتی تجاعل فی الارض خلیفۃ اللہ الخ من ملکوت میں وہی فرشتوں

کا ملک ہے کہ حج کے وقت ہر قیاس کے سوال کیا گیا ہے میں نے یقیناً میں نے حضرت

سید الطائف و عالی نے فرمایا ہے کہ جو اب میں یہ الزام فرمایا کہ انہی کے مال کے ہونے اور

انہی کے حلقوں میں بنا ہوا ہوں میں نے انہی کے مال کے ہونے میں چنانچہ انہی کے

نعت کے اظہار اور خوشتون پر حجت ہونے کے لئے اپنے بندوں پر در سے ہونے کے لئے
 حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے فرشتو کھانے اور پینے سے تمہارا مساکہ لہی ہے اگر تم میں سے کوئی
 سے اجتناب کرو تو ساری مخلوقات پر تمہاری ترقی درجات کا باعث بنیں اور اگر وہ لہی سے
 نہ درجات علیا کا حاصل کرنا خواہشات نفسانی کے ترکہ اور عملات حقیقی سے بہرہ ور نہ ہو
 موقوف ہو تو مقلوبات سے باوجود استغنا کے اسکا میر ہوا تو کیا ہوا انکو دیکھو کہ باوجود تعلق
 انہ کے فقط ہماری رضا اور صرف ہمارے شتیاق تھا کیونکہ ہمارے مقلوبات سے دور رہنے میں
 اور سیدر بہو کہ پیاس و خیر کی شدت ان کو سہتر میں ہے یہ ہماری دولت و کرم سے انکو
 لئے تم سے اولی اور سزاوار تر ہیں نقل ہے کہ حضرت شیخ عبدالحق شریف رحمہ اللہ فرمایا
 فرمایا ہے کہ میں ساسے فرشتوں پر حجت ہوں اور میرا کمال تمام علمات و احوال پر حجت ہوں
 نے اس امر کی تحقیق کے لئے سوال کیا آپ نے فرمایا کہ اول میرے کمرے میں ایک کمانڈر تھا
 تھا ہے ہاتھ سے کچھ کہا تھا ہے یا نہیں حاضرین میں سے کچھ نے فرمایا کہ میں نے اس کو
 خوشی سے کہا ہے میں لایا اور اس کو بر سے کے آگے رکھ دیکسی کی کہاں کی طرف نکل گیا
 بیچ قد میں سرہ لئے تھوڑا سا کوڑا اپنے مکان کے پاس سے بھاگ کر آئے کہ یہ اس کے
 نام کہا لیا آپ نے فرمایا کہ میں نے اسے کہا تھا کہ میرا کرا عطا ہے نہ وہ پر کہ وہ لایا
 کتنی اشیاء مرعی کہتا ہے کہ ہرگز علمائے زمان اپنے کہاں سے پیشہ میں آئے ہجرت میں
 اور یہ جو کہا تھا کہ میں ملائکہ پر حجت اسکی وجہ یہ ہے کہ فرشتے نہیں کہاں سے آئے
 پیہر سے استغنی ہیں اور باوجود احتیاج کے اس بری کے درخت میں سے لایا گیا
 ہوا میرے گہر میں موجود ہے سر روز میں دو بتے کہا یا کرتا ہوں اور وہ لایا گیا
 پر قاعدت کرتا ہوں ضرور ملائکہ پر حجت ہوں دوسری حکمت یہ ہے کہ
 پیاس کی مشقت آدمی نہیں جانتا ہو کہ پیاسوں پر رحم نہیں کرتا
 علی نبینا وعلیہ السلام کے زندان ہو نہیں ہی حکمت بیان کرتا ہے کہ
 ہوں قید مجوس کی نعلتین با در کے اپنے فریب سے لایا گیا ہے
 نقل ہے کہ ایام مقلوبات میں حضرت پور علی نے فرمایا کہ

زہین کہا لے ہتے باوجودیکہ عزیز مصر نے تمام خزانے مصر کے انکو سو نپ لے کر کسی کھانے کہا کہ
کیا کھی ہو جاوے جو تم دونوں وقت کہاؤ یا ایک وقت شکم سیر ہو اکر و کہا کہ اگر میں بیٹا ہرگز
یا دونوں وقت کہا یا کروں تو بہو کون کی بہو کہ کو بہول جاؤں اس خوف سے اسقدر برقاغت
کر تا ہوں کہ کرمیوں کے آداب کے مرتبہ سے نگر جاؤں نکتہ حضرت یوسف علیہ السلام اہل مصر
کے ساتھ ایسے لطف و کرم سے پیش آئے حضرت سلطان الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام سوسید
سے کہ جب تک ایک شخص ہی آپ کی ہمت کا قیامت کی قحط سالی میں مبتلا رہے عذاب عصیان بریگا
یہ ہم جنت آپ کو گوارا نہوگی اور جب تک ساری ہمت کو آپ با مدہ نوال پر اپنے ساتھ نہ بٹھالیں گے
لذت خوان وصال سے ایک لقمہ نوش فرمایں گے منوی

ہر چہ مجاز خدا خواستہ
ہو و صفت زائش غم سوختہ
و طلب از راہ بند ہست

خوات کرم بہر نوار است
تا تو ز عطرش شوی از وختہ
لب نکشادہ بجز از استے

منوی اردو

خلدین طیار ہو تیرے لئے خوان کرم
سکی خوشبو سے معطر تاکہ ہو تیرا وجود
وقت رحلت اور ولادت تہا زبان بر تہی

کاہش احمد سے یہ ظاہر ہوئی شان کرم
آتش غم سے جلا یا آپ کو مانسہ بخور
کیا بیان لہو ق شفاعت کی ہو عالی ہستی

پیسری حکمت یہ ہو کہ روزہ سے بندو کی اطاعت و فرمانبرداری کا حال خوب معلوم ہونا
اور حق تعالیٰ کے جمیع حکام کا بجالانا اس میں متحقق ہو جاتا ہے کہ جب فرمایا کُلُوا وَاشْرَبُوا فَرِحُوا
بِقَدْرِ مَا آتَيْنَاكُمْ لَعَلَّكُمْ تَهْتَكُونَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَكُونَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَكُونَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَكُونَ
پینے سے اجتناب کیا عرض ہر وقت و ہر امر میں روزہ دار مطیع و فرمانبردار ہوتا ہے کہ محب پر
اطاعت محبوب واجب ہو چو ہی حکمت یہ ہو کہ جب حضرت آدم علی نبینا و علیہ السلام
جنت سے زمین پر گر لے گئے بہو کہ سے بے طاقت ہوئے جناب لہی میں اس دکہ کی شکایت
کی چیزیں علیہ السلام آئے اور ایک مٹھی گہو لہو جنت سے لائے آدم علیہ السلام نے چاہا کہ منہ میں
ڈالیں جبریل علیہ السلام نے کہا ذرا صبر کرو اور انکو پہلے زمین میں بوو کہ یہ بہت سے ہو جاویں

جب انہیں سے کہا نا اگر سب ابھی کہا ہیں گے تو پھر تمہاری اولاد کیا کہا وگئی آدم علیہ السلام نے بموجب ہدایت جبرئیل علیہ السلام آنکو بولایا اور حق تعالیٰ نے منہ برسایا وہ اسی وقت سر ہلے اور بڑے بڑے ہو گئے اور انہیں دانے پیدا ہو گئے پھر ہوا چلائی وہ خشک ہو گئے آدم نے کھلے اور روند کر رہیں اور دانے جدا جدا کئے پھر جاہا کہ انہیں سے کہا وین جبرئیل علیہ السلام نے کہا ابھی یہ غذا کی صلاحیت نہیں رکھتے اور آنکو آدم علیہ السلام سے پسوایا اور گتہ ہو یا اور روٹی بکوائی آدم علیہ السلام نے کہا اب تو کہا لون جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ ان کاموں میں تمام دن صبر ہو گیا اب آفتاب قریب غروب کے ہے تھوٹا سا توقف کرو کہ آفتاب غروب ہو جاوے اسوقت کہا لینا حضرت آدم نے کہا کہ اے جبرئیل قریب سے کہ بہوک سے ہلاک ہو جاؤں اور روٹی تیار ہو گئی اب تاخیر میں کیا حکمت ہے جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ اے آدم ہتھیالی چاہتا ہے کہ تمہاری دن بہر کی بہوک پوری ہو جاوے اور تمکو روزیہ کا ثواب عطا کرے اور اس بہوک کے بڑے تمکو تین چہرین عطا فرماوے اول تمکو بخشہ سے اور پھر بھی عذاب کرے دوسرے تم سے راضی ہووے اور پھر بھی تمپر غصہ کرے تیسرے تمکو بہشت میں داخل کرے اور پھر کہی اس سے باہر نہ نکالے آدم علیہ السلام نے کہا کیا یہ دولت میرے ہی لئے خاص ہے جبرئیل علیہ السلام نے کہا نہیں بلکہ تمہاری جتنی اولاد قیامت تک پیدا ہوگی انہیں سے حسب کوئی اس امر پر قیام کرے گا اسی کو اللہ تعالیٰ ان میں سعادتوں سے مشرف فرمائے گا پانچویں حکمت یہ ہے کہ ہتھیالی قیامت کے دن ایک جماعت کو بہوک اور پیاس کے عذاب میں مبتلا کرے اور عذاب انپر ایسا سخت ہوگا کہ اسکی شدت سے وہ روزخ وزمہریر کے سب عذابوں کو بھول جاویں گے اسلئے حق سبحانہ و تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اپنے بعض بندوں پر دریا میں بہوک اور پیاس کی تکلیف لگائی کہ اسکے سبب انکو اس بہوک و پیاس کے عذاب سے نجات دے۔

اس سخت عذاب میں مبتلا نہوں چھٹی حکمت یہ ہے کہ ہتھیالی نے اپنے کلام

وَأَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَىٰ فَسَأَلْنَا عَنْهُ الْجَنَّاتِ الَّتِي وَعَدْنَا الْمُقْسِمِينَ

اور اس آیت شریفہ میں وصول بہشت کی سعادت کو ان دو قسموں پر موقوف فرمایا ہے ایک

۱۔ جو خدا اور یکتا شخص کو یک مقام پڑا اپنے رب سے اور دوسرا جو جس شخص کو خواہش سے بہر بخشیت اس کی آسائش کا بلکہ ہے ۱۱

خوف خدا سے عزوجل دوسری نفس کا ہوا سے باز رکھنا اور یہ دونوں خصلتیں روزے میں متحقق ہونے لگیں جو شخص اسکو بجالا دے حق سبحانہ کے فضل سے امید ہے کہ اسکو بہشت عطا فرماوے اور درجات جنت الماویٰ اسکو عنایت کرے ساتویں حکمت یہ ہے کہ گناہ و وقسم کے بین ظاہری و باطنی ظاہری کے لئے تو وضو و نماز کفارہ ہے جیسا کہ فرمایا اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُدْرِكُنَ السَّيِّئَاتِ اور باطنی کا روزہ کفارہ ہے بس جس نے ہر روز پانچ نمازین ادا کیں اور ہر سال ایک مہینے کے روزے رکھے امید ہے کہ ظاہری و باطنی دونوں قسموں کے گناہوں سے پاک ہو اور روح سے نجات پائے آہوین حکمت یہ ہے کہ تمام صلحا و بادیان میں حضرت ابراہیمؑ سے کہ حضرت رب الارباب اور بندے کے درمیان محبت دنیا ہی حجاب ہے اور دنیا اور پراپیٹروں سے عبارت ہے طعام و شراب و جماع و خواب پس جو بندہ کہ دن کو روزہ رکھے اور رات کو نماز کو پڑھے مشغول رہے اسنے ضرور ان کو گھٹایا اور اپنی ترک پر مستعد ہو گا کہ تمام دنیا سے اجتناب کیا اور رفع حجاب کے لئے کوشش کی امید کہ روزے کی برکت سے حجاب عیب و ریا پر حجاب سے شرف ہو تو ہین حکمت یہ ہے کہ نفس کے لئے پرستانہ کرامت کے سبب عواطف ربانی سے محروم ہے اور وہ دو طرح کے ہین ایک انسانی ظلمانی اور دوسرا اٹھانا بندہ کے کسب و اجتہاد پر موقوف ہے دوسرے روحانی نورانی اور انکار رفع ہونا اللہ تعالیٰ کے شرف قدرت میں ہو گا یا احتیالے فرما تا ہے کہ لے بندے اگر توبہ و جو وضعف کے نفسانی عیوب اور نفسی طعام و شراب وغیرہ موانع کو دور کر گیا تو ہم روحانی حجابوں کو جو ہمارے جناب کے وسیلے کو ممانع ہین اپنے عقائل و کرم سے اٹھاویں گے اور تیرے دید و دل و جان کو تو عرفان کے شاہد سے منور فرماویں گے دسویں حکمت یہ ہے کہ ہین آبا ہے کہ بہشت یغیم اور اس کے عیوب سے دور رہا اور عہد سے زیادہ ہین اور انکا حاصل ہونا دنیا سے فانی کی لذات اور نعمتوں کی مشغول ہونے سے موقوف ہونے سے ان کے مراتب علیا تک پہنچنے کے لئے دنیا کو درجات مضموی کی طرف سے دور رکھنے کو فرمایا کہ جس نے یہاں نفس کی خواہشوں پر چند روز صبر کیا اور تلخ کام ہوا آخر کرم سے منور فرمایا اور حلال حاصل کی اور حلال ربانی کے مشاہدہ کی لذت سے مشرف ہوا اور اس کے عیوب سے منور فرمایا کہ کسی گروہ کی مہمانی کرے پہلے انکو اطلاق

دیتا ہے کہ کچھ کہاؤں میں نہیں اور شہادت ہوا جو سے کہ یہ انواع واقسام شراب و طعام میں
تیار کیے ہیں انکا برغبت تمام نوش کرین اسپر طرح حق جل و علائے بہشت کے جہان خانہ کو
مؤمنین و مؤمنات کے لئے ترتیب دیا ہے اور ان طرح سے کہا ہے اور یہ ہے کہ سالانہ ہفت
شکر آسنے کی بات ہے چنانچہ فرمایا ہے **وَلَا تَقْرَبُوا مَالَكُمْ بِمَنَافِعِهِ أَنْ تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتَامَىٰ** اور جو اپنے فضل و کرم کو
مذہب کی دعوت و جہان میں مقرب فرمائی ہے **سَيُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيَجْزِيَكُمْ أَجْرًا طَيِّبًا** اور جو قرآن کی
رضائی کہانی ناپاک جو عارفوں کے معدوں کو خراب کر لیں بیٹے ہر کہہ کر اور چہرہ نہ
اگر سے اجتناب کرو کہ پھر سے تمہارے لئے ہمارے لئے **وَالَّذِينَ يَدْعُونَ إِلَى الْبُرْءِ مِنَ الْمُنْكَرِ لَيْسَ لَهُمْ جَزَاءٌ إِلَّا أَنْ يَكْفُرُوا بِهِ** اور جو
مقبول عملی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو اپنے لئے اللہ کی سنت اللہ کی سنت کے
جہان کے لئے کہو کہ بے قدر ہو کہ ہمیں کی گیت ہوں اور اس لئے کہ **وَالَّذِينَ يَدْعُونَ إِلَى الْبُرْءِ مِنَ الْمُنْكَرِ لَيْسَ لَهُمْ جَزَاءٌ إِلَّا أَنْ يَكْفُرُوا بِهِ**
میں ہونے کے بارے میں **مَنْ كَفَرَ بَعْدَ مَا نَبَّأَهُ بِالْحَقِّ لَبِئْسَ مَا يَكْفُرُ بِهِ** اور جو اپنے لئے اللہ کی سنت اللہ کی سنت کے
تکرار ہے تو اس کے نام پر وہ لکھتا ہے اور **مَنْ كَفَرَ بَعْدَ مَا نَبَّأَهُ بِالْحَقِّ لَبِئْسَ مَا يَكْفُرُ بِهِ** اور جو اپنے لئے اللہ کی سنت اللہ کی سنت کے
نہ کر کے اسے تمہارا ہے کہ کوئی نامہ میں اس اسرار پر مطلع ہو سکے **وَمَنْ يَكْفُرْ بَعْدَ مَا نَبَّأَهُ بِالْحَقِّ لَبِئْسَ مَا يَكْفُرُ بِهِ**
تاریخہ خلق اللہ تعالیٰ اور علی صوریہ کا مشہور مشہور و معروف کہ **وَمَنْ يَكْفُرْ بَعْدَ مَا نَبَّأَهُ بِالْحَقِّ لَبِئْسَ مَا يَكْفُرُ بِهِ**
دروغ پر رقم فرمایا اور اسرا کثیر اس میں امانت کہہ کے روزہ کی ہر اس پر نگاری کہ کوئی بگاڑ
اس سے خبر دار نہ ہو کے کہ **أَلَمْ تَرَ كَيْفَ جَعَلْنَا لَكَ آيَاتِنَا آيَاتٍ مُّبِينًا** اشارہ اس مضمون کی طرف کرتا ہے جب خدا کو
اس امر میں ہر کو کہہ کے گا **بِئْسَ مَا يَكْفُرُ بِهِ** اس کے وہ **بِئْسَ مَا يَكْفُرُ بِهِ** اور **بِئْسَ مَا يَكْفُرُ بِهِ**
وَمَنْ يَكْفُرْ بَعْدَ مَا نَبَّأَهُ بِالْحَقِّ لَبِئْسَ مَا يَكْفُرُ بِهِ اس معنی کی طرف اشارہ کرتا ہے **وَمَنْ يَكْفُرْ بَعْدَ مَا نَبَّأَهُ بِالْحَقِّ لَبِئْسَ مَا يَكْفُرُ بِهِ**
سے دلچسپی لیتے ہر چیز پیدا ہوتی ہے کہ **وَمَنْ يَكْفُرْ بَعْدَ مَا نَبَّأَهُ بِالْحَقِّ لَبِئْسَ مَا يَكْفُرُ بِهِ** اور ان تمام باتوں کو
اور لذتوں سے پیدا ہوتی ہیں **وَمَنْ يَكْفُرْ بَعْدَ مَا نَبَّأَهُ بِالْحَقِّ لَبِئْسَ مَا يَكْفُرُ بِهِ** اور ان تمام باتوں کو
میں سے حقانی و معانی کا دریافت کرنا **وَمَنْ يَكْفُرْ بَعْدَ مَا نَبَّأَهُ بِالْحَقِّ لَبِئْسَ مَا يَكْفُرُ بِهِ** اور ان تمام باتوں کو
ذلی ہرزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ **وَمَنْ يَكْفُرْ بَعْدَ مَا نَبَّأَهُ بِالْحَقِّ لَبِئْسَ مَا يَكْفُرُ بِهِ** اور ان تمام باتوں کو
وَمَنْ يَكْفُرْ بَعْدَ مَا نَبَّأَهُ بِالْحَقِّ لَبِئْسَ مَا يَكْفُرُ بِهِ اور ان تمام باتوں کو
وَمَنْ يَكْفُرْ بَعْدَ مَا نَبَّأَهُ بِالْحَقِّ لَبِئْسَ مَا يَكْفُرُ بِهِ اور ان تمام باتوں کو
وَمَنْ يَكْفُرْ بَعْدَ مَا نَبَّأَهُ بِالْحَقِّ لَبِئْسَ مَا يَكْفُرُ بِهِ اور ان تمام باتوں کو

Marfat.com

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَوْعَانَ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رُفْعَةِ يَدَيْهِ فِي الصَّوْمِ فَقَالَ لِي وَأَنَا أَجْزَى بِهِ يَدْعُ شَهْوَةَ وَطَعَامَهُ
مِنْ جُحَى أَوْ فَرَايَا لِلصَّائِمِ فَرِحَتَانِ فَرِحَتٌ عِنْدَ فِطْرِهِ وَفَرِحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهِ أَوْ فَرَايَا
لَمَنْ سَأَلَ عَنْ نَصَائِمِ أَطِيبٍ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ أَوْ فَرَايَا الصِّيَامِ مَرْجِيَةً وَإِذَا كَانَ
يَوْمَ صَوْمٍ حِدَّةً فَلَا يَرَفُّ وَلَا يَضَعُكَ فَإِنْ سَابَهُ أَحَدٌ وَقَالَ لَهُ فَلْيَقُلْ لِي مَسَا عَمَّ

سابقہ رسالہ میں حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہر عمل نبی
کا ثواب زیادہ کیا جاتا ہے دس گنے سے سات سو گنے تک مگر روزے کا ثواب ان گنت ہے
تقریباً ہر روز سے فرمایا کہ روزہ خاص میرے لئے ہے اور میں خود ہی اپنی طرف سے اسکی جزا بند
کے لئے ہوں گا بندہ روزہ دار کے چھوڑی ہے اپنی خواہش اور کھانا پینا میری رضامندی کے لئے
اور اپنے من سے کہ دشمن سے مجاہدہ کیا ہے اور یہ بھی فرمایا ہے اپنے کہ روزہ دار کے لئے دو خوشیاں
ہیں ایک خوشی اسکے اٹھا کر نیکے وقت اسکو ہوتی ہے اور دوسری جب ہوگی کہ وہ اپنے رب سے
بہتر اور روزہ دار کی منہ کی بوالہ تعالیٰ کے نزدیک مشک سے ہی زیادہ خوشبو دار ہے۔ اور روزہ
دار کے لئے دنیا میں قبائح و فواحش سے اور آخرت میں عذاب و عقوبت سے جب
ترہین سے کوئی کسیدن روزہ رکھے تو بخش نہ بچے اور مخاصمیت تک سے پس اگر کوئی اسے گالیان دے
یا جس سے اٹسے تو اسکے جواب میں کہے کہ میں روزہ دار ہوں تحقیق حدیث الصوم لی الی آخرہ کے
الفاظ سے جو معنی پیدا ہوتے ہیں اسکے بیان میں الا الصوم استثنا ہے اور مستثنیٰ منہ تمام اعمال اچھے
اسلی بنا سارے اعمال کی جزا سے جدا ہے کہ اسکے لئے تعداد میں ہیں اور اسکے لئے تعداد نہیں ہے اور
جو کچھ اپنی طرف انصافت فرمایا کہ فانا لی اور جزا کو ہی وانا اجزای یعنی یہ جزا ایک سر ہے میرے اور
تو اس کے درمیان کہہ اسے میرے اسپر کوئی مطلع نہیں ہے میں جو چاہوں گا اپوز بند سے کو دیکر راضی
اور غلط اور یہ ہونے لایا کہ روزہ دار کو دو خوشیاں ہیں انہیں سے ایک انظار کے وقت سے ظاہر ہے
اور دوسری ان کے روزے میں یہ سبب بہو کما اور پیاس کے مضطرب اور شکستہ حل رہتا ہے جب
یہ مسئلہ اٹھا لیا ہے خوشوقت اور مرفہ حل ہوتا ہے لیکن ارباب اشارت نے کہا ہے کہ شادی

نفس کی اسوائے نہیں ہے کہ اپنی خواہش کی چیزوں کو پہنچا کہ اہل عقول پر اس مرتبہ کی پستی نظر
 ہو بلکہ اسلئے ہو کہ توفیق الہی اسکی مدد و معاون ہوئی کہ اُسکے مامور یہ کے عہد سے باہر آیا اور جب
 فرمایا ہے کہ روزے کے تین مرتبہ ہیں اول ظاہر کا روزہ اس کی وقت افطار کی وقت سات طلوع
 شراب ہو دوسرا باطن کا روزہ اور اس کی وقت افطار کے قریب توفیق و اعانت کا وہ بیان ہے
 تیسرا شراب کا روزہ اس کی وقت ایام فراق کے گزرنے اور وقت وصال کے افطار پر منحصر ہے
 والد علم نقل ہے کہ شیخ ابو علی رودباری قدس سرہ نے وقت وفات بخود ہی سے ذرا آنکھ کھولی
 اور مریوں کی طرف دیکھا پوچھا کہ اے شیخ اس وقت فرمائے کہ آیتا حال کیسا ہے کہا کہ انہوں نے مشقوں
 کے دروازے کھلے ہیں اور حورین عین جلوہ گر ہیں اور شہر نشینی کے پالے اُنکے ہاتھوں میں ہیں
 اور اس عاشق سرست کے منظر ہیں عرض کیا کہ کیا فرمائے ہیں کہا کہ میں روزہ دامیوں جیٹا
 عید تہور روزہ نکھو نوٹکا پوچھا کہ آپکی عید کب ہوگی کہا کہ جب ہلال صال افق جمال سے طالع ہو
 اور دولت موصلت و سعادت مشاہدت حاصل ہو جی ہماری عید ہے غزل

پردہ بردار کہ از منہ ہوتا ششانی
 گر گماریم نظر بر منہ نو کج کھنڈ
 بیش رو سے توجہ بختان بیدار
 کہ در روزہ خوریم و غم روزہ سے خوریم

عید می آید وقت ست کہ در منہ نگریم
 با جمال تو کہ عید ست و بہ ما ندر است
 ہست در عید و گشتن ما فکر لب
 سابقا بادہ دہ و نقل کہ شد نوبت آن

غزل اردو

پردہ اٹھ جائے تو ہم ہی دیکھیں
 کج نظر و کیمین سما پر ماہ نو کی
 دخل ہو دلیں ہمارے عید کا کہ
 کہاویں روزہ اور

عیدانی آسمان پر دیکھتے ہیں ماہ کو
 دیکھنا ماہ جمال یا اپنی عید ہے
 عید کی خواہش ہے کس کو پیش عید روی یا
 مست کرد و جواب شراب وصل سے ساقی ہمیں

اور فرمایا کہ روزہ دار کے منہ کی بونٹک سے زیادہ خوشبودار چھانڈا ہے اس میں سرست انام
 علیہ لے فرمایا ہے صاحبان فرست بر ظاہر ہے کہ روزہ دار کے منہ میں جو نہ کہانے اور نہ اپنے
 سے بویا ہوتی ہے وہ خوشبودار نہیں ہے یہاں مقصود یہ ہے کہ جب روزہ دار اس خلق صمدی

ہر اقدام کرتا ہے حق سبحانہ و تعالیٰ سے کرم سے بوسے خوش اسکو عطا فرماتا ہے کہ وہ مشک سے
 بہتر ہوئی ہے منقول ہے کہ حضرت موسیٰ علی نبیہ السلام سے اتفاقاً لے نے وعدہ کلام
 کرنے کا تیس روز سے رکھنے کے بعد کہا تھا چنانچہ فرمایا ہے **وَإِذْ نَادَىٰ مُوسَىٰ رَبَّهُ لَيْلَةَ كَيْفَ جِئْتُكَ**
عَلِيهِ السَّلَامُ لَيْلَةَ تِسْعَ رَجَزٍ تو اس نے سننے کی بو میں تغیر ظاہر ہوا انہوں نے اسکے دفع کرنے میں
 کوشش کی اور کسی ذہنت کی جہاں جہاں جس سے وہ بوجہانی رہی جو کہ موسیٰ علیہ السلام نے یہ
 عمل اپنی رائے سے کیا تھا اور غیب سے اسباب میں کچھ اشارہ نہیں ہوا تھا لہذا مقبول نہیں ہوا
 اور موافقت ملا کہ اس عمل سے کم ہوگی حکم ہوا کہ اسے موسیٰ دس روز اور روزے رکھتا کہ پھر
 وہ بوٹا ہو کر غالبہ مجالس تقدس اور راجح محافل السن ہے اسوقت کلام الہی سے مشرف ہووے اور
 تو اسے عطا ہوگی جیسا کہ فرمایا ہے **وَأَنذَرْنَاكَ وَأَعَشْرًا** اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب
 وزہ دار روز قیامت عشرین آونگے پچانے جاونگے اپنے منہ کی خوشبو سے اور انکے منہ
 کی خوشبو مشک سے بہتی ہوگی۔ اور فرمایا کہ روزہ سیر سے سویا گنا ہوں سے پھر ہے اسلئے کہ وہ
 گناہ سے شہوات یا آتش و دوزخ سے سیر ہے کہ اسکو صائم سے دفع کر گیا اور پہلے معنی دنیا
 سے تعلق چھوٹا اور دوسرے عیبوں میں اور فرمایا کہ کلام فاتحہ ہر اقدام کرین اور وہ دو طرح کا
 ہوتا ہے ایک قسم حرام ہے کہ اس کا لفظ مطلق مستحب حد اور باعث ملاست ہے عدوی
 جیسے کسی کو گالی دینی کہ وہ اسکو زبان سے منسوب کرتی ہو اور دوسری قسم وہ کہ شرع شریف
 سے اس پر حد نہیں ہے لیکن زبان سے نکالنا اس کا تڑپ سے خالی نہیں ہے جیسے ہتھیار
 لہنی کا نام لینا اور ایسے الفاظ کا سہ سے نکالنا جو مباحثت کہ طریف اشارہ کرتے ہوں یہ
 حدیث میں روزہ میں منع ہے اور فرمایا ہے **وَجَنَابَتِكُمْ** اسلئے کہ اللہ تعالیٰ کے لئے نزدیک
 ہو کر اور وہ زیادہ بدتر کئی ادارتیں ہے اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 نے فرمایا ہے کہ میرے چہرے پر روزہ لگانا ہے جو مجھ سے کیا وہ یہ ہے کہ منع کیا مجھ کو شراب کو پینے
 اور ہونے سے کہ پونہ سے اور کسی کو گالی دینے سے اور فرمایا کہ اگر روزہ دار کو کوئی گالی دی
 اس سے کہنے تو اسکو نہ اسبیر سے کہہ کہ میں روزہ دار ہوں اور اہل شارت نے کہا ہے

اس لئے کہ روزہ دار کو کوئی گالی دی تو اسکو نہ اسبیر سے کہہ کہ میں روزہ دار ہوں اور اہل شارت نے کہا ہے

کہ یہ جواب زبانی ہے اور اپنے دل سے یوں کہے کہ تو روزہ دار ہے گالی و مناعت میں
 مشغول نہ ہو کہ تیرا عمل ضبط ہو جاوے اور تیرے روزے کا ثواب جاتا رہے کہ جب قیامت
 کے دن بمقتضایہ ^{یومئذ یبکی الشراک} سب چیزوں کی تحقیق میں ظاہر ہوگی اور اعمال
 عرائس کا حجب و استار سے باہر نکلیں گے انہیں عروس میام کی برابر کوئی دلیہ نہیں
 صاحب جمال ہونگی اسے دل جقدر آج تو اسکی قدر و منزلت کر لگا اور اسکو فضیلتوں اور
 قیامتوں سے بچاؤ گا ایقدر گل اس کا سن و جمال ترقی پراپو گیا روزہ کے ثواب سے
 کا بیان حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مطہیوں کے اعمال جو کچھ ہوئے است اور کچھ ہوئے
 تو استطاعت کے میدان میں دوڑا تم میں وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سبباً سادہ
 قسم کے ہیں دو انہیں سے وہ ہیں جنکا نتیجہ واجب ہو اور وہ کچھ ان کے ہیں جو
 ایک ثواب دہی گنا اور ایک کاسات سو کنا ہے اور ایک کا ثواب پیر سے عز و جل کے
 اور کوئی نہیں جاتا و موجب میں سے ایک توحید ہے دوسری معرفت جو کوئی مقصد
 بر ایمان لانا ہے اور کسی کو اس کا شریک نہیں کرنا اسکی لئے نشت و حسیب ہونا اور
 جو کوئی تبارخالی کی معرفت حاصل کرنا ہے اسکی رضا و تقاضا اور ہر شے اسکی رضا
 ہونی میں اور وہ دو جنکا بدلہ برابر لیا ہے ایک یہی ہے کہ اسکی شریک نہ ہو اور
 دوسرے ہوگی کی نیت ہو کہ جو نیت کے یہ ہوگی بندہ سے ظہور میں تالی اسکی
 اسکی برابر ثواب لیا ہے اور وہ ایک ہر ثواب دس گنا ہے نیکو جو پورے دن کے
 وہ ہیں کاسا مستحق سو گنا ثواب لیا ہے نفقہ کی مقدار ہے جو بندہ سے لیا گیا ہے
 کے لئے کہ ہے کہ ہر دم کے بدلے سات سو کا اجر لیا ہے تو ایسے اور وہ اللہ تعالیٰ کے
 حضرت رب العزت کے اور کوئی نہیں جاتا وہ روزہ ہے کہ خدا کے لئے
 طر نیت فرمایا ہے منقول ہے کہ جب فرشتے بندوں کے لئے
 بنایا میں حاضر ہوتے ہیں حق سبحانہ روز سے کھانا پکھڑا کر لیا ہے
 بندوں کے کچھ تیرے حقوق ادا کے یا نہیں روزہ عنہن کرنا ہے اور ان کے

Marfat.com

تعمیر و تعمیر کی اور اپنے بدیون کے اشرف مواضع میں مجبور کہا اور نماز کے دسترخوان پر تراویح کے کھانوں اور ذکر و تسبیح کی شرابوں سے مجبور سیراب کیا اور جیسا کہ جائے تھا میری خدمت میں مشغول رہا اس کے جواب میں خداوند جل و علا فرماتا ہے کہ میں ہی اپنے بندوں روزہ داروں کی حرمت کو گناہ رکھوں گا اور انکو مقعد صدق میں جگہ دوں گا اور جہنم کے دروازے ان پر بنا کر دوں گا اور جنت کا ماندہ ان کے لئے مہیا کروں گا اور شراب طہور انکو بلاؤں گا جیسا کہ فرمایا ہے و سقاؤم شراباً طہوراً ^{وہ} مرومی ہے کہ قدح غیب سے اُڑ کر مرع کی مانند روزہ دار کو ماتم پڑا چادریگا اور اسپر شک سے مہر لگی ہوگی اور یہ لکھا ہوگا ہذا شراب طہور میں رب عفو و فضل ہے کہ شیخ علی بن موفق بغدادی قدس سرہ نے کہا ہے کہ میں نے ایک شب خواب میں دیکھا کہ قیامت قائم ہوئی اور میں بہشت کے دروازہ پر پہنچا اور دیکھا کہ وہاں ایک شخص کھڑا ہے جسے چاہتا ہے بہشت میں جانے دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے نہیں جانے دیتا پھر میں اندر داخل ہوا اور دیکھا ایک شخص کو ماندہ احسان پر مہیا پایا ہے اور دو فرشتے اُس کے دونوں طرف سے تولے بنا بہشت کے کھانے اُسکو کھلاتے ہیں اور شراب طہور کے سر مہر ترنون میں سے اُسکو پلاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ کہا اور پی اے وہ شخص کہ تو نے رضایے دوست کے لئے دنیا میں کھانا بنا چھوڑا تھا پھر وہاں آئے پڑا اور حضرت قدس میں داخل ہوا اور دیکھا کہ ایک مرد سراق عرش پر کھڑا ہوا حق تعالیٰ کے جمال باکمال میں ایسا مستغرق ہے کہ بہشت و ما فیہا کی طرف ذرا ہی التفات نہیں کرتا اور آنکھ بالکل نہیں جھپکاتا رضوان سے بنے پوچھا کہ یہ تینوں صاحب جنکو میں نے انجانوں میں دیکھا کون ہیں اُس نے کہا کہ جسکو تو نے دروازہ پر دیکھا ہے وہ امام احمد عجل ہے رحمہ اللہ علیہ اور جسکو تو نے دسترخوان پر دیکھا ہے وہ بشر عافی ہے قدس سرہ کہ دنیا سے بہو کا گیا ہے ^{وہ} تعالیٰ نے فرشتوں کو اُس پر مکمل کیا ہے کہ اُسکو کھلائے و پلاتے ہیں اور جسکو تو نے مستغرق جمال الہی دیکھا ہے وہ خواجہ معروف کرخی ہے قدس اللہ وجہہ کہ دنیا سے شاق جمال و سرت جام وصال گیا ہے کہ ہمیشہ شوق لقاء دوست کی شراب سے کبھی ہوش میں نہیں آیا اس لئے تعالیٰ نے مباح کر دیا کہ وہ امام شاہدہ جمال الہی میں مستغرق جام ویدار خدا کرو چنان مخمورم

غزل فارسی

کہ خسار من نہ نشیند بہ بہشت و حورم

اللہ تعالیٰ کا اس سکو و ہونے کو بیٹنے کی جگہ ^{اللہ} اور بلائیگا انکو اگر شراب باگزہ ^{اللہ} ترجمہ بہ شراب طہور سے حضرت رب عفو و فضل

| | |
|--|--|
| <p>صحت اگر عترہ زرد لعرہ ترمی وان تہ ازو آہ سوزان زول آندم کہ فرستم فلک مست سلطنت بر سر افلاک زوند موسی دل کہ بطور بدغم گفت ارنی بر عہ داد اتان بادہ وحدت کہ مرا مگر در روز فنا بلک انالحق زده ام</p> | <p>مست حتم نہ کم از مست می انگورم گر بسوزد پروبال ملک معدوم تاکہ سلطان ازل زور غم مشوم یعنی از جام بقا بادہ بدہ محمودم نہ کنون موسی دل ماند نہ جان طوم عشق در درار بقا داد سے منصوم</p> |
|--|--|

غزل

| | |
|--|--|
| <p>جب صہبائے نفلے حق کا میں محمود مست کہ فر تو می سے ہر نہ اس کی ذات سے جوج پر تہیہ ہر جب نکلے ہر میرے دل سے آہ لکھد میری سلطنت افلاک ہر روز ازل طور میں ہر موسی دل طالب ویدار ہے ایک جو عبادہ وحدت کا پیتے ہی فنا کیوں نہ دون ہانک انالحق وارفاتی میں طلب</p> | <p>ملقت کب جاتیب خلد برین و حور ہون مست حق ہوں کچھ نہ میں مست می انگور ہون اگر جلیں بازو فرشتوں کے تو میں معذور ہوں حکم کا پابند ہوں اور تالیخ منشور ہوں جام صہبائے بقا سے ساقیا محمود ہوں جان و دل سب ہو گئے میں زندگی و دور ہوں بی کے می دار بقا میں بن انگب منصور ہوں</p> |
|--|--|

ماہِ رَمَضَانَ کی فضیلت کا بیان ماہ مبارکِ رَمَضَانَ کے فضائل و فضائل مبارک ہیں
 ہر مومنین اور انہیں سے چند مرقوم ہوئے ہیں مروی ہے اس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کثرت
 رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حضرت عداوتہ کرام جلیانہ رمضان شریف کی ہر
 رات میں ہر اللہ بندوں کو جو سزاوار و لائق عذاب ہوئے ہیں آتش و دوزخ سے آزاد فرمائے گا
 اور جو قبیلے سب کو اول شبِ رمضان سے اس ماہ تک جتنے آگ و سکھ ہوں گے انہیں
 سے بڑی تڑپ ہے پر جب دوسرے جمعہ کی رات ہوتی ہے تو آئین اول رات کے
 ایک کس اللہ میں جتنے بخشے گئے ہیں ان سب کی برابر بنا لیں اور رات آخری رمضان
 سے پہلے تیری ہر چوتھی جمعہ کی شب کہ اور رمضان مبارک کی آخری رات کو جس قدر تمام رمضان شریف
 کی ہر شب ہر ایک جمعہ کی رات کو آزاد کئے ہیں عذابِ بہنم سے بری و ناپاہت صیابِ نبوی ص

۱۔ اسی وقت کے ایک اور واقعہ یہ ہے کہ
 ۲۔ اس واقعہ کے نتیجے میں
 ۳۔ اس واقعہ کے نتیجے میں

۴۔ اس واقعہ کے نتیجے میں

۵۔ اس واقعہ کے نتیجے میں

۶۔ اس واقعہ کے نتیجے میں

۷۔ اس واقعہ کے نتیجے میں

۸۔ اس واقعہ کے نتیجے میں

۹۔ اس واقعہ کے نتیجے میں

۱۰۔ اس واقعہ کے نتیجے میں

۱۱۔ اس واقعہ کے نتیجے میں

۱۲۔ اس واقعہ کے نتیجے میں

۱۳۔ اس واقعہ کے نتیجے میں

۱۴۔ اس واقعہ کے نتیجے میں

۱۵۔ اس واقعہ کے نتیجے میں

۱۶۔ اس واقعہ کے نتیجے میں

۱۷۔ اس واقعہ کے نتیجے میں

۱۸۔ اس واقعہ کے نتیجے میں

۱۹۔ اس واقعہ کے نتیجے میں

۲۰۔ اس واقعہ کے نتیجے میں

Handwritten notes in the top right corner, possibly including a date or page number.

Main body of handwritten text, appearing to be a list or series of entries, though the content is illegible due to the quality of the scan.

Handwritten text at the bottom of the page, possibly a signature or a concluding note.

ثواب پاتا ہے اور آپ نے فرمایا کہ اس مہینے میں کلمہ لا الہ الا اللہ کثر پڑھا کرو اور نماز بہت ادا کیا کرو
 اور اپنی حاجتیں خدا تعالیٰ سے چاہا کرو کہ حاجتوں کا برآنا بعد کلمہ اخلاص و ادا سے نماز مخصوص
 رکھتا ہے اور شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بھی کہا ہے کہ حق تعالیٰ نے اسے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و
 آلہ وسلم کو رمضان مبارک میں تین چیزیں دنیا میں ایسی عطا فرمائی ہیں جو دنیا و ما فیہا سے بہتر ہیں
اول شب قدر چنانچہ فرمایا ہے لَيْكَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ دوسرے روزہ دار کی
 وعار کا قبول کرنا تیسرے بوسے دہن روزہ دار کا مشک سے غسل ہونا اور روز آخرت بہشت
 میں ہی تین چیزیں ایسی عطا فرماو گی کہ بہشت کی سب نعمتوں سے افضل ہوں گی **اول** رضیے
 حق تعالیٰ جیسا کہ فرمایا ہے وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللَّهِ أَكْبَرُ دوسرے جنت میں غلہ یعنی ہمیشہ مینا
 تیسرے حق تعالیٰ کا دیدار **نقل** ہے حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کہ ایک شب
 رمضان شریف میں میں نے بہشت برین کو خواب میں دیکھا کہ میں ایک نہر پر جبکہ دونوں کنارے اونٹوں
 کے بنے ہوئے ہیں ٹھہرا ہوں اور حورین آفتاب کی مانند نورانی مہر سے پاس کھڑی ہیں میں نے بہشت
 میں سے کہا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ انہوں نے بھی میرے ساتھ مواظقت کی اور کلمہ پڑھا
 کہا یحییٰ اُمَّتِ الْحَامِدِينَ الصَّالِحِينَ الدَّاكِعِينَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ سے اسے پوچھا
 کون ہو کہ بہشت تمہارے انوار سے منور ہے اور تمہاری خوشبو سے معطر انہوں نے کہا کہ تم
 باقیات الصالحات کی صورتوں میں کہ مستحقیق کے اپنے نور سے ہلکو پرورش فرمایا ہے اور جان
 اجساؤ کو شک کا فورہ عبرت و اب حیوان سے ترک کیا ہے خوشحال روزہ داروں کا کہ ہمیں اُسکے
 لئے بنایا ہے اور یہ قرعہ دولت انہیں نام نکلا ہے **نقل** ہے کہ جب ہمارے مبارک رمضان شروع
 ہوتا ہے تو تعالیٰ منادی یعنی ندا کر نیوالے کو فرماتا ہے فرشتوں میں ندا کر دی کہ حضرت محمد رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کے کسی روزہ دار پر رمضان شریف میں گناہ نہ لکھیں کہ میں
 اپنی بخشش کر سوا انہوں نے اگر وقت افطار اُسکے ہر گناہ ہونگے تو یہی بخشہ و نگامروی ہے
 عبد السلام بن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ حضرت رسالت پناہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ
 جسے ایک عمل تباہ کن ہو لیسیر یعنی بہت آسان ہے اور اسکا ثواب کثیر ہے میں نے عرض کیا ہاں یا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور فرمادی کہ اللہ تعالیٰ نہایت بڑا کثیر ہے وہ اسے بھی بہت حمد کرے گا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کوئی رمضان شریف میں دن باریکے گناہوں کی بخشش اور شکر
 حق تعالیٰ سے چاہتا ہے رب کریم اسکو جبریل و میکائیل و اسرافیل و عزرائیل و حملہ عرض محمد
 علیہم السلام کا ثواب عطا فرماتا ہے اور اسکے سب گناہ محو کر دیتا ہے نقل ہے کہ اس ماہ مبارک
 کی بزرگی کے سبب تھتالی نے اپنے پیغمبروں پر جو کتابیں نازل کی ہیں اسی میں سے ہر ایک کتاب
 فرمائی ہیں اور ہر ایک کتاب میں اس میں نے کا علیہ نام مقرر فرمایا ہے چنانچہ ابراہیم علیہ السلام
 اس مہینہ کی پہلی شب میں صحیفے عطا فرمائے ہیں اور موسیٰ علیہ السلام کو چھٹی تاریخ کو اور ابراہیم
 کی اور عیسیٰ علیہ السلام کو تیرہویں تاریخ انجیل حضرت فرمائی اور داؤد علیہ السلام پر پانچواں
 تاریخ زبور اتاری اور حضرت محمد رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پچیسویں شب کو قرآن شریف
 نازل فرمایا جیسا کہ رمضان الذی انزل فیہ القرآن اور قرآن شریف میں اس
 مہینے کا نام رمضان ہے اور تورت میں سرجقان اور انجیل میں عفران اور زبور میں احسان
 ہے سولہ ان کے اور نام ہیں بزرگان دین نے احادیث میں سے استخراج کئے ہیں ان میں سے
 اٹھارہ مہین ماد برکت ماہ ثواب ماہ جود ماہ خلوف ماہ ریح الفقرا ماہ سحر ماہ صلوٰۃ ماہ کوفہ
 ماہ اطعام ماہ عشق ماہ فلاح ماہ قوت ماہ کرامت ماہ حمت ماہ ہدایت ماہ محبت ماہ نوال
 ماہ عشق من النار اور تعالیٰ نے مہینوں میں سے تین ماہ برگزیدہ کئے ہیں ماہ رجب و ماہ شعبان
 و ماہ رمضان اور ایسے حبیب کی امت کی ہی میں تینوں کی ہیں سابق و متقدم و ظالم اور ان
 تین ماہ میں سے ایک ایک مہینا ان تینوں فرقوں کے ساتھ مخصوص فرمایا ہے رجب کے مہینوں
 کے لئے شعبان مقصد و نیکے واسطے رمضان ظالموں کے اور ہر ایک کو ان تینوں میں سے
 ایک ایک کرامت عطا کی ہے سابقوں کو قوت جیسا کہ فرمایا ہے وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ
 اُولَئِكَ الْمُقَرَّبُونَ اور مقصدوں کو امنیت جیسا کہ آیت میں دی ہے الَّذِينَ اَفْلَحُوا وَلَمْ يَكُنْ
 اِيْمَانُهُمْ بِظُلْمٍ اُولَئِكَ اَكْبَرُ اَلْاٰمَنُوْنَ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ اور ظالموں کو مغرت
 فلان آیت میں فرمایا ہے وَالَّذِينَ اِذَا فَعَلُوا فَحِشَةً اَوْ ظَلَمُوا اَنْفُسَهُمْ رَجَعُوا اِلٰی رَبِّهِمْ
 فَاسْتَغْفَرُوا لَهُمْ فَوَسَّوْا لَهُمْ ذُنُوبَهُمْ فَارْتَدَوْا عَلٰی اَعْقَابِهِمْ اِلٰی رَبِّهِمْ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ

۱۔ مہینہ رمضان کا کہ نازل ہوا اس میں قرآن شریف اترے اور ان کے ٹہرنے والے مہینوں میں سے دو ہیں اور ان کے
 ۲۔ جو ایمان لائے اور زمین ملایا ہے ایمان کو عمل کے ساتھ ہی۔ مہینوں میں سے دو ہیں اور ان کے ۳۔ ترجمہ اور وہ
 ۴۔ کہ جب کیا غمناک اور غمناک ہے نفسوں پر ایسے گناہ کیا وہ انہیں گناہوں سے توبہ دینے سے

Handwritten text in Urdu script, appearing to be a letter or document. The text is highly faded and difficult to read, but it seems to contain several paragraphs of prose. The script is cursive and typical of Urdu calligraphy. There are some lines that appear to be underlined or separated by horizontal lines, possibly indicating different sections or a signature line. The overall appearance is that of an old, worn document.

ہے اشارت استطاعت حج کی شرط اس لئے مقرر فرمائی ہے کہ انبیاء ہر جاوے ان دنوں میں کہ ایک حق تعالیٰ کا ارادہ رکھتا ہے اور دوسرا اسکے خانہ کعبہ کا کیونکہ جو خانہ کعبہ کی زیارت کا ارادہ رکھتا ہے اسکو تازہ دراصلہ درکار ہے اور جو رب کعبہ کا ارادہ رکھتا ہے اسکو تازہ دراصلہ کی کیا حاجت اور استطاعت بھی وہ قسم کی ہے استطاعت شرعی و استطاعت حقیقی اصحاب شریعت کے نزدیک استطاعت مقدار مال ہے اور ارباب حقیقت کے نزدیک بقدر حال ہر گنا حج تن سے ہے اور اگر کالج جان سے جو تن سے حج کرتا ہے قدم قدم راہ چلتا ہے اور جو جان سے کرتا ہے وہ جہان جہان طے کرتا ہے تن سے حج کر نیوالا وطن سے جدا ہوتا ہے اور جان سے حج کر نیوالا وطن میں بجا ہوتا ہے وہ جو تن سے حج کرتا ہے زبان سے لیک کہتا ہے اور جو جان سے حج کرتا ہے اسکے وجود کا ہر ذرہ لیک کہتا ہے تن سے حج کر نیوالا جب کعبہ میں پہنچتا ہے اسودہ ہوتا ہے اور جان سے حج کر نیوالا جب تک ب کعبہ تک نہیں پہنچتا اسودہ نہیں ہوتا جو تن سے حج کرتا ہے عرفات پر پہنچا اٹھا پھرتا ہے اور وہ جو جان سے کرتا ہے تمام اٹکا نہیں پھرتا تن کا حاجی خانہ کعبہ کا قصد کرتا ہے جان کا حاجی خداوند خانہ کا ارادہ کرتا ہے

عاشق بطواف کوئی جاناں گرو
تاکی رخ آن بند و قربان گرو

حاجی شب و روز دریا بان گرو
مشاق جمال دوست جان بر کھنت

قطعہ

بہر ہر کام زن عاشق طواف کوئی جاناں نہیں
فنا اور محو ہوتا ہے خیال روئے تاباں نہیں

سفر کرتا ہے حاجی رات دن کوہ و بیابان نہیں
ہے مشاق جمال یار جان لیکر بیتلیں ہم

نفل سے کہ حج ابوالقاسم حکیم قدس سرہ سے کہ ایک سال میں حج کو جاتا ہوتا رہا میں ایک ویر
کو دیکھا کہ سرور و اعضا درست چلا جاتا ہے پوچھا میں نے کہاں جاتا ہے کہا خانہ خدا کو جاتا ہوں
دوسرے سال پر اسی درویش کو دیکھا کہ حیرہ زرد اور ضعیف و ناتوان پہر پوچھا میں نے کہاں جاتا ہے
کہا کہ خانہ خدا سے تمہاری طرف جاتا ہوں تیسرے سال پہر اسکو دیکھا کہ اس سے ہی زیادہ ضعیف
و ناتوان پہر پوچھا کہ اب کہاں جاتا ہے کہا کہ اس سے اسی کی طرف جاتا ہوں میں نے اپنے دل میں
کہا کہ اگر اس کلام میں سچا ہے تو خوشحالی کا نشان ہے میرے دل میں یہ خیال آیا ہی تھا کہ وہ ہنسنا

اور جان دی میں نے اپنی چادر سپر اور ماوی اور کفن کی تلاش میں روانہ ہوا جب آیا تو دیکھا کہ چادر
 تو ہے اور درویش نہیں ہے ہتھوری دیر گزری اور میں حالت فکر میں کھڑا تھا کہ آواز آئی اے ابوالقاسم
 کچھ جانتا ہے کہ فقیر کیا ہوا ہے کہا کہ میں نہیں جانتا ہوں کہ وہ کہاں ہے آواز آئی کہ وہ ہمارے
 پاس ہے **الرِّدَاءُ لَكَ وَالْفَقِيرُ لَنَا** دوسرا لمحہ حج کے معنی لغت میں تصدیع میں اور قصد
 دو طرح کا ہے اول قصد کرنے والا کا قصد ہے اپنی ذات سے بیت اللہ کی زیارت
 کی طرف دوسرا قصد کرنے والا کا قصد ہے اپنی جان سے اللہ تعالیٰ کے نور پاک شہود و کسوف
 اپنی ذاتوں سے قصد کرنے والے محرمات احرام سے محترزمین اور اپنی جان سے قصد کرنے والے حج
 انام کے شہور سے مجتنب ہیں حضرت جنید قدس سرہ نے فرمایا ہے جگوار زوکعبہ کی مہوئی
 ہے اُسکو فرماتے ہیں **لَمْ تَكُنْ تَوَابًا لِّغَيْهِ إِلَّا لِشِقِّ الْأَنْفِطِطِ** اور جب کو بسا طہرت کی تساہوئی
 ہے اُسکو ارشاد ہوتا ہے **لَمْ تَكُنْ تَوَابًا لِّغَيْهِ إِلَّا لِشِقِّ الْقُلُوبِ** اور جب کو رویت کی خواہش ہوتی
 ہے اُسکو سنا جاتا ہے **لَا لِشِقِّ الْأَرْوَاحِ** تیسرا لمحہ حج بیت صحابہ اموال پر فرض
 ہے اور حج بیت ارباب احوال پر ہے کعبہ صوری کے طالب اس سفر ضروری میں دو کی
 و مہجوری کی بلا میں مبتلا ہوتے ہیں اور طالبان وقاصدان حرم ذات و حرم صفات اول ہی
 قدم پر مراد کو پہنچتے ہیں اور اپنے وجود میں جمال مقصود کو نظر شور ملاحظہ کرتے ہیں منقول ہے کہ
 کہ ابراہیم خواص قدس سرہ نے فرمایا ہے جب بیٹھے چاہا کہ آنکھوں کو پوسٹ کعبہ کے جمال کر
 مشرف کر لوں تو اس طرف گوروانہ ہوا را دین ایک لڑکا دیکھا کہ اُس بیابان بے پایاں کو بے
 زا اور اعلیٰ کرتا ہے میں نے اُس سے کہا کہ یہی تو ہے بلوغ کو نہیں پہنچا اور مروئی اسی پر ہے
 جو تکلف ہوا اور کعبہ کی زیارت اسی پر فرض ہے جسکی پہلی نقدا استطاعت سے ہرگز مہلک
 نے جواب دیا کہ اے ابراہیم شیک عبادت امر پر موقوف ہو لیکن شوق و محبت کو مہلک
 نہیں ہے جو کچھ بندے تکلف تکلف سے بجالاتے ہیں مشتاق اُسکے ہرگز مہلک نہیں ہے
 باسید قبل عبادت کرتے ہیں اور عاشق باسید و حصول قدرت میں اقدام کرتے ہیں بہر حال
 کہ دوست کے ہر جاوین اور توشہ اپنے ساتھ لیں وہیں حشر ابراہیم نے کہا میں اُس کے ملامت
 سے توجہ چاہتی اور فقیر ہوا اسلئے کہ میں نہیں ہنرتی وہاں کوئی باطن نہ کر اسلئے کہ میں نہیں ہنرتی وہاں کوئی باطن نہ کر

تجیرنا آخر کعبہ میں پہنچا اور اس لڑکے کو طواف کرتے دیکھا اُسے مجھے دیکھا اور میرے پاس آکر کہا کہ اشارہ میں آپکا استفسار اور استغناء اور انکار کو واسطے تھا جس کسی کو معرفت کاملہ اور یقین شامل سے وہ جانتا ہے کہ حیات و ممات تھتعالیٰ کے چلانے اور مارنے پر موقوف ہو جسکو اُسے جان ہی ہے اُس کے لئے اُن سے دریغ نہیں کرتا فرد

اتم روزی بخوری شب و روز کہ سگ گریہ را ہمین کارست

بیت اردو

گر روزی میں کیوں رات و رات سگ و گریہ کو بھی کیا کیا مات

حضرت شیخ نبلی قدس اللہ سرہ لے فرمایا ہے حج کے دو حرف ہیں دعا، تھتعالیٰ کو علم کامل حرف ہو اور حجیم۔ بندہ کے جرم کا پس ہمیں یہ نشارت ہو کہ حج کو جا تب سے گویا عرض کرتا ہوں کہ الہی میرے جرم و خیانت و خبا کو اپنے علم و حیا و حرمت بحساب بخشہ سے نفل ہے کہ حضرت سلطان العارفین قدس اللہ سرہ نے ایک شخص کو بعد فوت کے خواب میں دیکھا پوچھا کہ حال کیسے ہے اس نے کہا کہ ایک دن میں حرم محترم میں تھا اور شخص وہاں اپنی اپنی حاجات و مطالب کی دعاؤں میں مصروف تھا اور میں محرم دارا تھم ہوں سے شکبار تھا تجالت سے سر نہیں اٹھا سکتا تھا گناہوں کی کثرت کی شرم و حیا سے منہ اوپر نہیں کر سکتا تھ میری منہ سے کوئی بات نہیں نکلتی تھی نہ حرف اپنے مخبر سے نکلتا تھا نہ زبان بھتی تھی کسی سوال پر میرا لب نہیں ہا کسی حاجت کو میں عرض نہیں کر سکا۔ اس کے بعد اس کے غضب سے ڈرتا تھا اور اس کے عذاب کے خوف سے کانپتا تھا جب مجکو قبر میں لے کر لے گئے تھے مجھ سے فرمایا کہ اسی قبر پر ایک گروہ میرے گہر میں مجھ سے اپنی اپنی حاجات لی خواہ شکار اور سب میرے دیدار کے طلبگار تھے اور تو نے کچھ نہیں مانگا عرض کیا میں نے کہ اے اللہ میرے لئے یہ فرمایا کہ میں اُسے فرزند زاریت کر نیوالوں کے حالوں اور اُس کے دلوں کا نگارن کر لوں گا تو سب تکوین کا وہ شرف تھا جو اسے حاصل تھا اور اسے قلم کی نظر تجیر کے اور اپنے نفل و کرم سے مستعد ہونے سے گناہ بخشہ سے اسے کرم الامین ہوں اور تو گنہگار تھا یا استخوان لمحہ سفر دنیا کا ہے یا حیرت کا و یا کاسفر حبیبہ کھانا فتنہ یا قحط سے نہ طاعون سے اسلئے کہ طاعون اور واکر جو تھتھنا منع ہے اور مال کمانے کو کھانا بشرطیکہ وجہ حلال سے کماوے اور سوال سے

بیت کی نیت ہو اور عیالی پر خرچ کرنے کی ضرورت درپیش ہو اور آخرت کا سفر صیبت علم
 ورنہ بیگنے کو رکھنا کہ حدیث شریف میں وارد ہے جو کوئی علم کی تلاش میں گھر سے نکلے وہ راز و نیاز
 میں ہے یہاں کہ گناہ پر گہرین داخل ہو اور اطلاق سے نہ کو نکلا کر سفر میں مشغول نہ ہو
 سے ملتا ہے ہر طرح کے ناموں کا تجزیہ و تقابلیت اور جہاں کو اسطے جانا اور حج کے لئے بیت المقدس
 و مسجد نبوی و مسجد بیت المقدس کی زیارت کو جانا کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 فرمایا ہے لا تسجدوا لآلہ الا للہ سبحانہ ہذا وسیلۃنا لعلکم تتقون و المسجد الاقصیٰ بیسوی سفر کرد
 کر میری جد کی طرفت کہ مدینہ منورہ میں ہے اور مسجد حرام کی طرفت کہ مکہ میں ہے اور مسجد اقصیٰ کی
 طرفت بیت المقدس میں ہے اور سفر کرنا زنگان و زون کی ملاقات کو ورنہ کئے فائدہ کے لئے اور
 احوان کی واسطے اور زیارت قبور کو جانا کہ سنت ہے ہر پیر سفر حج ہی سفر آخرت ہے کہ حدیث شریف
 میں وارد ہے من حج ایتھ لکعبتہ فمیت و من حج لکعبتہ فمیت و من حج لکعبتہ فمیت
 بجالاتا ہے اللہ تعالیٰ کے گھر کا اور اسے حج میں جماع یا کام بخش کرے اور گناہوں سے پاک
 حج کرے جیسا پاک وہ جا تا ہے جیسا کہ اسروز گناہوں سے پاک تھا کہ جس وقت اس کو
 ملے اسکو جاتا تھا چٹا لکھ حضرت خاتم جلالہ نے جیسا تھا ہرگز کہ یہ نواہی ہے اور
 بطور ہی پیدا کیا ہے اور وہ دل ہے کہ حرم مہینہ میں کعبہ کی زیارت سے کعبہ کی
 ہمارے ہونا اور کعبہ کی اس سے راستہ کیا کعبہ ظاہر قہارہ خلق ہے اور کعبہ کی طرفت
 حضرت ابراہیم علی نبیہا و علیہ السلام سے بنا یا اور اسکو لطف سے پاک کر کے اور
 عرفان و ان مروہ ہوتا ہے یہاں مروہ و نما و ان مشاعرہ شعرا میں یہاں عرفان
 یہاں عرفان علی بیت یہاں لطف جلیل و ان شیعہ نام سے یہاں عرفان
 یہاں یہاں کہ یہاں عرفان و ان حرم سے یہاں اسروز اور ان
 یہاں عرفان و ان سے یہاں عرفان سے

| | |
|------------------------------------|------------------------------------|
| <p>یہاں عرفان سے یہاں عرفان سے</p> | <p>یہاں عرفان سے یہاں عرفان سے</p> |
|------------------------------------|------------------------------------|

یہاں عرفان سے یہاں عرفان سے

| | |
|--|---|
| ایک کعبہ دل و دوسرا ہے کعبہ گل ہوتا ہے ہزار کعبہ سو بہتر ایک دل | دو کعبہ ہیں یہاں اہ خدا میں منزل کرتا ہی رہا کرتو زیارت و لون کی |
|--|---|

فصل سے حضرت بایزید بطامی قدس سرہ زیارت کعبہ کے ارادہ سے مکان سے باہر نکلے
میں ایک شخص سے ملاقات ہوئی کہ ظاہر چشم جہان میں سے وہ نابینا تھا مگر دل کی آنکھوں سے
بینا تھا۔ جان و دل سے اپنے مولا کا غلام تھا اور شیخ عبدالصخری اس کا نام تھا پوچھا کہ
بایزید کہاں کا ارادہ رکھتا ہے تو کہا کہ بیت اللہ کی زیارت کا ارادہ رکھتا ہوں اور چاہتا ہوں
کہ اس دولت سے مشرف ہوؤں شیخ نے کہا کچھ زاد راہ ہی رکھتا ہے بایزید نے کہا کہ چند دم
وجہ حلال سے پیدا کیے ہیں انہیں کے واسطے سے رستا کا تا ہوں شیخ نے کہا اگر تجھ کو اس
مساقت سے قربت مقصود ہے اور فضیلت کا حاصل کرنا منظور ہے تو یہ درم میرے آئے
رکھ دے اور سات بار میرے گرد طواف کر کہ تجھ کو بہت سا اجر و ثواب حاصل ہو چنانچہ حضرت
مولوی معنوی نے اپنے مثنوی میں فرمایا ہے مثنوی

کہ مرا بر بیت خود بگزیدہ است
خلقت من نیز خانہ سراوست
ویدیزین خانہ بجز آن حی نرفت
چون مرادیدی خدا را دیدہ
تا نہ بنداری کہ حق از من جد است
تا بہ بینی نوز حق اندر بشر
صد ہسا و عز و صد فریافتے

حق ان جھی کہ جانن دیدہ است
کعبہ ہر جنبی کہ خانہ براوست
تا بگرد آن خانہ را دروے نرفت
گرد خانہ صدق برگردیدہ
خدمت من طاعت و حمد است
چشم نیکو باز کن در من مگر
بایزید کعبہ را در یافتے

مثنوی اردو

اپنے گہرے ہی سبھے بہتر گیا
اس سے بڑھ کر ہر مہرے دل پر کرم
رہتا ہے اختیار سے یہ گہر ہی صاف
دیکھ سکر مجھ کو خدا کو یاد کر

حق ہے وہ جس نے مجھے جان کر گیا
حق کاسے اس خانہ گل پر کرم
کسی نہ ناپاہر سے گزاس کا طواف
بہر کے سیکر گوشت کو شاد کر

| | |
|---------------------------------|-----------------------------------|
| تانا مجھ سے حق کو تو سمجھے جسدا | بے میری خدمت ہی طاعات خدا |
| تو رحق کو میرے اندر دیکھہ تو | کہول کر آنکھوں کو مجھ پر دیکھہ تو |
| پا لیا کعبہ کو تو تے با یزید | دید میری خانہ حق کی ہے دید |

بلکہ کعبہ ظاہر ہی کعبہ باطن کی زیارت کر نہ والوں میں سے ہے چنانچہ ایک بزرگ نے دیکھا کہ کعبہ راہ میں راجہ عدویہ کے استقبال کو آیا اور اس کے سر کے گرد طواف کرتا تھا اور ایسا ہی منقول ہے شیخ سہیل عبداللہ تشریحی قدس الدمرہ سے کہ کہا ہے انہوں نے کہ میں نے کہ مخطیہ کے رستے میں ایک بڑے کو دیکھا کہ عصا بہ سر کو باندھے ہوئے اور عصا ہاتھ میں لے ہوئے چلا جاتا تھا میں نے اپنے دل میں جانتا کہ یہ ضعف اسکو شاید طاقتوں کے سبب ہو گیا ہے اپنی جیب میں ہاتھ ڈالا کہ اسکو کچھ دون وہ فرست سے جان گیا اور تعجب سے دانتوں میں اٹھلی دی اور اس وقت اس نے ہاتھ اوپر کو کیا اور ایک مٹی زر کی لیکر دکھائی اور کہا کہ تو جیب سے لیتا ہے اور ہم غیب سے لیکر آنکھوں سے پوشیدہ ہو گیا میں حیرت میں رہا ہاں تک کہ عرفات میں پہنچے اور دیکھا میں نے کہ ایک شخص کے گرد کعبہ طواف کرتا ہے جب آگے بڑھ کر غور کیا تو معلوم ہوا کہ وہی بڑا ہے جب اس نے مجھے دیکھا تو کہا کہ اے سہیل جس شخص نے کعبہ کے ارادہ سے راہ میں قدم رکھا ہے وہ کعبہ کا طواف کرتا ہے اور جس نے حضرت عزت کو حال کمال کا قصد کیا اور اپنی انیشی کے رستے پر قدم رکھا اس کا طواف کعبہ کرتا ہے رباعی

| | |
|------------------------------|--------------------------------|
| کعبہ ہر شب بطواف دل مانی آید | بوی ارباب و فاعل مانی آید |
| نیست ہر منزل مالائق ہر نالیے | ہر کہ اہل ست بہر منزل مانی آید |

قطعہ اردو

| | |
|--|---|
| کعبہ کرتا ہر طواف آ کے ہمارے دل کا | سو گئے عطر و نازب ہمارے گل کا |
| وخل نا اہل کو ہوتا نہیں اس منزل میں | اہل ہوئے تو لے راہ کعبہ گل کا |
| سائقون لمحہ طاعات و عبادات میں سے ہر ایک کو لے | دور سے کعبہ کی طرف |
| قالب کی مانند ہے اور معنی روح کے مانند جو شخص صورت کبیرت شوبہ ہوتا ہے وہ بتی | سے محروم رہتا اور جو معنی میں غور کرتا ہے وہ منزل مقصود میں قدم رکھتا ہے اور بنا سک |

تج میں اسرار بہت ہیں اور انکا اعتبار اعتبار اسرار کے قدر ہے منقول ہے حضرت ابیہر
 و شقی رحمہ اللہ علیہ سے اپنے فرمایا کہ میں نے عرفات میں دیکھا کہ ایک جوان ایک بہر کی آڑ
 میں بیٹھا ہے اور ہر بار سر اوپر کو کرتا ہے اور کچھ پڑھتا ہے پھر سر جھکا لیتا ہے اسکے نزدیک
 کیا میں تاکہ سنوں وہ کیا پڑھتا ہے تاکہ اسے سزا دیا اور یہ شعر پڑھا **قطعا**

فَلَا أَطُوفُ بِبَيْتِ الطَّيْنِ وَالْحَجْرِ
 لِلنَّاسِ كَالْحَجِّ وَمَعْبُودٍ

إِلَيْكَ قَصْدِي يَا مَسْئُومِي
 وَأَنْتَ يَا سَيِّدِي حَجِّي وَمَعْمُورِي

قطعا رو

میں طواف میں کرتا ہوں سنگ و گل کا
 تاکہ میرے مخلوق حج اور عمرہ

تو ہی جو مقصد و مقول اس مرے دل
 یہ حج و عمرہ تو ہی جو اس اپنے مال کا

یہ وہ جوان نہایت ضعیف تھا میں گمان کرتا تھا کہ شاید ابھی انتقال فرمائے جب میں گھر
 آیا ایک شب عزم میں تھا کہ ناگہا ایسا برسپاہ پیدا ہوا کہ جہاں تا ایک نظر لے لگا اور اس
 کے دل کی کشمکشیں اور جرائع سب گل ہو گئے آسمان ایک نور طاہر ہوا میں نے اپنے دل میں کہا کہ
 یہ تو میرا بزرگ شخص طواف کو آیا ہے کیا دیکھتا ہوں کہ وہی جوان ہے اور اس وقت دروازہ
 بند تھا اسکا بند تھا جب وہ جوان دروازہ کے پاس پہنچا خود بخود کھل گیا وہ اندر داخل ہوا اور
 کچھ ہی اندر رہا بعد اسکے باہر آیا اور ہر رکن پر گیا اسکے لئے ہر ایک رکن سے دو ہاتھ ہانپنے لگا
 اس سے معافی کیا پھر اسے طواف الوداع ادا کیا جب فارغ ہوا اس طرح وداع شروع کیا اور
 کہا **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ** بعد اسکے جلد باہر جانے کا ارادہ کیا میں ہی اسکے پیچھے
 گیا کہ میں نے بلوں ہر حید میں جلدی چلتا تھا پھر اس تک نہ پہنچ سکا اور وہ یہ شعر پڑھا

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الْحَبِي سِرِّي

میں نے اس سے زیادہ لپکا لطف لے آواز دی کما کر ابراہیم نہ دوڑ کہ وہ دل کو بانوں سے

جلد چلنا ہوں کہ ہوں مشتاق اس دیوار کے

یہ وہ جوان تھا جو اس وقت تک اس کی طرف سے کسی اور چیز کے گمان نہ تھا کہ وہ اس کی طرف سے
 اس کا دوست بنے اور عمرہ ہے اسکا ترجمہ سراج المؤمنین میں ہے اور اسکا کہہ رہا ہے کہ وہ اس کی طرف سے
 اس کا دوست کی لقا کی طرف سے دوست کہہ رہا ہے کہ بہت جلد جانوں اپنے دوست کے پاس

یہ اور تو اس کی کو قدم بڑا تھا اگر قربان ملا علی بھی اتریں تو اس کتب سبج سکین رہا مگر عاقبت

| | | |
|--------------------------------|---|--------------------------------|
| بیک قدم کر زوم ہرود کون ہی لوم | | یہ عشق چو پاسے حدوت ہے کرم |
| چو قصد بار کہ کبریا سے کرم | م | اثرین سر جو کانی قدم زوم بیرون |

قطعہ اردو

| | | |
|--------------------------------------|--|-----------------------------------|
| سے ایک قدم میں کر لیا اور وہیں بل کر | | عشق عشق میں رہ کر کہا پاسے جان کو |
| اٹس کبریا کی بار کہ عز و شان کہ | | سے کون ہی لوم کون ہی لوم |

| | | |
|--|--|--|
| تو اس کے تمام عمر میں ایک بار حج کے فرض ہوئے تھے یہ محنت ہر کہ جماعت کھلتی تھی | | تو اس کے تمام عمر میں ایک بار حج کے فرض ہوئے تھے یہ محنت ہر کہ جماعت کھلتی تھی |
|--|--|--|

| | | |
|--|--|--|
| تو اس کے تمام عمر میں ایک بار حج کے فرض ہوئے تھے یہ محنت ہر کہ جماعت کھلتی تھی | | تو اس کے تمام عمر میں ایک بار حج کے فرض ہوئے تھے یہ محنت ہر کہ جماعت کھلتی تھی |
|--|--|--|

| | | |
|--|--|--|
| تو اس کے تمام عمر میں ایک بار حج کے فرض ہوئے تھے یہ محنت ہر کہ جماعت کھلتی تھی | | تو اس کے تمام عمر میں ایک بار حج کے فرض ہوئے تھے یہ محنت ہر کہ جماعت کھلتی تھی |
|--|--|--|

| | | |
|--|--|--|
| تو اس کے تمام عمر میں ایک بار حج کے فرض ہوئے تھے یہ محنت ہر کہ جماعت کھلتی تھی | | تو اس کے تمام عمر میں ایک بار حج کے فرض ہوئے تھے یہ محنت ہر کہ جماعت کھلتی تھی |
|--|--|--|

| | | |
|--|--|--|
| تو اس کے تمام عمر میں ایک بار حج کے فرض ہوئے تھے یہ محنت ہر کہ جماعت کھلتی تھی | | تو اس کے تمام عمر میں ایک بار حج کے فرض ہوئے تھے یہ محنت ہر کہ جماعت کھلتی تھی |
|--|--|--|

| | | |
|--|--|--|
| تو اس کے تمام عمر میں ایک بار حج کے فرض ہوئے تھے یہ محنت ہر کہ جماعت کھلتی تھی | | تو اس کے تمام عمر میں ایک بار حج کے فرض ہوئے تھے یہ محنت ہر کہ جماعت کھلتی تھی |
|--|--|--|

| | | |
|--|--|--|
| تو اس کے تمام عمر میں ایک بار حج کے فرض ہوئے تھے یہ محنت ہر کہ جماعت کھلتی تھی | | تو اس کے تمام عمر میں ایک بار حج کے فرض ہوئے تھے یہ محنت ہر کہ جماعت کھلتی تھی |
|--|--|--|

کعبہ شریف کی راہ چلنے کے آداب و سبکی موقیعت و فضیلت کی سببیں حدیثیں مرقوم فرمائی ہیں وہ یہ ہیں

ماندہ رجب و طہنت باہر گل
 مطرب عشاق ز راہ محساز
 ہر چہ نہ زمین پرودہ و داعی کبن
 روی نہ از خانہ و پرکن مقام
 ہر قدم فاقہ روان شوروان
 راحلہ از پاکن و وررہ و راستے
 جلد قدم پاسے فراز تو بس
 کردہ تہش میخ بخار استوار
 ز اہلہ مارختہ شکبار
 خندہ زنان گریہ کنان میخام
 بستر اسالشت از ان یک نرم
 بہ کہ سراپردہ سلطان کند
 پاسے فرورفتہ بہ تفسیدہ ریگ
 پاسے فرو کردہ در آبے لال
 شو چو شتر گرم روسے تیز پای
 بزحک خشک چور سجان تر
 رخت بیقیات تچر دکشان
 خلعت سوزن از تن بگوش
 آئی برون از ہمہ سوزن مثال
 بوکہ ترا جنبہ نیفتد برو سے
 بہ کہ بود کار کفن پو شیت
 نعرہ بلیک زن احرام را

ای ز کلت نازدہ سر حبدل
 خیز کہ شد پردہ کش و پردہ ساز
 یکدم ازین پردہ سماعی کبن
 وین ترا تا شود ارکان تمام
 ناقہ اگر نیست ترا زیران
 گر نہ بود راحلہ با و پاسے
 گر با و ہمت نہ بود دست رس
 تبتہ پیش بستہ بگرد و غبار
 پاشنہ از خندہ دمان کردہ باز
 والد و حیرت زدہ و مستہام
 پشت امیرتہ بخورشید گرم
 سایہ بفرقت کہ مغیلان کند
 با و محالست زدہ در ویدہ ریگ
 بہ کہ تیشنے بہ مہیب شمال
 باک حدی بشتو و صوب درامی
 راہ و فاسے پیرد مسی گدر
 پایہ ز سجاد عقب در سان
 رشتہ تدبیر ز سوزن کبش
 ہر چہ بران بچہ زدہ ماہ و سال
 باز از بچہ زدہ جامہ جو سے
 گرنہ ز مرگست فرا موث میت
 لب بچشا یافتن کام را

سوی را کرده و دل بزدناک
 راه بجرم کن که در آن خوش عریم
 صحن جسم روضه نملد برین
 قبله خوابان عرب روسه او
 با وجود در دانش او نخت
 ما شکر نشیفته ناموس و ننگ
 باز شکن و امن شب زنگ او
 سنگ سیاهش که بزان گوه است
 چون آواز آن سنگ شوی بوچین
 بر سر گردون نهی از فخر کوس
 سوی قدم گاه خلیه مل الیای
 پاسته مرو و ناسر مرو نه
 نانشود در عرفاقت و خوف
 کبش منی منی زیر خون مهر
 سنگ دست آری می مسار
 چون دل زین شغل بهر شسته
 شکر خدا گوی که تو فوق او
 ورنه که از که جان او

سینه خراشیده گریبان چاک
 هست سیر چو شنگار مقیم
 رو بچپان صحن مربع شین
 سجده شو خان مجسم سوی او
 تقایب در تیبب جهان کینه
 کرده نهان در دوا نفس سنگ
 و پاره سر مکش از سنگ
 دست نشانده بین الداست
 بوسه زان دست که نشستی زین
 گریه زان دستت این دست بون
 چینه چینه با چه بر پیش دیده ساهی
 چهره عفتت ایضا جلوه ده
 که شود از راه نجاتت و خوف
 نفس و دل با هفتاکش زبون
 و یو هو را کن از آن سنگ
 کور حج و عمره بسند با حق
 ره سوی خانه خوب بخت کتاد
 کردی خود مرغ بدان ره بره

حق حق است به جسم
 کبش ملک کورین در میگای
 سوسه لب ایستاد روسه جان
 لیون براه به ناک عفتت

کشته است که
 سیر ملک ایستاد
 کورین در میگای

اسے طرب ہوتا ہے سب امداد حق

کو نساہت اور بیان ارشاد حق

توان لمحہ کعبہ شریف کو جو اہر باہر وقتقرہ سے نہ بنایا بلکہ سنگ گل سے تیار کیا اس میں یہ حکمت ہے کہ خلقت جان بجاوے کے کہ عزیز و مہے جس کو تعالیٰ عزیز کرے اور خوار و ذلیل و مہے جس کو ذلیل کرے چنانچہ فرمایا ہے **لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ وَ تَذَلُّونَ** و تَذَلُّونَ مَنْ تَشَاءُ

جو نار باد بنیا تو کرو می عزیز
عزیزی و خواری تو بخشی و پس

بہ عقبتے ہمیں چشم داریم نیز
عزیز تو خواری نہ بہت ذکر کن

اوردو

کیا تو نے دنیا میں ہم کو عزیز
تو عزت و دولت کا مختار ہے

تو عقبتے میں ہی رکھہ ہماری تمیز
جسے دے تو عزت وہ کب خواری

حکمت اس میں کہ تمام شہروں اور قریوں میں سے اس وادی بے آب و گیاہ کو اس شریف سے فرین فرمایا یہ جو کہ اطراف و اکناف سے اس منبع اشرف کی طرف قصد کرتے ہیں ان قاصدوں کا صدق نیت و خلوص نیت ہے اگر حرم محرم ایسی جگہ ہو تاکہ وہاں نعمتیں آسے گویا کون و عمارت نا اور اور حلقہ اجناس طلحہ و ملائیں کثرت سے موجود ہوتی ہیں تو ان انیوانوں کی غمیتوں میں میلان طبع و اعراض نفسانی کو دخل ہوتا اور خطوط نفسانی فروع ربانی کے ساتھ شریک ہو جاتے اس واسطے اس جنگل کو یہ اختصاص بخشا اور فرمایا **وَادٍ غَيْرِ ذَٰلِكُمْ** اور دوسری حکمت یہ ہے کہ یہ مقام اہل فقر و ریاضت اور منزل گاہ متکلمان صنوع طاعت و عبادت کا ہو اور دنیا دار کہ اُلٹی ہمت ہمیشہ خواہشات نفسانی میں مصروف رہتی ہے وہاں قیام نہ کر سکیں **تَمِيسِرِي** حکمت یہ کہ ارباب بصیرت و عرفا و پاک سیرت کے دلوں پر یہ بات روشن ہو جاوے کہ نعیم و مشاع دنیا کی تعالیٰ کے نزدیک کچھ ہی قدر نہیں ہے اگر مرنی تو وہ اپنے اس گہ کو ان چیزوں کے ضرور آراستہ فرماتا اور انواع فواکہ و نعیم کو دمان پیدا کرتا۔ **وَسَوَانِ** لمحہ کعبہ ہر پیر کے درمیان کو کہتے ہیں اور اس کا نام کعبہ اسواسطے رکھا ہے کہ زمین کی نافرمانی اور درمیان زمین کے واقع ہے اور یہ نظم ہی اسکی طرف اشارہ کرتی ہے **عَزَلِ**

ترجمہ عزت دیتا ہے جس کو تو چاہتا ہے اور ذلت دیتا ہے جس کو تو چاہتا ہے **لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ** ترسنا ہے جنگل میں حسین کہیں نہیں ہوتی

| | |
|--------------------------------|-----------------------------|
| باوہشت میو تو از خاک اطرش | تریاق ریح کن ز شعور و معطرش |
| ناف زمین ست کعبہ مگر ناف شک شد | کاندہ شوم کرواثر مشک او ترش |
| دلیر دار ملک ہی ست صحن او | فراش بہر کیلش جاروب تہیرش |

غزل

بدان ہر بیان ہوا و خلد سگی خاک اطر سے
 زمین کی ناف ہر کعبہ کہ نافہ مشک خالص کا
 وہ ہر والد کا کہ اور عالم صحن سے اس کا
 و بیت اللہ و بیت الاحرام و بیت العتیق و قبلہ ہی کعبہ کے نام ہیں و حقیقہ اولیٰ میں نام لکھا
 کی ظاہر ہے اور قبلہ کے معنی کسی چیز کی طرف توجہ کرنا ہے پس جو کوئی کسی چیز کی جانب توجہ کرتا ہے
 اس کا وہی قبلہ ہے اور زمین اسلام میں میں قبلہ میں اول قبلہ گل ہے کہ عام مومنوں کی توجہ
 اس کی طرف ہو دوسرا قبلہ دل ہے کہ خاص مومنوں کی توجہ اس کی جانب ہو جس کا قبلہ
 و چہ رب جلیل ہے کہ حاصل کخاص یعنی عشاق کی توجہ کا مقام ہے جہاں توجہ فرما ہے

قَابِلٌ لِّمَنْ يُّؤْتِيهِ الْوَجْهَ وَاللَّهُ

بیت

| | |
|----------------------------------|---------------------------------|
| ہر قوم رست لاری یعنی و قبلہ گاہی | باقبلہ رست کریم ہر قوم رست لاری |
|----------------------------------|---------------------------------|

بیت

| | |
|-----------------------------------|-----------------------------------|
| ہر قوم کا طریقہ و قبلہ جدا جدا ہے | پراپنا قبلہ جان ایسا ہے ہر قوم کا |
|-----------------------------------|-----------------------------------|

پیار ہوا ان لمحہ حج کے دور کن ہیں وقوف عرفات و طواف اربعہ سجدات طواف اربعہ
 ازبارت وہ طواف ہر جو عرفات سے مراجعت کے بعد کرتے ہیں اور اہرام شرط ہر قوم کا
 سے کہ احرام حج کے مہینوں سے پہلے جا کر ہے جسے وضو نماز کے وقت سے پہلے پہنچا
 ہے اور حج کے مہینے شوال و ذیقعدہ اور دس روز فوجی حج کے ہیں اور حج
 سعی کرنی اور می جمار واجب ہے اور باقی افضل و ذوالا افضل جو ان کے
 ہیں یا سب اور کتب فقہ میں مفصل ہے قوم میں بیان ہے کہ حج کے وقت سے پہلے پہنچا
 ہے اور حج کے مہینوں میں حج کے وقت سے پہلے پہنچا ہے اور حج کے وقت سے پہلے پہنچا ہے

اور طواف میں بیمار محتسین میں کہ انکو بقی تعالیٰ ہی جانتا ہے انہیں سے ایک حکمت یہ ہے کہ جب
بہال مجیبہ کی آرزو میں اس کے کوچہ کی درو دیوار کا طواف کرتا ہے اور انکو بوسہ دیتا ہے چنانچہ
مجتوں کا حال منقول ہے کہ کوی لیلی کا طواف کرتا تھا کسی نے اس سے پوچھا کہ اس سے کیا
رہا صلح ہے کہا کہ لیلے کا طواف کرتا ہوں **میت**

میت کی پود برک و شک و گل طواف

بلکہ سچوینہ و دیدار زور و دیوار دوست

میت

پورے طواف شک و گل چھ بار پڑھنا ہر شمار

ٹھہرے میں ہن سکور و دیوار و دیدار

تو کہ جب طواف کے سبب سے بلی کا ہوتا کہ وہ درندہ نہیں ہے

پہلے تو بقی تعالیٰ کے فضل و کرم سے امید ہے کہ طائفان بہت اللہ ہی گناہوں سے پاک

ہو جائیں حکمت احرام میں یہ ہے کہ تاجرون اور تاجرونین غری ہو جاوے

جب سالک احرام باندھتا ہے اسکو شکار اور قید کرنا عیب کاروانہین ہوتا جیسا کہ فرمایا

لَا تَقْتُلُوا مَا دَمَتْ حُرْمَتُكُمْ اِذَا كُنْتُمْ فِي الْحَجِّ

اگر دوسرے کو شکار نہ ہو تو اسے قتل نہ کرو

تصدیق کرنی واجب ہے اگر ایک محرم نے دوسرے محرم سے کہا کہ فلاں محرم سے کہہ دے

کہ فلاں مقام پر شکار ہے اور اس کے تارنے سے شکار کیا اس صورت میں ان قبیلوں

پر عیباً جلائے صید واجب ہے اشارت حرمت صید میں یہ ہے کہ جس طرح صید جس کا پکڑنا

مباح ہے احرام میں اس کی ایذا اور قید کرنا حرام ہوا حق سبحانہ کے فضل و کرم سے امید ہے کہ

محرم بریں احرام کے باعث عذاب نہ ہو اور اس کے گناہ دور ہو جاوین اور اس کی گرفت نہ

ہو جیسا کہ حرم میں اس کی حرمت کے سبب سے تعرض کرنا و انہین ہر اید طرح خوش

آہل کربلا کی درست نہیں ہے نہ خیال کریں کہ وہ خس ہے بلکہ زمین کریں کہ حکم اس کا ہو

وہ ہے کہ مکہ معظمہ کی زیارت کا راوہ کرے اور نیقات پر سے احرام

لذہب اور نیقات پانچ ہیں مدینہ منورہ کی طرف سے ابوالون کا ذوالخلیفہ ہے اور عراق و انون

ہاں احرام و انون کا محض اور نجد و انون کا قرن اویرمن و انون کا یلم اور احرام

Marfat.com

اگر تجرید لباس کا حکم نہ ہوتا اغنیاء و امرا بہت اچھے اچھے لباس پہنتے اور فقرا شکستہ خاطر
ہونے کیسری حکمت اسلئے تجرید لباس کا حکم ہوا کہ خلقت جان جاوے کہ جب بغیر تجرید
کے خانہ آب و گل کا قرب میسر نہیں ہو سکتا تو جناب عزت جل جلالہ کا قرب ماسوی کے
تجرید بغیر کیونکر متحقق ہو سکتا ہے جو وہی حکمت یہ ہو تجرید لباس اور سرو پاکی برہنگی موت و
قیامت و حشر کو یاد دلاتے ہیں کہ فرمایا ہے یُحْشَرُ النَّاسُ یَوْمَ الْقِيَامَةِ حُفًّا عُرَاکًا
پانچویں حکمت دیوانوں اور محبوبوں کی سات طرح کی ہوتی ہیں اول لباس عادتوں
پر بستہ ہونا دوسرے ہانگنا تیسرے اواز بلند کرنا چوتھے پہرانا پانچویں بل نہ
شد و لٹے چھٹے ناخن نہ کتروانے ساتویں چلتے ہیں خلافت عادت چلانا انہیں سات
چھوڑ لکاپان حق تعالیٰ نے حکم فرمایا تا خلایق جانے کہ جیسے دیوانے مرفوع القلم ہونے
میں ایسے ہی یہ عالم تعالیٰ کے عشق میں دیوانے یعنی حجاج بھی مرفوع القلم اور گناہوں سے
بیکار ہیں پھر ہوائی لمحہ اس میں کیا حکمت ہو کہ سنگ و گل جو ازل موجودات ہونے کے
سجدے و زیارت و طواف کا انسان کو کہ اشرف المخلوقات ہو حکم ہوا جو اب کعبہ مکہ
شامان ہے کہ شرف دنیا میں بندوں کی آزمائش کے لئے بنایا ہے جو کوئی حق تعالیٰ کے پاس
کی طرف توجہ رکھتا ہے اُسکے سفر کا انتہا کعبہ میں پہنچتا ہے اور جو کوئی ماسواہی حق کے جانب توجہ
نہیں رکھتا اور اُس کے سوا اور کو نہیں جاہتا ہے اُس کا سفر بے نہایت ہے اور رضا و ویدار
انہی کے مقام پر پہنچ کر تمام ہوتا ہے پس جو گل سے تعلق رکھتے ہیں اُسکے ظاہر سے خوش ہوتے
ہیں اور جودل سے متعلق ہیں کعبہ ان سے ارحم ہوتا ہے قاصدان کعبہ وصال کو عشق تیز
تھا کہ کرب طرف نہیں من اقصاء سے مقصد پر پہنچاتا ہے اور طائفان کعبہ صوری قطع منازل
اور مقصد ہوا کہ اہل زیارت بیت الحرام سے شرف ہونے میں آستانہ عشق و محبت کے
بیت سے ایسے چھاؤ رہیں کہ انہوں نے نیات و سفارست کے قدم طریق حقیقت میں جہاد
میں اور دیوانوں سے تعلق کے واسطے میں پہنچتے ہیں حضرت عزت جل شانہ نے اپنے مکرست سے کعبہ
کو اکل زیارت کیا ہے اور عشق و محبت کی سرمایہ سے بے ہضاعت بھی بہت ہیں
سلسلہ ترجمہ شہداء کے ہاویں کے آدمی قیامت کو نکلے نکلے

کہ حوادث زمانہ کے میدانوں میں مدتوں سرگردان رہا اور کعبہ کی زیارت سے شرف نہ ہو سکے
 ووسری حکمت آدم علیہ السلام سجود ملا کہ تھے انکی اولاد کے دلوں میں یہ خیال نہ سماوے کہ
 وہ اس فضیلت کے مستحق ہیں اور یہ سعادت انکا خاصہ ہو بلکہ جسکے سجدے کے لئے امر الہی ہو
 وہی اسکی نرا وار ہے اگرچہ بے مقدار ہوا سنے انکو کہ فضل موجودات و اشرف مخلوقات ہیں اور
 سجود ملا کہ مستحق کرامت ہیں حکم ہوا اور ان پر فرض عین ہوا کہ کعبہ کی طرف سجدہ کریں اور
 اس کا طواف کریں اور حقیقت میں سجود و سجود حقیقی ان دونوں فرقوں بلکہ سارے اہل جہان کا حق
 سبحانہ و تعالیٰ ہے اور اس کی عبادت میں اسکے غیر ہرگز شریک نہیں ہیں وہ ان آدم قبایہ تھا اور
 حق سجود تھا اور یہاں کعبہ قبلہ ہے اور حق سجود ہے جسکی حکمت میں ملا کہ تمام مخلوقات
 زیادہ لطیف ہیں اور حق تعالیٰ نے انکو اسکے غیر کے سجدے کا حکم فرمایا ہے آدم علیہ السلام کا
 اسمین نیکو تھا کہ مقصود جہان کی ساری چیزوں کے پیدا کرنے سے صرف آدم تھا علیہ السلام میں
 غیر اور یہاں انسان کو اپنے ہمجنس جیسے شی کی کیفیت سجدے کا حکم کیا اور کسی غیر کی طرف نہیں
 یا ثبات ہو کہ جو جنس و متعلق ان بہا اسمین ہے وہ کسی مخلوق کی ذات میں نہیں ہے بلکہ
 فرمایا ہے **وَفِي انْفُسِكُمْ اَفَلَا تَبْصُرُونَ** **فشر**

| | |
|--|-----------------------------------|
| آنحضرت آدم ملائکت پیرہ بود | آدم از دید می بخود کردی سجود |
| دیکھا آدم میں فرشتوں نے تھا وہ ان جنس انکو ہیست | دیکھتا آدم تو سجود کرتا ارغی داست |
| اور بغیر اپنی شناخت کے آدمی خدا تعالیٰ کو ہی نہیں پہچان سکتا کہ فرمایا ہے مَنْ حَرَّفَ كَلِمَةَ رَبِّهِ | |
| هَذَا عَرَفَ رَبَّهُ اور اس شناسائی کے نتائج میں سے ایک یہ کہ کلمہ او نہیں کرے کہ | |
| حق تعالیٰ کی نظر تست میرے حال پر تمام مخلوقات سے زیادہ ہے مگر وہی ہے حضرت | |
| رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ اپنے فرمایا خدا تعالیٰ ہر روز ایک سو مرتبہ رخصت کرے کہ | |
| رحمت فرماتا ہے اسی سبب کعبہ کو سب مکانون پر بزرگی حاصل ہے اور ان ایک سو | |
| کی برکت سے قتل و ایذا سے اہل حرم جبار معنی میں حرام فرمائے اسلئے کہ | |
| میں روز ہوتے ہیں چنانچہ فرمایا ہے اَلْمِنَارُ رُبْعَةٌ حَرَامَةٌ اور اپنے فرمایا ہے ان اللہ | |
| سے اور نشان اللہ تعالیٰ کی قدرت کے تھا کہ نفس نہیں ہیں ان میں سے کسی سے بچا اور | |

يُنظَرُ إِلَى الْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنَةِ فِي كُلِّ يَوْمٍ ثَلَاثِينَ نَظْرَةً إِلَى آخِرِ الْحَدِيثِ
 یعنی حق تعالیٰ اپنے بندوں پر ہر روز تین سو ساٹھ بار نظر رحمت فرماتا ہے اور ان میں سو
 ساٹھ دن کے بارہ مہینے ہوتے ہیں جس کی جڑ اس آیت شریفہ میں دی ہے **إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ**
عِنْدَ اللَّهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا اسو اسطے ان نظروں کی برکت سے بارہ مہینے یعنی ہمیشہ
 قتل و ایذا سے مومن حرام فرمائی ہے اور اس سے تمام مخلوقات پر بندہ مومن کا شرف ثابت
 ہے **مَنْ حَجَّ حَرَامًا لَمْ يَحْجْ** اگر قاصد خانہ کعبہ حرام کے وقت حج کا ارادہ رکھتا ہے اس طرح
يَسْتَكْرِئُكَ اللَّهُ إِلَى أَرْضِ الْحِجْرِ فَيَسِّرُهُ لِي وَتَقْبِلُهُ مِنِّي اور جو فقط عمرے کا ارادہ ہو یوں
يَسْتَكْرِئُكَ اللَّهُ إِلَى أَرْضِ الْعَمْرَةِ فَيَسِّرُهَا لِي وَتَقْبِلُهَا مِنِّي اور اگر حج و عمرہ دونوں کا ارادہ
 رکھتا ہے تو انکی یہ نیت ہے **يَسْتَكْرِئُكَ اللَّهُ إِلَى أَرْضِ الْحِجْرِ وَالْعَمْرَةِ فَيَسِّرُهَا لِي وَتَقْبِلُهَا مِنِّي**
 یعنی اگر خدا میں ارادہ حج و عمرہ کا رکھتا ہوں پس آسان کرو وہ دونوں اور قبول کر ان دونوں کو
 قبول سے اور پورا محرم جب ہوتا ہے کہ نیت کے بعد ہی بیک ہی کہے اسوقت سے بعض فعال
 حرام کی ممانعت ہو محرم پر حرام ہو جاتے ہیں یہاں تک کہ ایک ہاں ہی نہیں آکھا جاسکتا اور
يَسْتَكْرِئُكَ اللَّهُ لِي بِكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لِي بِكَ **إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكُ لَا شَرِيكَ**
لَكَ یہ لیکر ہر گز کے بعد اور راہ میں جب کہیں اونچائی پر چڑھے یا کہیں چالی میں اترے
 یا جب کسی قافلہ سے یا مسلمانوں کے گروہ سے ملے اور جب چاہے کہتا ہے جب تک کہ بعد
 عرفات جمرہ پر پہلے کنکرا سے مترجم عرض کرتا ہے مسائل حج اور دعائیں ہر ہر مقام کی
 عاصی اپنے رسالہ میں مفصل لکھی ہیں ملاحظہ فرمائیں اور جب طواف کرے اس طرح نیت
 کرے **أُتِيتُ أَنْ أَطُوفَ بِهَذَا الْبَيْتِ الْعَتِيقِ سَبْعًا كَمَا مَلَكَ اللَّهُ الْكِبْرَاءُ وَحَبَّ جَابِئِ كَحَجْرٍ**
أَسْوَدَ كَأَسْوَدِ لَيْسَ اللَّهُ إِلَهًا إِلَّا اللَّهُ أَكْبَرُ کہے اور یہ دعا پڑھے **اللَّهُمَّ يَا نَابِكَ وَتَصَدِّيقًا**

ترجمہ معراج المؤمنین میں ہر روز تین سو ساٹھ بار نظر رحمت سے آخر حدیث تک
 اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہر بار وہ مہینے ۱۲۷ حج کا ارادہ رکھتا ہوں پس اسکو آسان کر
 اور قبول کر اور عمرے کا ارادہ میں اسکو آسان کر اور قبول کر اور حج سے ۱۲۷ حج کا
 ارادہ رکھتا ہوں پس ان دونوں کو آسان کر اور قبول کر اور ان دونوں کو قبول کر اور حج سے ۱۲۷ حج کا
 ارادہ رکھتا ہوں پس ان دونوں کو آسان کر اور قبول کر اور حج سے ۱۲۷ حج کا ارادہ رکھتا ہوں پس ان دونوں کو آسان کر اور قبول کر اور حج سے ۱۲۷ حج کا

يُكَفِّرُكَ وَوَفَاءِ بَعْدِكَ وَاتِّبَاعِ عَائِلَتِكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَسَلِ الرَّحْمَنِ
 طواف میں خانہ کعبہ کے دروازہ پر پہنچے یہ دعا پڑھے اللَّهُمَّ هَذَا الْبَيْتُ بَيْتُكَ وَالْحَرَمُ
 حَرَمُكَ وَالْأَمْنُ أَمْنُكَ وَالْعَبْدُ عَبْدُكَ وَهَذَا الْمَقَامُ عَائِدُكَ مِنْ الشَّارِ
 اللَّهُمَّ بَيْتِكَ عَظِيمٌ وَوَجْهَكَ كَرِيمٌ وَأَنْتَ أَرْحَمُ
 الرَّاحِمِينَ حَرِّمْ حَجِّي وَدَفِي وَعَظِّمْ عَلَيَّ الشَّارِ وَالْكَفِي
 مَسْئُوتِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ بِرَحْمَتِكَ
 يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ جب کن عرانی پر پہنچے یہ دعا پڑھے اللَّهُمَّ
 عُوذُوكَ مِنَ الشِّرْكِ وَالشُّرْكَ وَالنِّقَاقِ وَسُوءِ الرَّحْمَانِ وَسُوءِ الرَّحْمَةِ
 فِي مَالٍ وَأَهْلٍ وَأَوْلَادٍ جَبْ طِيمِ كَيْ بَسِ بِهِنَّ دُعَاؤُكَ اللَّهُمَّ ظَلَمْتَنِي فَظَلَمْتُكَ
 عَرَسْتُكَ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّكَ وَأَسْقَيْتَنِي مِنْ كَأْسٍ نَبِيكَ فَحَمَلْتُ الْوَسْمَةَ
 وَمِيلَ شَرِبَةٍ طَيِّبَةٍ لَا أَظْمَأُ بَعْدَهَا أَبَدًا جَبْ كُنْ مَا تَشَاءُ بِرَحْمَتِكَ
 اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَبْرُورًا وَسَعْيًا مَشْكُورًا وَذَنْبًا مَغْفُورًا وَأَوْفَى كَلِمَاتِكَ
 يَا ذِي الْعَرْشِ الْعَظِيمِ غُفْرًا وَتَجَاوُزًا عَمَّا تَعْلَمُ وَجَبْ كُنْ يَمَانِي بِهِنَّ دُعَاؤُكَ رَبَّنَا الْغَفَّارِ
 الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ اللَّهُمَّ اجْعَلْ لِي عُوذُوكَ مِنَ الْكُفْرِ
 وَالْفَقْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ جَبْ سَاتِ بَارِطُوفِ كَرِيمٍ خَيْرِي رَحِيمِ
 حَجْرِ سَوْدِ كَيْ بَسِ بِهِنَّ دُعَاؤُكَ اللَّهُمَّ اجْعَلْ لِي بِرَحْمَتِكَ عُوذُوكَ مِنَ الْكُفْرِ
 وَالْفَقْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ جَبْ سَاتِ بَارِطُوفِ كَرِيمٍ خَيْرِي رَحِيمِ

سے ترجمہ تیری کتاب کو اور وفالی ہر چیز عہد کی اور اتباع کیا ہے تیرے نبی کی سنت کا وہ محمد بن ابی ذر اور دوسرے صحابی کا اور عہد کے ساتھ
 اور اسے لکھ کر لیا اور یہ حرم تیرا حرم ہے اور یہ امن تیرا امن ہے اور یہ نبرد تیرا بندہ ہے اور اس مقام پر جاؤ ناگتا ہوں تجھ سے کمال سے
 اور اللہ بگڑتا بہت بڑا ہے اور ذات تیری بزرگ ہے اور سب سے زیادہ جم کر بنو الماہرے حرام کر کے گوشت اور کھانے کی چیزوں اور
 ان پر اور کفایت کر لیکو میری دنیا و آخرت کے کاموں میں اپنی رحمت سے اور سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے اللہ تعالیٰ
 ناگتا ہوں تجھ سے شرک و شک و نفاق سے اور بڑے جلن سے اور بڑی صورت ہو جانے سے ال میں اور اللہ تعالیٰ
 اللہ سایہ سے بگڑنے عرش کے سایہ میں اس دن کہ نہو اس میں گرتا سایہ اور بلا بگڑنے نبی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
 اور سلام ایسا نرسرت پاک کہ اس کے بعد کبھی پیا نہیں گئے ۵۷ ترجمہ اور اس کے بعد کبھی پیا نہیں گئے اور اس کے بعد کبھی پیا نہیں گئے
 زبردست اور فتنش والے اور بگڑنے اور تجاؤ کر اس چیز سے کہ تو اسکو جانے نہ سکتے رہا تو پھل دے بگڑ دیا میں نبی تراخت میں کئی اور کئی
 میں نہو ناگتا ہوں تجھ سے کفر سے اور فتنے اور زندگی اور موت کو نرسرت سے ۵۸ ترجمہ اور اللہ شہد کو بگڑنے میں رحمت سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے اور کبھی پیا نہیں گئے

وَالَّذِينَ وَعَدِ ابْنُ الْفَتْرِ وَضَيْقُ الصَّدْرِ وَمِنْ خِزْيٍ فِي الدُّنْيَا
 وَالْآخِرَةِ اُورِجْ عُرْفَاتِ بَرِيحِهِ وَنَا بِرَبِّهِ ^{اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا}
 خَيْرِ قِدْوَةٍ عَدَدَتِهَا وَاقْتَرَبَتْهَا مِنْ رِضْوَانِكَ
 وَبَعْدُ هَا مِنْ سَخَطِكَ ^{اللَّهُمَّ بِكَ} اَمْنٌ وَعَلَيْكَ
 تَوَكَّلْتُ وَآلِيكَ تَوَجَّهْتُ وَوَجْهَكَ اَلْمَكْرِيْمُ
 فَيَجْعَلْنِي مِنْ هَبْوِيَا هِيَ اَلْيَوْمِ مَرِيْمٍ ^{اللَّهُمَّ} هُوَ خَيْرٌ مِنِّي جَب
 مَرْوَةَ بَيْنِ بَرِيحِهِ وَنَا بِرَبِّهِ ^{اللَّهُمَّ} هَذَا مَرْوَةَ جَمَعْتُ
 فِيهَا السَّنَةُ مُخْتَلِفَةً نَسَأَلُكَ حَوَاجِجَ فَاجْعَلْنَا مِنْ رَدِّكَ فَاسْتَجِبْ وَتَوَكَّلْ
 فَكِفِيَةٌ اُورِجْ شِعْرَ الْحَرَامِ بِرَبِّهِ وَنَا بِرَبِّهِ ^{اللَّهُمَّ} بِحَقِّ مَشْعَرِ الْحَرَامِ
 وَالْبَلَدِ الْحَرَامِ وَالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَالرَّكْنِ الْمَقَامِ بَلِّغْ رُوحَ عَمَلِكَ ^{اللَّهُمَّ} عَلَيْنَا وَالْوَالِدِ الْمَسْكُونِ
 الْبَيْتِ وَالسَّلَامِ وَاَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ اُورِجْ مَنَابِحَ بَرِيحِهِ وَنَا بِرَبِّهِ ^{اللَّهُمَّ} هَذَا
 مَا مِنْ عَلِيٍّ بِمَنْتَ عَلِيٍّ اَوْلِيَاً بِكَ وَاَهْلِي طَاعَتِكَ

پندرہواں لمحہ کتبہ کی ابتدا ہے بنامین اخبار مختلف واروین چنانچہ روضۃ الاحباب
 میں مذکور ہے کہ اول اس گہر کو حضرت آدم علیہ نبیا و علیہ السلام نے بنا کیا اسکے بعد انہی
 اولاد بنائی رہی پھر حضرت نوح علیہ السلام کی وقت اب طوفان میں غرق ہو گیا اور ایک ٹیلارٹ
 زرگر نے مٹھ کر کاہن کیا اور ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ تک اسی صورت پر رہا پھر انہوں نے
 بیکار ہو کر تعمیر کیا بعد ازاں قوم عمالقہ نے بنایا اسکے بعد قبیلہ جرہم نے بنا کیا اسکے پیچھے
 عبدالمطلب بن ہاشم نے تعمیر کیا بعدہ جب حجاج بن یوسف نے عبدالمطلب کو شہید کیا بت
 لو سہار کر کے اسی صورت پر کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں یہاں سے سرے سے بنا دیا
 گیا اور وہیں اور بقیہ اولاد کا گلی سے اور سوای سے دنیا آخرت میں اس کے ترجمہ ہوا اس کو پتر اور نزدیک سکو ای رضائی سے
 اور وکروا کو کہ صف سے اور بقیہ اولاد میں اور شہر ہر وہ کیا ہے اور تیری طرف توجہ کی ہے اور تیری ذات بخش کر نوالی ہے جس کو
 کیا گیا ہے ایک دن اور اس کی نائے جو پتر ہو چکے سے ۱۲ ترجمہ ہوا اس سے ہر روز اللہ سے کی تو نے اس میں ظاہر
 نمونہ مانگا جو نہیں ترجمہ سے اپنی حاجتیں پس کہ پیکر اس سے جو مانگتے ہیں ترجمہ سے اور تو دنیایا کو اور زمین سے کہ وہ توکل کرتے ہیں تجھ پر اور تو کافی
 سزا ہو اس کو اس کے ترجمہ ہوا اور شہر حرام اور ہجر حرام اور حجاج ہجرت اور مقام اور ایسا ہے اسے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

اللہم اجعلها خيرا قديوة عددها واقتربتھا من رضى اناك وبعدھا من سخطك اللهم بلك امنة وعليك توكلت واليك توجهت ووجهك المكرم فيجعلني من هبويها هي اليوم مريم هو خير مني جب مروة بين برحيه ونا برحيه اللهم هذا مروة جمعت فيها السنة مختلفة نسالك حوايج فاجعلنا من ردك فاستجب وتوكل فكيفة اورج شعر الحرام برحيه ونا برحيه اللهم بحق مشعر الحرام والبلد الحرام والشهر الحرام والركن المقام بلغ روح عملك علينا والوالد المسكون البيت والسلام وادخلنا دار السلام اورج منايا برحيه ونا برحيه اللهم هذا ما من علي بمنت علي اوليا بك واهلي طاعتك

ب وہی بنا ہے حجاج موجود ہے اور روضۃ العلیا میں مسطور ہے کہ جب آدم علیہ السلام نے دنیا میں آئے اور عبادت کے لئے حق تعالیٰ سے مکان کی درخواست کی تو رب غفور نے بیت المعمور میں پرتا رہی کہ یا قوت ہستی سے بنی ہوئی تھی اور اسے کعبہ کے مقام پر نصب کی گئی اور آدم علیہ السلام کو اس کے طواف کا حکم ہوا اور اسی سبب اُنکی توبہ قبول ہوئی اور بیت المعمور قبة کی صورت پر تھی اور اُس کے دو دروازے تھے زمرہ سے بنے ہوئے ایک مشرق کی جانب دوسرا غرب کی سمت اور اُس میں سونے کی قندیلیں تھیں اوقات ہی زیادہ روشن اور حجاز سوداؤں کا مانہ میں ایک پارہ یا قوت سفید تھا اور اُس مکان میں ایک کرسی تھی کہ آدم علیہ السلام اُس پر بیٹھتے تھے اور اور کئی ہزار فرشتے اُسکی حفاظت پر مامور تھے کہ شیطان کو اُس میں داخل ہونے اور اُس پر نظر کرنے سے منع کرتے تھے جب آدم علیہ السلام کی وفات ہوئی اُسکو آسمان پر لیکے اور آدم علیہ السلام کی اولاد نے اُس کی جگہ ٹھی اور پھر سے مکان بنالیا جو طوفان بن غرق ہو گیا جب ابراہیم علیہ السلام کو نبی کے مقام پر حکم ہوا کہ بہ مقام و مقدار بیت المعمور تعمیر کرے ابراہیم علیہ السلام کو اُس کی مقدار معلوم تھی اسلئے اُنہوں نے جناب الہی میں اس امر کی انکشاف کی درخواست کی اور حق تعالیٰ نے اُس پر بیت المعمور کے مقام و مقدار کو ظاہر کیا یہیں اخبار مختلف ہیں اول یہ کہ روح تعالیٰ نے ایک ابر کو حکم فرمایا کہ جہاں بیت المعمور تھا اُسے وہاں سایہ والا اور اُس ابر کو سر تھا اور زبان جس سے اُس نے ابراہیم علیہ السلام سے کہا کہ میرے سایہ کے مطابق بنا کر اور اس رہنمائی کے سبب اُس ابر کو حضرت رب العزت سے خطاب ہوا کہ تو نے ہمارے خلیل کو رہنمائی کی اس واسطے ہم تیرے اس عمل کی جزا ضائع نہیں کرتے ہیں چند روز ہو گئے کہ مظلوم کو توقف کر جب حضرت سید آخر الزمان پیدا ہوئے تو اُن پر سایہ گستر ہو دوسرے یہ کہ ایک کلمہ کو حکم ہوا اُسے مطابق دو بیت المعمور کے احاطہ بنا دیا حق تعالیٰ نے اُسکو خطاب کیا کہ ابراہیم علیہ السلام کے خلیل کی قبلہ نما ہوئی ہے تیرے اس عمل کی یہ جزا ہے کہ ہمارے حبیب سے ابراہیم علیہ السلام کے فرزند غار پر وہ دار اسرار بنے جب ابراہیم علیہ السلام با شام سے تشریف لائے تو جبریل علیہ السلام پہل لائے تھے اور اسمعیل علیہ السلام اُنکو بکھڑا کر کے اُسے اور وہ تعمیر فرمائے تھے جب اُس کی دیوار بن بند ہوئی کہ اُنکا اہم نہ پہنچتا تھا حق تعالیٰ نے ایک پتھر کو حکم فرمایا اس قدر کہ

اسپر کرے ہو کر ابراہیم علیہ السلام چٹائی کریں جب پتھر اور گارہ لینے کا ارادہ کرتے وہ پتھر
 ہو جاتا اور جب چاہتے کہ دیوار برکعین وہ اونچا ہو جاتا اسی پتھر کا نام مقام ابراہیم ہے
 سولہواں لمحہ جب حضرت خلیل حکیم رب حلیل کعبہ تعمیر کر چکے حکم ہوا کہ سات بار اس کا طواف
 کر جب طواف ادا کر چکے وحی آئی کہ خلائق کو اسکے حج کے لئے بلا چنانچہ فرمایا ہوجو واخذن
 فی الناس بالحق ابراہیم علیہ السلام نے عرض کیا کہ میری آواز سارے آدمیوں کو کیونکر پہنچے گی
 خاص کر انکو جو ابھی اصلااب و ارحام میں ہیں فرمایا کہ بلانا تیرا کام ہے اور آواز کا پہنچانا ہمارا
 کام ہے ابراہیم علیہ السلام کوہ البوقیس بر چڑھے اور ندا کی آیت اللہ الناس الان ربکم چنانچہ
 وامرکونان سجود سجود تفتعالی نے انکی آواز کو جہان کے اطراف و انکاف میں منتشر کر دیا
 اور تمام خلائق کو جو اس وقت جن اور انس میں سے عالم میں موجود تھو سنا دیا اور جو اپنے
 انہکی اصلااب اور ارحام کے ارحام میں تھے انکو بھی پہنچا دیا۔ جیسا کہ حق تعالیٰ نے ابراہیم
 علیہ السلام کی آواز جانوروں کو اور حیوانی کی آواز سلیمان علیہ السلام کو۔ اور پیراہن یوسف
 علیہ السلام کی بوعیوب علیہ السلام کو اپنی قدرت کاملہ سے پہنچائی تھی۔ الحاصل یہ کہ ہر مومن کا
 طبع و عاصی سب آواز سننے میں شریک ہے لیکن توفیق حج انہیں کو ہوئی جو علم الہی
 میں حج کر نیوالے تھے جنہوں نے ایک بار اجابت کی وہ ایک بار خانہ کعبہ کی زیارت سے شرف
 ہمیشگی اور جنہوں نے دو یا کئی بار جو اب دیا وہ اتنی ہی دفع مشرف ہونگے حکمت حق تعالیٰ
 نے کعبہ کی دعوت کو ابراہیم علیہ السلام کی طرف منسوب فرمایا اور حنبت کی دعوت کو اپنی طرف
 کہ فرمایا ہے وَاللّٰهُ يَدْعُو اِلٰى دَارِ السَّلَامِ اس میں حکمت ہے کہ رحیم و کریم جب کسی کام کا بند
 حکم فرماتا ہے جس میں کچھ شقت و تعب و ضرر و ہلاکت ہوتی ہے اس امر کے درمیان میں واسطہ
 ظاہر کر دیتا ہے تاکہ لفظ مجہول فرماتا ہے جیسا کہ اہل دوزخ کی دعوت کو دوزخ کی طرف نسبت
 کیا اور فرمایا تَدْعُو اِلٰى دَارِ السَّلَامِ اور روزہ میں مجہول کا صیغہ لائے کہ فرمایا تَسْتَب

۱۰۔ ترجمہ اور اذان و آدھین کے لئے حج کی ۱۲۔ ترجمہ اور آدھین اب تھا ہے رب نے بنایا ہر گہر اور حکم کیا تکوین اس گھر کے کرنے کا پس
 حج کرو ۱۱۔ ترجمہ اور اللہ تعالیٰ بلاتا ہے جنت کی طرف ۱۲۔ ترجمہ دوزخ بلاتی ہے آسکو جس نے اللہ تعالیٰ کی طرف
 سے ہمیشہ پہری اور سوتہ موڑا ۱۳۔ ترجمہ ہے جس کے (بقیہ صفحہ ۲۶۳)

لَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كَتَبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ اور جس میں مرہم الطاف و عنایت کی خوشخبری
 اور رضا و وفا کا وعدہ ہوتا ہے اسکو اپنی ذات پاک کی طرف نسبت فرماتا ہے اور درمیان میں
 واسطہ یا ذہبین فرماتا اور اسکو تلفظ معلوم لاتا ہے چنانچہ فرمایا ہے **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُفِّرُوا بَعْضَ مَا كُنْتُمْ تُكْفِرُونَ** اور
كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ پس حج کرنے اور اسکی راہ میں ایک قسم کی تکلیف ہوا اسنے بھی اور
 ابراہیم علیہ السلام کو واسطہ گردانا اور دخول ہشت کی دعوت کو اپنی طرف اضافت فرمایا اور
 دعوت چار طرح کی ہے ظاہری و باطنی و تصیری و کنائی و عوۃ ظاہری انبیاء علیہم السلام
 کا بلانا ہے ایمان کی طرف اور عوۃ باطنی عقل کا بلانا ہے حق و ایقان کی جانب
 دعوت تصریحی علماء کی دعوت اور ناصحوں کی نصیحت ہے اور دعوت کنائی
 بالون اور پیری و ضعف وغیرہ کا ظاہر کرنا ہے اور جو کوئی چاہے کہ اللہ تعالیٰ و دعوت کو قبول
 کرے وہ بغیر مرکبوں اور سوار یوں کہ اس ماہ کی منزلوں کو نہیں قطع کر سکتا اور مرکب کا
 اول توفیق و وسر عقل تیسرا علم چوتھا معرفت اور حضرت رب العزت جل جلالہ
 شریف کی تطہیر کو ابراہیم و اسمعیل علیہما السلام کی طرف اضافت فرماتا ہے کہ ان کو
الطَّائِفِينَ اور جان و دل کی تطہیر کو اپنی ذات پاک کی طرف فرماتا ہے کہ **تَطَوَّئِثًا**
 تکمہ سمین یہ ہے کہ وہ جو خلق کے لئے ہے اسکے تطہیر کی دلالت ہے نہ کو فرمائی اور وہ جو اپنے
 سے اپنی نسبت اپنی جانب کی اور حدیث شریف میں وارد ہے کہ **عَبْدُ اللَّهِ** ان عمر رضی اللہ عنہما
 نے کہا کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جسکی ضیافت کریں اور وہ قبول
 نہ کرے اسے گناہ کیا اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول کا اگرچہ وہ روزہ دار ہو اسمیں یہ حکمت ہے کہ
 کی دعوت قبول کرنے سے جب گناہ لازم آتا ہے حق تعالیٰ کی دعوت نہ قبول کرنے سے بلاشبہ
 گنہگار ہوگا **سُئِرَ بِهٖمُ الْهٰجِلِ تَحْتَعَلٰی لَنْ فَرَمٰی بَسْ وَمَنْ دَخَلَ كَانِ اٰمِنًا** یعنی جو مانع
 کعبہ میں داخل ہوا قبل حد سے بخوف ہوا اور بعضوں نے کہا ہے کہ گناہ سے بخوف ہونا
 جیسے زیارت کر نیوانے اسمیں داخل ہونے کی بزرگی کے سبب قبولیت تو ہے کہ

۱۰ ہجرت وہ جس کو ایزد کے کوئے جنم سے پہلے ہے ۱۱ لے ترجمہ اللہ تعالیٰ بنا ہوا ہے کہ تکلیف اور سزا
 تم وہ نون برس گھر کو طوائف کریں ان کے لئے ۱۲ لے ترجمہ باہر کرنا ہونے کو ہے کہ گناہ سے بخوف ہونا

اور گناہوں سے پاک ہو جاتے ہیں مروی ہے کہ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ
 میں حضرت امام عظیم رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا اور ان سے پوچھا مَا تَقُولُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَمَنْ حَلَّ
 بِكَانَ أَمْسًا كَمَا بَانَ خَيْفَةً جَمَّةَ اللِّدِّ عَلَيْهِ لِيَأْتِيَكَ الْحَدُّ وَلَا يَقْتُلَ حَتَّى يَخْرُجَ حَال
 معنی یہ کہ اقامت حدود و قصاص تکرو جب تک باہر نہ آوے پھر امام ابو خنیفہ نے حضرت امام جعفر
 پوچھا کہ آپ کیا فرماتے ہیں انہوں نے کہا کہ اپنے علم روایت سے فرمایا ہے اور ہر کلمہ وراثت سے
 ایسا پتہ ہے کہ مَنْ دَخَلَ الْإِيمَانَ آمِنًا مِنْ عَذَابِ الرَّحْمَنِ مَنْقُولٌ هُوَ وَمَنْ بَانَ مِنْ مَنِيهِ
 عَذَابٌ كَمَا هُوَ كَيْفَ تَوَارَاتِ فِي دِيَارِهِ كَمَا هُوَ كَيْفَ تَوَارَاتِ فِي دِيَارِهِ كَمَا هُوَ كَيْفَ تَوَارَاتِ فِي دِيَارِهِ
 الحرام کی طرف بھیجے گا ہر ایک کے پاس ایک زنجیر سونے کی ہوگی ان زنجیروں سے وہ خانہ کعبہ کو
 میدان مشرق میں لاویں گے اور کعبہ کو جنت میں لیجانے کا حکم ہوگا اس روز کعبہ شریف کی دو آئینیں اور
 ایک بان ہوگی اس بان سے عرض کریگا کہ خداوند اِحسانت رکھتا ہوں فرمان ہوگا کہ کیا حاجت
 ہے عرض کریگا یا رحم الرحیم جو لوگ میرے گرد گردنوں میں اُنکے حق میں میری شفاعت قبول
 فرما تھے تعالیٰ قبول فرماوے گا اور مکہ کے ساتھی اہل قبور جو مومن ہونگے اُنکے منہ سفید و روشن ہوں
 بیت اللہ کے چاروں طرف مشور ہونگے اور لیک کہتی ہوگی کہ اُنکی آوازوں سے میدان مشرق کو بے
 فرشتے کہیں گے کہ لے کعبہ اب جنت میں چل گذارش کریگا یہی اور حاجت رکھتا ہوں حکم ہوگا
 ہی کہہ اس کر گیا کہ لے اکر میں جو لوگ میری زیارت کو اپنے گہروں سے چل آئے ہیں اُنکے
 شکر ہی میری شفاعت قبول فرما تھے تعالیٰ قبول فرماوے گا اور تمام حاجی لیک کہتی ہوگی اُسکے پاس آوے گا
 اور اس کے لطافت میں مصروف ہونگے پھر فرشتے کہیں گے ابو ہریرہ کی طرف روانہ ہو کعبہ معروض
 کریگا کہ ایک خواہش اور باقی ہے نہا ہوگی وہ ہی کہہ عرض کریگا یا غفور الرحیم جو جماعت فقہاری کی خدمت
 پہنچا ہے اُنکے سب سے میری زیارت سے مشرف نہیں ہونے اور عمر بہر میرے وصال کے مشتاق رہے
 اور جو اب گہروں سے چل آئے ہیں اُنکے اور مجھ تک نہیں پہنچے اُنکے واسطے ہی میری شفاعت
 قبول فرماوے گا اور ان فرعون کی شفاعت ہی جو تونے کی مقبول ہے لے کعبہ اب

۱۲۵۰ھ میں لکھا گیا ہے تو اس وقت کے اس قول میں اور جو داخل ہوا اس میں ۱۲۵۰ھ ترجمہ نہ قائم کیا ورنہ اس پر حد
 نہ ہو وہ تو کیا جاہ سے جب تک کہ اہر نہ لگے ۱۲۵۰ھ ترجمہ جو داخل ہوا ایمان میں امن میں ہوا رحمن کے عذاب سے ۱۲
 ۱۲۵۰ھ ترجمہ ستائوں میں پراکھام اور دیکھا ہوں میں تیری طرف ۱۲

دارالسلام کو روانہ ہوا سو وقت بیت الدرمعہ کل ہمزہ بیون کے جنت میں داخل ہوگا اور انہیں جو
منقول ہے کہ حق تعالیٰ جس فرشتے کو کسی کام کے لئے زمین پر بھیجتا ہے اول شکو کعبہ کی زیارت
کا امر فرماتا ہے وہ عرش سے فرش تک لپیک کہتا ہوا آتا ہے اور حجر اسود کا بوسہ لیتا ہے اور سات
دفعہ طواف کرتا ہے اور دو گانہ نماز ادا کرتا ہے پھر اس کام میں مصروف ہوتا ہے جس کے لئے آیات
یا آسمان کی جانب صعود کرتا ہے پس معلوم ہوا کہ خلائق آسمانی ہی کعبہ کی زیارت کرتے ہیں اور اس کے
شائق رہتے ہیں اور پرکار کے مانند اس مرکز خاک کے گرد قربان ہوتے ہیں اہمارہ ہوانہ
اشیاء الغافلین میں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک گروہ ملک میں سے حضرت سیدنا
پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے حج و عمرہ کے فضائل سے
کا سوال پیش کیا آپ نے فرمایا کہ یہ نیت حج یا عمرہ جو شخص اپنے مکان سے باہر آتا ہے ہر قدم پر اس کے
گناہ اس طرح چڑھتے ہیں جیسے درختوں پر سے پتے گرتے ہیں جب تک کہ ایک کہتا ہے حق تعالیٰ فرماتا ہے
اسمک کلہ مکک وانظر لیک جب ہ طواف وہی سے درمیان صفا و مروہ کے فارغ ہوتا ہے
حق جل و علا اسکی نیکیوں کو قبول فرماتا ہے جب وہ عرفات پر وقوف کرتا ہے حتیٰ سبحانہ فرشتوں سے
فرماتا ہے اے فرشتو دیکھو میرے ان بندوں کو کہ میری نشانی شوق میں اپنا جان و مال ہرا دیا اور
یگانوں و قرینوں اور زن و فرزندوں کو چھوڑ چکا ہے ناپتے ہوئے اور اپنا مال میری رضا میں خرچ
کرتے ہوئے یہاں تک پہنچے ہیں اپنے عزت و جلال کی قسم کہ انھی بدیوں کو میں نے بخشا یا اور ان کو
گناہوں سے ایسا پاک کر دیا کہ جیسے وہ اس روز معصوم تھے کہ جسدن اپنے ان کے شکم سے پڑے
تھے جب وہ باقی مناسک بجالاتا ہے منادی ہی عرش مجید سے ندا کرتا ہے ارجعوا معقولاً و مستکبراً
لے بند و اسٹے پہر و نچنے ہوئے اور نئے سر سے پہر ایسے ہی کام و مروی ہے کہ
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ اپنے فرمایا جو بندہ حج کی نیت کر کے اپنے گھر سے باہر نکلتا ہے
سے باہر آتا ہے جیسا کہ اپنی والدہ کے شکم سے پیدا ہوا تھا اور ہر قدم پر طواف کرتا ہے
کہ اپنے گھر میں داخل ہوتا ہے حق تعالیٰ ستر برس کی عبادت کا ثواب لکھتا ہے اور ہر قدم پر
سے کہ اپنے فرمایا کہ خانہ کعبہ بقصد کر نیوالا اگر سوار ہو کر روانہ ہوتا ہے اس کے گھر سے ہر قدم پر ستر

۱۱ ترجمہ جنتناہوں میں نیز اظلام اور دیکھتا ہوں میں تیری طرف ۱۲ ترجمہ متن میں مذکور ہے ۱۲

نیکیاں اس کے نامہ اعمال میں لکھی جاتی ہیں اور جو اپنے پیروں سے جانتے ہر قدم پر سات سو
 نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور یہ نیکیاں ان دونوں کو حرم کی نیکیوں کے حساب میں لگی پوچھا آپ سے کہ
 حرم کی نیکیاں کس قدر ہوتی ہیں فرمایا کہ ہر نیکی لاکھ نیکیوں کی برابر ہوتی ہے جو اور جگہ کبھی اور میں ایک
 ترکہ سے پوچھا کہ جو کوئی بے زاد راہ حرم میں تیرہ فیضین کا ارادہ کرے آپ اس کے حق میں کیا فرماتے ہیں
 فرمایا کہ اگر تیس اسی شخص کا صلہ بن سکے تو اس کے مانند ہو رہا ہے واللہ نہیں پوچھا کہ اس کا کیا حال تھا فرمایا کہ
 وہ ایک سو دو تھا کہ اسے ان دنوں توکل میں قدم رکھا تھا جب کئی روز ہو گئے اور ہوک سے بے طاقت
 ہو گیا ابھی ہوک کا ہون کہانا سے فی الحال آسمان سے ایک وئی آئی اور ندا ہوئی کہ اے قلیل الصبر
 تو اسے صبر والے بیان روضہ منبر کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کو ثواب
 میں حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہو قال وَجِبَتْ لِي شَفَاعَتِي وَجِبَتْ
 لِي شَفَاعَتِي لِتِلْكَ نَفْسٍ مِّنْ هَاجِرَاتِي فِي حَيَاتِي وَمَنْ ذَاكَ بَعْدَ وَقَاتِي وَمَنْ كَانَتْ عِنْدَ عَرَأْفَانَ
 وَأَرْبَعًا فَعَدَلَ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
 منظر اور امر و نواہی میوہ بانع امانی طوطی شکرستان کسبج شامی اعجوبہ کارخانہ بدائع مجموعہ مہمان خانہ
 صنایع عنوان دیوان نبوت سلطان ایوان فتوت شاہ ملک سپاہ قاب قوسین جاگاہ ڈروریے
 کراست گوہر تجلیات سلامت و بیاض عنوان محبت خواجہ دیوان مودت بادشاہ بارگاہی مع
 اللہ وہاں بے اشتباہ فوید بکلمہ لا الہ الا اللہ مقبول جناب حضرت آلہ مشرف بخطاب محمد رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا ہے کہ واجب ہو شفاعت میری دوبار میں طائفوں پر ایک
 وہ کہ ایام حیات میں میری طرف ہجرت کرے دوسرے وہ کہ میری وفات کے بعد میری قبر
 کی زیارت کرے تیسرے وہ کہ دو یا پار غور میں رکھتا ہو اور ستمین عدالت کرے اور ایک چہ
 میں اپنے تر بہرے کہ جو کوئی میری قبر کی زیارت کرے گویا اسے زندگی میں میری زیارت کی اور جو کہ
 میری زیارت کرتا ہے گویا وہ حق تعالیٰ کی زیارت کرتا ہے اور جبکی زیارت کیجاوے اسکو رزق کا اکرم
 و اس کے نہیں اور جو کہ نہ نہیں ان دونوں زیارتوں کی دولت ہو مشرف ہو اسکو حضرت رسول

ترجمہ معراج المؤمنین

ترجمہ معراج المؤمنین

کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی شفاعت اور حضرت رب غفور الرحیم کی مغفرت نصیب ہو اور حضرت
مخدومی مولوی نور الدین جامی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اگر قبر مبارک حضرت نبی صلی اللہ علیہ
والہ وسلم کی ساتویں آسمان پر ہوتی تو آسمت کی شان سے دور تھا کہ اپنی ساری عمر مردگان
کے بنائے میں صرف کرتی اور جو ساتویں زمین کے نیچے ہوتی تو اپنی ساری زندگی زمین کے
کہوٹے میں بسر کرتی نقل ہے کہ حضرت سلطان العارفين بايزيد سلطان قدس اللہ سرہ نے اپنے
بیت اللہ شریف کی زیارت کو جانے حضرت کے روضہ مبارک کی زیارت کو نکلتے اور جس بیت اللہ
روضہ مبارک کی زیارت کو جاتے گھبراہٹ میں کی زیارت کو نکلتے کسی سے آیت اس کا سہبہ لیا
لینے فرمایا کہ ان دونوں مکانوں میں سے ہر ایک مکان کی عزت اور قدر یہ ہے کہ اس کے لئے اللہ تعالیٰ
ایک سا ہندو سر سے کی نیت ہوگی طبیعت سے لایق نہیں ہے اور حضرت سلطان ابراہیم نے
قدس سرہ سے منقول ہے کہ جب مدینہ منورہ کے نزدیک پہنچے اور روضہ مبارک کی عمارت کے
وہاں سے اگلے پہاڑ کے کسی پہاڑ پر چلا گیا باعشاہر آیت فرمایا کہ جن لوگوں نے میری
عمر میں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بدن مبارک دیکھا ہے وہ سب سے پہلے میری قبر کو دیکھیں
الحقائق میں خیر الٹا بعین حضرت اور میں شرقی رحمۃ اللہ علیہ کا حال مرفوعہ میں ہے
میں پہنچے اور سجدہ نبوی کے دروازہ پر جا کر گھومتے ہوئے کسی شخص کو مانگے جو قبر نبوی صلی اللہ علیہ
وسلم کی آپ اسی وقت پہنچا ہو کر گھر سے جب ہوش آیا فرمایا کہ نیچے جا رہا ہوں اس لئے کہ
کہ جس میں حضرت افضل کائنات علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا جسد مبارک مدفون ہے وہاں
کی کیا مجال ہے کہ جہاں وہ جہاں کا آفتاب غروب ہو وہاں قدم رکھنا اور ہرگز
منقول ہے ایک بزرگ سے کہ میں نے فرمایا کہ یہ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وجود و
الجوز کی نعمت ہے انہما کی قدر و منزلت نہیں جانتے کہ آپ حیات کے ساتھ میں ہی تھے
اور وفات کے بعد بھی ایسے مشافقت فرمائی ہے کہ کسی کو نہیں پتا کہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہمارے مقدر ہیں یہ وفات ہوئے آیت
بہشت کا باوجود تیار ہوا ہے اپنی طرف میں انہما کی طرف سے
آپ کا روضہ مبارک بہشت میں بنا یا جائے اور جو وہ جسد مبارک ہے اس کے لئے اللہ تعالیٰ

کاپی تراویہ جہان میرا جسد ہے منظور ہے کیونکہ آپ ہمیشہ خیر خواہ و عمخوار است رہتے تھے بجا اپنے کہ میرا جسد اپنے سے جدا ہوا۔ واللہ تعالیٰ کا عذاب اپنے پر ہی نازل ہو کہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ اور اپنے فرمایا کہ میں اپنی است سے جدا کی نہیں چاہتا اور ان مجبوران غمناک کی خاطر سے میں نے یہ خاک کا گوشہ محنت اختیار کیا کہ اس سے دور نہ ہوں اور یہ میرے فراق میں مبتلا نہ ہوں حضرت مخدومی مولوی نور الدین جامی قدس سرہ السامی نے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ مطہرہ کی تعریف میں چند بیٹیں تحریر فرمائی ہیں

ای تن تو پاک تراز روح پاک
 راہ روان بخبری را تو ماہ
 عالم ترد امنی خشک از تو یافت
 خاک تو از باد سلیمان یہ است
 تاج تو و تخت تو در دہستان
 سے مدنی برقع و بکے نقاب
 نظر ان را لب آمد نفس
 سوی جسم آئی نشین در عرب
 نیز بفرما سے سرفیل را
 تلو سے پردہ اسرار شو
 کہ نظر از راہ عنایت کنے
 با تو تکلف کہ کست در وقت کار
 سے نفست نطق زبان بستگان
 تازہ ترین صبح بخالے مرا
 خاک تو خود روضہ جان منست
 کہ سحران روضہ چون جان پاک

روح تو پروردہ روحی فداک
 لشکر یان عجمے را تو شاہ
 ناف زمین نافہ مشک از تو یافت
 روضہ چہ گویم کہ ز رضوان بیت
 تخت زمین آکد و تاج آسمان
 سایہ نشین چند بود آفتاب
 سے ز تو فریاد تو فریاد رس
 تا بد مدآن دو سے قندیل را
 ماہمہ نغمتم تو بیدار شو
 جملہ ہمیشات کھایت کنے
 از پے آمرزش مشیت غبار
 مرہم سودا سے جگر خستگان
 خاک تو ام کا حبیائے مرا
 روضہ تو جان و جان منست
 خیرم چون باد نسیم بخاک

یہ مصرع اصل کتاب میں تحریر نہیں کیا

نظر اردو

جسم تیرا پاک مشعل جان ہے
تو عرب کے آسمان کا ماہ ہے
مجھ سے ہو تر دامنی عالم کی خشک
خاک برتر آسمان کی شان سے ہو
شاہ بین سے ہو مدینے کی یہ شان
تخت ہو تیرا زمین تاج آسمان
روے انور سے اٹھا دیکھے نقاب
کتب ملک جلسہ وہاں شاہ امم
تو نظر ہیں آپ کے کل جان لب
حکری کعبے اٹھ کے اسرئیل عم کو
مومن طلیس پر وہ اسرار آپ
کیجئے ہم پر عنایت کی نظر
ایک نظر سے آپ کی بنتے ہیں کام
ابر آ مرزق ہو نازل ہر سر
شرم سے بے نطق ہر سب کی زبان
کیجئے معروض حق سے سب کا حال
مرہم بخشش لگا کر سندل
رحم کیجئے رحمت للعالمین
زندگی ہے جب کہ دلوا دو نجات
روضہ اقدس ہے گر جان جہان
اڑ کے یون پیچھے مری جان ایم

اس کے اوپر جان مری قربان ہے
اور تو ملک عجم کا شاہ ہے
تیرے تافہ سے زمین کی ناف مشک
روضہ بہتر روضہ رضوان سے ہو
صاحب عزت مکین سے ہو مکان
واسطے عالم کے ہمد و سائبان
سایہ میں کب تک رہیگا آفتاب
اب عرب سے آئے سوئے عجم
کرے ہم میں آپ سے فریاد سب
چونک دیوے صورت کی تبدیل کہ
سو گئے ہم ہو جئے بیدار آپ
ہے ہر وہ سہ آب کی ہی ذات پر
سارے ناکامان امت کے تمام
آپ کی کوشش سے مشقت خاک پر
خون ہو کب کہول سکتے ہیں ہاں
ہیں گناہوں کے سبب پامال
امت عاصی کا کیجئے خرم دل
بخشوادو یا نفع المذنبوں
خاک در ہے آپ کی آرزو
خاک رہ نسبت بیات جاودان
خاک پر جیسے چلے باد نسیم

پہنچے جب ماں تک تراشت عبا

کر سب اس خاک در بر جان نثار

انیسویں لمحہ تمام شہرون سے افضل بلکہ مظلوم ہے بعد اسکے مدینہ منورہ اسکے بعد بیت المقدس اور وہ جگہ جہاں حضرت رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ و التسلیم کا جسم مبارک مدفون ہے کہ یہ بلکہ کل عرش و فرش سے افضل ہے اور اس مکان بجز کہ میں بہت سی خاصتیں ہیں انہیں سے بعضے دلائل نسبت سے مرقوم ہوئی ہیں اول جو وقت اس عتبہ عالیہ کے قاصد کی نظر اس وضع قبر کہ پر پڑتی ہے خواہ خواہ شک نہ دامت اسکی آنکھوں سے ٹپکتے ہیں دوسرے جب کسی اہل مدینہ طیبہ کو تنگی بہیم پہنچتی ہے اور وہ بہوک سے عاجز ہوتا ہے قبر مبارک پر حاضر ہو کر اس سے سینہ لگاتا ہے اور عرض کرتا ہے اَجْبُوعَ يَا اَبُو الْفَاسِمِ اَسِيْفَتِ بَهوكِ كِي سَخِي سَا اُسكو تَسْكِيْنُ هُوْتِي هُو اَوْ خَوْشِي خَمِيْ اِسْتِ كَهْر وَاِيْرَا تَاهِي تَسْمِي سَمِي اِيْكُ بَرْكُ كَهْتِي مِيْنُ كِهِيْنُ نِهَائِيْتُ مَحْنَتُ اَوْ رَهْوَكُ كِي شَدْتِ مِيْنُ تَطْوَعُ مَنَازِلُ كِهِي سَا مَدِيْنَةُ مَكْرَمِيْنُ بِيْنِيْجَا اَوْ رُلُوْازِمُ زِيَارَتِ بِيْجَا لِيَا اُسْكُو بَعْدَ اُسْ بَهوكِ كِي بَقْرَارِي كِهِي سَبِيْكُ عَرْضُ كِرَا كِهِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلِيَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِيْنُ بَهوكَا هُوْنُ اَوْ رَفِيْقِرْ هُوْنُ اَجْ رَا تْ اَبْكَ مَهْمَانُ هُوْنُ پِهْرُ سُوْرَا اَوْ رُخْوَابِ مِيْنُ اَبْجِيْ زِيَارَتِ سَا مَشْرَفُ هُو اَوْ رُوْ كِهِي كِهِي اَبْجُو اِيْكُ وِيْ عِنَايَتِ فَرِيْنِيْ هُو اَسْمِيْنُ اَوْ هِيْ تُوِيْسِيْ مَالَتِ خْوَابِ مِيْنُ كِهِي اِيْ پِهْرُ بِيْدَارُ هُو اَوْ رُوْ كِهِي اَوْ هِيْ مِيْرُ سَا تَاهِي مِيْنُ مَوْجُوْدِيْ سُوْقَتِ مَجْكُوْ اَسْ حَدِيْثُ كِي كَحِيْقُ هُوْتِيْ كِهِي اَبْنِيْ فَرَا يَاطِيْسِيْ مَنْ قَا دِيْنِيْ فَقَدْ دَلَا نِيْ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَمْتَلِكُنِيْ وَاَلَا يَدْخُلُ بِيْمَكَا نِيْ بَعْدَ اُسْكُو سُنْبِيْ مَنِيْ كِهِي اَوَا نِيْ يَا عِبْدَ اللّٰهِ لَا يَزُوْرُ قَبْرِيْ اَحَدًا اِلَّا اَعْفَرْتُ كِهِي ذُنُوْبُهُ وَاَنَا شَفَاعَتِيْ كِهِي هُو كِهِي اَسْ مَقْصُوْدُ كَا جَمَالُ سُنْدُ كِهِي اَوْ رِيْ سَعَادَتِ حَاصِلُ هُو كِي عَزْلُ

کے ہو دیار کہ رود شرب و بطحا کم
برکنار ز قزم از دل بکشم یک ز قزم
یا رسول اللہ صلی خود مزارا ہے من
آرزوی جنت الماکوی بیرون آردم ز سر
خواهم از سودانی پاوستنم سرد جهان

کہ بلکہ منزل و گہ در مدینہ جا کم
وز دو چشم خون نشان آن چشمہ را در با کم
تا ز فرق کسر قدم سازم ز دیدہ پاکم
جنتم آن بس کہ بر خاک درت با وی کم
بابا بیت سترہم با سرورین سود کم

عزل آردو

ہر کسی کو جس کی چشمہ علیہ میں سے گناہ اور پیمانہ ہے وہ میری شفاعت کو

| | |
|--|--|
| <p>الہی جانا کسی طرح سے میرا ہی شرب کے درمیان ہو کنا سے زفرم کے سوز دل سے کروں محبت کا زفر تیز بلا مجھ ہی رسول سبح سو مدینہ کہ تیری جانب نعیم جنت نہ عیش دنیا کی مجھ کو خواہش یہ آ رہی ہے قدم کہا سخی تیری زمین پر شوق پا بوسوں کا میرا ہے</p> | <p>کہی ہوئے میں میری منزل کی ہی دینے مرا مکان میری ان انجھو کی خون نشانی سے تون کی دیرا وہاں چلو نہیں سر کو قدم تباہ قدم تو مریا جان کہ خاک در پر یہ سر ہو صورت پر کسا کی سی فدا ہو سراہ میں (طرب) کا اور اگر اسے آستان ہو</p> |
|--|--|

یسوان لمحہ حضرت جلال احدیت ہمال صہیت سے چاہا کہ کھٹکے کھٹکیا کیہ پوئید
 نراندہ کو پر وہ عدم سے عالم ظہور میں جلوہ گر کرے اور مقصدنا کے کھٹکے کھٹکیا کیہ پوئید
 کمال قدرت پر ولایت کر نیوالی دلیلیں ظاہر فرمائے کہ تعین ذاتی ظہور خداوندی کی جو کھٹکے کھٹکیا
 ہاں صفات آئینہ افعال میں جلوہ گری کرے ان بشمار ذلال میں سے کھٹکے کھٹکیا کیہ پوئید
 کہ ان دونوں میں سے ہر ایک صانع جل و علا کی وحدانیت پر کھٹکتے ہی ذلال کیہ پوئید کے
 گواہی دیتا ہے اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وجود فاضل اللہ کیہ پوئید کے
 زمین و آسمان ایک دوسرے پر تفاخر کرتے تھے اور زمان کی حال سے ان کیہ پوئید کے ذلال
 بیٹھ گئے تھے لیکن زمین ضعیف لطیف ہے اور آسمان رفیع البیان اور کھٹکے کھٹکیا کیہ پوئید
 ما پوری کر سکتے تھے چنانچہ ان کے تفاخر کا مختصر سا مجمل بیان کیا جاتا ہے کہ کھٹکے کھٹکیا کیہ پوئید
 وہ مقام ہوں کہ باہر خان اور خس خاشاک عصیان کو میرے اطراف دکھاتا ہے میں کھٹکیا کیہ پوئید
 سے اور اطراف مجار کو میری بوستان سرسے میں آشیانہ بنانے کی مجال کہاں ہے کھٹکیا کیہ پوئید
 اذھر سہب کا خط پڑھا فوراً اذکنا اھبطوا کے خطاب سے سر پر افلاک پرستوں کو کھٹکیا کیہ پوئید
 اور میرے تحت تخت پر ایک دم بیٹھ نہ سکا اسے کہ میرا آئینہ صافی ہوا کھٹکیا کیہ پوئید
 میدان کوٹا اور میرے وجود کا گنتان خزان عصیان کے کھٹکیا کیہ پوئید کی کھٹکیا کیہ پوئید
 بیوم جو سائے عالم کے منور کر نوالے اور اس کی کھٹکیا کیہ پوئید کی کھٹکیا کیہ پوئید
 ہی وسعت و لوح و قلم بھی پرین اور اول ان سب کا کھٹکیا کیہ پوئید کی کھٹکیا کیہ پوئید
 ہوتا ہے پر میرے واسطے سے ہر توہ تجھ پر تہ ہے کھٹکیا کیہ پوئید کی کھٹکیا کیہ پوئید

سے کھٹکیا کیہ پوئید کی کھٹکیا کیہ پوئید کی کھٹکیا کیہ پوئید کی کھٹکیا کیہ پوئید

اور زمین کہتی تھی کہ اہل عصیان کا عصیان نقصان مکان پر وال نہیں ہے بلکہ نیران احسان نہیں ہے۔
پوشی کو رجحان ثابت ہے کعبہ کو بتوں سے کیا زبان ہو اور گلستان کو وجود خار سے کیا نقصان ہو
آسمان آدم و حوا سے مبتلا ہے بیماری عصیان یہاں آیا اور دوائے رُبْنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا کے
کلمات سے یہاں شفا یاب ہوا تو گمان نہ لیجا کہ میرا وجود خاک انداز اور سب سے بلکہ میری طبع کا
چوراہہ چار بازار ہیں نہیں دیکھنا تو کہ ابرار روزگار کی ارواح اسی بازار کے تجار ہیں کہ متلوع
علوم و اعمال ہیں سے کما کر اپنے وطن اصلی کو لے جاتے ہیں اگر معصیت مانع وصول ہوتی تو ارواح
کو صعود مرتبہ علیین تک کیونکر ہوتا کہ فرمایا ہے **كَلَّا إِنَّ كِتَابَ الْاَكْبَرِ لَإِنْفِ عِلِّيِّينَ** ویکہ
یہاں ہند سے ہو کر آتی ہیں آزاد ہو کر جاتی شاگرد آتے ہیں استاد بن کر جاتے ہیں سپاہ بن کر آتے
ہیں بادشاہ ہو کر جاتے ہیں اسیر آتے ہیں امیر جاتے ہیں قلیل آتے ہیں کثیر بن کر جاتے ہیں ناقص آتے
ہیں کامل ہو کر جاتے ہیں جاہل آتے ہیں فاضل بن کر جاتے ہیں بیگانہ آتے ہیں آشنا ہو کر جاتے ہیں
نیچے اترتے ہیں اوپر کو چڑھتے ہیں المختصر زمین اس طرح کے بہت سے دلائل بیان کرنی
اور آسمان ہی اسکے مقابلہ میں بہت ہی جتین بیش کرتا تھا لاندن دونوں اسی بحث میں مبتلا
کیونکہ ایسی دلیل قاطعہ کہ دشمن کی حجت کو دفع اور اسکے ساکت کر دے دونوں میں سے کسی کے ہاتھ
نہ لگی تھی جب حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وجود کی صبر سعادت نمود ہوئی
اور انکی ولادت کے نور سے ظلمت جہان نابود ہوئی زمین عمیقین نے سرا و پر کو اٹھایا اور زبان
مفاخرت سے یوں فرمایا آج پیدا ہوا مجھ پر وہ نبی آخر الزمان کہ عرش باوجود اس عظمت کے اور کرسی
باوصف اس قدر وسعت کے اور آفتاب ماہتاب نجوم سائے اسی کے خرمین کے خوشہ چین ہیں
بجز ہرگز کا مجھ پر اور خلق کو بطریق حق دعوت کر گیا مجھ پر موت اُس کی واقع ہوگی مجھ پر اور ذوق ہوگا
مجھ پر آخری دلیل اسکے افتخار کی سبب جو حضرت سید المرسلین کے جناب بالعالی میں مقبول
ہوئی اور اسکے بدلے میں اسکے خلعت فاخرہ عطا ہوئے سبھلہ اُس کے ایک یہی کہ خطاب آیا ہے
زمین تو نے ہمارے سید کے سبب افتخار کیا ہم نے ہی تجکو الواثہ سخاس سے پاک کیا اور تیرا سبیل
بگن اور کر کے تجھے ساری کو اپنے حبیب کی امت کے لئے مسجد بنا دیا کہ وہ تجھ پر ہماری عبادت

سے تیرا رب ہمارے ظلم کا ہم نے اپنی جانوں پر آخر تک **۱۲** یوں نہیں بلکہ تحقیق کتابیہ نامہ اعمال نیکوں کے مقام علیین میں ہے

کریم اور تو اس سے سود مند ہوا اور فائدہ حاصل کرے عزت مستاجات میں

بردرت این بار بالشت دوتا آوردہ ام
چون بدگاہ تو خود را در پناہ آوردہ ام
ہستم آن گمرہ کہ اکنون رو براہ آوردہ ام
گرچہ از شرمندگی روی سیاہ آوردہ ام
این ہمہ برد عوی عشقت گواہ آوردہ ام
زین ہمہ با سایہ لطفت پناہ آوردہ ام
کردہ گستاخی زبان عذرخواہ آوردہ ام

یا اللہ العالمین بارگشاہ آوردہ ام
توبہ کردم توبہ کردم رحم کن رحمت منسا
سن نمیکویم کہ بودم سالہا در راہ تو
چشم حمت بر کشاموی سفید من بہ بین
عجز و بچونیشی و درویشی و دل ریشی بہسم
دیور بہرن در کین نفس و ہوا اعداے دین
گرچہ روی معذرت نگذاشت گستاخی مرا

عزیز آوردہ

دل بحال نیاد لایا ہون
سوز دل لپ پہ آہ لایا ہون
اہی ہیں رو برد لایا ہون
ہون جمل رو سجدہ لایا ہون
عشق پر ہمہ گواہ لایا ہون
پس یترے پناہ لایا ہون
جان و دل عذر خواہ لایا ہون

سر پہ بارگشاہ لایا ہون
توبہ کرتا ہون رحم کر مجھ سپر
پہلے اسلام پر نہیں و عوس
رحم موبے سفید پر نہ
عجز و بچپارگی و درویشی
نفس و شیطان نے مجھ کو مارا ہے
ہو نہیں گستاخ و ناسزا لیکن

سائلوں ان مرتبہ جہاد کے بیان میں اور وہ دو طرح کا ہے اصغرہ اکبرہ اصغر جہاد ظاہری ہے
اکبرہ میں اور اکبر جہاد باطنی کو بموجب اس قول حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ اے
فرمایا رَجَعْنَا مِنْ جِهَادِ الْاَصْغَرِ اِلَى جِهَادِ الْاَكْبَرِ اور جہاد ظاہری سفر ہے زمین میں اور جنگ کا
بجہت حصول رضا ہے پروردگار سے اور اس کا مقصد حصول مقام اہل بیت علیہم السلام ہے
اور نیکو کفار کی وقت نغوز باللہ بنی فاضل عین سے ہے اور جب حکم اللہ تعالیٰ
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا خُذُوا زِينَتَكُمْ مِمَّا فِي بَيْوتِكُمْ ۖ وَكُلُوا وَشَرِبُوا لَا تُسْرِفُوا ۚ وَمَا يَسْرِفُونَ
سے توجہ کی ہے جہاد اصغر یعنی چہرے جہاد یعنی جہاد باطنی ہے اور اس کا مقصد حصول مقام اہل بیت علیہم السلام ہے

حضرت علیؑ علیہ السلام اور آخر اس کے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں لیکن ہمارے
 حضرت کی نسبت میں قیامت تک جہاد باقی رہے گا بموجب ارشاد حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 کے کہ آج ہے الجہاد ما ضی الی یوم القیامۃ اس لئے کہ یہ امت بہترین امت ہے
 اس معاویہ عظمیٰ سے کہ بیجا مہران اولوالعزم کا منصب ہو قیامت تک ہر دور اور فیضیت ہوگی
 اور مجاہدین کا ہر جہاد غیر مجاہدین پر بہت عالی سے چنانچہ فرمایا ہو فضل اللہ المجاہدین بان
 و انکم یصعدون علی نقابہم و کلا و وعد اللہ الخدشی و یامین و رجبہ و یکنامی و اوشی
 میں جو درجہ نیچا کسی درجہ سے پتھر قمار کی ایک سالہ راہ کی برابر فرمائی ہے اور جہاد کا حق یہ ہے کہ
 جہاد کی نسبت میں صرف نصرت دین اور رضا سے الہی کی واسطے اپنی جان و مال کے صرف کرنے سے
 غم نہ ہو نہ ریا و اہ زدن کا اور فضل یہ ہے کہ شہید ہو رہ مولانا میں اور اس کا گھوڑا ہی مستول
 ہونے سے جو کہ جہاد شاکر و نہ ہو و سے اور راہ میں یا قال گاہ میں جو مصیبت میں آوے اور
 ہر گز نہ ہو کہ اس کا عظیم ہے مروی ہے کہ مجاہد کا خواب و بیداری اور اس کے مرگنے کا
 ہر دو سر کو ہر ایک کی طرف سے میں کہیں گے اور دشمن کے لئے اور جنگ برپا ہونے کی
 اور اگر واقع ہو تو ثابت قوم ہے بموجب اس حدیث رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 انکم یجاءونکم و کان لکم فیہ وقت خاص کر نہیں اور ان کی وقت
 ان میں ہر ایک کو ہر ایک سے کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے و اذ القیتہ فیتة فانتبوا و اذک
 اور ان کے لئے ہر ایک اور چہ چہ چون کے یاد کرنے سے باز رہے اور اموال و عیش دنیا کو در
 اور ان کے لئے ہر ایک چیز میں عزت و مہمت کو سست کرتی ہیں اور شہادت کو عزت سمجھے اسکے
 اور ان کے لئے ہر ایک ہر ایک میں ہونے سے کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے و لا تحسبن الذین ظہروا
 اور ان کے لئے ہر ایک ہر ایک میں اس آیت شریفہ میں ان کے کمال قرب کی طرف اشارہ ہے
 اور ان کے لئے ہر ایک ہر ایک میں ہونے اور حدیث شریفہ میں آیا ہے کہ شہداری کی روح میں ہر
 اور ان کے لئے ہر ایک ہر ایک میں ہونے اور عرش کے یکے قذیلوں میں لیسرا لیتے ہیں اور اس

اور ان کے لئے ہر ایک ہر ایک میں ہونے اور عرش کے یکے قذیلوں میں لیسرا لیتے ہیں اور اس
 اور ان کے لئے ہر ایک ہر ایک میں ہونے اور عرش کے یکے قذیلوں میں لیسرا لیتے ہیں اور اس

توجہ ہوا ایسے حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عالم کا خواب باہل کی عبادت سے بہتر ہے اور فرمایا ہے عالِمِ بِنِیْ عِلْمِ کَافِیْہِ اَسْکِیْ صِلَاحِیْہِ سَے زیادہ ہے اور فرمایا ہے کہ حق تعالیٰ نیک جنوں کو علم الہام کرتا ہے اور بد جنوں کو علم سے محروم رکھتا ہے یعنی بد بخت وہ ہے کہ بغیر علم کے عمل کرتا ہے کہ قیامت کو اس عمل سے اسے کچھ فائدہ نہ ہوگا اسی باعث زما دسلف کجا مومن سے پہلے طلب علم میں مبالغہ کرتے تھے اور پہلے تحصیل علم اختیار کرتے تھے کہ عبودیت کے کاموں کا مدار علم پر ہے اس واسطے کہ سالک کیونکر عبادت و طاعت کر سکتا ہے جب تک نجانے کہ وہ کیا ہے اور اس کے بجالاتی کیا طریقہ ہے اور کس طرح وہ گناہ سے بچ سکتا ہے جب تک جانے کہ گناہ کیا ہے اور اس کے بچنے کا کیا راستہ ہے اکثر عابد کو عبادت میں ایسی مشکل پیش آتی ہے کہ وہ اسکو نہیں جانتا اور کسی کو اسوقت ایسا نہیں پاتا کہ اس سے دریافت کر کے غرض عبادت و طاعت علم پر موقوف ہے اور جیسا کہ علم ظاہر سیکھنا واجب ہے ایسا ہی علم باطن ہی حاصل کرنا ضروری ہے اور وہ دل سے تعلق رکھتا ہے اسیلئے حضرت رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے اَسْتَفْتِیْ قَلْبِکَ وَ اِنْ اَفْتِیْ کَا مُفْتُوْنًا اور وہ تعلق دلی توکل و رضا و صبر و تقویٰ کو وغیرہ ہے پس تن کا پاک رکھنا عبادت کا ایک جزو ہے اور دل کا پاک رکھنا نیز وہیں اور واجب ہے سالک پر انکی ضدوں کا جانا جیسے طول اہل و حسد و ریا و کبر و عجب اور سوائے انکے کہ پرہیز کر سکے افسسے اور توکل و صبر وغیرہ کے بموجب پر کلام اللہ و حدیث رسول سدناطین ہے صحابی نے فرمایا ہے فَتَوَكَّلُوا اِنَّ كُنْتُمْ مُؤْمِنِيْنَ اور فرمایا وَاَصْبِرُوا وَاَصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ اِنَّ الْاَبَالَ لِلّٰہِ اور فرمایا وَاَسْبِغْ اَلْبَسْمَکَ بِمَیْءِ الْوَاہِیْ اَلْبَسْمَکَ بِمَیْءِ الْوَاہِیْ یعنی سب سے قطع کر اور اسکی طرف توجہ کریں کیا سب سے کہ سالک نماز و روزہ کو فرض جانتا ہے اور ان کاموں کو فرض نہیں سمجھتا اور کہتا ہے کہ کتاب ایک اور رسول ایک اور نبی ہیں اور اس بات سے کہ ان کاموں کی ترک کرنا ہے اور نفل نماز و روزہ میں مشغول ہوتا ہے اور وہ نفل دل کی پاکی کے بغیر فائدہ نہیں کرتے اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ گناہوں پر مصصر ہوتا ہے اور وہ نفل میں مشغول ہونے کا سبب ہوتے ہیں اور گناہ اپنا ترک کر کے گناہ کرتا ہے کہ اس سے

سے ترجمہ عمومی طلب کرنا ہے اور اگرچہ وہ فتویٰ و مشعل مفتون کی ۱۲ ترجمیں بہرہ سے کرواں پر اگر تم مومن ہو ۱۲ لکھ ترجمہ اور

کرواؤ میں ترجمہ اور خالی ہوا لکھ لے لی عبادت کی طرف خالی ہونا ۱۲

قربت حاصل ہوتی ہے اور یہ باطل ہے سوال بعضے اہل سلف بغیر علم کے رکھنا اور غفلت سے
 کے پیشوا ہوئے ہیں جو اب بقدر ضروریات دین علم سے بے بہرہ نہ رہے اور حقیقتاً
 اپنے دوستوں کو یکتیوں کا الہام فرماتا ہے گمان نہ لیجا کہ وہ محض بے علم ہے بلکہ کہ حقیقتاً
 ہرگز جاہل کو دوست نہیں بناتا کہ کہا ہے مَا أَخَذَ اللَّهُ مِنْ جَاهِلٍ قِسْطًا لِيَنْجِبَ الْإِنْسَانَ
 کسی کو اپنی دوستی کی سعادت سے مشرف کرتا ہے پہلے اس کو علم سکھاتا ہے اور جہاں بطبعی
 میں سات عقوبتیں گھاٹیاں پیش آتی ہیں اور انکا مجملہ حال یہ ہے کہ اول جو چیز سالک کو بیدار کرتی
 ہے اور سلوک کے رستے پر لاتی ہے وہ خطرہ آسمانی و توفیق الہی ہے جس سے اس کے دل میں گزرتا
 ہے کہ حق تعالیٰ نے مجھ کو ہمیشہ نعمتیں عطا کی ہیں اگر انکا شکر نہ بجلاؤنگا وہ ان نعمتوں کو مجھ سے سلب
 کر لے گا اور مجھ پر عذاب کرے گا کہ اس نے مجھ پر محبت قائم کرنے کے لئے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم کو رسول بنا کر بھیجا ہے اور کتاب تاری ہے اور انہوں نے احکام پہنچائے اور سرع
 شریف کی ترازو رکھی ہے جب یہ باتیں اس کے دل میں آویں تو اللہ تعالیٰ سے ڈرے گا اور خلاصی
 سوائے اسکے نہیں دیکھے گا کہ اپنی عقل سے حق تعالیٰ کی وحدانیت کی دلیلون میں غور
 کرے اور اس صلح حقیقی کی صنعتوں سے اس کی ذات پرستار کرے اور اس سے اس کے سرور و
 کی وحدانیت و قدرت کا علم حاصل ہوتا ہے اور اس کو عقوبت علم کہتے ہیں اور یہ گھاٹی سالک کو
 عبادت میں پیش آتی ہے اور بغیر اسکے قطع کرنے کے اسے چارہ نہیں ہونا سوائے وہ اس میں
 مشغول ہوتا ہے اور وہ بغیر دریافت کرنے کے علماء ہیں سے کہ وہ رہنما ہے ملت اور حلال
 ہست ہیں حاصل نہیں ہوتا اور جب وہ علماء کی خبرت میں حاضر ہوتا ہے اس کو علم تقیین کہتے ہیں
 ہوتا ہے اور بطور عبادت و طاعت میں مضبوط ہو جاتا ہے اور اس معرفت کے بعد وہ ہمیشہ
 عبادت کا ارادہ کرتا ہے اس وقت اپنے تئیں طرح طرح کے گناہوں کی پلیدی میں طوطا ہوتا ہے
 سے پہلے معاصی کا دفع کرنا مناسب سمجھتا ہے اور چاہتا ہے کہ اول توبہ کرے کہ
 گناہ معاف کرے اور اس کو عبادت کی صلاحیت میسر نہ ہو اور توبہ قبول نہ ہو اور وہ ہمیشہ
 رکھنے کے قابل ہو جائے اس وقت سالک عقوبت توبہ کا کسب نہیں ہے اور جب اس نے توبہ کی تو

ساری باتیں اسے بجالایا اور اس کی بات کو طے کر چکا اور چاہا کہ عبادت کرے اس کی کٹری ہجوم مولانا
 اس کو پیش آتا ہے اور چاہتا ہے کہ اس کو عبادت سے باز رکھے جب تامل کرتا ہے چاروں
 علوم ہوسٹہ میں اہل دنیا دوسرا خلق تیسرا شیطان چوتھا نفس اور ان چاروں کے دفع
 کرنے کا محتاج ہوتا ہے اس کو عقوبت عموماً الخ کہتے ہیں اور ان چاروں کا دفعیہ بخیر ان چاروں کو میسر نہیں
 آتا اہل دنیا کا ترک کرنا دوسرے کے خلق سے دور رہنا تیسری شیطان سے محاربت کرنا۔
 چوتھے نفس کی خواہشوں کے برخلاف اسے سے پرہیز کرنا جب یہ چاروں کام بجالا ما اور اس کی
 کچھ کچھ اور عبادت کا ارادہ کیا اس ساعت بہت سی چیزیں اور پیش آتی ہیں کہ عبادت
 سے باز کرنا چاہئے ہیں جیسا کہ میں نے ذکر کیا جاتا ہے تو چار خطرے پائے جاتے ہیں
 اولیٰ خطرہ رزق کہ نفس کہتا ہے مجھ کو کچھ روز کے اور فوٹام بدن کے چارہ نہیں ہے اور
 تو نے ترک دنیا کر دی اور خلق سے دوری اختیار کی پر یہ کس طرح گذر ہوگا اور زندگی کیوں کر
 ہوگی دوسرا خطرہ ان کا سونے کہ ان کی صلاح و دوستی اور فساد و خرابی عاقبت و انجام
 پر موقوف ہوا کسی کو معلوم نہیں جیسا کہ میں نے ذکر فرمایا ہے کہ مبادا اس دنیا وغیرہ کے ترک
 کرنے سے کسی فساد یا جہلکہ میں نہ پڑ جاؤں تیسرے سختیاں اور مصیبتیں جو ہر طرف سے
 رونما ہوتی ہیں خاص کر اس شخص پر کہ جس نے خلق کی مخالفت کی ہو اور شیطان سے مجاہدہ اختیار کیا
 اور نفس کے محاربت میں مشغول ہو جتنی سختیاں اور مصیبتیں واقع ہوں ہوتی ہیں جو کتنے
 حق تعالیٰ کی طرف سے طرح طرح کی قضا ہیں جو اوقات معینہ میں ظاہر ہوتی ہیں کبھی وہ طبیعت
 کے موافق ہوتی ہیں اور کبھی مخالف یہ عقوبت عوارض ہے اسکے علاج میں ہی آدمی چار چیزوں
 محتاج ہوتا ہے اول خدا تعالیٰ پر توکل کرنا دوسرے اپنے سارے کام خدا تعالیٰ کے
 مولد کر دینے تیسرے بلاؤں پر صبر کرنا چوتھے حق تعالیٰ کے قضاؤں پر راضی رہنا
 سب اس کی باتیں تو ہی قطع کر دیا اور عبادت میں مصروف ہونے لگا تو دیکھا کہ نفس عبادت کرنے
 میں کامیاب ہے اور ضعیفہ اور اس کو عبادت میں مرزہ نہیں آتا بلکہ غفلت و راحت و بطالت کی
 طرف مائل ہے اس لئے اس کو ضرور ہوگا کہ نفس کو طاعت کی طرف بلائے اور اس کو عبادت میں لگا
 اس کو بندگی کا فرہ آنے لگے اور نہایت کوشش سے نفس کو نہر معاصی سے بچائے اور یہ نہیں

دارِ جنان کی طرف رواتہ ہوتا ہے اور حضرت حمزہ کی جناب مقدس میں پہنچ کر شادان و فرحان ہوتا ہے
 اسوقت اپنے نفس فقیر و حقیر کو ملک عظیم کا مالک بنا دے کرتا ہے اور ہر ساعت و ہر زبان حضرت
 رحیم و کریم کی جانب سے وہ لطف و انعام و اکرام جیسے پاتا ہے کسی سے اس کا وصف ممکن نہیں
 اور اس کی سنائیں سب کی زبان لال ہے اور اس کی تعریف مخلوق سے محال ہے اور ہر صفیہ
 الطاف ایزاد ہوتے ہیں تا ابد الابد و رباعی

یک سجدہ شاکستہ و لائق نکلنے

تا ترک علائق و عوائل نکلنے

تا ترک خود و حیلہ و خلایق نکلنے

از سر حقیقتش خبر کے یا بے

رباعی اردو

اک سجدہ ہی اللہ کے لائق نہ کرے گا
 کہ ترک خودی اور خلایق نہ کرے گا

جب تک کہ جہاد سے علائق نہ کرے گا
 کہ بہید حقیقت کا طر سب تجہیہ کرے گا

تمام پورے یہ ساتون عقبہ اول عقبہ علم و وسر عقبہ نوبہ تیسرا

عقبہ عوائل چوتھا عقبہ عوارض پانچواں عقبہ بواعت

چھٹا عقبہ قواعد ساتواں عقبہ حمد و شکر اور

تمام ہوا چوتھا عشوان و الحمد للہ رب العالمین

والصلوة والسلام علی رسولہ محمد و آلہ و صحابہ

جمعین برکت الیکم حم الرحمن

آمین ثم آمین

نقطہ



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پانچواں عنوان قیامت پر ایمان لانے کے بیان اور اس میں ایک نئی نکتہ اور اس کے
سات بیان میں پہلا بیان داتا العالی سے خرمن میں - واضح ہو کہ قیامت کے برپا ہونے اور
اس ساعت کے واقع ہونے جہاں کسی کو معلوم نہیں ہے کہ کب ہوگا پہنچے یہ حدیث کتابوں میں
مندیج ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حضرت عیسیٰ اب لیلیٰ علیہ السلام سے فرمایا
کے وقت کا سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ اس کے سوال کیا اسل سے زیادہ نہیں جانتا میں تو مانتا
ہے کہ اس کا حال مجھے معلوم نہیں ہے۔ یہ چون کہا جاسے کہ آپ کو معلوم تھا کہ کب آئے گا
مگر ہو چکا تھا اسلے لیے چاہا کہ اس کو یہ شریعت میں اشارہ ہے وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكَ
عَلَى الْغَيْبِ وَلَكِنَّ اللّٰهَ يَجْعَلُ لِمَنْ يَشَاءُ مَخْرُجًا مَّا حَاصِلُ حَقِّقْ كَيْفَ تَقْرُبُ غَيْبِ كَوْنِ غَيْبِ
ہے مگر تعالیٰ جسکو چاہے بتا دیتا ہے۔ مگر علامتوں قریب یعنی وہ علامتیں جو اسکے واقع
ہونے کے قریب ہونگی بیان کی جاتی ہیں اور علامتوں عید یعنی وہ نشانیاں جو اسکے ہونے سے
پیش آتی ہیں اور وہ بہت ہیں اسلے کہ جو چیزیں اور ان علامات قریب میں ہی اختلاف روایات
ہے لہذا جو صحیح اور کتب معتبر میں ہے اسکے بیان پر اکتفا کیا گیا اور وہی ہے حضرت رسالت پر
صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آئے فرمایا کہ قریب سے کونسی چیز آئے گی جتنک کہ کئی نشانیاں اسکی مشاہدہ کیا
آفتاب مغرب کی طرف سے نکلنا اور وہاں کہ چاند میں پھرنا اور ذابۃ الارض کا پیدا ہونا اور حضرت
علیہ السلام کا اترنا اور یاجوج ماجوج کا اترنا اور زمین کا تین جگہ نصف ہونا ایک مشرق میں دو طرف
مغرب میں تیسرا جزیرہ عرب میں اور اسی حدیث میں اپنے ان چیزوں کی ترتیب نہیں فرمائی فقط
فرمایا ہے اور حدیثوں میں ترتیب ہی سب سے اسلے قیامت یعنی قیامت کی دس چیزیں
میں سے اول ذابۃ الارض ہے اور کہ مگر میں مدعا و مردہ کے درمیان سے نکلنے کا
لو کے کی صورت پر ہو گا نہایت تابانہ اور شان اور گردن شتر مرغ کی
بسان نوک کان ہاتھی کے سے پشت و سینہ پانوں شتر کے ان علامتوں میں سے ہی اور
جیسے چیتے کا بوم بکری کی مانند طول اس کا سر میں اور ایت اور ایت میں سا اہد گز آیا ہے
سے ترجمہ و غیب علیہ السلام فرماتا ہے اور لیکن درمیان ہر دو چیزوں میں جو کہ جانتا ہے یعنی اسکو کہ فریاد آتین ہی

اور بعض روایات میں ہے کہ اس کے چار منہ ہونگے کہ اُن سے تمام جہان کو دیکھتا ہوگا اور آدھا بدن آسمان
 زمین میں اور آدھا باہر ہوگا دس منہ ہاتھ میں حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگشتی اور بائیں
 ہاتھ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا ہوگا نہیکجنت کے منہ پر انگشتی لمبے گا جس سے اُس کا چہرہ
 سفید ہو جاویگا۔ اور ہر بد بخت کے منہ پر عصا لگاویگا جس سے اُس کا چہرہ سیاہ ہو جاویگا۔
 اس وقت کسی کو نام سے نہ پکارینگے بلکہ ہر شخص کو بہشتی یا دوزخی کے خطاب سے آواز دینگے پھر وہ اپنے
 الارض خد تعالیٰ کی حمد و ثنا اس قدر پکار کر کہے گا کہ ساسے آسمان زمین کے رہنے والے سنیگے اور اُس کے
 بعد کے گاہکے خلاق خدا تعالیٰ سے ڈرو اور غفلت نہ کرو اور زمین جانتے ہو کیا ہونیوالا ہے
 کیونکہ عبرت نہیں پکڑتے ہو جب اہل زمین اُس کی اس نعمت آواز کو سنیں گے ہیبت سے منہ
 کے بل زمین پر گر پڑینگے اور بہتوں کے پتے پھٹ جاوینگے اور سارے گریہ و زاری کرینگے اور
 تمام جہان ہسکودیکھے گا پھر وہ غائب ہو جاویگا اور ایک وایت میں آیا ہے کہ میں بازنگلے گا اور
 کھنسا اُس کا آخری دفع ہوگا اور اس وقت تک توفیق ممکن ہوگی والداعلم بہ تحقیق الحال دوسرا
 بیان حضرت امام مہدی رحمۃ اللہ علیہ کے ظاہر ہونے میں واضح ہو کہ ہزارمانہ میں اس وقت کے
 آدمی احادیث و آیات پر استدلال کر کے حضرت امام مہدی رحمۃ اللہ علیہ کے ظہور کا انتظار کرتے ہیں
 لیکن ایک وہ نہیں ظاہر ہوئے اور کسی نے انکو نہیں پایا اگرچہ بعض نے جہو نادعوئی کیا مگر امت
 نے یہ سبب نہونے نشانوں کے نہیں مانا چنانچہ خواہر اسرار میں مرقوم ہے مصرعہ تا خود این
 دولت نصیب بدہ بیدار کیت مصرعہ دیدہ بیدار کو کسی کی یہ دولت ہو نصیب پنج علی متغنی
 قدس اللہ سرہ نے ظہور امام مہدی کے باب میں صحاح ستہ سے حدیثیں جمع کی ہیں اور کہا ہے
 کہ کتب الہدیٰ من المساکتہ فی شہر المحرم یوم عاشوراء بعد العشا فی مائتین سنۃ بعد الالف
 یعنی مائتین کے امام مہدی کہ سے ماہ محرم میں عاشورہ کے دن بعد عشا کے سنہ دوسو میں بعد
 ہزار کے کاتب الحروف نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ فی فائدہ طرفیت کا
 دوسرا سبب امر دوسو میں سے سو آنکے گذر چکے ہیں اور دوسری صدی باقی ہے کہ حسین ہم ہیں
 پس اس طرفیت کا فائدہ ہزار ہوں صدی میں ہونا چاہئے اور سو کا عدد حضرت ہوا اس کا مرکز
 ہے حقیقت درمیان تو نہیں ہے کہ واقع کو اس میں تصور کیا جائے پس وقوع امر پہلے جزو میں

کہ ابتدا کے قریب ہو گا یا دوسرے جزو میں کہ ابتدا کے قریب اور صدی دو جزو سے عبارت ہے کہ وہ دو ہجرت ہیں اگر پہلے ہجرت میں ہو اور دوسرے ہجرت میں ہو گا اور صدی کے تجاوز نہ کرے گا اور لفظ پنجاہ کے حمل یعنی اجد کے حساب سے اسٹھ عدد میں اس سے امید ہے کہ جو امام کا اللہ گیا سو کھٹھ ہجرت میں ہو اور اس فقیر نے ایسے بزرگان زمین سے کہ صاحب کشف و کرمت و مدار علیہ روزگار میں اللہ گیارہ سو بیس ہجرت میں بالمشافہ شاہد کہ حضرت امام مہدی اسی سال تولد ہو چکے والد علم حقیقت الحال عاصی مترجم عرض کرتا ہے کہ بارہوی صدی ہی پوری ہو گئی اسکے بعد تیرہویں صدی ہی گزری اور چودہویں صدی کے گیارہ سال ہو کر اب بارہویں رات دن کو برج میں ہے آج تک تو حضرت امام مہدی علیہ الرحمہ کبھی ظاہر نہیں ہوئے ہیں جو کچھ تمام امت نے مان لیا ہو کہ یہ مہدی برحق ہیں اگرچہ بہت حضرت مہدویت کا دعویٰ کر رہے ہیں لیکن جنہوں نے یہ سمجھا کہ علم مہدویت بلند کیا ہے کہ ہم ہدایت واسطے میں آئیں کیا اشکانی مہدویت جنہوں نے مہدویت مصطلحہ کا دعویٰ باطل پیش کیا اور ان کے ساتھ او بائون کی ایک جماعت ہو گئی اور جہانمیں قساورہ اپنیا انکے ابطال میں کسک کاہم سے چنانچہ ملک کن میں ایک مہدی گذرے ہیں جو کچھ مذہب مہدوی اور اسکے پیروان تک موجود ہیں جو اہل سلام کی نسبت سے بالکل برخلاف ہیں ملک سوڈان میں کہ مصر و افریقہ میں واقع ہے حضرت مہدی کے لشکر اتناک جدال و قتال میں مصروف ہیں۔ قادیان ملک پنجاب میں ایک حضرت مسیح ہی بنے بیٹھے ہیں۔ حق یہ ہے کہ نہ مسیح ہیں نہ وہ مہدی تھے۔ حضرت مسیح علیہ السلام اور حضرت مہدی علیہ الرحمہ قیامت کے قریب ضرور ظاہر ہونگے کیونکہ یہ کسی غلامت کبریٰ میں سے ہے اور حسب قیامت کا حال کسی کو معلوم نہیں ہے تو حضرت امام مہدی علیہ الرحمہ کی پیدائش اور حضرت مسیح علیہ السلام کے گزرنے کی تاریخ ہی کوئی نہیں جانتا جب وقت قیامت ہوگی اس وقت اس سے پہلے پیشہ آستکے نشان ہی جیسے کہ فرشتوں کے حضرت رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمائے ہیں ظاہر ہونگے اسی پر اسکا اشارہ ہے یہ بات کہ حضرت مصنف مرحوم نے جو حضرت شیخ علی متقی قدس سرہ نے لکھی ہے اس سے اسکا اشارہ ہے کہ حضرت مہدی کی حدیث نقل کی ہے جو صحیح ہے۔ منہ بارہ سو کا ذکر ہے اور اس سے اسکا اشارہ ہے کہ حضرت مہدی کی حدیث سے کتب صحاح ستہ میں جتنی شیخ موصوف نے حضرت امام مہدی کے لہجہ اور انکے حالات کی

حدیثیں جمع کیں ہیں کہیں نہیں ہے ظاہر حضرت شیخ محمد کا کلام ہے کہ بعض احادیث کو اشارات سے نکالا ہے کتب احادیث میں امام مہدی علیہ الرحمہ کے صفات و حالات میں بہت سی حدیثیں آئی ہیں لیکن سن و تاریخ کا کسی میں ذکر نہیں ہے اور وقوع قیامت کے سال و ماہ کا کہیں مذکور نہیں ہے صرف ایک حدیث میں جو مشکوٰۃ الصبیح کتاب لفتن باب اشراط الساعت کی تیسری فصل کے سرے پر روایت حضرت ابی قتادہ رضی اللہ عنہ صحیح ابن ماجہ سے نقل کی ہے دوسو برس کا لفظ آیا ہے چنانچہ اسکے یہ لفظ ہیں عن ابی قتادہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یأتی بعد المائتین رواہ ابن ماجہ یعنی نشانیان قیامت کی ظاہر ہونی شروع ہونگی کامل دوسو برس کے بعد ہجرت سے یا ظہور دولت اسلام سے یا آپ کی وفات شریف سے اور اس حدیث کی شرح میں لکھا ہے کہ احتمال ہے کہ لام المائتین میں عہد کے لئے ہو یعنی بعد ان دوسو برس کے کہ وہ ہونگے بعد ہزار کے کہ وہ وقت حضرت امام مہدی علیہ الرحمہ کے ظہور اور قیامت کی علامات کبریٰ کے پے درپے واقع ہونے کا ہے یہی طرح شیخ موصوف الصدر نے بھی فرمایا ہو گا اور اس صورت میں حضرت مصنف مغفور پر یہی کوئی اعتراض نہیں ہے اسلئے کہ اہل تصوف کے بیان میں حدیث کا ایسا اہتمام نہیں ہوتا ہے جیسا محدثین کی تحریر میں ہوتا ہے اکثر یہ حضرات باریکات ثواب فضائل عبادات اور انکے امانت و اوقات کی بزرگی کے مقام پر بعضی احادیث ضعیف کو بھی استعمال کر لیتے ہیں اور احادیث کی قوت و ضعف کی بحث اور انکے اقسام و درجات کی تفتیش کو ترک کرتے ہیں وجہ یہ کہ نیک کام کرنے کے لئے حدیث ضعیف پر بھی عمل کرنے میں کیا مضائقہ ہاں اہل فقہ کو احادیث کے اقسام اور انکی قوت و ضعف وغیرہ کی بحث اور ردائے حالات کا ضبط کرنا کمال ضرور ہے اسلئے کہ وہ احادیث میں سے مسائل فرض و واجب سنت مستحب تنبیاط کرنے میں یہی خراشی صرف اس واسطے گھٹکی ہے کہ اس کتاب اور اہل تصوف کی کتابوں میں بعض مقام پر جہان فضائل وغیرہ کا ذکر ہے ایسی احادیث اور بعض کلمات بزرگان میں کہ ان سے اس فرقہ کی غرض صرف نفس کو عبادات الہی کی بظرت راعب کرنا اور شوق دلانا ہوتا ہے بعض اہل کمال کر لیتے ہیں اور بہت سے نکات و اشارات اس لئے اخذ کر کے بڑے بڑے فائدہ

۱۔ ابی قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے ان نشانیان قیامت کی دوسو برس کے بعد

حاصل کرتے ہیں اس واسطے اس جم غفیر بزرگان دین و عاشقان رب العالمین کو مورد اعزاز و تکریم بنا کر کیا مناسب انہی میں سے نظر کرنی چاہئے والد علم بالصواب اور حضرات امام مہدی علیہ السلام کے رسالت میں سے ہونگے اور حضرت رسالت اکب علیہ السلام کے فرمایا ہے کہ وہ میرے ہمنام ہونگے اور ان کے مان باب پیر سے مان باب کے ہمنام ہونگے اور ان کی مود یعنی پورا ہونے کی جگہ مدینہ اور ظاہر ہو گیا تمام کہ ہو گا اور اس کا سفر بیت المقدس تک ہو گا اور وہیں آجی وقت ہوگی اور اس کے وہ نون موٹہ ہونگے درمیان ایک علامت ہوگی جیسے میرے موٹہ میں ہے اور چہرہ اس کی میرے چہرہ کی مانند درخشاں ہو گا اور اس کے سر برابر سید کریم علیہ السلام کے سر برابر ہے اور اس ابیر میں ملائکہ ہونگے اور وہ ندا کریں گے ہذا محمدی باقی ہو گا اور ان کے شکر کے آگے جبریل علیہ السلام اور جبرئیل علیہ السلام اور تین ہزار فرشتے اس کے بارے میں ہونگے اور اس کے زما درمیان زمین عدل و انصاف سے پر ہوگی اور ان کے انصاف اور ان کے اور بڑے ایجا بانی ہیں گے اور زمین جہاد کی اور سونے کے خزانے آسمان کی اور ان کے پہلے تو امی ملک شام سے ایک فوج سفیانی نکلے گا وہ ہوسنیان بن ہرث کی اور ان کے اور ان کا امیر معاویہ بن عدوی ہو گا اور حضرت امام علیہ السلام کے ظہور کی خبر تک پہنچے گا اور ان کے شکر عظیم بہت کہ معظروانہ کریا جب ہا شکر مدینہ طیبہ اور مکہ منورہ کے درمیان ہوسنیان کے پاس آئے گا ان کو لگن جاوگی اور اسے شکرین سے کوئی باقی نہ رہے گا اور وہی کہ ان کو سنیان سے پہنچے گا اور دوسرا حضرت امام علیہ السلام کو خبر پہنچاویگا اس خبر کو شکر معاویہ اپنے تمام کو اور ان کے سمیت مکہ کو کوچ کریگا حضرت امام ہی اس کے قریب نیلی خبر تک بعد شکر کے سنیان سے پہنچے گا اور اس فوج کو قتل کرینگے اور ایک علامت قبل ظہور حضرت امام علیہ السلام کے ہونے کے اس سال اول ماہ مبارک رمضان میں حوسف ثمر اور درمیان میں کسوف خمس ہو گا اور حضرت امام علیہ السلام کے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قبل ظہور امام مہدی کے تعلق حضرت علی کی اولاد کے ایک شخص کو ہاتھ پر بیعت کرگی اور وہ اس بیعت کے لائق ہے اور وہی ہے جو امام مہدی کے بعد مہدی ظاہر ہونگے اور تین سو چھ آدمی حوسف ثمر اور درمیان میں کسوف خمس ہو گا اور حضرت امام علیہ السلام کے اور تمام اہل ایم کے درمیان بیعت کریں گے اور ان کے علم ہو گا کہ حوسف ثمر سید کا چہرہ

گوشہ والا کہ میرے بعد وہ کسی کے لشکر میں نہیں پاہوا ہوگا اور ایسے تحریر ہوگا اَلْبَيْعَةُ لِلَّهِ اَوْ اِلَى
 علم کا اٹھانا نوا والا ایک مرد ہوگا کہ اس کا نام شعیب بن ابی صالح تھی ہوگا اور اس کے تھوڑی سی ڈہری
 ہوگی اور میرا پران اور تلوار اس کے پاس ہونگی مہدی بعد نماز عشاء منبر پر کھڑا ہو کر خطبہ طویل
 پڑھے گا اور خلق کو خدا سے تعالیٰ کی طاعت کی طرف بلاوے گا اور اہل کوفہ و اہل مین و اہل شام اس کے
 نصیر و مددگار ہونگے اور وہ دنیا میں مثل ذوالقرنین و سلیمان علیہ السلام بادشاہ کہوگا اور تمام عمر
 بغیر حرب و ضرب اس کے تابع رہے گا اور دشمن کے لشکر میں جب ملین گے آپس میں الیک و سرے کو
 است است کہہ کر پکارتیں گے اور اس کی سلطنت کی مدت سات برس ہونگے اور کعبہ شریف کے نیچے کا
 خزانہ اس کے زمانہ میں نکلے گا اور وہ فقیروں اور غنیوں کو برابر تقسیم کر دے گا اور ہند کے خزانے بہت مقدار
 پر صرف کر دے گا اور ہند کے بادشاہ اس کی فرمانداری کریں گے اور اس کی خدمت میں حاضر ہونگے اور
 بہت شہر و ملک جو بھی فتح ہوئے ہونگے وہ اس کے زمانہ میں فتح ہو جائیں گے اور جس قلعہ پر وہ پہنچے
 گا اللہ کہے گا اسی وقت اس کی دیوار میں منہدم ہو جائیگی اور فتح ہو جائیگی اور اس کے زمانہ میں قسطنطنیہ
 رو می فتح ہوگی اور اس کے ساتھ تابوت یسینہ ہوگا اور آہن من و سنوی سفید زیادہ دودھ
 اور شیرین زیادہ تہہ سے اور ثورات کی تختیاں ہونگی اس حال کو دیکھ کر یہود و نصاریٰ بہت
 افسوستے سلمان ہو جائیں گے تھوڑے ہی باقی نہیں گے وہ اس کے بعد بیت المقدس میں پہنچے گا اور
 اور وہیں ساکن ہوگا اور اسی ہنگام میں دجال ملک میں خروج کرے گا امام کے علیہ و کرامت
 کا بیان - حضرت امام کشادہ پشیانی پیوستہ ابرو کلان چشم ہونگے گویا انہیں سرمد لگا ہے
 ناک کے دونوں پر سے باریک اور بیچ میں سے اونچے فرخ دندان اور انکارنگ مثل اہل عرب نکلیں اور
 ان کا جسم مثل جسم نبی اسرائیلی ہوگا اور ان کے رخسارہ اور موٹہ ہے پر خال اور زبان میں ایک گرہ
 ہوگی جب بان بند ہو جائیگی دہنے ہاتھ کو بائیں انور بارنے سے کہل جاوے گی اور کلام کرے گی اور
 ڈہری پڑی ہوگی ان کا لہر توند سے چالیس برس بعد ہوگا جس جانور کو اشارہ کرے گی وہ پاس آ جاوے گا اور
 جس کو لکھی کو زمین میں گاڑ دینگے وہ ہری ہو جائیگی اور اہل لاویگی پیسہ بیان دجال کے
 خرچ میں ہر وہی سے ابی امامہ باہی صنی الدعدعہ سے کہ حضرت رسالت پناہ علیہ الصلوٰۃ
 والسلام اکثر خطبہ میں فرمایا کرتے تھے کہ فتنہ دجال سے خوف کرو کہ سب فتنوں سے زیادہ بدتر ہو

وہ آخر زمانہ میں نکلے گا اور فساد کرے گا اور اسکو محبت سے دفع کرنے مروی ہے کہ جب پیدا ہوا
عبداللہ بن مسعود و سلم رضی اللہ عنہما اتفاقاً اُس مقام پر پہنچے اور انکو خبر ہوئی کہ بیان ایک لڑکا
ایسا پیدا ہوا ہے کہ پیدا ہوتے ہی وہ بولنے لگا یہ کس کے گہر میں گئے دیکھا کہ وہ جہاں اپنی ماں
کی گود میں بیٹھا ہوا باتیں کر رہا ہے اور انکا اسیان لیتا ہوا اور بڑا ہوتا جاتا ہے اور اسکی وہی جسم
کانی ہے اور اسکی پیشانی پر لکھا ہے ھُوَ كَافِرٌ و جہاں کی ماں نے اُس سے کہا یا ران حضرت محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیرے دیکھنے کو آئے ہیں اُس نے کہا میں جانتا ہوں یہ میرے دشمن ہیں ران
دونوں صاحبوں نے آکر یہ حال حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں بیان
کیا آپ نے فرمایا چلو اسکو دیکھیں آپ معہ چند صحابہ رضی اللہ عنہم وہاں پہنچے وہ جہاں کی ماں نے کہا کہ
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیرے دیکھنے کو تشریف لائے ہیں اُس نے کہا جانتا ہوں یہ میرے
دشمن ہیں آپ نے فرمایا کہ میں اپنے دل میں کوئی چیز چھپاتا ہوں تو بتا لیا اُس نے کہا مان بتاؤ لگا
اپنے اپنے دل میں الدخان کا لفظ لیا اور فرمایا کہ کیا ہے ہمارے دل میں بتاؤ سنتے کہا الدخان آگ
حیرت ہوئی ہر اپنے اُس سے فرمایا کہ خدا ایک ہے اور میں اُس کا رسول ہوں اُس نے کہا میں خدا
ہوں آپ نے فرمایا کہ لَعَنَكَ اللَّهُ حضرت امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ نے جانا کہ تم لواریں باہر
فرمایا کہ اے عمر تو چاہتا ہے کہ قضا کو پیرے اور آپ معہ صحابہ مان سے تشریف لے آئے دوسرے
روز وہ جہاں گہر سے باہر نکلا اور پتھر لوگوں کے سامنے رکھا اشارہ کرتا وہ دیوار ہو جاتا۔ امیر المؤمنین
عمر رضی اللہ عنہ نے آپکی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ وہ جہاں گہر سے باہر نکلا ہے اور اُسے فتنہ
عظیم برپا کیا ہے حضرت رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعا فرمائی کہ الہی وہ جہاں کے فتنہ و شر کو
میری امت سے دور رکھ جب تک کہ وہ نکلے گا۔ پس تعالیٰ نے کیا نور پرند کو حکم کیا وہ اسکو چھینا
بلکہ ہوا میں اُڑا اور خلقت کی آنکھوں نے پوشیدہ ہو گیا نہ معلوم کہاں لیکھا جب کے نکلے گا
ہو گا نکلے گا بعض کہتے ہیں دریا و طبرستان سے بعضی کہتے ہیں عراق سے بعض کا قول ہے
ہمارے کہ جس قریہ سے نکلے گا اُس کا نام رسل باد ہو گا اور وہ صفحہ ان کے کہ ہے ہوا و زمین اسب
بہتلاف روایات کہیں سے نکلے جب نکلے گا اول بار چڑھ کر دونوں طرف آواز دے گا
کہ نام خلق اسکی طرف دوڑے گی مگر حکم اللہ تعالیٰ چاہے گا وہ اسکی طرف نہ نہیں کرنے کا وہ اپنے

ہمراہیوں سمیت دریا طبرستان تک آیا وہ پچھلا جاویگا اور وہاں اُس سے جن طین کے اور دریا
 میں سے ایک صندوق نکلے گا جس میں اُس کے ہتھیار ہوں گے وہ انکو پہنے گا جو کوئی اسکو دیکھے گا
 سجدہ کرے گا اور وہ دعویٰ بنجبری کرے گا پھر دعویٰ خدائی کرے گا اور کوئی شخص اُس کے نکلنے سے خوف
 نہ ہوگا مگر یہود۔ پھر دجال کہے گا مجھکو گھوڑا دکھا رہے اُس کے مطیع و تابع ختنے گھوڑے رکھتے ہوں گے
 سب ضرور نیگے لیکن انہیں سے کسی کو اُس کے اٹھانے کی تاب نہ ہوگی اور اُسکو سواری نہ دے سکے گا
 جسے فرحق تعالیٰ نے دجال کو پیدا کیا تھا اسی دن اُس کے لئے گدہا ہی پیدا کیا تھا کہتر میں طول
 اس کا ستر ماہہ اور عرض چالیس ماہہ ہے اور اُس کی پیشانی پر لکھا ہوگا کہ مجھ پر خدا سے زمین و جہاں
 سچ سوار ہوگا۔ اور وہ ایک جزیرہ میں ہے کل گھاس اُس کی روز چرتا ہے اور خدا تعالیٰ کے
 حکم سے رات کو پھر اُسے بھڑکھڑاتا ہے اور ستر چھبے پانی کے پیتا ہے جب ہی اسکی
 تشنگی باقی رہتی ہے دجال کے حکم سے شیطان اُس گدھے کو لاویگا وہ اُس گدھے سے برائے
 شمشیر کا اور ایک کالا نشان اُس کے ماہہ میں ہوگا میں سوگزا و پچلا اور اُس پر اسکی نام لکھا ہوگا تا
 جہاں کے گلے والے اور شاعر اُس کے آگے آگے اُس کی تعریفیں تصنیف کرنے اور کھاتے جلیں
 اور رخص کرنے ہوں گے اُس کے بائیں طرف بہشت اور دہنی طرف دوزخ ہوگی اور وہ کہے گا جو کوئی
 میرا تابع ہوگا یہ بہشت اُس کے لئے ہے اور جو میرے مخالفت کرے گا اُسکو اس دوزخ میں عذاب کرونگا
 جو کوئی اسکی بہشت پر فریفتہ ہو کر اُس کا تابع ہوگا وہ کافر ہو جاویگا اور جب اُسکو وہ بہشت میں
 لے جائے گا حقیقت دوزخ میں داخل ہوگا اور جو کوئی اُسکی خدائی کو قبول نہ کرے گا اور اُس کی دوزخ کو
 قبول کرے گا حقیقت وہ جنت میں رہے گا اور اہلس علیہ اللعنت اُسے شکر میں اُس کی تعریف کرنا
 پڑے گا اور دجال کے ماہہ میں ایک غصا ہوگا جس سے وہ اپنے لشکر کی صفوں کو سیدھا کرے گا
 اور اُس کے لشکر کا پیشوا ایک مرد ہوگا ضحیا بن علیلا نام ستر ہزار فوج سے وہ آگے اور دوسرا مرد
 نام ستر ہزار فوج سے اُس کے پیچھے چلتے ہوں گے اور دجال شکر کہے میں ہوگا اور
 ستر ہزار فوج سے اُس کے پیچھے اُس کا بیٹا اُن کے گھنٹوں سے زیادہ تہاویگا اور عالم میں جس قدر
 ستر ہزار فوج ہوں گے سب اُس کے پیچھے آئیں گے اور باوجود اُس کے وہ دجال کا
 پیچھے رہیں گے اور دجال بائیں ماہہ ڈال کر میدان نکال نکال لشکریوں کو دیتا ہوگا جس سے

سب سیر ہو جائیں گے۔ مکروہ نہ ہوگا۔ اور جہنم سے منہ مانگے گا جب ہی برے کا اور
 جنب میں کو حکم کر لیا جب وہ اگاویگی۔ اور تمام جہانیں متصرف ہوگا۔ مگر عار مقام برکت علم
 مدینہ منورہ بیت المقدس طور سینا اسوقت مسلمان اور حضرت امام مہدی سے اللہ تعالیٰ
 بیت المقدس میں متخصن ہونگے اور مسلمان کھانے پینے سے تنگ ہو کر قتال سے بڑھا
 و نضرع و عکریٹے ختعالی انکو الہام فرمائیں گے کہ تم تبیر و تمہیل میں مشغول ہو کر سب جہانوں
 میں مشغول ہونگے انکی ہرکھس سب جاتی رہے گی اور جہاں کے سیرک و مہجہاں میں ان
 ہونگے کہ انہیں سے ایک روز تو ایک سال کی برابر ہوگا دوسرا روز ایک ہفتہ کی برابر
 دن ایک ہفتہ کے مثال باقی ایام ان ہی روزوں کے مطابق ہونگے۔ انکی امام جہاں سے
 ہوگا انکی بہنی آجھہ ہوا ہوگی اور حضرت علی السلام کو بھی امام ہوگا اور انکی امام
 کے برابر رہے گہرے شہداء اور مائتہ و سبہ جہاں میں ہوں گے انکی امام جہاں سے
 سے و عودہ لکنا ہوگا انکی امام سارک اور انکی امام آباد اور مالک امام ہونگے
 اور قہ جاس گز کا ہوگا سب تمام عالم پر قائم ہو جائیگا اسوقت حضرت علیہ السلام
 سے امارے جاوینگے حضرت میر علیہ السلام کو حکم ہوگا کہ علیہ السلام کے بدلے کو
 قس سے جرب کریں تا نوشتہ زمین ہوا اور ستر ہزار فرشتے انکی ہمراہ آئیں گے کہ
 المقدس میں آئیں گے سب عمارت کے سر پرند ہوں گے اور انکی ہرکھس ہونگی اور انکی
 ہوگا جسوقت آئیں گے امام مہدی انکو دیکھیں گے کہ کعبہ کے آس پاس نماز پڑھا جا رہا ہے
 کہ راست آپ ہی کچھ غرض حضرت امام مہدی نماز پڑھاؤں گے جب نماز سے فارغ ہوں گے
 جیسے علیہ السلام فرما دیں گے ہر طرف و جہاں ہر اور ہر کار و بار کو جو چاہے وہاں سے
 علیہ السلام باہر نکلیں گے اور جہاں آکر دیکھیں گے کہ انکی کمانڈ کریں گے اور انکی
 نکل جاویں اور اس کے تمام شاکر کو نکل کر بیٹے اسوقت ملک و خستہ ہوں گے
 یہ ہیں یہ وہ اور جنہوں نے اسکی پیروی کی تو من سب کو قس کرینگے اور انکی
 امام مہدی علیہ الرحمۃ و بن انتقال فرماویں گے کہ انکی امام مہدی
 پڑیں گے اور زمین دفن کریں گے اسوقت ہر جہاں میں ہوں گے انکی امام

کے نائب ہونگے اور آپ کی شریعت پر عمل کریں گے اور ان کے پاس قرآن مجید و تورات و انجیل و زبور ہوگی اور آپ نکاح کریں گے کہ نصاریٰ جانیں کہ یہ خدا نہیں ہیں اور ان کے وقت میں اس طرح کا انصاف ہوگا کہ آدمی شیر کے ٹنڈ میں ناہتہ دیدار ہوئے اور وہ نہیں کاٹنے کا اور بیٹیر یا بیٹیرا کی جمع ہونگے اور میں تمام حرا سے آسٹار کر دوں گی اور تمام حلقہ بے نیاز ہو جاؤ گی جہاں میں کوئی فقیر نظر نہ آوے گا اور سب ایک ہی دین ہوگا اور حضرت عالی برکت بے نہایت عطا فرماویں گا کہ خوشنما گور سے آدمی سیر ہو جایا کرے گا اور ہمیشہ مسلمان عسری علیہ السلام کی زیارت کو اطراف و اکناف سے آیا کریں گے جب آپ کی عمر تمام ہوگی میں سجدہ میں حضرت عالی کو جان تسلیم و ایمان کے اس وقت کے اختیار آیا غسل و کفن و سنگے اور نماز و ہر بیت المقدس میں دفن کریں گے اور ایک روایت میں آیا ہے کہ ماہینہ شریف میں لائے حضرت شہنازہ علیہ السلام کے والد و سلم کے حجر مبارک میں آئے اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے درمیان فون کریں گے اور یہ بھی سنا گیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی پشت کی طرف آپ کا مزار ہوگا اور آپ کی سلطنت کی مدت بروایت صحیح سات برس ہیں اور ایک روایت میں چالیس برس آئے ہیں اور ان دونوں روایتوں میں توفیق اس طرح ہے کہ آپ کی تمام عمر چالیس برس کی ہے جس میں تینتیس برس پہلے آپ دنیا میں رہے پھر آسمان پر چلے گئے اور سات برس بعد نزول کے رہیں گے کل چار برس ہونگے والد علم بحقیقت الحلال جو تھا میان باجوج و ماجوج کے خروج میں بعد فوت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مشرق کی طرف سے ماجوج و ماجوج نکلیں گے اور ان کے چار گروہ ہوں گے۔ کسی گروہ کے قد بہت دراز کسی کے بہت پست ہونگے لیکن ایک گروہ سے زیادہ کسی کا قد ہوگا اور ایک بالشت سے کم ہی ہوگا اور ہر گروہ گنتی میں اس قدر ہتھی ہوگا کہ ان کا شمار سولے خدا تعالیٰ کے اور کی نہیں جاتا اور قوت مردی و عمر ان کی ہتھی ہوگی کہ ہر شخص اپنی اولاد میں سے جتنا ہزار آدمی نہیں دیکھے گا نہیں مرے گا جو کچھ جہاں میں ہو سب کہا لیں گے اور تمام کے دریاؤں کا پانی پی جاویں گے اور تمام عالم میں پھیل جاویں گے اس وقت کہیں گے کہ زمین کھلیں گے اور زمین میں آگے آسمان کا ارادہ کریں اور آسمان کی جانب تیز ہنکیں گے ان کے بعضے تیز آسمان کی جانب تیز ہنکیں گے ان کے بعضے تیز زمین کی جانب تیز ہنکیں گے اور فرشتوں کی علم ہوگا کہ ان کے بعضے تیز زمین پر خون لگا کر وہ نیچے ہنکیں گے اور بعضے تیز آسمان کی جانب تیز ہنکیں گے اور زمین کے مالک ہونگے اور میں ہر

تک جہان میں رہیں گے اُسکے بعد خد تعالیٰ ایک قسم کے کٹر و تکو کہ انکو شوکت ہونے اور مسابقت اور
اور انکی آنکھوں اور کانوں میں داخل ہونگے اور انکو بلا کر شنگے اور کام جہان کو جسرونی بلیدی اور
بدبو سے مٹا دیا اور اسوقت ہوا کو حکم ہوگا کہ انکو اڑا کر سمندر میں ڈال دے گی اور انکو سم کے ملا کر
کہ انکو اٹھا کر لیا وینگے پھر منہ کو حکم ہوگا کہ شدت سے برسے گا اور زمین سب باک و صاف ہونا
پھر واقعہ الایض نکلے گا دوسری بار بعد وفات عیسیٰ علیہ السلام کے اور تیسری بار بعد ہلال نکلنے
یا خروج و ما چون سے اور پہلے دستور کے مطابق اس مخلوق کو جو بنی رہی ہوگی آگاہ کر گیا اور اس
عشق بعد انتقال عیسیٰ کے کعبہ کو خراب کرینگے اور اسکی اسی پرستاروں کو مار دینگے اور انکو
اور دنیا میں والدین سے کہہ دے کہ یہ میرا بیٹا نہیں بلکہ اللہ کا ہے اور انکو یہ کہہ دے کہ تم لوگوں
واللہ علم حقیقت الحال کو پہنچان ہمارا آتش سب سے زیادہ جوشیور ہے اور اسوقت ہوا اور
سب سے کہ عادت الہی ہر طرح جاری ہے کہ ہر جگہ جہاں اللہ کا ہے وہاں اللہ ہے اور اللہ کا ہے
انکو ہوش کے نزدیک لیا جائے اور انکو یہ کہہ دے کہ تم لوگوں میں سے جو اللہ کا ہے وہ اللہ ہے اور
انکو یہ کہہ دے کہ ہر قدر ساحت روز جزا ہے انکو یہ کہہ دے کہ اللہ کا ہے وہ اللہ ہے اور اللہ کا ہے
اور یہ کہہ دے کہ ہر قدر ساحت روز جزا ہے انکو یہ کہہ دے کہ اللہ کا ہے وہ اللہ ہے اور اللہ کا ہے
انکو ان کے جہاں میں اسلام الہی عمارت کے مہرانی اور انکو یہ کہہ دے کہ اللہ کا ہے وہ اللہ ہے اور اللہ کا ہے
انسان پر اسے نکل رہے ہیں سمجھیں گے کہ ہر رات میں انکو ہر جگہ ہر جگہ اور انکو یہ کہہ دے کہ
وقت ہو گیا ہوگا پھر اس نماز کا اعادہ کیجئے پھر بعد نماز کے رات ہی نظر آئے اور پھر انکو یہ کہہ دے کہ
کے بعد تبارہ نماز کو پھریں گے پھر ہی جس نماز ہوئے رات ہی ہوں اور انکو یہ کہہ دے کہ اللہ کا ہے وہ اللہ ہے اور اللہ کا ہے
ناری کرینگے جب تین رات دن کا وقت گذرے اور کا تختہ ان تہرول علیہ السلام کے ہر طرف سے
کہ سورج اور چاند کو مغرب کی جانب سے انکا لین چہ مغرب و نخلیں سننے اور وہ انکو یہ کہہ دے کہ اللہ کا ہے وہ اللہ ہے اور اللہ کا ہے
اور دو زمین سے ہر ایک یہ جاہنگاہ بھقت کرے اور دو سے سے انکو یہ کہہ دے کہ اللہ کا ہے وہ اللہ ہے اور اللہ کا ہے
انکو اس طرح دیکھے کہ جہان تک کہ آجہتا آسمان پر چڑھ جائے اور انکو یہ کہہ دے کہ اللہ کا ہے وہ اللہ ہے اور اللہ کا ہے
خدای تعالیٰ انکو مغرب کی جانب اشارہ فرمائے اور انکو یہ کہہ دے کہ اللہ کا ہے وہ اللہ ہے اور اللہ کا ہے
انکے بعد قبول ہوگی اور شام کو وہ انکو یہ کہہ دے کہ اللہ کا ہے وہ اللہ ہے اور اللہ کا ہے
انکو یہ کہہ دے کہ اللہ کا ہے وہ اللہ ہے اور اللہ کا ہے

Marfat.com

حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا کہ دروازہ توبہ کیا ہے
یہ فرمایا کہ توبہ ایک دروازہ ہے بہشت کے دروازوں میں سے تر خالص کا بنا ہوا ہے اور برائی
و باقوت وغیرہ بہشت سے مرصع ہے اور اس کی چوڑائی چار ہزار برس کا رستا ہے جب کسی
بنا ہے کہلا ہوا ہے کہی بند نہیں ہوا اور کہلا رہے گا جب آفتاب مغرب سے نکلے گا بند ہو جاوگا
مرومی ہے کعب الاحبار رضی اللہ عنہ سے کہ حضرت سے دریافت کیا کہ بعد پھر آفتاب ماہ
کا کیا حال ہوگا اسے فرمایا کہ خضعی انکو پر نور عطا فرماوگا اور اسید طرح سے نکلیں گے اور
خروج ہونے کے چھٹا بیان قرآن مجید کے آیتوں کے جانے میں مرومی ہے ابن ماجہ میں
کہ سلام اسوقت میرا اور ہے رفیق ہو جاوگا کہ خلقت نکلے گی نماز روزہ و زکوٰۃ کیا ہے
یہ فرمایا کہ یہ سب قرآن کو تمام اور صبح کو ایک یہی رو سے زمین پر نہریگی مرومی سے
ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ پڑھو قرآن
کو پڑھو اس سے کہ وہ اٹھایا جاوے اور بریا نہ ہوگی قیامت جب تک کہ قرآن مجید نہ اٹھایا جاوے
صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اگر اٹھایا جاوے گا قرآن شریف مصحفوں میں سے لیکن انکا
حال ہوگا جنکو باوہ فرمایا صبح کو اٹھیں گے اس حال میں کہ قرآن مجید انکے دلون سے محو ہوگا
یہ سب کچھ کہہ کر وہ مردوں سے کہیں گے جو کچھ یاد تھا وہ کیا ہوا اور پڑھیں گے اشعار **سائونان**
یہ ان اس پہاچی اٹھایا سے حیات کے ذکر میں اور جو کچھ اُسکے بعد ہوگا اور اس میں سات مرتبہ
ہیں پڑھا مرثیہ اس جہانکی اٹھانکی بیان میں حیات دنیا کا اٹھان اسوقت ہوگا کہ اسرافیل علیہ
السلام بلی باصویر ہونے گا اور اس کا نام نفخہ امانت ہے جو بوقت نفخہ ہوگا آسمان وزمین میں
سب کچھ اٹھانے کا وہ کہ جس کو اللہ تعالیٰ چاہے گا چنانچہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے **وَنفخن فی الصورِ**
فَمَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللَّهُ اور استثنائے کے معنی میں جنہوں
سے وہ جو نظر سے گذرے مر قوم ہوتا ہے بعضی کہتے ہیں کہ اس سے شہداء مراد ہیں بدلیل
قولہ تعالیٰ **بَلِ الْآخِیَارُ عِنْدَ رَبِّیْ** اور یہ قول ضعیف ہے اسلئے کہ مراد اس حیات سے اونکا
شہادہ فائدہ اٹھانا ہے فیہم بہشت سے کہ اسکے سبب سے اور مردوں سے وہ ممتاز ہیں لیکن
لہذا تر باوہ پہاچی کا باوگا صورتیں پس مر جاوے گا جو سائونین میں اور جزین میں بن کر جاوے گا اللہ تعالیٰ اسے تر مر بکے وہ روزہ میں

Marfat.com

مردہ میں وقت بعثت تک زندہ نہیں ہیں اور جو انکی ارواح پہنچا دیں اور اس بقا پر پہنچا دیں
 علیہ السلام کو آئے زیادہ الویت حاصل ہو کہ وہاں ہے حضرت بنی کریم علیہ رضوان اللہ علیہ
 نے الکتبہ کے ساتھ بیویوں اور بعض نے کہا ہے کہ اس سے مراد ابن اللہ العارفين اور ابن اللہ العارفين
 ورضوان اور سہین ہی شہدائے کرام کے لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے من بنی السجود والاکبر والاکبر
 آسمان و زمین سے باہر ہے سو یہ امتنا جب تکست ہو کہ سہین ماویل کی حالت اور زمانہ
 سے کی ہے ایک کہ کوئی شہادت و گواہی سے کہ کیا ساری شہادت ہر جا شہادہ اور
 سات چیزیں مستثنیٰ ہیں عرش و کرسی و لوح و قلم و کتب و قرآن و روایہ اور ساری چیزیں
 قطع سے ثابت نہیں ہوا اور یہ ساری چیزیں ماویل کی یہ جو کہ روایہ ہر سال ان کے
 سے ہر ایک ہے اسکی اول سے ماہ سے اس سے بلازم نہیں آتا کہ اس کے بعد ان کے
 وہ قادر ہو بعد ان کے انکہ اور وہ سے ماہ اور یہ وہ قطع ہے اور ماویل در
 یغفر امانت ہو گا تو اس کے بعد وہ سارے ہی ہو گا اور ان وہ ان کے ان کے
 ہے اسکو بزرگ سمجھیں اور نفع میں ہیں۔ ایسا نفع امانت کے لئے ہے اور ان کے
 مقصد تو رہنے میں نفع و نفع کو نفع حیا کے بعد بیان کیا ہے جو ان کے ان کے
 نفع کو نفع امانت کے لئے ہے و انما علم اور بزرگ میں مرید شہادت کے لئے ہے اور ان کے
 واقع ہوئی ہیں ان کے سوال کے لئے کہ ان کے ان کے ان کے ان کے ان کے ان کے ان کے
 بوجہ اشارہ اس کا نام ہے ان کے ان کے ان کے ان کے ان کے ان کے ان کے ان کے
 بیقرین اور ان کا سوال یہ ہوتا ہے کہ یہاں پر وہ کار کون ہے اور ان کے ان کے ان کے
 رسول کون ہے اور بعض نے کہا ہے حضرت بنی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کہ حضرت
 کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس مرد کے حق میں تو کیا کتاب ہے و اسے عذاب قبر ہے کہ
 کو قبر میں عذاب ہو گا اور اہل سعادت کو روح و روحان یعنی اشارت کے لئے ہے اور ان کے
 اشارت حضرت بنی خاتم المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان کے ان کے ان کے ان کے
 من حیث الذی انہل جو شخص کہ مر گیا وقت بعثت کے لئے ان کے ان کے ان کے ان کے
 ان نبیہ علیہ السلام نہ ہیں انہی نبیوں میں اس کے انہی ان کے ان کے ان کے ان کے

Marfat.com

خشتی کے وقت اور اسی وقت خدائی یوم شریف ہوا اور اس کی حدیث شریف
 میں چالیس برس بعض نے کہا چالیس برس بعض نے چالیس ہیے بعض نے چالیس دن لیکن
 اکثر علماء نے چالیس برس برافق کیا ہے بسبب مر جانے کے دنیا خالی ہو جاو گی اور دیر پا
 ہو کہ جاوے گا اور سوچ و چاند سیاہ بنے نور ہو جائے گا اور آسمان سے ستارے زمین پر طرح
 کرنے کے جیسے درختوں پر سے پتے گرنے میں آسمان پارہ پارہ ہو جاوے گا اسوقت ملک موت
 کو خطاب ہو گا کہ ملک الموت کوئی مخلوق زندہ ہے وہ عرض کرے گا کہ اسوقت بجز محمد صلی
 علیہ وسلم اور کوئی زندہ نہیں ہو گا تو ہی جان سے اور ہم تجھ کو شربت مرگ جکھاتے ہیں اس کلام کی
 ہیئت سے ملک الموت زمین پر گرے گا اور بیس سال تک جاننی کی سختی و تلخی جکھے گا اسکے بعد
 فریاد سب کرے گا اور جان سے گذر جاوے گا نڈا ہوگی کہاں ہیں وہ جو خدائی کا دعویٰ کرتے تھے
 اور انکا مال و جاہ و جلال پر مرتے تھے اور فرمایا انکا ملک الیوم و اسوقت کوئی نہ ہوگا
 جو اسکی جواب سے کہے پھر خود ہی فرمایا کہ لا اله الا الله الواحد القهار والسر اعلم بالصواب و اسوقت
 نفوس حیا اور حساب کتاب کے لئے مخلوق کے عرصات میں حاضر ہوئے گئے ذکر میں حسب تقاریر
 چاہے گا کہ مخلوق کو زندہ کرے اور سب کو مخلوق زندہ ہوگا وہ اسرافیل علیہ السلام ہے اور وہ
 زندہ ہونے ہی صورت پہنچے گا اسکے پہنچنے ہی سب زمین اپنے لینے بدنوں میں جانے کا
 قصد کرے گی اور اپنے قالبوں میں درآویگی اور مرتے قبروں سے اٹھیں گے بموجب اس قول اللہ
 تعالیٰ نے عز وجل یوم یأتی قادم یبصر و یرو عیور کا حوالہ چالیس برس کا راہ ہو اور اسکے سات
 برس میں اور کہا ہے کہ اسی میں مخلوق کی جانوں کے گنتی گنتی سوراخ ہیں کہ ہر سوراخ میں ایک روح ہو
 مومنوں کی جانوں کے رہنے کا مقام اوپر کا ہے آسمان کی سمت کہ جنت کی بوانگو پہنچتی رہے اور
 کفار کی جانوں کے رہنے کی جگہ نیچے کا ہے زمین کی طرف کہ دوزخ کے عذاب کی بہا بوانگو پہنچتی
 رہے اسکے بعد حساب کتاب کیلئے تمام مخلوق کو عشرت میں جمع کرے گا اور اس میدان کا ساہرہ نام ہے
 جیسا کہ فرمایا ہے قَدْ أَفْهَرْنَا الْأَرْضَ بِهَرَّةٍ اور ساہرہ زمین کے شہ کو کہتے ہیں جو برابر ہوا اور بعض آیات
 سے ظاہر ہے کہ یہ جنت ہے جہنم کے بعد اسکی زمین میں جیسا کہ فرمایا ہے اَسْمَانُ مَرْبُوعَةٌ جہنم کے لئے ہے
 ایک ایک دن اسکا عرصہ ایک ہزار سال کے ہے اسکا عرصہ چالیس برس کا ہے اور اسکا عرصہ چالیس برس کا ہے
 ہونے لگتے ہیں اسکا عرصہ چالیس برس کا ہے اسکا عرصہ چالیس برس کا ہے اسکا عرصہ چالیس برس کا ہے

و قسم کے میں منکر بعث و مقرب بعث منکرون کو با بیان ماہتہ نسبت پر لا کر دئے جاوینگے اور مقربوں کو بی شوق صدر المؤمن ماہتہ میں دئے جاوینگے حکمت اعمال ناموں کے ماہتہ میں دینے کی اندر سے کہ آدمی بسبب نقصانے مدت دراز اور کثرت افعال ہے کاموں کو بہول جاوینے کے الہیہ اعمال سے اس طرح یاد دلاوے گا کہ فرمایا ہے **لَا يَحْصَاهُ اللَّهُ وَسُوءُ مَا أَوْزَامُهُمْ** عمل سارے مرقوم ہوئے کو ہی چیز ایسے باہر نہ ہوگی جیسا کہ فرمایا ہے **وَمَا لِهَذَا الْكِتَابِ أَنْ يُغَادِرَ صَعِيدَةً وَلَا كَبِيرَةً** لَآ آخِصَاتُهَا اَعْمَالُهَا ظاہر کی آنہوں سے بڑھے جاوینگے اور انکو دیکھ کر احوال کلی و خبری سے واقف نہ ہو جاوینگے اور جو کہتے ہیں کہ وہ اعمال نامے محسوس ہونگے بلکہ معقول ہونگے انکا نام سبب اطلالی ہے جس نیکو کار اپنے اعمال ناموں کو دیکھ کر خوش ہونگے اور یہی ایک قسم نواب ہے اور بد کردار غمگین ہونگے اور یہی ایک قسم عذاب ہے اور اعمال ناموں پر واقف ہونے کے بعد بعض مقصودوں کے سبب سے مومن مرتبے کو چہکائیں گے چنانچہ فرمایا ہے **نَاكِسُوا رُؤُوسَكُمْ عِندَ رَبِّكُمْ** اور اشقیار باوجود اطلاع انکار کریں گے اسوقت فرشتے گواہی دے ہیں ہی عذر پیش کرنے پر حکم الہی انکے زبانوں اور ماتھوں اور بانوں اور دوسرے اعضا گواہی دینگے کہ فرمایا ہے **يَوْمَ نَشْهَدُ عَلَيْكُمْ سِنْتَهُمْ** **وَأَيُّكُمْ قَارِئُهُمْ** **مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ** اور ذرہ پر عمل ہی بے حساب کے جموڑ نہیں جائیگا کہ فرمایا ہے **كُلُّ كَانٍ مِّنْهَا جَبَلٌ مِّنْ خَرْدَلٍ** ایسا تھا و کفی بنا حاسبین **فَتَعَالَىٰ خُودُهَا** خود سب کا جلد حساب فرمایا ہے **وَهُوَ أَسْرَعُ الْحَاسِبِينَ** معتد نور نبی میں کہا ہے کہ مومنوں کا خود حساب فرماوے گا اور کافروں کا حساب فرشتوں سے کہے گا اور اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ کفایت سے کلام نہیں فرماتا ہے اور سرعت حساب یہ حال ہے کہ تمام اولین آخرین کا حساب کے علم میں ایک شخص کے حساب کی مانند ہے اور بے ساتھ ایک دفعہ کلام فرما سکتا ہے اور سب کا حساب یک آن میں کر سکتا ہے اور جیسا کہ تمام مخلوق کا پیدا کرنا اور مار کر دو بار اٹھانا اسکی قدرت کو نزدیک ایک ہی آدمی کے پیدا کرنے اور پر جلاسنے کی مانند ہے کہ فرمایا ہے **فَلْيَخْشَ الَّذِينَ لَمْ يَرْجُوا يَوْمَ الْحِسَابِ**

۱۱۔ ترجمہ کبیر اور کبیر کے کہا ہے اسکو اللہ تعالیٰ نے اور وہ بہول گئے ہیں ۱۲۔ ترجمہ اور کیا ہے اس کتاب کے لئے کہ میں جیوڑی جیوڑی ہوں اور نہ بڑی بات مگر اس میں گہرے یعنی کئی ہے ۱۳۔ ترجمہ جگائے ہونگے اپنے سر سے ریشہ پاس ۱۴۔ ترجمہ جہنم گواہی دینگے اکل زمین اور کئے ماہتہ اور انکے بانوں ساتھ اس چیز کے کہ وہ کرتے تھے ۱۵۔ ترجمہ اور جو ہوگا برابر رانی کے دان کے وہ عمل ہی ہمارے پاس آوے گا ۱۶۔ کفایت کر نہیں ہم حساب کرنا ۱۷۔ اور معتد بہت جاری حساب کرنا ۱۸۔ حساب کرنا بانوں سے ۱۹۔

وَلَا يَحْتَكِرُ إِلَّا كُفْرًا وَاحِدًا ۖ أَوْ كَيْفَ تَزِدَّ لِلْكَافِرِينَ كَيْفًا يُكَفِّرُونَ
 میں بھیج دینگے کسی کے حساب میں دیر اور شدت ہوگی لیکن کفار کے اوپر سخت شدت ہوگی اور بعضی
 کفار میں سے بجا حساب دوزخ میں جاوینگے منقول ہے کہ جب قیامت کا دن ہوگا تمام مخلوق
 کو حساب کے لئے موقوف میں جمع کرینگے اُس وقت مومن میں قسم بہر قسم ہونگے ایک قسم جو پیر
 کے لئے عمل کئے تھے عرض کرینگے واسطے حصول جنت کے کہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تم نے
 اپنے فضل و اکرام سے بہت کے درجے عنایت کئے اور عذاب نیران سے تمکو نجات بخشی
 دوسری قسم سے دریافت کیا جاوے گا تم نے کس واسطے کام کئے تھے تمہاں کرینگے کہ دوزخ اور
 عذاب کے طور سے حکم ہوگا کہ تمکو دوزخ سے بچھٹکارا اور بہر فضل سے بہت ہی شکوہی تم جاوے گی
 میں عین کر و تیسری قسم سے ارشاد ہوگا تم نے کس خاص سے اعمال کی شفقتیں اٹھائی ہیں تمہیں
 گذارش کرینگے صرف میری محبت و اشتیاق و دیدار کی خواہش سے جو کچھ تمہے ہو سکے بھائے
 خطاب ہوگا اَنْتَ عَبْدِي حَمْدًا یعنی میری حقیقی بندہ توی ہے اور خصائص کا نشان میری
 پیشانی سے ہو پراہو اسے فرشتوں پر سے دوست کے سنانے سے بجا اب تمام وارہم دونوں کو
 چھوڑ دو کہ ہمارا اشتیاق اسکی جانب یادہ ہو اسکے اشتیاق سے ہمارا طیف پس ملا کر پیر و دوستی
 اٹھائینگے اور وہ دیدار الہی اور مشاہدہ نورانی تمہاں ہی سے مشرف ہوگا اور اول کلام جو تعالیٰ فرمے
 دوستوں سے فرماوے گا یہ ہوگا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَبْدِي مَا اَحْبَبْتُكَ فَبِعَرَّتِي وَكَرَمِي
 مَا اَخْلَقْتُ الْجَنَّةَ اِلَّا لِحُبِّكَ یعنی تمپر رحمت ہونے میرے بندے آئندہ کہوں کہ میں ہرگز
 موجود ہوں قسم ہے اپنے عزت و جلال کی کہ بہت کو نہیں پیدا کیا مگر تیرے لئے بلکہ تمہیں
 عرض کرینگے کہ مجھ کو تیرے مشاہدہ کے سوا کسی چیز کی حاجت نہیں ہے عزت

| | |
|--|---|
| <p>در و مندان فراق تیرے و اسرار کشنگان غم و آرزو عاشقان و تیرے</p> | <p>خستگانِ غم عشق تو شفا ہی طلبند ہر کسے از تو تنگنا سے مراد سے دار عاشقانِ آنست کہ از تیر بلانند بشد</p> |
|--|---|

۱۹ ترجمہ نہیں ہے پیرا اور پیرا زبیر کا تھا ہے جہاں سے
 نوی پر راسخنی اور چا بندہ ۱۲۱۱۱۱ ترجمہ متن میں

Marfat.com

کنج و صلت کہ زشاناں جهان نہالنت

آنہم از کلبہ اخزان گداے طلبند

عزل

ہیں ترہ عشق کے بہار تنفا کے طالب
تجسس مانگے ہر مراد اپنی ہر ایک شخص پہ ہین
ڈرے ہین تیر نکلا سے وہ ترے عشق میں با
کنج و صلت نہیں زشاناں جهان کو جو نصیب

درد ہجران کے گرفتار دوا کے طالب
کشتگانِ عزم دیدار وفا کے طالب
تیرہ عاشق ہین دُعائیں ہی بلا کے طالب
اُسکو پاتے ہین گدا ہین جو خدا کے طالب

منقول ہے کہ ایک روز حضرت سہیل بن عبدالمدشتری قدس سرہ نے اس آیت شریفہ کی تلاوت کی
کی ان اصحاب الجنتۃ الیومنی شغل فاکھون نعرہ مارا اور کہا کہ وہ بچا سے اگر جانتے کہ کس میں مشغول
ہیں اور کس سے باز رہے تو ایسی نعمت انکو ہرگز گوارا نہوتی اور منقول ہے کہ حسین بن منصور
جہلمی اس آیت کو پڑھتے تھے کہ تھے اللهم لا تجعلنا ممن لیغفلہ الجنة عن اللہ ممنوعے

گر بہشت عدن جائے دلکش ست
گر نہ دیدار ست موعود بہشت

بے جمال دوست عین آتش ست
میروم از صومعہ سوے کشت

منقوی

اگر بہشت عدن بانار و کش گلزار ہے
ماجِ بہشت میں نہوگر وعدہ دیدار یار

نم بہتم سے نہیں گریے جمال یار ہے
چھوڑ کر حلیت کو ہم دوزخ کرین گے اختیار

حضرت شیخ شبلی قدس سرہ نے عین حیات میں فرمایا ہے کہ مجھ کو اس درجہ میں وہ بنا حال
ہو کہ انہوں نے بہشت میں ملین تو میں انکی طرف نہ بھون آئی وفات کے بعد کسی بزرگ نے آپ کو جواب میں
دیجھا اور پوچھا کہ کس طرح گذری اور کیا معاملہ ہوا کہا مجھ کو ارشاد ہوا کہ کیا چاہتا ہے میں نے
عرض کیا کہ اب خداوند اگر مجھ کو بہشت میں بھیجا جاوے عدل ہو اور جو اپنے جمال مبارک کو لائق و شرافت
سمجھا جاوے فضل ہے رُباعے

بہشت جہنم و شہ حور سے انما سخواہم
شہانِ مملکتِ فردوس را یاری ہست آرزید

بتوا زانی زاہدین ہمہ من یار سخواہم
کہ من درویش عالی ہمتہ دیدار سخواہم

۱۲ اسلئے ترجمہ ہے کہ ان لوگوں میں جو جگہ مشغول کر بہشت اسے عالی کلم

| | |
|---|---|
| میں نے زاہد یہ سب تجکو تجھے ہے بار کی خواہش | میں ہوں درویش کہتا ہوں فقط دیدار کی خواہش |
|---|---|

منقول ہے کسی نے حضرت رابعہ عدویہ سے پوچھا کہ بہشت کی آرزو کیوں نہیں کرتی کہا
 الْجَارُّوُ الدَّارُ اِیْلَیْہِ نَبِیِّ صَلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اَکْثَرُ اَهْلِ الْجَنَّةِ بِلَہٗ اَوْ عَارِفِ
 قَوْسِحٰی قَدِیْمِ الدَّرَسِہِ نے کہا ہے الَّذِیْنَ یَسْبِغُوْنَ المَوْسِمَ وَالْجَنَّةُ سَبْحِ الْعَارِفِ اور حضرت عالی نے ان بہشت
 نشان خالی کو فرما زان میں اپنا دوست فرمایا ہے **مُحِبُّوْہِ وَحُبِیْبُوْہِ** اُس کے فضل و کرم سے امید ہے کہ
 اپنے قصور و ن کے سبب وہ انکو اس مرتبہ دوستی سے نہ کرے لَئِنْ اَلْحَدِیْثَاتِ لَا تَقْدُمُ الْاَوْلِیَّاتِ
 رَحْمَتِہِ كَے مقرر کرنے میں کوئی علت نہیں فرمائی اور یوں نہیں فرمایا کہ **تَحْبِبُہِمْ اَجْرَ الطَّاعَاتِ وَ
 بِالْاَجْلِ الْجَدِّ مَا تِ** کہ علی کے فوت ہونے سے معلول کا فوت ہونا لازم نہیں تھا مگر اسی
 کو کچھ طاعت و زہد و علم کے باعث دوست نہیں کہتا بلکہ لاکھوں اور ہزاروں سے زیادہ
 پسندیدہ اور بیشمار خصال و افعال میں مشابہت اور کثافت سے بنا کر ہر وہ چیز کو پسندیدہ
 کہ نامحرمان اختیار کی نظر اس صورت زیبا کو کہ باطن اور جمال باطن اس کا جو ہے اور وہ
 کی نظر سے محض وہ محضوں سے اسوا سنے کہ **اَبُو سَلَمَةَ** مَعَاذَ اللّٰہِ اِنَّمَا کُنْتُ اَبُو سَلَمَةَ مَعَاذَ اللّٰہِ
قَرِیْبٌ اِلَیْہِ مِنْ حَبِیْبِ الوَرِیْدِ کے بہت سے اور بہت سے مشہور ہیں

| | |
|----------------------------|--------------------------------|
| عاشق و معشوق و یکساں نزدیک | نہن اقرب گفت من حبیل الورید |
| دیدہ سر بیندیش کے چشم سر | آنکہ ہست از تو بجان نزدیک تر |
| باتو گفت اسرار اللہ | نے فلک شد مردم اورانی ملک |
| مردم سر نہبان او توفی | حاصل ہر دو جہان او توفی |
| و رجالت حبیب و یکساں | دلبران ماہ بیکر دیدہ ام |
| کان بعد ہر دو | ہست نوری در حسین تو منیر |
| ہفت کو کہ | انچہ نوست آنکہ تا بان از تو شد |

ترجمہ اعلیٰ درستی ہے **اگر بہشت کے محبوب و معشوق ہیں** **اگر بہشت کے محبوب و معشوق ہیں**
 دوست نامانہ اور دوست بہترین اشکور **اگر بہشت کے محبوب و معشوق ہیں** **اگر بہشت کے محبوب و معشوق ہیں**
 میں کہ سنے گوہرین طاعات جلاورین اور سنے کہ وہ مدینین ہیں **اگر بہشت کے محبوب و معشوق ہیں** **اگر بہشت کے محبوب و معشوق ہیں**

| | |
|----------------------------------|-------------------------------|
| نور توتہ از عرش و تہ از کرسی بود | تو تو از مطلع قدسے بود |
| دیدہ جان نور می یا بد ز تو | نور حق ست اینکہ می تا بد ز تو |
| نیست مرہر دیدہ را نور لبصر | تا کہ بند نورت از جلے دگر |

مثنوی اردو

| | |
|--------------------------------|----------------------------------|
| نخن اقرب یعنی من حبس الوید | حق نے فرمایا ہے تجکو اے سعید |
| ہو گیا اس سے یہ ہوتا ہر عیان | عاشق و معشوق کا ایک جا مکان |
| گریہ وہ آتا ہوا نزدیک جان | لیک نیری چشم سر سے ہر نہان |
| ہو خاک محرم نہ اس سے اولک | تجکو فرمایا ہے اللد معک |
| برگزیدہ دو جہان تجکو کیا | محرم سر نہان تجکو کیا |
| منظر و بیدار ہے نیز اجمال | تجھ میں آتا ہے نظر اس کا حال |
| و پختہ ہیں اس کو ہم تج کو نہیں | ہیں کہیں ہم دہیان ہر اپنا کہیں |
| نیری پزیرانی میں وہ چلے ہے نور | لاکھ برد و نہیں ہی ہو جس کا ظہور |
| دو جہان اس نور سے تابان ہوئے | سارے کوکب اس سے نور افشان ہوئے |
| عرش و کرسی سے نہیں اسکا ظہور | تجھ پہ چکا مطلع قدسی سے نور |
| نور تیرا نور چشم جان ہوا | تیرے اندر نور حق تابان ہوا |
| چشم دل میں جس کے ہو نور لبصر | نور تیرا اس کو آتا ہے نظر |

تیسرا شعر تیبہ حوض کوثر کے بیان میں۔ کوثر دو ہونگی بوجہ صبح روایت کے ایک حساباً
میزان و سہرا کا سے پہلے ہوگا جب قبروں سے نکلیں گے اسپر گزریں گے اور جنکے نصیب میں حصتا
سے اس کو بیا مقرر فرما دیا ہے وہ اسپر سے سین گے اور جو اسپر سے سین گے وہ ہرگز بیا
میرنگے لبانی و چوڑائی اسکی ایک ایک ماہ کی راہ ہے اور پانی اسکا چاندی سے زیادہ سفید اور
مشک سے زیادہ خوشبو اور شہد سے زیادہ شیرین ہے اسپر کوزے سارونکی مانند چکتی اور شبانہ
ہونگے اور اسپر میں ایک جنت کی نہر سے پانی آتا ہوگا کہ اس کا نام ہی کوثر ہے اور نہر کا نام
کوثر ہے حقیقتاً اور حوض کا نام ہے مجازاً اور مروی ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ

عِنْدَنَا حَسَنَةٌ وَلَا ظَلَمَ عَلَيْكَ السُّكُورَ یعنی ہمارے پاس تیری ایک نیکی ہی ہے اور شان یہ
 کہ تجھ پر ظلم نہیں ہونیکا آجکلے دن پس ایک کاغذ کا ٹاپا نکالیں گے اور ارشاد ہوگا کہ اپنے عمل پر حاضر
 ہو اور اس کو تو اعرص کر گھیلے پروردگار کیا حقیقت ہے اس پارہ کاغذ کے لاتے دفتروں کے
 متبادلہ میں حکم ہوگا تو تو ہی اور سب میں مرقوم ہوگا اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ
 مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ پس وہ پارچہ کاغذ حسات کے پڑھے میں اور وہ سارے دفتر سیات
 کے پڑھے میں کہیں گے اور وہ ایک نیکی ساری بدیوں پر غالب آویگی اور اسکے باعث پلہ
 حسات پلہ سیات پر راجح اور فضیل ہوگا اسلئے کہ سب میں اللہ تعالیٰ کا نام ہوگا اور کوئی چیز اسکے
 نام کی برابر نہیں ہو سکتی سوال جب کفار تو اب اعمال سے بے نصیب ہیں پر انکے اعمال
 کے وزن کرنے سے کیا فائدہ چو اب کافر نے ہی سب میں کی طرح نیکی کی ہے اور اس پر تو اب کی
 امید رکھتا ہے جب اسکے عمل پر حسات پر اور عصیان و کفر پلہ سیات پر کہیں گے کفر اس کی سب
 کیسیوں کو اور دیکھا اور لیکھا یہاں ہمارے ہوگا وہ سب اس پر اس کا سب سے وزن کیا جاوے
 سب کا کفر پلہ سیات میں جو سب سے مانع ہے اس کا کفر نسبت حدیث سے زیادہ ہے اگرچہ اس کا اثر
 کم ہے اور بہت پرست کا کفر جو حد سے زیادہ ہے اور کفر جو رسالت کا منکر ہو اور حد
 کے درجہ کفر کے درجات کے مطابق ہونگے کہ ہر ایک کے لئے سب میں فرق ہے میں جنانہ حسات نے
 فرمایا ہے اَلْحَسَنَةُ اَكْبَرُ مِنْ اَكْبَرِ الْيَاكِلِ يَابِ مِثْ هُوَ جَزَاءُ مَقْصُورٍ اَوْ رِيسَاہِیْ مُسْلِمَانِ ہِیْ یَقْبِرُ
 میں متفاوت ہیں اسلئے ہر ایک کی جزا و ثواب انکے یقین کے قدر انکو دیا جاوے گا جس نے حتمی
 عمل کے لئے عمل کے اور شرط اعمال کے مطابق بجا لایا اور آداب و سنن کی محافظت کی اور باوجود
 سے مشہور قومیت سے ڈرتا رہا انکا مرتبہ ثواب میں اس سے زیادہ ہوگا جس نے عمل کے لیکن
 سے ڈرتا رہا اور وہ قبول سے غافل رہا اگرچہ ان دونوں کے عملوں کی صورت عیان
 سے میں انکے ثواب میں فرق ہوگا اور بہت سے ایسے ہی ہونگے کہ حتمی انکو بغیر
 حتمی کے ثواب میں اعمال بہت سے میں داخل فرمایا یَعْمَلُ اللهُ مَا يَشَاءُ وَيُحْكِمُ مَا يَرِيدُ
 اور ہمارے لئے اور ہر ایک کی جزا و ثواب میں فرق ہوگا اور سب میں کوئی نہیں کوئی نہیں کوئی نہیں اور
 اور ہر ایک کی جزا و ثواب میں فرق ہوگا اور سب میں کوئی نہیں کوئی نہیں کوئی نہیں اور ہر ایک کی
 اور ہر ایک کی جزا و ثواب میں فرق ہوگا اور سب میں کوئی نہیں کوئی نہیں کوئی نہیں اور ہر ایک کی

یا نوح ان مرتبہ شفاعت کے بیان میں۔ قیامت کے روز شفاعت جمعہ قسم کی ہوگی اور
 فضیوں کے فیصلہ کیوقت شفاعت ہوگی اس غرض سے کہ طول و توقف و شدت نہ ہو اور یہ حضرت
 محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خاصہ ہے کہ سب رسولوں علیہم السلام کے پاس ہرگز آنحضرت
 آپ کی خدمت میں حاضر ہوگی و دوسری جنت میں داخل ہونیکے وقت شفاعت ہوگی کہ
 حساب میں مناقشہ نہ ہو اور حساب آسان ہو اور جلد تلاصی ہو اور یہی آپ کے لئے خاص ہے
 تمسیر کی جو مومن کہ مستحق عذاب ہیں انکے چہرے کے لئے شفاعت ہوگی اگرچہ اس کا خاص ہونا
 آپ کے لئے ثابت نہیں ہوا لیکن بعض کہتے ہیں کہ یہ بھی حضرت کے لئے خاص ہے کہ اسکے خاص ہونے پر
 ہی کوئی دلیل دار نہیں ہے چونکہ مسلمان گنہگاروں کے دروغ سے گمانے کیواسلئے شفاعت
 ہوگی اور اس میں آپ کے ساتھ انبیاء و مرسلین اور مومنین صالحین بھی شریک ہونگے یا پھر انہیں
 میں ترقی درجات کے لئے شفاعت ہوگی اور یہی حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت
 کے لئے مخصوص ہے چھٹی بعض کہتے ہیں کہ شفاعت ہوگی اگرچہ اس میں
 خلود عذاب سے نجات نہ ہو مگر وہی ہے حاج سے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں
 اول شفاعت کرے و الا اور شفاعت کیا گیا ہیں ہرگز اس وقت نہ آرا جائے گا حضرت
 فرمایا کہ شاید میری شفاعت اسکو نفع کرے اور میں کہتے ہیں کہ چھٹا حضرت
 بیان میں۔ صراط ایک کلمہ ہے جو حضرت کے درمیان دو چیزوں کے درمیان
 اور تلواریں زیادہ ہیں جیسا کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسکو شیعہ
 ظہر جو کلمہ آدق میں الشکر و الحمد اللہ کی شفاعت کہتے ہیں کہ یہ کلمہ
 نے فرمایا کہ قرآن میں آوارڈ دعا کان علی ذیہم کما یحبون ان یصلوا
 ہوگا اور اس پر سے گذرنا سکون دیتا ہے کہ سوال عقل کی بنا پر قانعا کرنی ہے کہ اس پر سے
 کر سکیے جو اب برفقہ یقین ہمیشہ مراد یہ ہے کہ اس میں برکت اور شکر ہے
 اپنے ہنس و سخن و اسلام کی قضا اور وہ ہل سے زیادہ باریک و محیر ہے
 کو جب سلامی ہے صرحہ ہل سے باریک ہوا و سلامی میں ہرگز نہ جانی ہوا و سلامی ہوا و سلامی ہوا
 لہذا یہ ہے ہرگز نہ جانی ہوا و سلامی میں ہرگز نہ جانی ہوا و سلامی ہوا و سلامی ہوا

تیز ہے کہ سَعَلَ اللَّهُ مَا يَشَاءُ وَيُحْكُمُ مَا يَشَاءُ بَعْدَ مَوْتِ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَعْضُ مَوْتِنَا سَعَادَاتُ نَشَانِ أُسْبُحِ مَثَلِ
 بَرَقِ كَيْفَ كَذَرِيغَةِ بَعْضُ مَانَدِ مَوَاكِبِ بَعْضُ أَكْرَمِ وَالِ جَانُورُونَ كَيْطَرِحِ بَعْضُ دَوْرَانِ
 وَالْوَيْحِي صَوْتِ بَعْضِي جَبِيءِ بِيَادِءِ جَلْتِي مِينِ اَوْرَا سِبْرِي زَنْجِيرِي مَعْلُوقِ لِكَلْتِي مِينِ جَلْوِ حَكْمِ هُوَا
 وَهُوَ اَنَا وَكِرَالِيْنَ كِي اَوْرَا سِي كِي نَجْمِي دَوْنِخِ هِي كِي اَسْمِيْنَ اَكْ كَا اَوْرَا بَرَفِ كَا عَذَابِ هُوَا اَوْرَا طَرِحِ
 طَرِحِ كِي رُوْحَانِي وَجِسْمَانِي عَذَابِ اَسْمِيْنَ مِينِ اَوْرَا رُكَا تِ اُسْ كِي بَعْضِي مِّنْ بَعْضِي زِيَادِ مِينِ شَدْتِ
 عَذَابِ مِينِ اَوْرَا يَكْدِ وَاَسْرِي مِّنْ سَعْتِ تَرِي هِي جِسْمِ كُوْحِي تَعَالِي نِي اِنِي دَسْمِنُونِ كِي لِي نِيَا
 سِي اَوْرَا بَعْضِي مَوْتِنِي هِي جِنِّ بَرِ عَذَابِ وَ عَقُوبَتِ مَنظُورِي هِي وَ هِي مَدْتِ مَعِيْنَ كِي لِي اَسْمِيْنَ
 هُوَا كِي عِيَاذَنَا اللَّهُ مِيْنَهَا اَوْرَا جُوْ كَفْرِي بِرُ مَرَا وَ هُوَا اَسْمِيْنَ هِي مَشِيءِ رِي هِي كَا اَوْرَا بَعْضِي مَوْتِنِ اَسْمِيْنَ
 هِي تِ كِي مَعْنِي اَكْبَرِ سَاعَتِ بَعْضِي اِسْ سِي زِيَادِ اَوْرَا هِي تِ سِي هِي تِ بَعْضُونِ لِي كِي هِي تِ
 شَرِي نَبِي اَمِيْنَ اَوْرَا وَ هُوَا دَوْنِخِ اَبِ مَوْجُودِ هِي اَوْرَا حَدِيْثِ شَرِيْفِ مِينِ اَيَا هِي كِي وَ هُوَا سَا تُوْنِ
 زَمِيْنِ كِي نَجْمِي هِي سَا تُوْوَالِ مَرْتَبِي هِي تِ كِي بِيَانِ مِينِ - صِرَا طِ بَرِي كِي كَرِطَفِ
 هِي تِ مِينِ بِيْنِي كِي يَادِ دَوْنِخِ مِينِ دَوْنِخِ كَا حَالِ تُوْ هِي كِي هِي كِي كِي كِي وَ هُوَا مَقَامِ ظَلِيْمَانِي هِي
 هِي تِ مَقَامِ نُوْرَانِي هِي رُوْحُونِ كِي لِي اَسْمِيْنَ تَمَامِ رَا حَتِ هُوَا اَوْرَا جِسْمُونِ كِي وَ اَسْمِيْنَ
 هِي طَرِحِ كِي عَشْرَتِ هُوَا اَسَالِيْشِ وَ كَامِرَانِي كِي سَا رِي سَبَابِ اَمِيْنَ اَمِيْنَ اَوْرَا تَمَامِ نَعْمَتِيْنَ وَ لَذِيْمِ
 مَوْجُودِ وَ هُوَا يَدِ اَمِيْنَ رِيْجِ وَ اَلْمِ كَا وَ اَمَانِ كَرِيْمِيْنَ فَا وَ زُوْوَالِ كَا وَ اَمَانِ كِي هِي اَشْرِيْمِيْنَ وَ اَمَانِ كِي هِي
 وَ اَلْوَيْحِي زِنْدِ كَانِي وَ نُوْحِي وَ نَعْمَتِ بِي زُوْوَالِ هِي اَوْرَا كِنْتِ وَ مَلَكْتِ اُنْ كِي لِي اِنْتِقَالِ هِي اَوْرَا
 خُتْعَالِي لِي اِنِي دَوَسْتُوْنِ كِي لِي تَرْتِيْبِ يَا هُوَا اَوْرَا اَسْمِيْنَ دَرِي جِي بِي شَا رِي مِينِ مَانَدِ دَرَجَاتِ وَ مَرْتَبِ
 مَوْتِنِي كِي اُنْ كِي عِبَادَاتِ مِينِ اَوْرَا اَبِ مَوْجُودِ هُوَا اَوْرَا دَجْمِيْنَ كِي مَسْلَمَانِ اِنِي بِرُورِ دِ كَارِ كُو
 جِنْتِ مِينِ وَ اَمَلِ هُوَا سِي اَوْرَا اَسْمِيْنَ بَعْدِ هِي مَشِيءِ جِي كِي خُتْعَالِي لِي فَرَا يَا هُوَا وَ جُوْهُ يَوْمِيْنَ
 نَا ضَرُوْرَاتِ اَلْوَيْحِي اَطْرَافِ هُوَا مَرُوِي هِي مَسْلَمِ سِي كِي حَضْرَتِ خَاتَمِ الْمُرْسَلِيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
 وَآلِهِ وَ صَحَابِيْمِ هِي لِي فَرَا يَا هُوَا كِي جَبِ اَبِ جِنْتِ جِنْتِ مِينِ دَا خِلِ مَوْلِيْنَ كِي خُتْعَالِي اِنِي اَلْوَيْحِي
 فَرَا يَا كِي اَبِ جِنْتِ نَعْمَتِيْنَ جِي تَكْوِيْلِي مِينِ اِنِي هِي تَرْتِيْبِي كِي اَلْوَيْحِي خَوَا شِ هُوَا تُوْ كُوْ هِي تَكْوِيْلِي عَطَا هُوَا

۱۲ ترجمہ معراج المؤمنین ۱۲ ترجمہ معراج المؤمنین ۱۲ ترجمہ معراج المؤمنین ۱۲ ترجمہ معراج المؤمنین ۱۲

کہنے کے اور پروردگار ہمارے پھر و مکو نے نورانی بنا دیا اور ہمکو بہشت میں داخل فرمایا اور دوزخ سے نجات بخشی اور یہاں سب طرح کا عیش ہو جا حال ہے اور کیا چاہیں حکم ہو گا کہ حجاب ٹھا دو اور وقت وہ دولت دیدار الہی سے مشرف ہونگے اور جانیں گے کہ نعمت کل نعمتوں سے بڑھ کر ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دیدار کا حال بوجھا فرمایا ستر دن رکھ کر کاترون القمرا لیلۃ اللیلۃ اور وہ انکشاف نام ہو سکتی ہے لکھو نے منزہ جہت و کیفیت و کمیت مقابلہ سے اور کفار کو دیدار میں ہونے کا اسلئے کہ فرمایا ہے **كَلَّا لَا تَتَّبِعُنَّ عَنْ رِجْزٍ يَوْمَئِذٍ يَجْحَدُونَ ۝ اللَّهُمَّ شَرِّفْنَا بِهَذِهِ السَّنَةِ كَمَا** **وَبَاعِدْنَا مِنْ عَذَابِ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ** پانچواں عنوان تمام ہوا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

چھٹا عنوان خیر و شر کی تقدیر پر ایمان لانے کے بیان میں۔ اور ہمیں ایک معنی ہے اور ہر سات بیان میں پہلا بیان حق تعالیٰ کی ذات میں قدرت کی اثرات اور اس کے غیر میں اثرات کی نفی کے ذکر میں اور مذہب قدریہ کی شہادت باطلہ اور ان کے جوابات کے ذکر میں لغت میں لغت کے معنی اندازہ کرنا ہے۔ اور مطلق میں جو کچھ بطریق اجمال لوح محفوظ میں مکتوب ہے اسکو تو کتبہ میں اور اس کا وقوع بطریق تفصیل قضا کہلاتا ہے اور بعض کا قول اسلئے برعکس ہے پس جو کچھ عالم میں ہے اور بعض اجسام کفر و ایمان طاعت و عصیان سبکو حق تعالیٰ نے اپنی قدرت و ارادہ سے پیدا کیا ہے اسلئے اول عقلی و نقلی موجود ہیں **وَلِیْلٍ نَّقَلَىٰ حَقِّیْ تَعَالَىٰ لَیْلَیْ فَرِیَا سَہَ ذَٰلِکَ الْکَیْفَ لَیْلَیْ** **کُلِّ شَیْءٍ** اور فرمایا ہے **وَاللّٰهُ خَلَقَ مَا کُنْتُمْ تَعْمَلُونَ** اور **وَلِیْلٍ عَمَلِی** یہ ہے کہ اگر تیرا کو مؤثر و مستقل اختیار ہوتا تو وہ حال سے خالی ہوتا یعنی کسی فعل کرنے کی حالت میں وہ اس کی ترک پر قادر ہوتا یا نہ ہوتا اگر قادر ہوتا تو وہ مختار ہی نہ ہوتا اور جو قادر ہوتا تو محتاج ہوتا مگر کی طرف جس سے اسکو ترجیح دیتا اور جو مرجح ہی بندے کی قدرت و اختیار میں ہوتا تو اس سے اسکو ترجیح دیتا۔

لازم آتا جو محال ہے اور جو مرجح اسلئے غیر کی قدرت و اختیار میں ہوتا تو اس سے اسکو ترجیح دیتا۔ **۱۱** ترجمہ قریب ہے کہ دیکھو تم اپنے رب کو جیسا کہ دیکھتے ہو چاند کو چودھویں ماہ میں یا سورج کو چودھویں روز میں جو نہ ہے اور نہ اس سوا سے اور وہ کہہ کر کہ **۱۲** ترجمہ یہ معبود نہ تھا اسلئے طاق و جبر پسترا کا **۱۳** ترجمہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو اسلئے **۱۴** اسکو جو تم کرتے ہو **۱۵**

آتا ہیں علوم ہوا کہ تمام مخلوقات حقیقی کی قدرت و ارادہ کاملہ سے تعلق رکھتے ہیں اور بندوں کے افعال مطلقاً ان کے اختیار میں نہیں ہیں بلکہ بندوں کے سب افعال حق جل و علی کی قدرت اور بندوں کے کسب و کما سے واقع ہوتے ہیں اسی لئے بزرگان دین نے فرمایا ہے کہ ہمارا مذہب جبر ہے اختیار بلکہ ان دونوں کے درمیان ہے اور اس لیے کہ اس باب میں نظر صحیح کا دستیاب ہونا دشوار معلوم ہوتا ہے حضرات سلف رحمہم اللہ نے بحث اور مناظرہ سے منع کیا ہے اور حضرت امام عظیم رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے قَلْبِي مَسْئَلَةُ الْجَبْرِ وَالْإِخْتِيَارِ وَأَيَاتِ وَاحِدَاتٍ فِي جَوْبِ دُونِ كَيْفِ الْأَعْمَالِ كَيْفِ نِسْبَةِ بِنْدُونِ كَيْفِ نِسْبَةِ فِرَائِي هِيَ أَوْ رِيحٌ وَوَدْمٌ وَثَوَابٌ وَعِقَابٌ سِوَمَا تَرْتَبُ كَيْفَ هِيَ فَطَائِفُ سَبَبِ هِيَ كَيْفِ بِنْدُونِ الْأَعْمَالِ كَيْفِ نِسْبَةِ فِرَائِي هِيَ أَوْ رِيحٌ وَوَدْمٌ وَثَوَابٌ وَعِقَابٌ سِوَمَا تَرْتَبُ كَيْفَ هِيَ فَطَائِفُ سَبَبِ هِيَ كَيْفِ بِنْدُونِ الْأَعْمَالِ كَيْفِ نِسْبَةِ فِرَائِي هِيَ أَوْ رِيحٌ وَوَدْمٌ وَثَوَابٌ وَعِقَابٌ سِوَمَا تَرْتَبُ كَيْفَ هِيَ فَطَائِفُ سَبَبِ

حقیقی حقیقی ہے اور سعادت و شقاوت ازلی صرف خالق مطلق کی قدرت سے ہی ہیں اولاد و کثیر و نثر کے ساتھ منسوب ہو کر حلی ہے ایک وہ جو اپنی عقل و رایے کے تابع ہیں اور کسی دین و شریعت و کتاب پیغمبر کے پیروی نہیں کرتے انکو اہل نخل کہتے ہیں اور دوسرے وہ جو دین و شریعت و کتاب پیغمبر کی متابعت کرتے ہیں انکو اہل ملل کہتے ہیں اہل نخل جو مشہور اور ضبط کئے گئے ہیں اصلی اُنکے بلوغ فریقے ہیں اول فرقہ فلاسفہ میں کہ احکام عقلیہ کے قائل ہیں اور علوم نقلیہ سے دور بہا گئے ہیں علم منطق علم ریاضی انکی طبیعتوں کے نمونہ موجودات کو طبعی بنانے میں انکے بنیاد مشہور میں ہر دور مشہور اور اہمہ کتب کا بنیاد ہے پیشوا انکا تالیس مطعی ہے اور اسے اول علم فلاسفہ میں کہا گیا اور آخر انکا فلاطون دوسرا گروہ انہیں الہی کہلاتے ہیں اول انکا فلوط جیسن ہجرت علم کتب اسکی طرف منسوب ہے اور وہ مشہور ہے اور آخر انکا ذمیرا طیس ہے تیسرا اٹھانفہ حکما میں سے اہل تصنیف ہے جیسے سقراط و بقراط وضع علم طب اقلیدس واضع علم ہندسہ و ارسطاطالیس واضع علم منطق اور آخر انکا سکندر فریدوسی کہ ارسطو کی کتابا

سائنس و ادب کا ہے اہل سلام میں سے حسین بن اسحاق و ابوالنضر فارابی ارسطو کا قول کے تالیف اور ابوعلی بن سینا اس کے اقوال کا تابع نہیں ہے دوسرا فرقہ صاحبین میں سے اہل حکمت و اسباب سماویہ کے قائل ہیں اور اصنام ارضیہ کو انکا وسیلہ ماننے میں اور انکو اباب

خلقے جانتے ہیں اور رسولوں کے منکر ہیں اور ان کے چار گروہ ہیں اول روحانیوں کا کہ ملائکہ
 کی تعریفیں کرتے ہیں اور یہ ملائکہ کو بوجتے ہیں دوسرا ہیا کلیوں کا گروہ اور عقل و عقل اور
 ستاروں کی صورتیں ثابت کرتی ہیں۔ مقرر اور مثلث و مربع و منحنی وغیرہ اور یہ گروہ ستار
 پرست ہیں تیسرا اشخاصیوں کا گروہ کہ طلسمات کو ساعات مقررہ اور طوائع سعیدہ میں کو ایک
 کی صورتوں پر اپنے کاموں کے لئے بناتے ہیں اور کام میں لاتے ہیں چوتھا حیرانہ و حیرانہ
 یہ حق کو واحد ہی اور کثیر ہی کہتے ہیں تیسرا فرقہ تناسخہ ہے کہ ہند اور ماجین میں رہتے
 ہیں اور چین و ختا ہی ان سے ہے تناسخ و نسخ و نسخ و نسخ یعنی زمانہ کا بار لانا اور صورت کا بار لانا
 اور ٹوڑنا اور شانان سب کے قابل ہیں اور معلم ان کا نام کوئی ہے یہ فرقہ مشر و خراسانی ہے
 ہی میں ثابت کرتے ہیں چوتھا فرقہ براہمہ عقدا ایک ملک کے ہیں جس کا براہمہ نام ہے اور اسکو
 صانع و مصنوعات کے درمیان واسطہ قرار دیتے ہیں اور اسکے نام سے اپنے فرقہ کو منسوب
 ہیں اور بعضے براہمہ کو براہیم علیہ السلام کے ساتھ منسوب کرتے ہیں جن میں غلط ہے سوائے کہ
 لوگ پیغمبروں کے معتقد نہیں ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ عالم میں ایک ہی ہوا ہے یعنی وہ شخص
 جس کا وجود ناچار و ضروری ہے ہونا ہی اور خلق اس کی طرف توجہ ضروری ہے اور اس سے ہدف
 ہوتا ہے اور صحاح میں کہا ہے کہ بد معرب بت کا ہی اور اول برشا کوئی کو جانتے ہیں
 اور اس کا ظہور حضرت خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہجرت سے پہلے ہزار برس پہلے
 بیان کرتے ہیں اور ان کے عقائد کا ما عقل پر ہے جسکو عقل کہا جاتا ہے اور جسکو
 جانتے وہ ہر اور اس لئے کہ ان کے علم و عمل کامرز و ہم سے جاو و پیر جانتے ہی ان کے ہر سب کی ایک
 شاخ ہے پانچواں فرقہ و ثنیہ کہ انہیں سے بعضے آفتاب و ماہتاب کو اور ایک گروہ کو
 کو اور ایک طائفہ اجماز و معدنیات کو اور ایک ٹکڑا اشجار و نباتات اور بعضے جہانوں
 ہیں اور ہند کے بت پرستوں کے ہی کہی منقسم ہیں مہا کالیہ و ویکلیہ و انہوں نے
 اور دہریہ و طبیعیہ و معطلیہ انہیں پانچوں فرقوں سے نکلے ہیں اور ان میں سے
 ہیں اور یہ اہل کتاب ہی کہلاتے ہیں یہود و نصاریٰ و مسلمان اور جو تہذیب و تمدن
 ہے اور اسوائے کہ یہ لوگ اپنے دین کو براہیم علیہ السلام سے منسوب کرتے ہیں اور ان کو حضرت

آفریدگار کے تقرب کا وسیلہ سمجھ کر پوچھتے ہیں انکو تشبیہاً اہل کتاب کہتے ہیں اور انکے ہی کو فرقیے میں بعض کہتے ہیں کہ اُنکے ستر فرقیے میں لیکن بڑے فرقوں میں اول کیو مرتبہ ہے کہ اپنے تئیں کیو مرتبہ تسلیم علیہ السلام کے ساتھ منسوب کر لے ہیں دوسرا اور وانیہ ہے کہ دوزوان کبیر کے اصحاب ہیں اور اُس کو کیو مرتبہ کی مانند جانتے ہیں تیسرا زرہ شیتہ ہے کہ زروشت کے پیرو ہیں اور زروشت حکیم تھا بلکہ یہ پنجبر کہتے ہیں جو تھا مانویہ کہ مانی نقاش کے متبع ہیں کہ وہ گبر تھا اور اُس سے گبری و نرسانی میں سوا ایک زیادہ ن کالا تھا چٹا فرقیہ کہ قباد کے زمانہ میں ظاہر ہوا اور نو بشر وان کی سعی سے قتل ہوا اور ساتواں اور آٹھواں و پبانیہ اور مرقوتیہ کہ دو صنایع کے قائل ہیں اور حضرت عالی کو خالق خیر جانتے ہیں اور یون نام لیتے ہیں اور دوسرے کو خالق شر بتاتے ہیں اور اُس کا نام اہل من کہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ شر کی اصناف حکیم نیکوں والے کی طرف کرنی مناسب نہیں ہے پس ضرور ہے کہ اس امر کی اسناد دوسرے شخص کی جانب اضافت کری جائے تاکہ باری اس سے اسناد کی لوٹ سے منون رہے اور اس کا جواب یہ ہے کہ حقیقت میں جو کچھ حضرت علیم و حکیم نے تقدیر کیا ہے سب خیریت ہے جو موجب قول الہی کے **بِإِذْنِ الْحَسْبِ** پس شر نسبت ہے چنانچہ آگ ایک گاہر جلاتی ہے اور دوسرے کا کہنا نایکاتی ہے

بد بہ نسبت باشد از اہم بدان
ور بہا نسبت کنی کفر آفت است

پس بدی مطلق نباشد در جهان
کفر بہ نسبت بخالق حکمت است

مثنوی اردو

ہے بدی لیکن نسبت نہیں
ہم سے گر منسوب ہو آفت ہو کفر

ہے بدی مطلق ہی عالم میں کہیں
نسبت خالق تو ایک حکمت ہے کفر

بیت

ہمہ عدل ست ولی ظلم ناست

ظلمہای کہ بہ عالم پیاست

بیت

عدل ہو باطن میں اور صورت میں ظلم

حقدر عالم کی جو وسعت میں ظلم

عجز شر کی بدائیش کی نسبت جو حضرت عالی کی طرف کی ہے اس بدائیش شر میں بھی بیشتر حکمتیں ہیں
انہیں سے کیا شتمہ کی اور ان سے بھی عاقلوں کی عقلمیں ساجز و قاصر ہیں لہذا چند حکمتیں بیان

لے زبرد ترے باہر میں ہے نیکی

قلم میں تانی ہیں پہلی حکمت یہ ہے کہ امور موزیہ میں متمدون کے عجز کا اظہار ہے کہ جب یہ کہی اور پھر کے کاٹھن کی اذیت کو اپنا ویر سے دفع نہیں کر سکتے تو غذا لیا ہی اور ملائکہ قوی جسامت کو کھینچ کر دفع کر سکیں گے

| | | |
|----------------------------------|---|----------------------------------|
| تو کہ از خرد نتوانی گسے دوئی | ق | دفع انواع عقوبت بچ سان جی ہی کرد |
| بر سر راه طلب گر تو گدائی نہ کنی | | کے توانی بسر تخت طرشاہی کرد |

قطع

| | | |
|-------------------------------------|--|-----------------------------------|
| تجربین کہی کے اڑانے کی نہیں جب طاقت | | دور کرد یگا وہ انواع عقوبت کیونکر |
| جب تاک راہ طلب میں تو گدائی نہ کرے | | تخت جنت یہ کرے جلسہ عشرت کیونکر |

منقول ہے کہ ایک روز حضرت پہلول قدس سرہ لڑکوں سے ننگ لے گئے تھے جا رہا تھا کہ اُسکے ہاتھ سے ہارون رشید کی دولت سرے میں پناہ لیا وہیں جب اُسکے قریب پہنچے دیکھا کہ ایک شخص اسی گھسائی کر رہا ہے آپ وہیں سے اُٹھے پھر آئے ہارون رشید نے آپکا آنا اور اُٹھے پھر جاننا دیکھا ہوا اُسے حاجب کو پہنچا جب وہ آپکو اُسکے روبرو لے گیا اُسے سبب نے گا اور پھر جاننے کا دریافت کیا فرمایا کہ میں لڑکوں کے ایذا سے تیرے پاس پناہ لایا تھا جب پہنچ دیکھا کہ تو خود مکہ میں کے ہاتھ سے ایک ورا دی کے پاس پناہ لیا تا ہے اس لہو بایوس ہو کر اُٹھا پھر گیا دوسری حکمت یہ کہ شرا و برائی کا بُرائی نہیں ہے بلکہ اُس میں کمال قدرت کا اظہار ہے جیسے ایک تصویر جلد صورت گری میں ایسا کمال حاصل ہو کہ پانی پر ہی نقش کمینچ نے جب وہ کسی بُری صورت کا نقشہ کھینچے گا تو پہنچ ہی اپنی کاری گری اس طرح ظاہر کر لیا جس طرح اچھی صورت کے بنانے میں کر گیا اُسے کہ اپنے فن میں وہ جیسی استاد منظور ہو گا کہ اچھے گواچھا اور بُرے کو بُرا جیسا کہ چاہے ویسا ہی بنائے اور جیسی وہ قابل تمسین ہو گا کہ جس طرح فرشتے کی تصویر میں حسن و لطافت اُسکے ہاتھ سے ظاہر ہوا اسی طرح دیو کی تصویر میں ہی قبح و مہابت اُسکے قلم سے باہر ہوا اگر سب چیزیں اچھی ہی اچھی ہوں تو اُنکی اچھائی اور خرابی کیونکر معلوم ہو اور جو سب چیزیں بُری ہی بُری ہوں تو اُنکی بُرائی اور زشتی کیونکر معلوم ہو گی کیونکہ خوبی و بُرائی اور نیکی و بدی میں حکم الاشیاء یعنی عرف یا صدق ادا ہوا ہے اور اسی سے دریافت نہیں ہو سکتی اچھا اور بُرا اُنکے بدلے کے بغیر اور اُنکے وجود کے بغیر اسی کی اچھی اور بُری

۱۔ تذریعہ معراج جاتی جاتی ہے اور اس سے ۱۱

ہو سکتی تھی حکمت یہ ہے کہ تمام اہل علوم کو معلوم ہو جائے کہ اس عالم کا خالق و پروردگار
 قادر و خالق ہے اور نیک ہے اس لیے کہ اگر موجودات کا ایجاد فقط طبع پر منحصر ہوتا جیسا کہ دہریوں کا
 مذہب ہے تو ساری چیزیں جو ایک مادہ سے پیدا ہوتی ہیں وہ سب ایک ہی رنگ اور ایک ہی طرح کی
 ہوتی ہوتی ہوتی کہ معالجات مختلف متضادہ کا وجود ایک ہی علت و طبیعت سے ممکن نہیں ہے
 چوتھی حکمت یہ ہے کہ اگر تمامی اشیاء ایک ہی قاعدہ و منوال پر ہوتی ہیں صانع و خالق کے عجز
 اور انکی قدرت کے نقصان پر دلالت کرین اس واسطے کہ قدرت کا کمال ہی ہے کہ قادر تمامی اشیاء
 متضادہ کے ایک ہی محل میں پیدا کرنے پر پوری قدرت رکھتا ہو جیسا کہ قادر مختار نے موانید ثلاثہ کو
 خاص متضادہ سے ایجاد فرمایا ہے لِإِظْهَارِ كَمَالِ قُدْرَتِهِ وَ لِشَعَارِ شَمُولِ حِكْمَتِهِ پانچویں
 حکمت یہ ہے کہ حق تعالیٰ نے دو مسکن بنائے ہیں دنیا و عقبہ اور بندے اُس کے دو طرح کے ہیں
 دوست و دشمن اور اعمال اچھ و دو قسم کو ہیں طاعت و معصیت اور جزا انکی دو طریق پر ہے ثواب
 و عقاب اور وفوخ جزا کے دو مقام ہیں جنت و دوزخ جیسا کہ فرمایا ہے فَرِيقٌ فِي الْجَنَّةِ
 وَ فَرِيقٌ فِي الشَّعِيرِ اس لیے عالم میں شبہات متضادہ پیدا فرمائیں کہ ان دونوں کا تفاوت ظاہر
 ہو اور شبہات مضر پر ایک شمارے عذاب کا مقرر فرمایا اور امور نافعہ پر اپنی رحمت کے خزانوں کے
 دروازے اسے کھول دے اور جب انتہا ثواب معین کیا کہ تمام اہل عالم اس سے آخرت کے نعم اور
 خدایا لیم پر استدلال کریں اس لیے اگر وہ نرا خالق خیر ہوتا مخالفوں کو ضرر نہ پہنچا سکتا اور سزا دے سکتا
 اور جو وہ فقط خالق شر ہوتا موافقوں کو نفع نہ پہنچا سکتا اور جزا نہ دی سکتا اور یہ دونوں طرح کو
 انصافان کی دلیل ہے اور ایسا ناقص خدائی کے لائق نہیں ہے پس ظاہر و بہرہ میں ہو گیا کہ ساری
 حکمت کا ایک ہی صانع ہے جو خیر و شر دونوں طرح کے اعمال پر پوری قدرت رکھتا ہے اور ایصال
 میں و ضرر پر ہر طرح سے قادر ہے اور اہل مل کے تین فرقوں میں سے پہلا فرقہ یہود کا ہے
 یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی امت ہیں اور تورات انکی کتاب ہے اول یہ موسیٰ علیہ السلام کی سنت
 یہ تورات ہی آخر کو کتاب اور دین میں تحریف و تبدیل کی اور اکہتر فرقے بن گئے بڑا فرقہ عنانہ ہے جو
 عساکر بن داؤد کا پیرو ہے اور اسکو اس الجاثوت ہی کہتے ہیں اس

سب سے پہلی قدرت کا کمال ظاہر کیا گیا اور علت و اسلئے نہ ہر ایک فرقہ جنت میں ہر ایک فرقہ و فرقہ میں

Marfat.com

کے بعد عیسویہ جو عیسیٰ صفہانی کے صحابہ ہیں اور یہ اعمو فید الوہیم ہی کہلاتے ہیں یعنی عبد الوہیم
 لے اور ان کے انیس فرقی ہیں پہر بود عانیہ کہ وہ بود عان ہمدانی کا اتباع کرتے ہیں اور ان کا
 نام ہے اور ان کے ایکس فرقی ہیں اسے اتر کر مونسکا یہ ہیں کہ مونسکا عجل کے قوم لغد مٹتے
 بن اور ان کے چہ فرقی ہیں سب کے بعد سامرہ ان کے پنج فرقی ہیں ان کا کلام سارے یہود کے مخالف
 ہے عبادت میں کعبہ کی طرف متہ کرتے ہیں دوسرا الضاس سے کا یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی
 بن اور ان کی کتاب انجیل ہے عیسے علیہ السلام کے آسمان پر شریف یوحنا کے ہونے سے ہی عرصہ کے بعد جو
 معاہدے سے منحرف ہو گئے اور انہیں بہتر فرقی پیدا ہو گئے ان کا بڑا گروہ کا یہ ہے اور یہ ملکا رومی کا
 صحیح ہے اور لاہوت سے ناسوت میں علول جہزی کے قائل ہیں اور ان کے اٹھائیس فرقی ہیں
 دوسرا گروہ نسطوریہ کہ حکیم نسطور کے تابع ہیں اور اس بات کے متفق ہیں کہ خدایا ہی نے عیسے علیہ السلام
 راہوت پر اشراق کیا ہے اور ان کے تیس فرقی ہیں۔ تیسرا گروہ یقینیہ کہ عیسیٰ علیہ السلام کی
 مدانی کے قائل ہیں اور ان کے بارہ فرقی ہیں تیسرا اہل اسلام کا یہ حضرت خیر الانام محمد رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت ہیں اور ان کی کتاب قرآن مجید ہے اور ان کی دو قسمیں ہیں اہل اہل
 اہل فروع اور اہل باب فروع ہی دو وظائف میں اہل حدیث کہ ان کے احکام کی بنیاد نظام نبوی سے ہے
 اور اہل حجاز میں مالک بن انس بن مالک و محمد و ریس الشافعی و احمد و حنبل زعمہم اللہ تعالیٰ اور
 سارے اور ان کے حکام کا مدار نصوص کے ظاہر و باطن و قیاس پر ہے اور یہاں عراق میں امام
 عظم ابو حنیفہ کو فی اور ان کے اتباع ابو یوسف قاضی و محمد شیبانی و زفر و مس و غیرہ زعمہم اللہ تعالیٰ
 قائل ہیں حجازی و عراقی سارے متفق ہیں اور ماثر یہ یہ در شاعرہ کے تابع ہیں اور ان کو اہل سنت
 اجماعت کہتے ہیں اور اہل اصول گروہ گروہ ہو گئے اور بہتر فرقی بن گئے کہ وہ سب اس حدیث
 شریف کے مستغرق امنی ثلاث و سبعین فرقة کلہم فی النار الا واحد و قال اما حق قال
 علی ما اتا و اصحابی یعنی قریب ہو کر مشرق ہو گی یہی امت بہتر کہوں اور ان
 سارے و فروع میں بائیں کے اپنے عقائد کا باطلہ کے سبب ہر ایک فرقہ کے
 نے پوچھا کہ وہ ایک فرقہ نامی کو بنا ہے اپنے فرمایا کہ وہ ہے جو میری امت ہے جو ہر فرقہ
 میں ہی فرقہ ناجیہ یعنی غائب نہیں ان سے نجات پانچواں اور سواست کے اس میں

اہل جاہلستہین ورنہ اگر اہل دعوت مراد لئے جاوین تو کئی سو سے بھی تجاوز کرین پس بہتر مذاہب باطلہ کی سات صدیوں میں ایک انہیں معتزلہ کہ انکو قدر یہ ہی کہتے ہیں دوسرے جبر یہ۔ تیسرے مشیخہ جو تھے خوارج پانچویں مرتبہ چھٹے مشبہ۔ ساتویں بخاریہ اور اہل اول فرق باطلہ یعنی معتزلہ کے پیش فرقتہ میں۔ واصلیہ۔ عمرویہ۔ ہدیلیہ۔ نظامیہ۔ اسواریہ۔ اسکافیہ۔ جعفریہ۔ بشریہ۔ مزداریہ۔ ہاشمیہ۔ صدائیکہ۔ حاطیہ۔ حدلیہ۔ معمریہ۔ ثمانیہ۔ خیاطیہ۔ جاحظیہ۔ کعبیہ۔ جہانیہ۔ ہشیمیہ انکے مذہب کے مسائل متفق علیہ یہ ہیں کہ مرکب کبریا نہ مومن کہتے ہیں اور نہ کافر اور ایمان و کفر کے درمیان ایک نیسرا مرتبہ و منزل پیدا و ثابت کرتے ہیں اور قابل ہیں اسکو کہ ثواب عقاب خدا تعالیٰ پر واجب ہو اور آخرت میں چشم سر سے خشتعالیٰ کی روبرو کے منکر ہیں اور کہتے ہیں کہ اشیا کا حسن و قبح عقلی ہے نہ شرعی اور انہوں نے صحاب عدل و توحید اپنا نام رکھا ہے اور انکو قدر یہ اس سبب کہتے ہیں کہ افعال کو بند و کی طرف نسبت کرتے ہیں اور قدر کا انکار کرتے ہیں اور انکے شہادت باطلہ اور انکا جواب مرقوم کیا جاتا ہے پہلا مشبہ اگر کفر عیسائ خدا تعالیٰ کی طرقت ہوتا تو کافر و عاصی مطیع ہونے اس واسطے کہ حصول مراد مطاع کو طاعت کہتے ہیں جواب طاعت اس امر کی موافقت و بجا آوری ہو کہ جو کتب الہی میں مذکور ہو یا انبیاء علیہم السلام نے فرمایا ہے نہ موافقت امر ازلی کہ اسکو قدر کہتے ہیں دوسرا مشبہ جو حد شرع مذکور ہے اور خشتعالیٰ مذکور ہونے سے نذر ہے جواب جو چیز یا فعل ہم کریں اور وہ قبیح ہو تو اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ خشتعالیٰ ہی اسکو کرے تو وہ قبیح ہو مثلاً تاکبر سے نہایت برا و نا پسندیدہ ہے اور خشتعالیٰ بہت بہتر اور پسندیدہ ہے چنانچہ فرمایا ہے الْکِبْرُ یَا عُرْدًا عِیْرًا وَ اَلْکِبْرُ اَنْ تَرَدَّیْ اَوْ رُبَّتْ سِے افعال ہمارے اس سبب قبیح معلوم ہوتے ہیں کہ ہم غیر کو ملک میں تصرف اور اس سے قبیح نہیں ہوتے بسبب تصرف کرنے کے اپنے ملک میں تیسرا مشبہ اگر بندوں کے افعال کا خشتعالیٰ خالق ہونے تو کسب بندہ باطل ہووے اور بندہ اپنے کام میں مضطرب ہووے اور مشبہ کہ بقوت حکمت نہیں ہے جواب ابطال کسب جبر یوں کا مذہب ہے کہ بندہ کو بے اختیار بنائے ہیں اور ہم اسکو فاعل و فاعل جانے میں اسلئے کہ وہ مامور ہے اور بے اختیار کو امر وہی سے لے کر ترمیم کسب یا امری چار ہے اور قیمت بری تار ہے ۱۲

مخاطب کرنا حکمت سے دور ہے اور اختیار و ضبط اور میں حرکت بطش و حرکت ارتعاش سے اختیار ہوتی ہے لیکن دونوں حرکتیں خستعالی نے پیدا کی ہیں اس لئے کہ حرکت کی نظر میں وہ ضرور حرکت ہے۔
 ہیں مگر ان میں یہ تفاوت ہے کہ ایک کو بندے کے اندر اس کے اختیار سے پیدا کیا ہے اور دوسرے کو بندے کے
 اس کے بدون اختیار پیدا کیا ہے چوتھا شبہ اگر بندوں کے فعل آفریدہ حق نہیں تو بندے سے
 ایک فعل کی اصناف دو فاعلون کی طرف لازم آتی ہے اور وہ ممکن نہیں ہے جو اس کا جواب
 کی اصناف دو فاعلون کی طرف دو اعتباروں سے روایے جیسے خستعالی کے سوال کی پیدائش
 کی اصناف اپنی طرف فرمائی ہے **حَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ** اور یہ موت کو فاعلون کی طرف یہی
 صفت کیا ہے اور فرمایا ہے **تَتَوَقَّعُ الْمَلَائِكَةُ** جس بندوں کے فعل کی اسناد خدا تعالیٰ کی طرف
 اس اعتبار سے ہے کہ وہ ان کا خالق ہے اور بندوں کی طرف اس سبب ہے کہ وہ اس کے واسطے
 مباشر ہیں **پانچواں** شبہ جب خستعالی نے اپنی علم قدرت سے جانتا ہے کہ جو کچھ بندہ کر گا اس کا
 ارادہ و تقدیر سے کرے گا اور پھر بندہ کو کہنا کہ یہ کر حالانکہ وہ جانتا ہے کہ ضرور کرے گا یہ کیوں کر ہو سکتا
 ہے جو اب یہی کسی حکمت برہمنی ہے کہ آدمیوں کی عقلیں اس کے ادراک سے قاصر ہیں اور
 اپنے کاموں کا قیاس کا رخا نہ خداوندی پر کرنا عقل سے دور ہے **لَا يَسْتَلِمْ كَمَا يَسْتَلِمْ صَفِي**
اِنَّكَ جَلالٌ كِي هُوَ وَيَفْعَلُ مَا يَشَاءُ وَيُجِزُّ كَمَا يَرِيْدُ نعت اس کی کمال کی ہے منقول ہے کہ
 حضرت عزیر بنغیر علیہ السلام کے دل میں گذرا اور انہوں نے خستعالی سے سوال کیا خداوند
 ایک گروہ کو خاک سے پیدا کیا اور ان کو راہ نہ دکھائی اور اس سبب اپنے عذاب عقاب مقرر فرمایا اور
 اس طرح ایک ذوق کو شرف وجود بخشا اور ان کو طریق ہدایت کلامت فرمایا اور اس باعث سے ان کو
 نجات اور ثواب عطا کیا اس میں کیا حکمت ہے کیا ہوتا اگر سکوراہ ہدایت بردالت فرماتا اور ان کو
 کرتا اور اپنے سارے بندوں کو برابر دے دیتا اور حنیت میں داخل فرماتا اور کسی پر شرف
 کچھ دیتا جیسا کہ اپنے فضل و کرم سے آسمان کے رہنے والوں کو عصمت کی ہدایت فرماتا
 آیا کہ اس عزیر پر اس قسم کا سوال کیجئے کہ ایسے تقدیرات کی حکمت و تدبیر کیوں ہے جو
 لے آیا کا غصہ کے سبب سوچا ہے اپنے لئے جو اس کے اختیار سے واقع ہوا اور یہ اس عسلی ہادی کو شرف کا ہے جس پر
 عار نہیں اور مضطرب یہ دونوں کیان نہیں ہیں **۱۱** **۱۲** **۱۳** **۱۴** **۱۵** **۱۶** **۱۷** **۱۸** **۱۹** **۲۰** **۲۱** **۲۲** **۲۳** **۲۴** **۲۵** **۲۶** **۲۷** **۲۸** **۲۹** **۳۰** **۳۱** **۳۲** **۳۳** **۳۴** **۳۵** **۳۶** **۳۷** **۳۸** **۳۹** **۴۰** **۴۱** **۴۲** **۴۳** **۴۴** **۴۵** **۴۶** **۴۷** **۴۸** **۴۹** **۵۰** **۵۱** **۵۲** **۵۳** **۵۴** **۵۵** **۵۶** **۵۷** **۵۸** **۵۹** **۶۰** **۶۱** **۶۲** **۶۳** **۶۴** **۶۵** **۶۶** **۶۷** **۶۸** **۶۹** **۷۰** **۷۱** **۷۲** **۷۳** **۷۴** **۷۵** **۷۶** **۷۷** **۷۸** **۷۹** **۸۰** **۸۱** **۸۲** **۸۳** **۸۴** **۸۵** **۸۶** **۸۷** **۸۸** **۸۹** **۹۰** **۹۱** **۹۲** **۹۳** **۹۴** **۹۵** **۹۶** **۹۷** **۹۸** **۹۹** **۱۰۰**

بیدین سیاست سے قطع کر کے بین حضرت عزیز علیہ السلام نے دوبارہ عرض کیا فرمان آیا کہ اس سوال سے باز رہو ورنہ دائرہ امیاریں سے تیرا نام کاٹ دیا جاوے گا تبارہ التماس کیا کہ اس حکمت کے بخانہ سے میرا دل بہت ہی ملول و غمگین ہے ارشاد فرمایا کہ یہ رویت کا بہت ہی بھلو اس کے دریافت کرنے سے کیا کام ہے پھر حضرت عزیز علیہ السلام نے اس باب میں سوال تو نہیں کیا لیکن یہ وعدہ اُس کے دل میں ہمیشہ رہتا تھا اس لئے تعالیٰ نے انکی روح قبض کرنے کا حکم فرمایا اور سو برس کے بعد انکو پھر زندہ کیا اور خطاب فرمایا کہ کبر کیست عزیز علیہ السلام نے کہا کبر کیست یومئذ اذ بعض یومر تعالیٰ نے فرمایا اے عزیز جو شخص سو برس اور ایک دن کے تفاوت کو بخانہ سکتا ہو اسکو ہمارے اسرار پر کیا اطلاع ہو سکتی ہے دیکھ اپنے طعام و شراب کو کہ یا وجود اس قدر لطافت کے اس سو برس کے عرصہ میں منیغ نہیں ہوا اور وہ خرماعنی کچورین اور دودہ تھا اور ایک روایت میں آیا ہے کہ شیرہ خواوونگور تھا اور دیکھ اپنے گدے کو کہ خاک ہو گیا ہے اور تیرے سامنے ہم آسکو کیونکر حلائے تہین تاکہ توجان جاوے اما فعل ما اشاء واحکم مما ارید پس جب اس اسرار کی حقیقت انبیاء علیہم السلام پر ہی نہیں کہولتے تو پھر ناقص عقل پر کیونکر ظاہر کرین تھرا افسوس اُس فرقہ پر کہ راہ شریعت میں پوست و گوشت کو مختار کلی جانتے ہیں اور ایک جزو کی ہی خبر نہیں رکھتے لاکہ حسرت اُس قوم پر کہ اپنے تہین طریق طریقت میں موجد کہتے ہیں اور نسبت فعل اور کیرف کرتے ہیں اور اندرون اُس کو دیکھ کر کہ سبیل حقیقت میں فعل کی نسبت کو بالکل انی طرف اضافة کر کے الوہیت کا دعویٰ کرتے ہیں

| | | |
|--|-----|------------------------------------|
| کرتما و زرا و را بانا نہ سترنا چہ کار | غزل | آئینہ حسن ترا بادیدہ اشمے چہ کار |
| مخرش را از مسلمانان بران بالا چہ کار | | بر سر جرحی کہ بختے بر لبندی و برد |
| طفلیک نوزاد را با بادہ سہرا چہ کار | | ہر خشت از کجا و نہ مستوق از کجا |
| جون تو افلاطون و قتی رو ترا با ما چہ کار | | صد ہزاران سال از دیوانگی بگذرے ایم |

غزل رود

آئینہ میں جلوہ گر ہے حسن نابینا کو کیا | نالہ سترنا ہے دلکش کرتا شنوا کو کیا

اسے ترجمہ کنسی دیر کی تو نے ۱۱ ۵۲ ترجمہ کہا دیر کی میں نے ایک دن یا اس سے کم ۱۲ ۵۲ ترجمہ کرتا ہوں میں جو جاتا ہوں اور حکم کرتا ہوں میں جو ارادہ کرتا ہوں ۲

| | |
|--|---|
| آسمان چارہ میں ہر چڑھ کے چلے تو پھر ناز سے محتویق کے کیا ہو تخت مستفید گو کہ اس دیوانگی میں ہمبہ گزرے لاکھ سال | اس بلندی سے کہ نسبت خرمیے کو کیا لطف ہر صہبا میں یکون طفل نو پیداکو کیا نجد سے افلاطون کے ہر فکر تک فرسا کو کیا |
|--|---|

دوسرا بیان مذہب باطلہ جبر یہ کے ذرا ہیں دوسرا فرقہ فرق باطلہ میں سے جبر یہ ہے اور
جبر بندہ کے فعل کی استاد ہے اللہ تعالیٰ کی طرف لیکن جبر یہ اپنے قول میں خالص جبر نہیں
ہیں یعنی اپنے فعل کو تعالیٰ کی طرف نسبت کرتے ہیں اور اپنے نہیں ہی درمیان میں دیکھتے ہیں
اور اول تصوف ہی اپنے افعال تعالیٰ کو سونپتے ہیں مگر اپنے نہیں درمیان میں نہیں دیکھتے مگر
کہ صوفیہ اول نفویض ہیں اور جبر یہ قال ہیں کہ بندہ کے کسب کو اسکے فعل میں فرقہ ہی نہیں
ہے اور کہتے ہیں کہ بنو ہاشم جہاد ہے دوسرا عقیدہ انکا یہ ہے کہ تعالیٰ کسی جبر کو اسکے وقوع سے
پل نہیں جانتا اور تیسرا عقیدہ انکا یہ ہے کہ جن صفوں سے خدا تعالیٰ کے غیر موصوفہ ہوں
ہیں جیسے کہ علم و قدرت وغیرہ اُسے تعالیٰ موصوف نہیں ہوتا جو تھا عقیدہ ہے کہ نسبت
و درج بعد داخل ہونے اُسے امالی کے انہیں فنا ہو جائیگے۔ پانچویں وجہ طغی بر زمین
مخلوق ہونے کلام الہی اور ساتویں حسن قبیم کے عقلی ہونے میں معتزلہ سے تعلق میں عقل
کہ ایک جبری کسی شخص کے باغ میں داخل ہوا اور مالک کی اجازت بغیر اس میں میوے کو کھ
کہانے لگا مالک باغ نے جب یہ نااضافی اور باغ کی تباہی دیکھی اُس سے پوچھا کہ بے اراد
مالک کیوں پیو کھانا ہو اُس نے کہا کہ باغ خدا کا ہے اور پیو وہی خدا کھتے اور میں ہی خدا کا
میرا فعل ہی خدا کا فعل ہے اس جواب سے مالک نے جانا کہ یہ جبری ہے اُسکو پکڑا اور ایک تخت
سے بانڈہ دیا اور مارنا شروع کیا اُس نے فریاد کی اور غل مچایا مالک نے کہا تخت ہی ہی انکا ہے
ہی خدا کی ہے میں ہی خدا کا ہوں میرا فعل ہی خدا کا فعل ہے اور جبر یہ ایک فرقہ ہے
مذہب باطلہ شیعہ میں تیسرا فرقہ باطلہ میں سے شیعہ ہے اور یہ مذکورہ ہے
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امامت کا حصر کیا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ
کہتے ہیں کہ سوائے انکے اور کوئی امام نہیں ہو سکتا اور خیریت امامت سے علی رضی اللہ عنہ
ہا اگر کسی وقت میں ہوتے تو ان پر ظلم ہوا اور انہیں سے اگر کسی نے غیر علی امامت کو قبول کیا

تقیہ کیا اور انکے بائیس فرقے میں نہیں سے تین فرقے اصول ہیں ایک فرقہ غلات دوسرا
 فرقہ زید یہ تیسرا فرقہ امامیہ فرقہ غلات کی فروع اٹھارہ فرقے ہیں۔ سبائیہ۔ کالمیہ۔ ثمانیہ
 مغیریہ۔ جہاجیہ۔ منصوریہ۔ خطابیہ۔ غرابیہ۔ ذمیہ۔ ہشامیہ۔ زرارہ۔ یونس
 شیطانیہ۔ زرامیہ۔ بدائیہ۔ مفوضیہ۔ نصریہ۔ اسماعیلیہ اور فرقہ زید یہ اپنے تئیں
 حضرت زید بن علی بن زین العابدین سے منسوب کرتے ہیں رضی اللہ عنہم اور انکی تین شاخیں
 ہیں جاردیہ۔ سلیمانہ۔ شرمیہ اس وقت میں انہیں سے اکثر اعتراف کی طرف مائل ہیں حصول
 واعتقاد میں اور فروع واجتہاد میں حضرت امام عظیم رحمہ اللہ علیہ کے مذہب کی طرف۔ اور فرقہ
 امامیہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی امامت کے قائل ہیں اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور جو حضرت
 مرثضی سے لڑے ان سبکی تکفیر کرتے ہیں اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد بارہ شخصوں
 کی امامت کے قائل ہیں حضرت علی ابن ابی طالب و حضرت حسن بن علی و حضرت حسین بن علی
 و حضرت زین العابدین بن حسین و حضرت محمد باقر بن زین العابدین و حضرت جعفر صادق بن
 محمد باقر۔ و حضرت موسیٰ کاظم بن جعفر صادق و حضرت علی موسیٰ رضا بن موسیٰ کاظم
 محمد جواد بن علی رضا و حضرت علی زکی ابن محمد جواد و حضرت حسن عسکری بن علی زکی اور
 حضرت محمد تقی بن اسم بن حسن عسکری رضی اللہ عنہم جمع ہیں اور یہ ایک حدیث نقل کرتے ہیں رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا میرے بعد بارہ خلیفہ ہونگے جسے کہ بنی اسرائیل میں بارہ
 تقیہ ہوں گے اور امام کے لئے عصمت کو واجب و لازم جانتے ہیں اور سوائے ان بارہ اماموں
 کے کسی کو معصوم نہیں جانتے چوتھا بیان مذہب باطلہ خوارج کے ذکر میں چوتھا فرقہ فرقہ ظالم
 میں خارجی ہیں اور یہ وہ لوگ ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خلافت سے خارج سمجھتے ہیں اور اکثر
 صحابہ رضی اللہ عنہم کی تکفیر کرتے ہیں اور کبیرہ گناہ کرنیوالے کو کافر کہتے ہیں اور انکے ہی بائیس فرقے
 ہیں حنکیہ۔ ہنسیہ۔ اتراقیہ۔ نجدیہ۔ صفیریہ۔ بادویہ۔ حفصیہ۔ زردیہ۔ جارجیہ
 بخاریہ۔ یمنیہ۔ حمیریہ۔ شعبیہ۔ حارمیہ۔ خلفیہ۔ اطرافیہ۔ معلومیہ۔ جمولیہ۔ یصلتیہ
 وغالیہ۔ عقبیہ۔ شیبانیہ۔ پانچواں بیان مذہب باطلہ فرقہ مرجیہ کے ذکر میں۔ پانچواں
 فرقہ فرقہ باطلہ سے مرجیہ ہے اور انکا یہ نام اس واسطے ہے کہ یہ امید اور اعتقاد رکھتے ہیں کہ باجوہ

کچھ کسی زیادتی نہیں ہوئی اور معاد جہانی و محاسبہ و صراط و میزان حق ہے اور بہت دوزخ
 اب موجود ہیں اور خلود اہل جنت اور اہل دوزخ کا جو کافرین حق ہے اور گنہگاروں کے گناہوں کا
 عفو حق ہے اور دیدار حق تعالیٰ کا مومنوں کو آخرت میں حق ہے اور انار سولوں کا معجزات
 کے ساتھ حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک اور
 آپ کی شفاعت کرنی امت کے لئے قیامت کو حق ہے اور ہر زمانہ میں نصب کرنا امام کا مسلمانوں
 پر واجب ہے اور حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد حضرت ابو بکر صدیق رضی
 عنہ امام برحق ہیں ان کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ان کے پیچھے حضرت عثمان
 رضی النورین رضی اللہ عنہ پر حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ اور ان چاروں کی فضیلت انکو
 خلافت کی ترتیب کے مطابق ہے اور کسی اہل قبلہ کو کافر کہنا نجاست ہے جب تک اس سے
 کفر مستحق نہ ہو اگرچہ مبدع ہو اس احقر نے چاہا کہ اہل قبلہ کا خاتمہ اشرف وقتہ
 کے بیان پر ہو اس لئے عقائد اہل سنت والجماعت کو آخر میں بیان
 کیا۔ امید کہ حق تعالیٰ ہمیں اور ان سب کو راہ راست دکھاوے
 اور اس پر قائم رکھے۔ آمین لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ تَعَالٰی يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ

لِالصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيمِ

دَلِيلُ الْغَائِبِينَ

چھٹا عنوان ختم ہوا

لے ترجمہ ساری کتب حق تعالیٰ

تھا ہے جس کو چاہتا ہے

سید عاصمہ ۱۲۱۲

++++

++

۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سائنس دان عتوان بعث بر اہمان لانے کے باشندین۔ اور اسپین ایک معنی ہے اور
 اسپین سات بیان ہیں پہلا بیان بعث کے ثابت کر نہیں عقلی و نقلی دلائل سے اہل اسلام
 کا عقیدہ ہے کہ خستعلی مردون کو زندہ کر چکا اسکے اجزا کی متفرق اور پریشان ہو جانے کے بعد اور اسپین
 دلیلیں عقلی و نقلی موجود ہیں۔ عقلی میں سے پہلی دلیل یہ ہے کہ جمع کرنا اجزا کا بوجہ سابق
 یعنی جس طرح اول پیدائش کے وقت جمع کئے تھے امر ممکن ہے اور خالق کریم ان اجزا کا عالم
 سے اور قادر ہے اسکے جمع کرنے پر اور ایجاد کرنے اور آدمی کے جلانے پر دوسری دلیل
 یہ ہے کہ خستعلی تمام موجودات کے اول بار ایجاد اور پیدا کرنے میں گناہ ہو گیا ہے اور اس کے
 اعادہ کرنا اسکو کیا مشکل اور عجیب اس واسطے کہ ایجاد عدم سے ہوتا ہے اور اعادہ موجود
 اجزا سے پس جو شخص محض عدم ولاتے سے ایسے نخالص عجیب و غریب طرح کی صورتیں
 پیدا کر سکتا ہے اسکو اٹھا اعادہ کرنا باوجود بقا سے اجزا کے نہایت آسان و آسیر ہے
 یہ ہے کہ کائنات میں یعنی ان دونوں چیزوں کا جو اسپین کیساں ہوں ایک ہی ہے پس بسا ایک
 وہ نہیں کی ممکن ہے دوسری ہی ممکن ہے اور دلائل نقلی میں سے پہلی دلیل یہ ہے کہ خستعلی
 نے فرمایا ہے اُولَیْسَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ یَقْدِرُ عَلٰی اَنْ یَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ کَلٰ یَظُنُّونَ
 الْخَلْقَ الْعَلِیْمَ اور فرمایا قُلْ مِثْلُهَا الَّذِیْ اَنْشَاَهَا اَوَّلَ مَرَّةٍ وَ هُوَ یَعْلَمُ خَلْقِ عَلَیْمٌ اور فرمایا وَ هُوَ
 الَّذِیْ یَبْدَا الْخَلْقَ ثُمَّ یُعِیْدُہٗ ثُمَّ یُعِیْدُہٗ اَوَّلَ مَرَّةٍ خَلْقِ نَعِیْدُہٗ و دوسری دلیل یہ ہے کہ آیات و احادیث
 بہت ہیں جو اس پر دلالت کرتی ہیں اور خبر سابق نے اسکے خبر دی ہے پس میں خبر کی محاسب
 خبر ہے اور وہ ممکن ہو وقوع ہو ضروری ہے پس جب خستعلی اور ارق سماوات و اطباق زمین
 کو باوجود اس عظمت و جہالت کے کتر عدم سے فضل عالم وجود میں لایا اور اسکے
 عاجز نہیں ہوا بیساکہ فرمایا ہے وَ کَذٰلِکَ یُرَوِّاۤنَ اللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ

سے ترجمہ آیا کیا نہیں ہے وہ شخص کہ جس نے پیدا کئے آسمان و زمین قادر ہے اس پر کہ پیدا کرے
 جانتے والا ہے ترجمہ کہ جلد دیکھا اسکو وہ شخص جس نے پیدا کیا ہے اسکو پہلی بار وہ پیدا کیا ہے اور وہی ہے جو
 پیدا کیا ہے وہ پورا اعادہ کر چکا اسکو کہ ترجمہ ہے اول بار وہ پیدا کیا ہے اسکو پہلی بار وہ پیدا کیا ہے اور وہی ہے جو
 دیکھتے ہیں وہ تحقیق خستعلی جس نے بنائے آسمان اور زمین اور وہی ہے جو بنائے آسمان و زمین اور وہی ہے جو

بِقَادِرِهِ عَلَى أَنْ يَجْعَلَ الْمَوْتَى وَيَلْبَسُ لَدُنَّ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا وَيُرَاهُ آدَمِيَّ كَيْفَ بَارِئًا
 پیدا کرنے اور دوسری بار اُس میں روح کو عاودہ کرنے سے کیونکر عاجز ہو سکتا ہے دوسرا بیان
 عقائد بعثت کے ذکر میں بموجب مذہب اہل سنت والجماعت کے واضح ہوا کہ اہل سنت و جماعت
 کا دیکھ کر اُنکی اللہ تعالیٰ۔ یہ عقائد ہیں کہ ختمِ عالمی مردوں کے بدن کے ریزون اور اُنکی بوسیدہ
 ڈیونکو زمین کے اندر اور اُس کے اوپر اور ریاؤن کی تہ اور جانوروں کے شکم میں سے جمع
 کر لیا اور اُنکے کالبد درست فرمایا گیا جیسا کہ پہلے تھے اس طرح کہ کسی بدن کا کوئی ذرہ کسی دوسرے
 بدن کے کسی ذرہ سے متبدل نہ ہوگا بلکہ انہیں ذروں سے ہر ایک بدن مرتب ہوگا جیسے پہلی بار
 تعلق مطلق نے اپنی قدرت کاملہ سے پیدا کیا تھا پھر ہر ایک شخص کی روح کو اُسکی اسی کالبد میں
 کہ دنیا میں تھا عاودہ فرمایا گیا جیسا کہ فرمایا ہے **وَحَشْرًا كَاهِنًا قَالُوا تَقَابُورًا وَمِنْهُمْ أَحَدًا** جس
 بچہ کے بدن سے اُسکی ما کے پیٹ میں روح متعلق ہوئی تھی اور مدتِ حمل کی انقباض سے پہلے رابطہ
 ہو گیا تھا یا وہ اپنی ما کے پیٹ میں ہی مگر کیا تھا اسکو ہی پروردگار زندہ کر لیا پس جو کوئی بعد
 کا انکار کرتا ہے وہ بیشک ضال و گمراہ ہے اور ہمیشہ یہ انکار اُسکا قدرت رب العالمین کے عدم
 قدرت کے سبب ہے اور انبی عقل ناقص کی پیروی کے باعث ہے جیسے اسیان انبیا علی نبیا
 وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کے قصوں سے استدلالی بعثت کے ذکر میں قرآن مجید میں پیغمبروں کے
 جو قصے واقع ہیں انہیں سے ہی اسیاے اموات بردال ہیں جیسا کہ ابراہیم علیہ السلام کا قصہ
 کہ انہوں نے عرض کیا **يَا رَبِّ آرِنِي كَيْفَ جِئْتَنِی الْمَسْکُوۡتِ** یعنی اے پروردگار میرے دکھا مجکو کیونکر
 حلا و یگانا تو مردوں کو ختمِ عالمی نے فرمایا کہ جا مریع لے اور اُنکو کھل کر سب کے اجزا اکٹھے کرے
 پھر اُنکو چاچھی کر کے پہاڑ کی چوٹیوں پر رکھ دے اور اُنکے سروں کو اپنے پاس رکھ پھر اُنکو
 کجا بسوقت ابراہیم علیہ السلام نے ایسا کیا سب جانوروں کے ٹے ہوئے اجزا جدا جدا ہو کر
 اور چاروں مریع بے سر کے ابراہیم علیہ السلام کے رو برو آ موجود ہوئے اور اپنے اپنے سروں
 سے مل گئے یہ قصہ دلیل روشن ہے معاوی کی عاودہ ارواح پر اور ایسا ہی قصہ صحاب کہتے

۱۔ ہا بنی ہاشمیہ وہ قادیان ہے اس پر کہ بلائے مُردے کو کیوں نہیں اور وہ ہر چیز پر قائم ہے ۲۔ ترجمہ اور اُنہلا دینگے اور باہر
 ہم انکو مشرکین پر نہ بھڑکے انہیں سے کہو ۳۔ ترجمہ ہش میں ہے

Marfat.com

کا اور ان کے کہنے کا اور قصہ عمریر علیہ السلام کا اور ان کے کہنے کا یہ سب خسر و فتنہ کے دلائل ہیں
 کسی کو شبہ نہ رہے اور شیطان جاوین کہ یہ زندہ ہونا بعد موت کے صبر و رفاق ہو گا جو کچھ
 بیان روز مبعوث کے زندہ ہونے کی کیفیت کے ذکر میں واضح ہو کہ اللہ تعالیٰ نے مردوں کے
 زندہ کرنے کو زمین مردہ کے زندہ کرنے سے تشبیہ دی ہے چنانچہ ہے تمام مردم میں قرآن مجید
 فَانظُرْ إِلَىٰ آثارِ رَحْمَةِ اللَّهِ كَيْفَ يُحْيِي الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا إِنَّ ذَٰلِكَ لَخَبِيرٌ بِلِقَاءِ رَبِّهِمْ
 حاصل معنی یہ کہ جس طرح فصل بہار میں فطرت ہاں صحن گلزار پر برکت نازل اور مشق تان سبز
 خاک کو گل منگ کے دل سے باہر کمال لاتے ہیں اسی طرح صبح نیامت الیوم ہونے والی ہوتی ہے
 جنہ کے روز کو کھلا ہے دیر سے زیر عرش معلیٰ سے ایسا سحر سے گاہ کہ ہر گز پانی زمین پر پڑے
 جاوے گا اسوقت تمام مرنے سے ناویہ جمول خاک سے نباتات کی مانند سرسبز ہوا کرتی ہے اور
 آفرینہ گار کے حکم سے بجا آگے ان کے ساتھ ہر صفا سے بوسیدہ و لرزیدہ اور خشک ہوا کرتی ہے
 سے میدان خستہ کام زن ہونگے اور ان کے دلون میں بھٹھور ہونے والی ہوگا اور

| | |
|--|--|
| <p>مردہ زمین کہ چہ سان زندہ میشود بوسیدہ استخوان پیر نہا سے مر و کان آن خلق و آن دیوان کہ در پردہ است در کھد</p> | <p>آزاد سرو و پین کہ پیر سان زندہ میشود کہ علم و عقل و روح چہ آگے در کھد چون خاک سب است چہ گز سب است</p> |
|--|--|

عزل

| | |
|--|--|
| <p>مردہ کی زندگی کا یہ سامان و چھوٹے بوسیدہ استخوان تہی جو گل بائیں اس گہری خلق و دیوان جو خاک کھد میں ہے شبہ اب</p> | <p>آزاد سرو و پین بر کھد مان سر کھد علم و شعور و عقل و روح چہ آگے در کھد لبیل کی طرف آنکے نزل خوان و کھد</p> |
|--|--|

اور جس کا لب میں روح و نبیائیں تہی انہیں محسوس ہوگی اور ان کے عقائد و عقول
 اس لئے کہ ظرافت و معصیت میں درون شربک تھے اور ان کے عقائد و عقول
 پانچواں بیان مبعوث کی حکمت کے ذکر میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے

سے ہم دیکھتے ہیں کہ ان کی موت میں ہونے والی چیزوں کی طرف اشارہ ہے اور ان کے عقائد و عقول
 مردوں کو انہیں نہیں دیکھتا

کیری آنہوں والے دانت بیلونکے سے باہر نکلے ہوئے مستونکی مانند گرنے پڑنے آؤنگے یہ منہ سے نکلے
 ہونگے و سوان گروہ بندرون کی صورت ہونگے یہ سخن چینی کرنے والے ہونگے کیا ہرگز
 گروہ ریچون کی صورت ہونگے یہ دنیا کے ال پر عیب و تکرار کر نیوالے ہونگے پار ہوان گروہ
 سورون کی صورت ہونگے یہ ظالم ہونگے پتر ہونگے گروہ کے منہ سے پیپ و سوان
 اور جگہ کے ٹکڑے نکلے ہونگے یہ وہ عالم ہونگے کہ خشکی کردار انکی گفتار کے مطابق ہونگے
 چود ہوان گروہ آگ کے گھوڑوں پر سوار آؤنگے یہ شوت خوار ہونگے پتر ہوان گروہ
 نابینا ہونگے یہ تو آن مجید یاد کر کے ہوں گئے ہونگے سولوان گروہ بھوک کی صورت ہونگے
 و غماز ہونگے شتر ہوان گروہ انکے سرانکے دونوں پاؤں کے درمیان ہونگے یہ ظالم ہوان
 کے مددگار ہونگے اٹھار ہوان گروہ آگ کے کپڑے پہنے ہونگے یہ راہ ہونگے
 انیسوان گروہ بہرے اور گونگے ہونگے یہ تارک نماز ہونگے بیسوان گروہ آؤنگے
 چود ہون رات کے چاند کی مانند روشن ہونگے اور انکے سرورن پتران ہونگے
 خلع پہنے ہونگے یہ توبہ کر نیوالے اور صالح ہونگے ساتوان بیان حکما کا
 اجساد سے اور اس کا جواب سمین مذکور ہے فلاسفہ بعینہ اعادہ معدوم کے نکر ہونگے
 دلیل معتد بہ نہیں رکھتے پہلی دلیل انکی یہ ہے کہ اگر موجود ہووے عالم دوم انضر
 اس عالم کے کرہ کی مانند ہوگا اور ممکن نہیں ہے وجود و کرون ہم مثل کا واجب کہ
 فرجہ ان دونوں کے درمیان اور اس سے غلام لازم آتا ہے جواب کیا ضرور ہو کہ عالم دوم
 اور جو کرہ ہونا اس کا ہی مسلم کہیں تو کیا ضرور ہے کہ خلائق واجب ہو دو سرورن
 یہ ہے کہ اعادہ ایک زمانہ میں تو ممکن نہیں ہے اور جو دوسرے زمانہ میں ہو تو ضرور
 کا غیر ہوگا پس اعادہ بعینہ ممکن نہوا جواب اعادہ میں معتد بہ جو خلائق
 سمین و خل نہیں کہ عوارض میں سے ہے اور جو ہو تو لازم آئے ہے
 تبدل سے اور جو زمانہ کو دخل ہی ہو تو ہی ہمارے مقصد کہ
 مراد ہی ہے کہ خستالی جمیع اجزا کے جمع کرنے پر اور
 اور وہ یہ جو کہتے ہیں اگر آدمی دوسرے آدمی کے پاس ملے بدن سے

کے بدن کے اجزا بن جاوین پیران اجزا سے دونوں مخلوق ہووین تو محال ہے اور جو ایک ہووے تو دوسرے کے لئے معاد نہوے چنانچہ اس عقیدہ کا ناصر خسرو نام ایک شخص تھا جس نے یہ قطعہ بطور سوال کے پیش کیا قطعہ سوال

| | |
|--------------------------|------------------------|
| آن کے را بہشت گرگ درید | تو بخوردند گرس وز اغان |
| این چنین کس بجز زندہ شود | تیر بر ریش احمق نادان |

قطعہ

| | |
|-----------------------------|---------------------------|
| بہشت میں جسے کھائیں | اور باقی کو زراغ سگوائیں |
| کیونکہ ہونے وہ حشر میں زندہ | تیر احمق کے سر پہ برسائیں |

ادھر سے بھی کسی شخص سے اس کا جواب ایک قطعہ میں اس طرح موزون کیا قطعہ جواب

| | |
|--------------------------|-------------------------|
| قادر و الجلال زندہ کند | گرچہ اعضاے او شدہ جو جو |
| این چنین کس بجز زندہ شود | تیر بر ریش ناصر خسرو |

قطعہ

| | |
|------------------------------|------------------------------|
| و ہنسی حالت میں جان وقت خیر | زندہ کر سکتا ہے بر قادر قدر |
| کیونکہ ہونے شخص زندہ روز حشر | ناصر خسرو کی داڑھی پر ہے تیر |

ترجمہ دوسری طرح قطعہ

| | |
|----------------------------|------------------------------|
| ہووین اعضا کسی کے گر جو جو | بلکہ ہر جو کے ٹکڑے ہوں سو سو |
| خفتانے جلانے گا جب بھی | تیر اور ریش ناصر خسرو |

حاشیہ کتاب ہون اللہ الملک لہ لو اب مشتمل ہے پانچ بنا پر پہلی بنا عبادت و توحید و معرفت کے ہیں دوسری بنا کائنات و مشاہدہ و معاینہ کے ذکر میں تیسری بنا ظلالی و درانی جہانوں کی شرح میں چوتھی بنا قرینت و عنایت و محبت کی تقریر میں پہلے جو بن بنا وصول و رسال و تقاریر و رویت کی تفصیل میں پہلی بنا عبادت و توحید و معرفت کے احوال میں - واضح ہو کہ آدمی کے پانچ نام ہیں انسان و آدم و بشر و ناس و عبد اور ہر مقام پر ان میں سے ایک نام کے ساتھ وہ موسوم ہوا ہے جب وہ روح مجرد تھا اور قلب میں نہیں داخل ہوا تھا اللہ تعالیٰ

کی نزدیکی سے اُسں رکھتا تھا اسلئے اُسکو انسان کہتے تھے چنانچہ تعالیٰ نے اپنے کام پائے
 فرمایا ہے لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ اور یہ نام فقط روح کا ہے اسی سبب جب
 خلقت سے وحشت کریں پتو اب ہر تعالیٰ کے ساتھ کس حاصل کرنا ہو جب اس وقت تک
 لو ہم ارض سے تپلا بنایا اسوقت اُسں کا نام آدم ہوا کہ فرمایا ہے خَلَقْنَا آدَمَ
 بَيْنَ الْأَرْضِ وَالسَّمَاءِ بِأَسْمَاءٍ قَالَتْ هِيَ رُوحٌ نَقِيَّةٌ حَسْبُكُمْ رُوحٌ
 ذَلِيلٌ كَبِيْرٌ تَوَلَّى تَنْزِيحَ رُوحٍ أَوْ قَالِبٍ وَوَنُونَ كَانَمُ بَشَرٌ هُوَ أَكْثَرُ مَا يَتَخَلَّقُ
 جِلْبَانِ أَوْ جِبَابِ اسْمِ نَسِيَانٍ مَّا أَوْ مَرْبٍ هُوَ اسْتَوْت وَهَذَا مَا كَلَّمَ أَنْفَسَهُ الْإِنْسَانِ
 مَرْبٍ مِنَ السَّهْوِ وَالنَّسْيَانِ جِبَابٌ سَكَرٌ عِبَارَةٌ كَمَا حَكَمُ هُوَ أَوْ عِبْرَةٌ كَمَا كَرِهَ كَرِهَ
 نَامٌ عَبْدٌ هُوَ أَكْثَرُ مَا يَتَخَلَّقُ الْإِنْسَانُ مَعَهُ وَأَكْثَرُ مَا يَتَخَلَّقُ الْإِنْسَانُ
 كَرِهَ تَابِعًا فَاصِرٌ كَمَا حَضَرَتْ حَاتِمَةُ السَّلْمِيِّ عَلَيْهِ وَالْوَسْمِيُّ وَهُوَ دَائِمٌ كَمَا
 جَوَابٌ حَاصِلٌ هُوَ اسْكَرٌ فَتَوَلَّى تَنْزِيحَ رُوحٍ أَوْ قَالِبٍ وَوَنُونَ كَانَمُ بَشَرٌ هُوَ أَكْثَرُ مَا يَتَخَلَّقُ
 اِمْرًا بِرَأْسِهِ وَرُوحٌ قِيَامٌ كَمَا لَارِمٌ وَوَجِبٌ أَوْ رَسَالَةُ الْكَانِ رَاهِ مَوْلَى وَطَالِبَانِ رُوحٌ خَلْقٌ مَوْلَى
 مَقَامِ عِبَادَتِ مِيْنِ جَوْهَرٌ وَرُوحٌ مَعْلُومٌ وَرُوحٌ تَابِعٌ رُوحٌ الْمَعْلُومِ الْمَعْلُومِ
 كَمَا بَقْدَرُ طَائِفَتِ بَشَرِيٍّ مِيْنِ بَشَرِيٍّ هُوَ أَوْ رُوحٌ كَمَا كَرِهَ كَرِهَ كَرِهَ كَرِهَ كَرِهَ كَرِهَ
 اَللّٰهُ تَعَالَى كَمَا كَرِهَ كَرِهَ كَرِهَ كَرِهَ كَرِهَ كَرِهَ كَرِهَ كَرِهَ كَرِهَ كَرِهَ
 اَوْ رُوحٌ تَعَالَى كَمَا عِبَادَتِ مِيْنِ كَرِهَ كَرِهَ كَرِهَ كَرِهَ كَرِهَ كَرِهَ كَرِهَ كَرِهَ
 وَالَّذِيْنَ جَاهَدَكَ فَانْفِرْ مَعَهُ فَاحْبِسْ عَضْلَكَ
 سَلَامَتِيْ كَمَا كَرِهَ كَرِهَ كَرِهَ كَرِهَ كَرِهَ كَرِهَ كَرِهَ كَرِهَ كَرِهَ كَرِهَ
 عَلَيْهِ اَللّٰهُ وَسَلَامٌ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَوَجِبٌ أَوْ رَسَالَةُ الْكَانِ رَاهِ مَوْلَى وَطَالِبَانِ رُوحٌ خَلْقٌ مَوْلَى

اے ترجمہ پیدائش کے وقت آدمی کو جو روح سے بنا دیا گیا ہے اسے روح کہا جاتا ہے اور اسے
 تخلیق میں پیدا کرنے والا ہے اسلئے اسے روح کہا جاتا ہے اور اسے روح کہا جاتا ہے اور اسے
 میں سے تخلیق کردہ ہے اور اسے روح کہا جاتا ہے اور اسے روح کہا جاتا ہے اور اسے
 شکوہ تعالیٰ اسے کہ جسے وہ کہتا ہے کہ میں ہوں اور وہ اسے کہتا ہے کہ میں ہوں اور وہ

پوشن آداب میں سے بجز کسی کو نہیں ترک کرتے یہ عابد و زاہد ہیں۔ اور دوسرا طائفہ اہل بلاست
 کہ انہوں نے رضا کے دوست کے لئے ملامت کا طریق اختیار کیا ہے یہ محبت عاشق ہیں کہ حجتا
 نے ان کے باب میں فرمایا ہے وَكَانَ قَوْمٌ كَوْمَةٌ لَا يَحِبُّونَ إِلَّا مَا يَحِبُّونَ فِي الْمَلَأَمَةِ تَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ وَاعْتَصِمْ
 بِحَبْلِ اللَّهِ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ۔ اس واسطے کہ خلوص محبت میں ملامت کی بہت بڑی تاثیر ہوتی
 ہے کہ غلطی سے دوستوں کو بچو مخلص اور غیر و کئی نظروں سے محفوظ رکھتا ہے تا نا محرموں کی
 نظر ان کے جمال حال پر نہ پڑے بلکہ خود ان کی نظر ان کے جمال کمال کو کچھ صدمہ نہ پہنچا دے۔ اسباب ہونکہ
 اپنے فضائل پر خیال کریں اور مدح و وصف و اقبال خلق پر فریفتہ ہو کر عجب و تکبر کو اپنے دل میں
 دخل دین اور محبت منکر بن جاویں اس لئے اپنی بعض خلقت کو اپنے مسلط فرمادیا کہ وہ اپنے ملامت کیا
 کریں اور یہ ناپسندیدہ خلق و پسندیدہ حق ہوں جنانچہ صاحب کشف المحجوب نے فرمایا ہے الْمَلَأَمَةُ
 دَوْرَةُ الْعَاشِقِينَ وَتَرْهِيَةُ الْمُحِبِّينَ وَرَاحَةُ الْمُشْتَاقِينَ وَوَدْوَادُ الرَّغْبِيِّينَ اَوَّلُ وَرَشْتُونَ لَمْ يَكُنْ
 كُنْ اَوْ رَاوَمٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَمَا اَجْعَلُ فِيهَا مَنْ يَفْسِدُ فِيهَا وَكَيْفَكَ الْمَاءُ دَوْرَةَ كَنْ
 قریش حضرت خیر المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خلعت نبوت و محبت سے پہلے دوست کہتے تھے
 اور میں ہتے تھے اور اس کے بعد کاہن و شاعر و کاؤب و مجنون کہنے لگے اور ملامت ہی دو طرح
 کی ہے ایک تو یہ کہ یہ اللہ تعالیٰ کی پیاری اپنے معاملات میں سچی اور دانت دار ہوں اور خلقت ہوجہ
 بلا سبب کو ملامت کرے دوسرے یہ کہ جب خلقت کی نوجہ و ازجام ان کی حضور میں نقصان لاوی
 اور ان کی عبادت میں خلل ڈالے تو یہ ان کے ذمہ کے لئے کوئی ایسا فعل یا اس طرح کی حرکت کریں کہ
 وہ شرع شریف میں گرو و یا ترک مستحب یا کسی عظمت کا ترک ہو کہ اس کے سبب خلق ایسی متضرر ہو جائے
 اور ان کو ملامت کرنے لگے جنانچہ مروی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ باوجودیکہ چار سو غلام
 رکھتے تھے ان کو ان کا بوجہ اپنے سر پر اٹھالانے تھے کسی نے پوچھا کہ اس کا کیا سبب ہے آپ نے فرمایا
 کہ میں نفس کو آواز داتا ہوں منقول ہے کہ حضرت بائزید بسطامی قدس اللہ سرہ ماہ مبارک رمضان

۱۱۔ ترجمہ اور میں ہوتے وہ ملامت کرنے والے کی ملامت سے ۱۲۔ ترجمہ ملامت میں ترک ہونا سلامت کا ہے ۱۳۔ ترجمہ ملامت باغ
 ۱۴۔ ترجمہ اور میں ہوتے دوستوں کے لئے اور راحت ستافون کی ہے اور سرور ارادہ کرنا ہون کا ہے ۱۵۔ ترجمہ ترجمہ نے خواجہ میر درد رحمۃ اللہ علیہ
 ۱۶۔ ترجمہ کیا ہے اس سے کہ ایک بندہ اس مقام پر نہ سگ اس لئے حاشیہ پر درج کیا ہے اہل جہان سمجھتے ہیں ناکارہ و فضول + کتنا نہیں کہ سچی ہیں کیوں
 ۱۷۔ ترجمہ دل میں نہ کیا ہوں کہ کر کے صفائی دل حصول + ہر چند کہتے ہوں براتما ہوں تا قبول + سنے پیر نے وہ جس کے مجھے رو برو کرنا ۱۸۔ آیت پند کرنا ہون

میں بغداد کے قریب پہنچے اور دیکھا کہ شہر کے تمام امرا و خلائق کثیر استقبال کو آئے ہیں اور انھیں
 سکیرم میں حد سے گزرے جاتے ہیں اور اس سے میرے نفس میں غیب کی بوسیدہ ہونے لگی اور
 خیال آیا کہ اتنا ہجوم میری عبادت و حضور دل میں خلل انداز ہو گا اپنے اُسے روبرو ایک
 روٹی کا ٹکڑا کھا لکھا لیا تمام عوام دفعتاً تنفر ہو گئی اور ملامت کرتی ہوئی آئی پھر ایسی
 مریب سے فرمایا کہ اگر ایسا کرتا تو یہ مجھ کو دکھاتے اور انکا اقبال میری راہ کا سبب ہوتا مگر
 ہے کہ کسی شہر میں ایک مریب اپنے شیخ کی زیارت کو گیا جب انکی خدمت میں پہنچا تو دیکھا کہ وہ
 کے ساتھ شطرنج کھیلتے ہیں یہ حال دیکھا مریب کا عقیدہ فاسد ہوا جانا اور اسے حاشے سے
 اس کا یہ حال معلوم کر کے فرمایا کہ اس فعل سے بدگمان نہ ہو کہ اس نے شیخ کو شطرنج سے
 ہے اور اس کو شطرنج سے رغبت ہو چاہتا ہوں کہ میری صحبت میں رہتا اور شطرنج سے دور رہتا
 نور باطن ظہور کرے اور شطرنج سے تدریج باز رہے لیکن ملامت کی خاطر اس نے شطرنج سے
 کہ مرانی ایسے رستے کو جانا ہے کہ خلق اسکو قبول کرے اور ملامتی کھلتا رہے۔ اسے کوئی
 کہ خلق اس کو رد کرتے ان دونوں گرد ہوں کہ خلقت سے ملایا کرنا ضروری ہے اس
 سالک کو چاہئے کہ حدیث خلق کو اپنے دل میں گزرنے نہ دے۔

| | |
|---|-------------------------------------|
| پہلی از غیبی ہوا | لامت از دل سعدی فرو نشوید عشق |
| سیاہی دور ہوسکتی ہے | کہ بین عاشق ہی چہ گناہ خلقت کی لامت |
| اور یہ مرتبہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کے لئے خاص ہے جو اسے | |
| عباد و وزما د ہوتے تھے مگر اس گل کی بو سے انکو پروا نہ آتا۔ اور عبادت و عبادت میں | |
| ظاہری و باطنی۔ اور عبادت ظاہری اعضا و جوارح سے تعلق کرتی ہے اور عبادت باطنی | |
| مراتب جنان ہے۔ اور عبادت باطنی دل سے تعلق کرتی ہے جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم | |
| فرمایا ہے <i>ذرة من اعمال باطن خیر من عبادۃ الظاہ</i> اور فرمایا ہے <i>عبد اللہ</i> | |
| میں عبادت اور اس کا پہلا حصول تقاسم میں ہے اور اس کے بعد عبادت باطنی | |
| عبادت سے وہ لفظ اور اشتقاق کے ہیں ایک عبادت باطنی اور عبادت ظاہری اور | |
| سہ زہد ایک ذمہ باطن کی عبادت کا بہتر ہے تقابلاً بیہذا اور عبادت ظاہری کی عبادت باطنی | |

سوائے ترقی احوال کے کیا ہے عبادت عوام کے لئے ہوتی ہے اور عبودیت خواص کو پاسے اور عبودیت نہایت خاص النحاص میں عبادت نصیب عابدان ہے اور عبودیت حد عارف اور عبودیت صفت واصلان اسی لئے کہا ہے کہ عابد مقام عبادت میں ابھی طلاطم امواج بحار فسانیت میں مغلوب ہیں اور عارف بدولت عرفان مقام عبودیت میں مرتبہ نفسی سے تلبی کی جانب مغلوب ہیں اور دولت وصال کے واصل مقام عبودیت میں روح مجرد ہو کر متعلق بالطلاق محسوس ہیں اور بعضوں نے کہا ہے **العبادة ثلاثة: العبادة الشرعية والعبادة الحقيقية والعبادة المحيية** اور بولے **وفاق قدس سرہ** نے فرمایا **هو العبادة فالمن له علم اليقين والعبودية** یعنی **العبوديات من له الحق اليقين** یعنی عبادت ایک مقام ہے کہ شریبان زویا اور شعور موجب متابعت ومانعہ لگا رکھنے کے دائرہ شریعت میں قدم رکھ کر حساب علم یقین سے فیضیاب ہوتے ہیں اور عبودیت ایک مرتبہ ہے کہ جو بندگان کو ہر قبول بسواری کشتی مقبول و منقول دریا سے طرقت کی نیر کرنے میں اور حتمہ عین یقین سے سیراب ہونے میں عروج و دست ایک حال ہے کہ واصلان و روزہ و حصول نعمت اسے قیامت پر زحمت آقامت ڈالے اور حقیقت میں لذت مشاہدہ حق یقین حاصل کرتے ہیں اور اپنے بھی فرمایا ہے کہ عبادت کو **عبادۃ** کہ جس سے نفس شیطانی خفیض باارگی سے لو اگی کے مرتبہ برتر ترقی کرتا ہے اور عبودیت کو **عبودیت** کہ جس کی برکت سے نفس انسانی مرتبہ لو اگی سے درجہ علمنگی برصعود فرماتا ہے اور عبودیت کو **عبودیت** کہ جس کی بدولت نفس علمنگی کے درجہ سے وصلت دروہت کی عزت پاتا ہے راسخی

| | |
|--------------------------------|-------------------------------|
| اور جس پر جس از تو سودا سے دگر | اور راہ تو ہر طائفہ را سے دگر |
| پایکے ز تو ہر کسے تنس او بارو | اجہڑ تو نہا ریم مناس دگر |

| | |
|--------------------------------|-------------------------------|
| اور جس پر جس از تو سودا سے دگر | اور راہ تو ہر طائفہ را سے دگر |
| پایکے ز تو ہر کسے تنس او بارو | اجہڑ تو نہا ریم مناس دگر |

اور جس پر جس از تو سودا سے دگر
پایکے ز تو ہر کسے تنس او بارو

اور راہ تو ہر طائفہ را سے دگر
اجہڑ تو نہا ریم مناس دگر

اور جس پر جس از تو سودا سے دگر
پایکے ز تو ہر کسے تنس او بارو

اور راہ تو ہر طائفہ را سے دگر
اجہڑ تو نہا ریم مناس دگر

خدا فی ذاتہ وواحد فی صفاتہ پس مقبضاً موعلام ربانی قل کل من عند اللہ موخفی
 وہ ہر کسی پر طعن و عیب نہ کرے اور اللہ تعالیٰ کے علم و حکم و ارادے نسبت بہ نظر رکھے نہ عیوب
 پر اور نہ عیوب کی طرف سے عیبوں کو جانے کا طریقہ میں کاشک ہو گا لیکن شریعت کی رو سے
 حلیہ پر نظر کر کے ادب لازم ہے کہ سائے انبیاء علیہم السلام اور اولیاء رحمہم اللہ نے امر پر عمل کیا ہے
 اور کفار شریعت کی اصطلاح میں دو کا ایک دیکھتا ہے اور اصحاب طریقت کے نزدیک دونی کا اثبات
 و نیابت یعنی حضرت باری تعالیٰ کے وجود کے رد پر و جمع موجودات کے وجود معدوم ہیں اور فانی
 و مقتضالی کا وجود قدیم ہے اور باقی دلیل منطقی توحید پر یہ ہے کہ اگر صانع ایک نہ تو تاد و ہونے پس
 دونوں واجب الوجود ہوتے اور دونوں کے لئے ماہ الاشتراک یعنی وہ چیز جو دونوں کی شراکت کا
 سبب ہو اور ماہ الایجاز یعنی وہ چیز جس سے دونوں میں جدائی حاصل ہو ضرور ہونی کہ وجوب
 وجود کی جنس میں مشترک ہوں اور یہ سبب جدا کرنے والے کے آپس میں ممتاز بھی ہوں اور ضرور
 ان جنسی اور مفصلی ہونے سے لازم آنا کہ ترکیب دلیل احتیاج مرکب کی ہو اسکے اجزا کے ساتھ اور
 خدائی الوہیت کی ہے اور دلیل متکلمین کی توحید پر یہ ہے کہ اگر صانع ایک نہ تو فرض کرو کہ دو
 متکلمین یا مشاہدین موافق ہوتے یا مخالف اگر مشابہ موافق ہوتے یہ دلیل عجز کی ہے دونوں کے
 لئے ایک کے لئے کس واسطے کہ فاعل مختار غیر کی موافقت نہیں کرتا مگر عجز و مضطر کے سبب
 اور خداوند خدائی کے لائق نہیں ہوتا اور جو مخالف ہوتے تو ایک کسی چیز کا وجود چاہتا دوسرا
 اس سے صورت میں دونوں کی مراد حاصل ہوتی یا ایک کی یا دونوں کی ہوتی پس اول محال ہے
 اور دوسرے کے سبب اور دوسرے ایک کی عجز کی دلیل ہے کہ اسکی مراد حاصل نہ ہونی اور یہ
 ہے کہ جو کائنات نشان ہے اور عاجز خدائی کی صلاحیت نہیں رکھتا دلیل عابد کی توحید پر
 ہے کہ جو کسب ہی نملائق اسکے اسے حق سے قاصر ہیں اور جو وہ ہوتے کیونکہ ان کے جو
 کسب ہی توحید پر اگر دو خدا ہوتے تو دونوں کو الوہیت پر پورا کمال ہوتا یا نہ
 ہو یا اگر کسب اور خدائی کے لائق ہوتے اور جو دونوں کامل ہوتے ایک دوسرے کی
 مخالفت اور دونوں میں مثل فی نظر ہوتے قابل خدائی کے ہوتے کیونکہ خدا چاہے کہ بی نظیر ہو

۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔ ۱۰۱۔ ۱۰۲۔ ۱۰۳۔ ۱۰۴۔ ۱۰۵۔ ۱۰۶۔ ۱۰۷۔ ۱۰۸۔ ۱۰۹۔ ۱۱۰۔ ۱۱۱۔ ۱۱۲۔ ۱۱۳۔ ۱۱۴۔ ۱۱۵۔ ۱۱۶۔ ۱۱۷۔ ۱۱۸۔ ۱۱۹۔ ۱۲۰۔ ۱۲۱۔ ۱۲۲۔ ۱۲۳۔ ۱۲۴۔ ۱۲۵۔ ۱۲۶۔ ۱۲۷۔ ۱۲۸۔ ۱۲۹۔ ۱۳۰۔ ۱۳۱۔ ۱۳۲۔ ۱۳۳۔ ۱۳۴۔ ۱۳۵۔ ۱۳۶۔ ۱۳۷۔ ۱۳۸۔ ۱۳۹۔ ۱۴۰۔ ۱۴۱۔ ۱۴۲۔ ۱۴۳۔ ۱۴۴۔ ۱۴۵۔ ۱۴۶۔ ۱۴۷۔ ۱۴۸۔ ۱۴۹۔ ۱۵۰۔ ۱۵۱۔ ۱۵۲۔ ۱۵۳۔ ۱۵۴۔ ۱۵۵۔ ۱۵۶۔ ۱۵۷۔ ۱۵۸۔ ۱۵۹۔ ۱۶۰۔ ۱۶۱۔ ۱۶۲۔ ۱۶۳۔ ۱۶۴۔ ۱۶۵۔ ۱۶۶۔ ۱۶۷۔ ۱۶۸۔ ۱۶۹۔ ۱۷۰۔ ۱۷۱۔ ۱۷۲۔ ۱۷۳۔ ۱۷۴۔ ۱۷۵۔ ۱۷۶۔ ۱۷۷۔ ۱۷۸۔ ۱۷۹۔ ۱۸۰۔ ۱۸۱۔ ۱۸۲۔ ۱۸۳۔ ۱۸۴۔ ۱۸۵۔ ۱۸۶۔ ۱۸۷۔ ۱۸۸۔ ۱۸۹۔ ۱۹۰۔ ۱۹۱۔ ۱۹۲۔ ۱۹۳۔ ۱۹۴۔ ۱۹۵۔ ۱۹۶۔ ۱۹۷۔ ۱۹۸۔ ۱۹۹۔ ۲۰۰۔ ۲۰۱۔ ۲۰۲۔ ۲۰۳۔ ۲۰۴۔ ۲۰۵۔ ۲۰۶۔ ۲۰۷۔ ۲۰۸۔ ۲۰۹۔ ۲۱۰۔ ۲۱۱۔ ۲۱۲۔ ۲۱۳۔ ۲۱۴۔ ۲۱۵۔ ۲۱۶۔ ۲۱۷۔ ۲۱۸۔ ۲۱۹۔ ۲۲۰۔ ۲۲۱۔ ۲۲۲۔ ۲۲۳۔ ۲۲۴۔ ۲۲۵۔ ۲۲۶۔ ۲۲۷۔ ۲۲۸۔ ۲۲۹۔ ۲۳۰۔ ۲۳۱۔ ۲۳۲۔ ۲۳۳۔ ۲۳۴۔ ۲۳۵۔ ۲۳۶۔ ۲۳۷۔ ۲۳۸۔ ۲۳۹۔ ۲۴۰۔ ۲۴۱۔ ۲۴۲۔ ۲۴۳۔ ۲۴۴۔ ۲۴۵۔ ۲۴۶۔ ۲۴۷۔ ۲۴۸۔ ۲۴۹۔ ۲۵۰۔ ۲۵۱۔ ۲۵۲۔ ۲۵۳۔ ۲۵۴۔ ۲۵۵۔ ۲۵۶۔ ۲۵۷۔ ۲۵۸۔ ۲۵۹۔ ۲۶۰۔ ۲۶۱۔ ۲۶۲۔ ۲۶۳۔ ۲۶۴۔ ۲۶۵۔ ۲۶۶۔ ۲۶۷۔ ۲۶۸۔ ۲۶۹۔ ۲۷۰۔ ۲۷۱۔ ۲۷۲۔ ۲۷۳۔ ۲۷۴۔ ۲۷۵۔ ۲۷۶۔ ۲۷۷۔ ۲۷۸۔ ۲۷۹۔ ۲۸۰۔ ۲۸۱۔ ۲۸۲۔ ۲۸۳۔ ۲۸۴۔ ۲۸۵۔ ۲۸۶۔ ۲۸۷۔ ۲۸۸۔ ۲۸۹۔ ۲۹۰۔ ۲۹۱۔ ۲۹۲۔ ۲۹۳۔ ۲۹۴۔ ۲۹۵۔ ۲۹۶۔ ۲۹۷۔ ۲۹۸۔ ۲۹۹۔ ۳۰۰۔ ۳۰۱۔ ۳۰۲۔ ۳۰۳۔ ۳۰۴۔ ۳۰۵۔ ۳۰۶۔ ۳۰۷۔ ۳۰۸۔ ۳۰۹۔ ۳۱۰۔ ۳۱۱۔ ۳۱۲۔ ۳۱۳۔ ۳۱۴۔ ۳۱۵۔ ۳۱۶۔ ۳۱۷۔ ۳۱۸۔ ۳۱۹۔ ۳۲۰۔ ۳۲۱۔ ۳۲۲۔ ۳۲۳۔ ۳۲۴۔ ۳۲۵۔ ۳۲۶۔ ۳۲۷۔ ۳۲۸۔ ۳۲۹۔ ۳۳۰۔ ۳۳۱۔ ۳۳۲۔ ۳۳۳۔ ۳۳۴۔ ۳۳۵۔ ۳۳۶۔ ۳۳۷۔ ۳۳۸۔ ۳۳۹۔ ۳۴۰۔ ۳۴۱۔ ۳۴۲۔ ۳۴۳۔ ۳۴۴۔ ۳۴۵۔ ۳۴۶۔ ۳۴۷۔ ۳۴۸۔ ۳۴۹۔ ۳۵۰۔ ۳۵۱۔ ۳۵۲۔ ۳۵۳۔ ۳۵۴۔ ۳۵۵۔ ۳۵۶۔ ۳۵۷۔ ۳۵۸۔ ۳۵۹۔ ۳۶۰۔ ۳۶۱۔ ۳۶۲۔ ۳۶۳۔ ۳۶۴۔ ۳۶۵۔ ۳۶۶۔ ۳۶۷۔ ۳۶۸۔ ۳۶۹۔ ۳۷۰۔ ۳۷۱۔ ۳۷۲۔ ۳۷۳۔ ۳۷۴۔ ۳۷۵۔ ۳۷۶۔ ۳۷۷۔ ۳۷۸۔ ۳۷۹۔ ۳۸۰۔ ۳۸۱۔ ۳۸۲۔ ۳۸۳۔ ۳۸۴۔ ۳۸۵۔ ۳۸۶۔ ۳۸۷۔ ۳۸۸۔ ۳۸۹۔ ۳۹۰۔ ۳۹۱۔ ۳۹۲۔ ۳۹۳۔ ۳۹۴۔ ۳۹۵۔ ۳۹۶۔ ۳۹۷۔ ۳۹۸۔ ۳۹۹۔ ۴۰۰۔ ۴۰۱۔ ۴۰۲۔ ۴۰۳۔ ۴۰۴۔ ۴۰۵۔ ۴۰۶۔ ۴۰۷۔ ۴۰۸۔ ۴۰۹۔ ۴۱۰۔ ۴۱۱۔ ۴۱۲۔ ۴۱۳۔ ۴۱۴۔ ۴۱۵۔ ۴۱۶۔ ۴۱۷۔ ۴۱۸۔ ۴۱۹۔ ۴۲۰۔ ۴۲۱۔ ۴۲۲۔ ۴۲۳۔ ۴۲۴۔ ۴۲۵۔ ۴۲۶۔ ۴۲۷۔ ۴۲۸۔ ۴۲۹۔ ۴۳۰۔ ۴۳۱۔ ۴۳۲۔ ۴۳۳۔ ۴۳۴۔ ۴۳۵۔ ۴۳۶۔ ۴۳۷۔ ۴۳۸۔ ۴۳۹۔ ۴۴۰۔ ۴۴۱۔ ۴۴۲۔ ۴۴۳۔ ۴۴۴۔ ۴۴۵۔ ۴۴۶۔ ۴۴۷۔ ۴۴۸۔ ۴۴۹۔ ۴۵۰۔ ۴۵۱۔ ۴۵۲۔ ۴۵۳۔ ۴۵۴۔ ۴۵۵۔ ۴۵۶۔ ۴۵۷۔ ۴۵۸۔ ۴۵۹۔ ۴۶۰۔ ۴۶۱۔ ۴۶۲۔ ۴۶۳۔ ۴۶۴۔ ۴۶۵۔ ۴۶۶۔ ۴۶۷۔ ۴۶۸۔ ۴۶۹۔ ۴۷۰۔ ۴۷۱۔ ۴۷۲۔ ۴۷۳۔ ۴۷۴۔ ۴۷۵۔ ۴۷۶۔ ۴۷۷۔ ۴۷۸۔ ۴۷۹۔ ۴۸۰۔ ۴۸۱۔ ۴۸۲۔ ۴۸۳۔ ۴۸۴۔ ۴۸۵۔ ۴۸۶۔ ۴۸۷۔ ۴۸۸۔ ۴۸۹۔ ۴۹۰۔ ۴۹۱۔ ۴۹۲۔ ۴۹۳۔ ۴۹۴۔ ۴۹۵۔ ۴۹۶۔ ۴۹۷۔ ۴۹۸۔ ۴۹۹۔ ۵۰۰۔ ۵۰۱۔ ۵۰۲۔ ۵۰۳۔ ۵۰۴۔ ۵۰۵۔ ۵۰۶۔ ۵۰۷۔ ۵۰۸۔ ۵۰۹۔ ۵۱۰۔ ۵۱۱۔ ۵۱۲۔ ۵۱۳۔ ۵۱۴۔ ۵۱۵۔ ۵۱۶۔ ۵۱۷۔ ۵۱۸۔ ۵۱۹۔ ۵۲۰۔ ۵۲۱۔ ۵۲۲۔ ۵۲۳۔ ۵۲۴۔ ۵۲۵۔ ۵۲۶۔ ۵۲۷۔ ۵۲۸۔ ۵۲۹۔ ۵۳۰۔ ۵۳۱۔ ۵۳۲۔ ۵۳۳۔ ۵۳۴۔ ۵۳۵۔ ۵۳۶۔ ۵۳۷۔ ۵۳۸۔ ۵۳۹۔ ۵۴۰۔ ۵۴۱۔ ۵۴۲۔ ۵۴۳۔ ۵۴۴۔ ۵۴۵۔ ۵۴۶۔ ۵۴۷۔ ۵۴۸۔ ۵۴۹۔ ۵۵۰۔ ۵۵۱۔ ۵۵۲۔ ۵۵۳۔ ۵۵۴۔ ۵۵۵۔ ۵۵۶۔ ۵۵۷۔ ۵۵۸۔ ۵۵۹۔ ۵۶۰۔ ۵۶۱۔ ۵۶۲۔ ۵۶۳۔ ۵۶۴۔ ۵۶۵۔ ۵۶۶۔ ۵۶۷۔ ۵۶۸۔ ۵۶۹۔ ۵۷۰۔ ۵۷۱۔ ۵۷۲۔ ۵۷۳۔ ۵۷۴۔ ۵۷۵۔ ۵۷۶۔ ۵۷۷۔ ۵۷۸۔ ۵۷۹۔ ۵۸۰۔ ۵۸۱۔ ۵۸۲۔ ۵۸۳۔ ۵۸۴۔ ۵۸۵۔ ۵۸۶۔ ۵۸۷۔ ۵۸۸۔ ۵۸۹۔ ۵۹۰۔ ۵۹۱۔ ۵۹۲۔ ۵۹۳۔ ۵۹۴۔ ۵۹۵۔ ۵۹۶۔ ۵۹۷۔ ۵۹۸۔ ۵۹۹۔ ۶۰۰۔ ۶۰۱۔ ۶۰۲۔ ۶۰۳۔ ۶۰۴۔ ۶۰۵۔ ۶۰۶۔ ۶۰۷۔ ۶۰۸۔ ۶۰۹۔ ۶۱۰۔ ۶۱۱۔ ۶۱۲۔ ۶۱۳۔ ۶۱۴۔ ۶۱۵۔ ۶۱۶۔ ۶۱۷۔ ۶۱۸۔ ۶۱۹۔ ۶۲۰۔ ۶۲۱۔ ۶۲۲۔ ۶۲۳۔ ۶۲۴۔ ۶۲۵۔ ۶۲۶۔ ۶۲۷۔ ۶۲۸۔ ۶۲۹۔ ۶۳۰۔ ۶۳۱۔ ۶۳۲۔ ۶۳۳۔ ۶۳۴۔ ۶۳۵۔ ۶۳۶۔ ۶۳۷۔ ۶۳۸۔ ۶۳۹۔ ۶۴۰۔ ۶۴۱۔ ۶۴۲۔ ۶۴۳۔ ۶۴۴۔ ۶۴۵۔ ۶۴۶۔ ۶۴۷۔ ۶۴۸۔ ۶۴۹۔ ۶۵۰۔ ۶۵۱۔ ۶۵۲۔ ۶۵۳۔ ۶۵۴۔ ۶۵۵۔ ۶۵۶۔ ۶۵۷۔ ۶۵۸۔ ۶۵۹۔ ۶۶۰۔ ۶۶۱۔ ۶۶۲۔ ۶۶۳۔ ۶۶۴۔ ۶۶۵۔ ۶۶۶۔ ۶۶۷۔ ۶۶۸۔ ۶۶۹۔ ۶۷۰۔ ۶۷۱۔ ۶۷۲۔ ۶۷۳۔ ۶۷۴۔ ۶۷۵۔ ۶۷۶۔ ۶۷۷۔ ۶۷۸۔ ۶۷۹۔ ۶۸۰۔ ۶۸۱۔ ۶۸۲۔ ۶۸۳۔ ۶۸۴۔ ۶۸۵۔ ۶۸۶۔ ۶۸۷۔ ۶۸۸۔ ۶۸۹۔ ۶۹۰۔ ۶۹۱۔ ۶۹۲۔ ۶۹۳۔ ۶۹۴۔ ۶۹۵۔ ۶۹۶۔ ۶۹۷۔ ۶۹۸۔ ۶۹۹۔ ۷۰۰۔ ۷۰۱۔ ۷۰۲۔ ۷۰۳۔ ۷۰۴۔ ۷۰۵۔ ۷۰۶۔ ۷۰۷۔ ۷۰۸۔ ۷۰۹۔ ۷۱۰۔ ۷۱۱۔ ۷۱۲۔ ۷۱۳۔ ۷۱۴۔ ۷۱۵۔ ۷۱۶۔ ۷۱۷۔ ۷۱۸۔ ۷۱۹۔ ۷۲۰۔ ۷۲۱۔ ۷۲۲۔ ۷۲۳۔ ۷۲۴۔ ۷۲۵۔ ۷۲۶۔ ۷۲۷۔ ۷۲۸۔ ۷۲۹۔ ۷۳۰۔ ۷۳۱۔ ۷۳۲۔ ۷۳۳۔ ۷۳۴۔ ۷۳۵۔ ۷۳۶۔ ۷۳۷۔ ۷۳۸۔ ۷۳۹۔ ۷۴۰۔ ۷۴۱۔ ۷۴۲۔ ۷۴۳۔ ۷۴۴۔ ۷۴۵۔ ۷۴۶۔ ۷۴۷۔ ۷۴۸۔ ۷۴۹۔ ۷۵۰۔ ۷۵۱۔ ۷۵۲۔ ۷۵۳۔ ۷۵۴۔ ۷۵۵۔ ۷۵۶۔ ۷۵۷۔ ۷۵۸۔ ۷۵۹۔ ۷۶۰۔ ۷۶۱۔ ۷۶۲۔ ۷۶۳۔ ۷۶۴۔ ۷۶۵۔ ۷۶۶۔ ۷۶۷۔ ۷۶۸۔ ۷۶۹۔ ۷۷۰۔ ۷۷۱۔ ۷۷۲۔ ۷۷۳۔ ۷۷۴۔ ۷۷۵۔ ۷۷۶۔ ۷۷۷۔ ۷۷۸۔ ۷۷۹۔ ۷۸۰۔ ۷۸۱۔ ۷۸۲۔ ۷۸۳۔ ۷۸۴۔ ۷۸۵۔ ۷۸۶۔ ۷۸۷۔ ۷۸۸۔ ۷۸۹۔ ۷۹۰۔ ۷۹۱۔ ۷۹۲۔ ۷۹۳۔ ۷۹۴۔ ۷۹۵۔ ۷۹۶۔ ۷۹۷۔ ۷۹۸۔ ۷۹۹۔ ۸۰۰۔ ۸۰۱۔ ۸۰۲۔ ۸۰۳۔ ۸۰۴۔ ۸۰۵۔ ۸۰۶۔ ۸۰۷۔ ۸۰۸۔ ۸۰۹۔ ۸۱۰۔ ۸۱۱۔ ۸۱۲۔ ۸۱۳۔ ۸۱۴۔ ۸۱۵۔ ۸۱۶۔ ۸۱۷۔ ۸۱۸۔ ۸۱۹۔ ۸۲۰۔ ۸۲۱۔ ۸۲۲۔ ۸۲۳۔ ۸۲۴۔ ۸۲۵۔ ۸۲۶۔ ۸۲۷۔ ۸۲۸۔ ۸۲۹۔ ۸۳۰۔ ۸۳۱۔ ۸۳۲۔ ۸۳۳۔ ۸۳۴۔ ۸۳۵۔ ۸۳۶۔ ۸۳۷۔ ۸۳۸۔ ۸۳۹۔ ۸۴۰۔ ۸۴۱۔ ۸۴۲۔ ۸۴۳۔ ۸۴۴۔ ۸۴۵۔ ۸۴۶۔ ۸۴۷۔ ۸۴۸۔ ۸۴۹۔ ۸۵۰۔ ۸۵۱۔ ۸۵۲۔ ۸۵۳۔ ۸۵۴۔ ۸۵۵۔ ۸۵۶۔ ۸۵۷۔ ۸۵۸۔ ۸۵۹۔ ۸۶۰۔ ۸۶۱۔ ۸۶۲۔ ۸۶۳۔ ۸۶۴۔ ۸۶۵۔ ۸۶۶۔ ۸۶۷۔ ۸۶۸۔ ۸۶۹۔ ۸۷۰۔ ۸۷۱۔ ۸۷۲۔ ۸۷۳۔ ۸۷۴۔ ۸۷۵۔ ۸۷۶۔ ۸۷۷۔ ۸۷۸۔ ۸۷۹۔ ۸۸۰۔ ۸۸۱۔ ۸۸۲۔ ۸۸۳۔ ۸۸۴۔ ۸۸۵۔ ۸۸۶۔ ۸۸۷۔ ۸۸۸۔ ۸۸۹۔ ۸۹۰۔ ۸۹۱۔ ۸۹۲۔ ۸۹۳۔ ۸۹۴۔ ۸۹۵۔ ۸۹۶۔ ۸۹۷۔ ۸۹۸۔ ۸۹۹۔ ۹۰۰۔ ۹۰۱۔ ۹۰۲۔ ۹۰۳۔ ۹۰۴۔ ۹۰۵۔ ۹۰۶۔ ۹۰۷۔ ۹۰۸۔ ۹۰۹۔ ۹۱۰۔ ۹۱۱۔ ۹۱۲۔ ۹۱۳۔ ۹۱۴۔ ۹۱۵۔ ۹۱۶۔ ۹۱۷۔ ۹۱۸۔ ۹۱۹۔ ۹۲۰۔ ۹۲۱۔ ۹۲۲۔ ۹۲۳۔ ۹۲۴۔ ۹۲۵۔ ۹۲۶۔ ۹۲۷۔ ۹۲۸۔ ۹۲۹۔ ۹۳۰۔ ۹۳۱۔ ۹۳۲۔ ۹۳۳۔ ۹۳۴۔ ۹۳۵۔ ۹۳۶۔ ۹۳۷۔ ۹۳۸۔ ۹۳۹۔ ۹۴۰۔ ۹۴۱۔ ۹۴۲۔ ۹۴۳۔ ۹۴۴۔ ۹۴۵۔ ۹۴۶۔ ۹۴۷۔ ۹۴۸۔ ۹۴۹۔ ۹۵۰۔ ۹۵۱۔ ۹۵۲۔ ۹۵۳۔ ۹۵۴۔ ۹۵۵۔ ۹۵۶۔ ۹۵۷۔ ۹۵۸۔ ۹۵۹۔ ۹۶۰۔ ۹۶۱۔ ۹۶۲۔ ۹۶۳۔ ۹۶۴۔ ۹۶۵۔ ۹۶۶۔ ۹۶۷۔ ۹۶۸۔ ۹۶۹۔ ۹۷۰۔ ۹۷۱۔ ۹۷۲۔ ۹۷۳۔ ۹۷۴۔ ۹۷۵۔ ۹۷۶۔ ۹۷۷۔ ۹۷۸۔ ۹۷۹۔ ۹۸۰۔ ۹۸۱۔ ۹۸۲۔ ۹۸۳۔ ۹۸۴۔ ۹۸۵۔ ۹۸۶۔ ۹۸۷۔ ۹۸۸۔ ۹۸۹۔ ۹۹۰۔ ۹۹۱۔ ۹۹۲۔ ۹۹۳۔ ۹۹۴۔ ۹۹۵۔ ۹۹۶۔ ۹۹۷۔ ۹۹۸۔ ۹۹۹۔ ۱۰۰۰۔

دلیل صاحب دل کی توحید پر حق تعالیٰ نے فرمایا ہے مَا جَعَلَ اللَّهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهِۦ ۚ يَسْئَلُ اِيْكَ هٰٓؤُلَاءِ كَدُوْسٍ هِيَ اِيْكَ هِيَ ۗ وَ اِيْلَ عَشَاقٍ كِي تَوْحِيْدٍ هِيَ اِيْكَ هِيَ ۗ ہونے محبت منقسم مونی اور محبت کا تقسیم ہونا اس کے نقصان کی دلیل ہے تمام ہوں بیان توحید اور معرفت حق تعالیٰ کی ذات مقدس کی شناخت کو کہتے ہیں اور وہ منزه و مبرا ہے اور کہ ازماں و اوہام سے اور فطرت انسانی کا مقصود صلی اور نبی آدم کی ایجاد کا مطلوب کلی عرفان ہے کہ انہی کے تحت اس وقت سے پہلے ہے لیکن کمال بعثت سے اپنی معرفت ذات کی حقیقت کی جاننا کسی کو نہیں کہ وہ ماہد بر اللہ حق قدرہ ہے وَمَا عَرَفْنَا لَہٗ حَقًّا مِّنْ شَيْءٍ سِوَا مَا اَشَارَ اِلَيْہٖ وَرَضِیْنَا بِہٖ ۗ تحت رسالت نے اس کا اعتراف کیا اور فرمایا ہے مَا عَرَفْنَا لَہٗ حَقًّا مِّنْ شَيْءٍ سِوَا مَا اَشَارَ اِلَيْہٖ وَرَضِیْنَا بِہٖ ۗ

بھجان وقادری کہ صفائش زکب یار
برخاک عجب زریکند علی ایلیا

بیت

گفتا ہے کسی پر کیا وہ کبریا ہے
حیران اور عاخر بیان سخن
مگر سیکو وہ جانتا ہے اپنی ذات کا شناسا بنا لینا ہے
عباد حضرت علی رضی اللہ عنہم سے
عَرَفْتُ اللّٰہَ بِاللّٰہِ اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ علیہ سے عرفان کے وہاں پہنچا ہے
ہے چنانچہ یعنی بند غیر راہ اور خدا تعالیٰ اسکو میں بچاؤ گیا اور یہ قول ہے
علیہ السلام کا ہے کہ اپنے فرمایا ہے عَرَفْتُ اللّٰہَ بِہٖ ۗ
اس بات کی طرف کہ جسکو متاع اگر ان بہا حاصل ہوتی ہے وہ اسے چھپا سکتا ہے
فرمایا ہے عَرَفْتُ اللّٰہَ بِہٖ ۗ

بیت

ہرگز اسرار حق آموختند
مہر کردہ و دریا میں
کو دیکھے اسرار اپنے جس پر حق نے آشکار
مہر کردی اس کو کھنڈ
اس لئے اس بے امانت کا اٹھانا انسان کے حصہ میں آیا اور اس کا تحمل اس کو
کے تینوں مندرجہ ذیل کے ہوں اور انہی میں سے ہے
میں ان میں سے اور ان کے لئے حق تعالیٰ کو حق جانتے ہیں کہ
نہیں چنانچہ ہم حق ہی پیمانے پر جانے
کو اپنے یہاں سے نہ پیمانے پر جانے

سکونہ اٹھا کے تو حکمت سے دور ہے **فرو**

| | | |
|------------------------------|------------|------------------------------|
| آسمان بار امانت نتوانست کشید | فرو | قرعہ فال بنام من دیوانہ زوند |
|------------------------------|------------|------------------------------|

| | | |
|------------------------------------|--|--------------------------------------|
| چرخ عظم بھی نہ جس بار کا ہوئے حامل | | یون اٹھا نیوے آسے مجھ سا دیوانہ جاہل |
|------------------------------------|--|--------------------------------------|

اور امانت اسے یہاں حق تعالیٰ کی ذات و صفات کی معرفت مراد ہے اہل آسمان یعنی فرشتے

حکمت کے نور سے دیکھتے تھے اور جانتے تھے کہ اس امانت کے قبول کرنے میں بہت فائدہ ہیں

لیکن جسم کثیف نہ رکھتے تھے اس واسطے کہ سکون اٹھا سکے اور بہائم و دو اب جسم کثیف رکھتے ہیں

مگر وہ نور علم و عقل سے بے بہرہ تھے انسان ملکی و حیوانی دونوں صفتوں سے متصف ہو سکتا

اسے قبول کیا اور اس صفت سے موصوف و مغز ہوا کہ **اَلْاِنْسَانُ سِرِّيٌّ قَانَا سِرَّةً** اور

اس خطاب سے مخاطب مشرف ہوا **قَبْلَ اَنْ يَخْلُقَ الْاِنْسَانَ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ** اور معرفت میں قسم کی ہر

عقلی و نظری و شہودی معرفت **عقل** عام ہے کہ انس و جن اسی میں شریک ہیں جیسا کہ

فرمایا ہے **وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ** اور بعض فون ہیں جس معرفت پر یہ دونوں کو متصف

ہیں یہ ہے کہ حق تعالیٰ موجود ہے اور وہ تمام مخلوقات کا پیدا کر بیوالا اور ساری موجودات کا عدم سے

وجود میں لایا ہے کل کار از حق اور سب کا پرورش کر بیوالا ہے اور سوا اس کے یہ معرفت

صفات ثبوتی و سلبی کی ہے کہ اس قدر تمام عوام نور عقل سے معلوم کر سکتے ہیں اور نور دل سے

اسکی قدرت کے نشا نو نگہ دیکھتے ہیں اور نور ایمان سے اس کی صفات و افعال کو دریافت

کرتے ہیں ظاہر اور باطن میں لیکن حقائق اور ان کے باطنی اسرار کو نری عقل سے نہیں پہچان

سکتے کہ وہ شہوات روح کے پردوں میں محبوب ہیں اور آخرت میں وہ اس دولت سے مشرف ہو کر

اور دنیا میں یہ مرتبہ اس شخص کو حاصل ہوتا ہے کہ **مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهُ** کے دے

تک پہنچ جائے اور معرفت **نظری** خواص کو میسر ہے کہ جو اس باطن و ذکا و دل و نور سے

سے مراتب مقامات کو پہچانتے ہیں اور ان کے قبض و بسط و جمع و تفرقہ وغیرہ کو جانتے ہیں

کہ حق تعالیٰ انکو یہ دولت عطا فرماتا ہے اور انہیں سے بعض کو اپنی ذاتی صفات ہی اس کے اندازہ

سے ترجمہ انسان ہر چہ ہے اور میں اس کا ہمد ہوں **۱۱** ترجمہ بہت بزرگ ہے اللہ تعالیٰ بہت اچھا پیدا کرنا **۱۲**

ترجمہ اور میں پیدا کیا ہے یعنی آدمی کو اور جن کو مگر ابی عبادت کے لئے **۱۳** ترجمہ میں نے پہچانا اپنے نفس کو جس نفسی

اسے شناخت کیا اپنے رب کو **۱۴**

قابلیت کے مطابق محبت کرتے ہیں اور معرفت شہودی انبیاء علیہم السلام اور انصاف سے
 راسخ اللہ کو تائب ہوتی ہے اور وہ اسکی ذات مقدس کی شناخت ہو کر ان حضرات سے
 اور ان کو اسکے حاصل کرنے کی تائب طاقت نہیں ہے اور معرفت ایک لمحہ کی تائب
 اسکو بچھین اور آخرت میں اس کا پہل ہو جائے جو اسکو یہاں نہ ہو سکا اور وہ ان
 اس کا اثر بھی نہ پایگا کہ فرمایا ہے مَنْ كَانَ فِي ظِلِّهَا أَجْمَعِي قَهْوَتِي الْآخِرَةِ اکتسبوا قیامت
 میں ایک شخص کے گایار ہزار ہونگی کہ مجھے نہ بگاڑے تو نے دنیا میں مجھے نہیں بچا تھا اور نہ
 معرفت ذات کی اسکے اور ان سے بچھڑے بنا بچھ امیر المؤمنین حضرت صدیق اکبر رضی اللہ
 عنہ نے فرمایا ہے الرَّحْمَنُ عَنِ ذَرَّةٍ الْإِدْرَاكِي ذِي فَتْرَةٍ

آخر معرفت آید کلام الہی بیعت دانستہ شد کہ توحید توحیدیم ما
 افریح کر کے ہیں آفت کہ یا خدا
 اس کے ہیں اب یہ ہم کہ ہیں بچھ ہم
 اسکو معرفت سے تعطیل ہو اور دعوی کمال معرفت خیال تک نہیں پہنچ سکتا
 اللہ بخیر قدس سرہ نے فرمایا ہے کہ جو کوئی اپنی طرف تک گمان رکھتا ہے اسے اپنے
 پچانا اور جو خدا تعالیٰ کی جانب گمان بگاڑے اسے خدا کو نہیں بچا اسے صفات
 لائق وہی ہیں کہ آثار صفات ذاتی کے علیہ سے عملی ہوں اور عملی ہوں اسے
 ہونہ بگوش جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے وَفَا انبأهم انهم كانوا منكم
 مکاشفہ و مشاہدہ و معائنہ کے برائے ہیں۔ واضح ہو کہ سالک جب عبادت بر ملا کرتا ہے
 اسکو خصوصاً حاصل ہوتا ہے اور استغراق قلب اور اسکے غیر سے فراع حاصل ہونے کو خصوصاً
 بہتر ہیں اس حضوری کو بعد بقاوت حال یہ مراتب پیش آتے ہیں اول مکاشفہ یعنی معنی اسے
 حجاب سے باہر آناسی چیر کا ہے اسی طرح کہ صاحب کشف اسکا ادراک کرے کہ پہلے مکاشفہ
 وہ مانع ہے کہ اسکے سبب سے دیکھنے والے کی آنکھ حضرت عزت کو مشاہدہ ہو
 اور مکاشفہ کے چارو رجبہ میں نظری و شہودی و روحانی و سری و ظاہری ہوتے ہیں

سے تجربہ جو شخص بیان انداز ہے بس وہ آخستہ میں ہے ان کے ساتھ ہے ماہر نا اسکے درختارے سے ہی اول
 معرفت ہے اسلئے تائب اور بیکاری ہونے پر ایمان لانا اور اسے

Marfat.com

اور اس کی صفائی کے باعث معنی مغفول اسکو حاصل ہوں اور مقدمات کے اسرار اس پر کھل جاویں اس مرتبے کا نام کشف نظری ہے جب اس سے عبور کر کے دیدہ دل پہلجا و ہو اور انوار مختلف کو سمجھنے لگے اس مرتبہ کو کشف شہودی کہتے ہیں جب اس سے آگے بڑھے اور روح بنیا ہو جائے اور کشف معارج و عرض جناب مجیم و رویت ملائکہ اور ان کے ساتھ کلام کرنا حاصل ہو اس مرتبہ کو کشف روحانی بولتے ہیں جب اس سے ہی آگے ترقی کرے تو اسکو مکاشفہ سری کا مرتبہ حاصل ہوتا ہے اس وقت اسرار آفرینش اور ہر چیز کے وجود کی حکمت اس پر کشف ہوتی ہے اور روح و سر کی صفا کے باعث عالم نامتناہی جس کو دائرہ ازل وابد محیط ہے اس پر ہویدا ہوتا ہے اور یہ مرتبہ کشف الہی کہلاتا ہے۔ اور مشاہدہ و مکاشفہ میں فرق یہ ہے کہ سالک مکاشفہ میں مستغرق صفات ہوتا ہے اور مشاہدہ میں محذات اس کا صاحب متلون ہوتا ہے اور اس کا ممکن۔ اور صاحب مشاہدہ کے لئے دنیا مثل عقبے ہو جاتی ہے اور عقبے مثل دنیا اور یہ مراتب خواب میں ہوتے ہیں اور جب بیداری میں ہوں انکو رویت کہتے ہیں جو شخص اپنے ظاہر کو مجاہدہ سے آراستہ کرتا ہے حق سبحانہ و تعالیٰ اس کے باطن کو مشاہدہ سے فرین فرماتا ہے تعالیٰ نے حضرت قطب بانی غوث صہبانی سید عبدالقادر جیلانی قدس السدرہ کو الہام کیا کہ لے غوث الاعظم الجاہدۃ کجھ من بخار المشاہدۃ من اراد اللشوک فی جھ المشاہدۃ فعلیکہ باحتیاج الجاہدۃ لان الجاہدۃ بدل المشاہدۃ فرد

یہ سے ز مشاہدہ نہ پھیند

تا تختم مجاہدہ نکارد

کھائے جب تو مشاہدہ کا پہل

بولے تختم مجاہدہ اول بیت

جب مکاشفہ و مشاہدہ حاصل ہو لیتا ہے اس وقت معائنہ مند دکھاتا ہے اس لئے کہ معائنہ مشاہدہ کا پہل ہے جیسا کہ مشاہدہ مجاہدہ اور مراقبہ کا نثر ہے تیسری بنا ظلمانی و نورانی حجابوں کے بیان میں محققوں نے فرمایا ہے سبحان من احجب عن القول لشدة ظنوره و اخص عنہا بکمال نورہ اور حجاب عبارت ہے اس مانع سے کہ دیکھنے والے کی آنکھ کو دیکھنے سے باز رکھے اور وہ دو قسم کی ہیں ظلمانی و نورانی مہوجب اس قول حضرت رسالت بناہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان لفظ

لہ ترجمہ مشاہدہ ایک سیما مشاہدہ کے دیا ہوں ہیں کہ ہے جس نے ارادہ کیا مشاہدہ کا اور باہر داخل ہونے کا اسکو موزر ہوا اختیار کرنا مجاہدہ کا پہل کہ مجاہدہ سے مشاہدہ حاصل ہوتا ہے اس لئے کہ جب تک ہر شخص ہر دین ہر اقوال سے نسبت تہوڑی کے اور پوشیدہ اس کو سبب ہونے کے

تَعَالَى سَبْعِينَ أَلْفَ حِجَابٍ مِّنْ نُورٍ وَظَلَمَكَ حِجَابِ ظُلْمَانِي وَجُودٍ وَجِهَلٍ وَحُبِّ دُنْيَا وَجَاهٍ
 و مال بین اور نوری طاعات و عبادات ظاہری و باطنی و فعال و اقوال نیک بین اور ظلمانی کو
 اصطلاح میں یہی کہتے ہیں چنانچہ جب بندے کا وہ حجاب حق ہوتا ہے اس وقت اس کے نزدیک
 حق و باطل برابر ہوتا ہے جیسا کہ فرمایا ہے إِنَّ الدِّينَ لَعَرْتَانِ سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَلْمَزْتُمْ لَهُمْ أَمْ لَمْ نَلْمِزْهُمْ لَهُمْ كَأَنَّهُمْ
 ایسا ہے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے وَجُودٌ لَّكَ وَظُلْمٌ لَّكَ بِمَا لَيْسَ بِكَ وَكَذَبٌ لَّكَ
 محبت دنیا ہی راہ مولا کا حجاب ہے کہ حضرت سرور کائنات علیہ السلام نے فرمایا ہے
 حِجَابُ الدُّنْيَا كَأَنَّ كُلَّ حَيْطِيَّةٍ أَوْ نَوَانِي كَوْفِي كَسْتَيْنِ لَيْسَ سَائِرِي صَفْتَيْنِ حِجَابِ بَيْنِ نَوَاهِ
 وہ معاصی ہوں خواہ طاعات لیکن معاصی اہل شریعت کا حجاب ہے اور طاعات و عبادات
 ارباب طریقت کا جو حجاب اس قول حضرت خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے لکھا ہے
 اللَّهُ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعِينَ مَرَّةً أَسْتَفْغِرُ لَكَ يَا كُنَّا هُنَّ سَلَمٌ نَهْتَمَّ سَلَمٌ كَيْفَ نَمُرُّ كُنَّا هُنَّ وَنَعْتَمُّ هُنَّ
 پس یہ استغفار آج کا عبادت ہے تھا کہ خدائی کی نگاہ کا حجاب ہو ایسا ہے کہا ہے حَسْبُكَ
 الْكِبْرُ سَيِّئَاتُ الْفَرَقِ أَوْ عَلِيٍّ حِجَابٌ هُوَ نَوَانِي أَوْ رَأْسٌ كَأَقْطَعِ كَرْتَانِ هُوَ سَيِّئَاتُ نَفْسِي
 کہا ہے الْعِلْمُ حِجَابٌ لِلَّهِ الْعَظِيمِ لَعِبٍ مَعْلُومٍ هُوَ حِجَابٌ لِّأَوْلِي حِجَابِ ظُلْمَانِي وَجُودٍ هُوَ حِجَابٌ لِّأَوْلِي
 اپنی ہستی اور وجود سے گزر گیا سبابت کا پروردگار سے نہ اس کے گاربانے

| | |
|-------------------------------------|---|
| اول قدم از وجود بیگانہ شدیم | اندوخت و دست چو وہ را نہ شدیم |
| و غفل نمی فرید دیوانہ شدیم | او علم نمی شنید لب رب شدیم |
| ہستی ہوا بنی پہلے بیگانے ہو گئے ہم | جب یار کی طلب میں مر دانتے ہو گئے ہم |
| و غفل سرد نہ دیکھا دیوانے ہو گئے ہم | چپ ہو گئے نہ آیا جب کام علم اس حجاب |
| میں نے عشق حجاب سے ہنس دیا | ایسا ہی محب و محبوب میں محبت اور عاشق و معشوق میں عشق حجاب سے ہنس دیا |
| میں نے عشق حجاب سے ہنس دیا | میان عاشق و معشوق عشق گشت حجاب |

۱۔ ترجمہ حقیقہ اللہ تعالیٰ کے ہیں ستر ہزار ہزارے نور سے اور ظلمت سے ۱۱۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت سے
 ۲۔ کوئی نہ ڈرے نہ کوئی بان نہیں ۱۲۔ کہ ترجمہ وجود دوری اللہ تعالیٰ کے اور اللہ تعالیٰ کی عبادت سے
 ۳۔ سب گناہوں کا ہے ۱۳۔ ترجمہ حقیقہ میں پہلے ان کو ہوں اور ان کے بعد اللہ تعالیٰ کی عبادت سے
 ۴۔ ترجمہ علم حجاب سے اللہ تعالیٰ کی عبادت سے

Marfat.com

خریدائے زمین سمیت اور یہ مجاز و اعتباری ہوا سوا سطلے کہ لازم نہیں ہے کہ خرید کے وقت زمین
گھوڑے کی ہمراہ ہو ممکن ہے کہ اس سے علیحدہ ہو مگر عقید میں شامل ہوا اور معیت انبیاء علیہم
السلام کے ساتھ اسکی نصرت و نگہداشت جیسا کہ فرمایا ہے **لَتَنبِيَّ مَعَكُمْ اَللّٰمُ وَ اَلَا اِيَّ** اور
عوام کے حق میں علم و احاطہ کے معنی میں مستعمل ہے اور عندیت انبیاء علیہم السلام کا مقام
ہے بموجب قول حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم **اَبِيَّتْ عِنْدِيْ طِيْرٌ وَ كَيْفِيَّةٌ** اور
اس لفظ کو اسکی حقیقت بر اطلاق کرتے ہیں چنانچہ بولتے ہیں **بِجَاءِ مَنْ عِنْدَكَ اَبَا فُلَانٍ** کے
پاس سے یعنی اسکی حضور سے اور اس بیان سے تربت بعیت و عنایت کا تفاوت ہی ظاہر
ہو گیا کہ تربت و بعیت عام ہے اور عندیت خاص **پانچویں بنا و وصول و وصال**
روایت و تقا کے بیان میں۔ سرگشتگان تیرہ امتحان یعنی حضرت انسان کے وجود سے پہلے
صوامع ملکوت میں لاکھوں عابد تھے تعالیٰ کی عبادت میں مشغول و مصروف تھے اور طائر
جبروت میں کروڑوں زاہد صفت زاویہ یعنی سے موصوف تھے کہ چاہتے تھے کہ وہی سے چاہتے
انکو اڑانی تھی اور خلوت عصمت پہنایا تھا اور جوان احسان سے شربت شہید کہ لایا
اور طعام تہلیل چھایا تھا لیکن سرانجام محبت و معرفت میں حذر ظالم سے و کار سے کہ
عرفان اسکی کام جہان میں ٹیرکایا جائے اور صفات جمال و جمالی کی اور عرائس لطائف کی
تجلیات کا جلوہ متوج غیب سے انکو دکھایا جائے و وصل و وصال کا دروازہ آئینہ و آئینہ
رویت و تقا انکو عطا ہوا سطلے اپنے فضل و ارم سے گو کہ پیدا فرمایا اور تقا انکو
بِنِيَّ اَدَمٍ كَاتِبُ كَرِيْمٍ اُسْكَ سَمِيْرٌ بِرَهْنَا يَا اُوْرُوْهُوْ مَلِكٌ اَبُوْ مَا كَلِمٌ اَللّٰمُ سے
مشرف کیا اور **قَاتِلُوْا كُوْفُرًا وَ جَاهِلِيَّةً اَللّٰهُ** کے تحت بر اُسکو جلوہ دیا کہ عبادت علیہ
اور دولت بے انتہا سے جمال پروردگار سے فایض ہونیں جو کہی **فَضْلٌ**
نَعْبُ بِشَيْءٍ مِّنْ قَبْضَاةٍ اَيُّ فَيْضٍ هُوَ اَيُّ وَ الَّذِيْنَ جَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

۱۔ ترجمہ جب میں تم دونوں کے ساتھ ہوں سنتا ہوں تمہاری دعا اور تمہیں روانہ کرتا ہوں
پرویز گاہ کے پاس کہلایا اس نے نکلو اور پلایا نکلو اس لئے **اَللّٰهُ** سے **اَللّٰهُ** سے
ساقبت جہان نہیں کہ ہوتے **۱۵** ترجمہ میں جد پر دست لڑو کہ تمہارے لئے **۱۶** سے **۱۷** جو ہلکے
کرتے ہیں جہاں سے **۱۸** سے میں اپنے کہولتے ہیں ہم اپنے سے اپنے لئے **۱۹**

Marfat.com

حضرت فوس کرتا ہے دولت وسادت وصلت وقادریت سے بہرہ یاب ہوتا ہے اور وصول
 ووصال حضرات صوفیہ کرام کی اصطلاح میں اپنے سے قطع کرنا اور دوست سے بلجانا ہے اور
 بندے کو خدے تعالیٰ کی درگاہ عزت کا وصول ہونا ہے ایسا کہ جیسا کہ اتصال حال کا محل سے
 نہ کسی جسم کے دوسرے جسم سے ملنے کی مانند ہے نہ اس طرح کا تعلق کہ عرض کو جوہر یا علم کو معلوم
 یا عقل کو مقبول کے ساتھ ہوتا ہے کیونکہ اسکی ذات ان سب پاک و منزه ہے تعالیٰ اللہ عنہ
 ذالک عُلُوًّا كَبِيرًا پس بندے کا اسکی درگاہ میں پہنچنا بندے کی طرف سے ممکن نہیں
 ہے اس واسطے کہ بندہ صفات حدوت سے متصف ہے اور وہ صفات قدم سے بلکہ محض اسکی
 عنایت بے نہایت و بے علت اور تصرفات و جذبات الوہیت سے ہی بیان سے معلوم
 ہو گیا کہ جو کہی کتاب ہے کہ میں پہنچا وہ نہیں پہنچا اور کہتا ہے کہ مجھ پہنچا دیا وہ پہنچا ہے قطعاً

| | |
|---------------------------------|----------------------------------|
| تامل بنا شد بوصول از طرف دوست | سودی کند ذوق تما کہ تو دار سے |
| سعدی تو نیارامی و کوتہ ننگے دست | تا سر برود پسر سودا کہ تو دار سے |
| اسکو جت تک نہ تجھ سے ملنا ہو | شوق بے سود تیرا سارا ہو |
| پرنہ کوشش کو ہاتھ سے ٹکے تو | سرفدا جب تلک نہ تیرا ہو |
| اگر از جانب معشوق نہانہ میلے | طلب عاشق بچارہ بجای نرسد |
| کرتہ ملنے کا ریکے وہ خود سبب | ہوٹے سب بے سود عاشق کی طلب |

الحاصل اپنے سے جدائی و مہجوری اسکی وصال کا سبب جیسا کہ خدے تعالیٰ نے حضرت غوث
 اعظم علیہ الرحمۃ سے فرمایا ہے یا غوث احوج من الاجسام والنفوس ثم اخرج عن القلوب والاکوار
 اور حضرت شیخ الشیوخ شیخ شہاب مللہ والیدین ہرود
 سے فرمایا ہے الا اتصال بالروح مع الاقطار عن الخلق او حی اللہ علی عیالہ تجرد متصل
 لیکن فراق میں وصال کی مانند ہے اور وصال میں فراق کا خوف ہے اور وصال وہ ہے کہ
 خدے تعالیٰ اسکی طرف راہ وصول عطا فرمائے اور قطع اسپر روا نہیں اور متصل وہ ہے کہ

سلسلہ توحید بندہ پاک ہے اللہ تعالیٰ اس سے بلند ہونا بہت بڑا ہوا ۱۲۱۱ھ ترجمہ غوث نکل اجسام اور نفوس سے پیر نکل دلون اور
 ارواح سے پیر نکل امرو حکم سوا در لجا محمد ۱۲۱۱ھ بعد بلانق سے ساتھ جدا ہونے کے طلق سے وحی علی اللہ تعالیٰ نے عیب ہے کہ جدا ہو خلق سے لجا محمد

Marfat.com

اپنی کوشش سے اتصال حاصل کرے اور اس پر قطع جائز ہو اسی سبب حضرت شیخ الاسلام جوہر فرماتے ہیں
 بقاری قدس سرہ نے فرمایا ہے کہ اس کا پانا ہماری آرزو ہے اور اس کا اور بانی کسی اور ہے
 قدرت سے باہر ہے یہ دولت اسکو ملتی ہے جو جوہری سے باہر آئے اور اسکو نہیں ملتی جو
 آوے موسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام وصال کی طلب میں خود آئے جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے
 وَمَا جَاءَ مَوْلَىٰ لِيَقَاتِبْنَا سِوَا سُلَيْمَانَ لَنْ نَسْتَدَانِي سُنِّيٌّ اَوْ عَصْرَتِ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ الْمَرْحُوْمِ اِذَا
 عَلَيْهِ وَالْمَوْلَىٰ كَوْنُوْرِيْكَ جِيسَا كَهْ فَرَايَا سَبَّحَانَ الَّذِيْ اَسْرَىٰ بَعِيْدَهُ اِسْبَا حَشْتَا اَنْكُو
 قَابِ قَوْسَيْنِ سَعَا كَهْ اِذَا كَسْنِيْ كَهْ مَقَامِ پَرِيْجَا يَا كَهْ فَرَايَا سَبَّحَانَ الَّذِيْ اَسْرَىٰ
 قَابِ قَوْسَيْنِ اَوْ اَكْرَهْ اِنْ اَوْلِيَا سَبَّحَانَ الَّذِيْ اَسْرَىٰ كَهْ فَرَايَا سَبَّحَانَ الَّذِيْ اَسْرَىٰ
 مُحَمَّدًا بِالْحَدِّ مِنْ رِجَالِكُمْ وَلَكِنْ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ وَرَحْمَةً لِّكَرَامَتِهَا وَنِعْمَةً
 اَرْسَلْنَاكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ وَرَاكِيْ اِسْتَا كَوَسْبِ اَلْمَلِكِ شَا حَشْتَا كَهْ فَرَايَا سَبَّحَانَ الَّذِيْ اَسْرَىٰ
 فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ فِيْ خُصِيْشِ اَسْرِيْهِ سَبَّحَانَ الَّذِيْ اَسْرَىٰ كَهْ فَرَايَا كَهْ اِسْرَىٰ
 الَّذِيْنَ دِيَا بَعُوْرًا كَهْ اَيُّهَا بَعُوْرًا اَللّٰهُ اَسْرَىٰ كَهْ فَرَايَا سَبَّحَانَ الَّذِيْ اَسْرَىٰ
 سَبَّحَانَ الَّذِيْ اَسْرَىٰ كَهْ فَرَايَا سَبَّحَانَ الَّذِيْ اَسْرَىٰ كَهْ فَرَايَا سَبَّحَانَ الَّذِيْ اَسْرَىٰ
 خَوَاعِ كَهْ مَمِيْتِ سَبَّحَانَ الَّذِيْ اَسْرَىٰ كَهْ فَرَايَا سَبَّحَانَ الَّذِيْ اَسْرَىٰ
 اِسْرَىٰ كَهْ اَللّٰهُ اَسْرَىٰ كَهْ فَرَايَا سَبَّحَانَ الَّذِيْ اَسْرَىٰ كَهْ فَرَايَا سَبَّحَانَ الَّذِيْ اَسْرَىٰ
 جِيسَا كَهْ حَشْتَا كَهْ فَرَايَا سَبَّحَانَ الَّذِيْ اَسْرَىٰ كَهْ فَرَايَا سَبَّحَانَ الَّذِيْ اَسْرَىٰ
 سَوَا سَبَّحَانَ الَّذِيْ اَسْرَىٰ كَهْ فَرَايَا سَبَّحَانَ الَّذِيْ اَسْرَىٰ كَهْ فَرَايَا سَبَّحَانَ الَّذِيْ اَسْرَىٰ
 بِاَطْنِ اَوْلِيَا اَللّٰهُ كَهْ فَرَايَا سَبَّحَانَ الَّذِيْ اَسْرَىٰ كَهْ فَرَايَا سَبَّحَانَ الَّذِيْ اَسْرَىٰ

۱۔ ترجمہ روایت باسوی ۴ جلد ۱ صفحہ ۱۱۱ ترجمہ نویم نہیں دیکھ سکتا اس کے ترجمہ کے ساتھ ساتھ
 ۲۔ ترجمہ پر نزدیک ہوا اولیٰ کت یا پر دیکھا فرق دو مکان کا مینا یا اس سے ہی ترجمہ ہے
 ۳۔ علیہ وآلہ وسلم تمہارے درون میں سے کسی ناپ او لیکن اللہ تعالیٰ کا رسول ہے اور حکم کی ہے
 ۴۔ ترجمہ اور نہیں بجا ہم سے بجا کر رحمت جہان و انون کے لئے ۱۲ شہ ترجمہ نہیں
 ۵۔ اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ کی ۱۲ شہ ترجمہ جنہوں نے نبوت کی تجھ سے سوا اس کے نہیں کوئی اور ہے
 ۶۔ ایک ہی ہے جو فنا ہو دوست کو دوست سے ۱۲ شہ ترجمہ مرہ تم جہل میں حشر ہے اور اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ
 ۷۔ سے لئے کی پس تو نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا انہو الہ ہے ۱۲ شہ ترجمہ نہیں دیکھ سکتا ہوں کے تمام بات ۱۲ ۱۲ ۱۲

| | |
|-------------------------------|-----------------------------------|
| چون روح گشت واپس گشت بیت | نظارہ جمال خدا جنہ خدا مکر و |
| ہے اسکے کون بیان محسل جلال کا | نظارہ خود ہی کرتا ہے اپنے جمال کا |

اور حضرت رسالت مآب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ
 اسی سبب سے نہرگون نے موت کو دوست رکھا ہے اور اسکے آنے کی آرزو کرتے ہیں
 نبیائے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مرض موت میں فرمایا ہے مَنْ بَشَّرَنِي بِمُحَمَّدٍ صَوَّبَ اللَّهُ
 بَشْرَتَهُ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ كَمَا تَبَايَعُوا يَوْمَ بَيْعِ الْاَوَّلِ مِنْ اَب
 تقاسے الہی سے شرف ہونگے **فرد**

| | |
|--|---------------------------------|
| بر مردن خود کرے کسی را ہوسنی نیست | وارم ہوسنی مردن خو و ہر لھا میت |
| نہ ہوش نہ کیوں نہ کیوں خوشی سے ہر دے موت | تیزی تقا کے واسطے آرزو دے موت |

یعنی ان صفات قدس سرہ نے فرمایا ہے جب سالک نفی کرتا ہے امتیازات حاصل ہوتا ہے اور عبادات
 امتیازات محو ہو جاتا ہے اور بعد محو تقا وصول ہوتا ہے وہ بھی محاب میں ہوتا ہے اس لئے کہ تقاریر
 سے صفات افعال و صفات ذات میں پس دنیا میں سالک جب تقا کے لائق ہوتا ہے کہ عناصر
 مٹوئی و کواکب افلاک سے گز جاوے چنانچہ حضرت موسیٰ علی نبیا وعلیہ السلام نے وادی لامن میں
 نور تقا دیکھا کہ لینی انست ساگا اور جب اسکے پاس پہنچے آواز سنی کہ لینی انا ربک وکاکم نیکک
 اور شیشے میں ہر مومن کو استفردیدار ہوگا کہ وہ گمان کر گیا کہ یہ میری خاصہ ہے اور یہ نجاتا ہوگا کہ تمام
 مومن اس سعادت سے مشرف اور سائے اس دولت عظمیٰ سے بہرہ ور ہیں اور رویت
 لغت میں دیکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا دیکھنا دنیا عقیقی میں ممکن و جائز ہے لیکن عام مومنوں کو
 عقیقی میں چشم ظاہر سے ہوگا اور خواص کو دنیا میں چشم باطن سے ہوتا ہے بے ادراک اور ادراک
 چاکوگی کیفیتہ ہجرات کے ساتھ دیکھنے کو کہتے ہیں جیسا کہ حضرت رسالت مآب علیہ الصلوٰۃ والسلام
 نے فرمایا ہے سائون رکیم کما تزودا القرآن لیکلہ البکر یہ دلیل ہے عقیقی میں دیدار ہونے کی اور دلیل
 اسکا کہ ہزار رویت کی دنیا میں موسیٰ علیہ السلام کی درخواست ہے کہ رَبِّ اَرِنِي لَيْسَ ط اگر
 اسے تیرا ہر وقت دکھائے تو میں اسے نہ دیکھوں گا اور اللہ تعالیٰ نے اسے ۱۲ سالہ زجر جو کوئی خوشخبری سنا دے تجھ کو صغیر
 ہوتے ہی خوشخبری سناتا ہوں اسکو حضرت بن داؤد نے ہونگی ۱۱ سالہ تیرہ میں دیکھا ہونا آگ ۱۲ سالہ ترجمہ تحقیق میں ہیں تیرا رب میں کمال
 جو ہیں اسے ترجمہ تیرے کہ دیکھو تم ہر ایک کو دیکھو ہوا جو ہر دور میں ۱۱ سالہ تیرہ لے ہر دور ۱۱ سالہ دیکھا مجھ کو نظر کر و نہیں تیری طرف ۱۱

دنیا میں ویدار غیر ممکن محال ہوتا موسیٰ علیہ السلام اسکی درخوست نہ کرتے اسلئے کہ طلب محال معصیت
 گناہ ہے اور وہ معصوم ہیں اور جواب میں جو کن تراکی فرمایا اور فرمایا ہے لا تذرکما الا بصار یہ
 رویت کے محال ہونے کی دلیل نہیں ہے اس کا یہی مطلب ہو کہ دنیا میں چشم ظاہر سے نہیں
 دیکھ سکتے کہ وہ عقی بر متوف ہوا اور حکمت توقیت ویدار کی بہشت میں یہ ہے کہ تمام اہل
 اسلام لکھے ہو کر اس دولت و نعمت سے مستفید ہوں اور جب دیکھیں بجا ہو کر دیکھیں جیسے دنیا
 میں یکجا ہو کر عبادت کرتے تھے اور یہ جنماع اولین و آخرین کا دنیا میں ممکن نہیں ہے اور رویت
 میں طرح کی ہے۔ یقینی و مشاہدتی و عیانی رویت یقینی سارے مومنوں کی حال
 ہے کہ انکو پورا یقین ہے کہ عقی میں حق تعالیٰ کا ویدار ہوگا اور رویت مشاہدتی دنیا میں
 انکو حاصل ہے جو اس مقام پر پہنچے ہن کا انک ستر آہ اور رویت عیانی قیامت کو پہلے
 سب مسلمانوں کو اور دنیا میں خواب میں یا مراقبہ میں چشم دل سے ہوتی ہے جیسا کہ حضرت یونس
 علیہ السلام نے فرمایا ہے کایت کئی فی لنگام الباری حسہ اور فرمایا ہے کایت
 فی لنگام علی احسن مسو کوفہ اور وحی فرمائی حق تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کی طرف
 یا عیسیٰ تجوم تراکی اور یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اللہ تعالیٰ کو فرمایا میں دیکھا ہے اور حضرت
 ابراہیم او ہم قدس اللہ سرہ نے فرمایا ہے کہ میں پروردگار تبارک و تعالیٰ کو دیکھتا ہوں اور حضرت
 میں دیکھا اور درافیت کے ستر سیکل ظاہر کے انہن سے چاکری نے قبول کئے اور ستر سیکل
 باقی کو پوشیدہ رکھا اور حضرت علی حکیم ترمذی رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ میں حق تعالیٰ کو دیکھا
 خواب میں دیکھا اور ہر بار عرض کیا کہ زوال ایمان سے ڈرتا ہوں فرمایا کہ نماز صبح کی مستحبات
 فرعون کے درمیان اکتالیس بار پڑھا کر یا حی یا قیوم یا ایلہم السموات والارض انزلناک
 واکرامک الالہ الا انتک سئلک ان حی قلبی بیور معرفتک ابد ایا اللہ یا اللہ یا اللہ

اسلئے ترجمہ نہیں پا سکتے بلکہ بنایاں اسلئے اور دوسرے نمبر میں ہیں کہ دنیا میں دیکھنا سہی انہوں میں بھی گناہ
 علیہ السلام نے فرمایا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بتے کے مناسبت آجاس نے اپنے گناہوں کو
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور کے لئے جائز نہیں اسلئے ترجمہ کیا کہ تو اللہ تعالیٰ سے
 وہ ترجمہ دیکھا ہے اپنے رب کو جواب میں ابھی مورت میں اسلئے ترجمہ اسلئے
 قائم رہا کہ انہوں نے آسمانوں اور زمین کے اسے صاحب بزرگی اور کرات سے کہہ کر انہوں کو دیکھا
 پیر سے دل کو اپنی معرفت سے نوز سے ہمیشہ اسے اللہ سے اللہ سے اللہ سے

Marfat.com

| | | |
|--|-------|--|
| شہیدہ ام کہ جمال تو دیدہ اندیسے | بیت | ولے چنانکہ توئی آبخنان ندید کسی |
| ساکھوں کہ بہتوں نے ہو تجکوا حسین دیکھا | بیت | ولے جیسا ہو تو تجکو کسی نے ہی نہیں دیکھا |
| آن عقل کجا کہ در کمال تورد | رباعی | وان روح کجا کہ در جلال تورد |
| گیرم کہ نو پردہ برگزینے ز جمال | | آن ویدہ کجا کہ در جمال تورد |
| کیا عقل پاسکے کوئی تیرے جمال کو | ق | وہ جان پر کونسی کہ سہا کے جلال کو |
| انکا کیروئے سے ہر ٹوٹے اٹھا دیا | | پرانچھ وہ کہاں ہے جو دیکھے جمال کو |

عقل بلوغتی نے حضرت انسان کو اسلئے نہیں پیدا کیا ہے کہ خود اسکو دیکھا کرے اسواسلئے کہ وہ پہلے سے حق تعالیٰ کو معلوم ہے اور آفرینش سے پہلے پیش نظر ہے بلکہ اسوجہ سے پیدا کیا ہے کہ یہ حق تعالیٰ کو دیکھا کرین جیسا کہ فرمایا ہے اَمَّا تَرَكَالَّذِيكَ كَيْفَ مَدَّالْظِّلُّ اَوْ كَيْ اَدُمُ اور جن تعالیٰ کے درمیان کوئی حجاب نہیں ہے سواسلئے ہی کے جب اپنی ہستی کے سبب انسان پر قدم رکھتا ہے یہی محبوب خفی کا جمال دیکھتا ہے اور جو اسکی ہستی کے سوا اور کوئی حجاب ہوتا تو اس قدر التفات نظر مانا بیت

| | | |
|--|-----|----------------------------------|
| یہ دور دنیا پار ہی توشہ | بیت | واہ در رہ تو خار و خسی نیست توئی |
| پہنچا سیدہ حضرت عذرا اپنے بچے پر کرم غرما تہ ہے اور چاہتا ہے کہ اسکو دنیا میں اپنا | | راہ کا اپنی خار ہی تو ہے |
| دیکھ کر کھاٹھے اول اسکے باطن کو نور جمال و جلال سے منور فرماتا ہے کہ دولت دیدار سے | | |
| شرینہ دھو کر ٹیٹھل اور خفی میں بیٹھنیل و بے حصول نور رویت ممکن ہوگی چنانچہ شب | | |
| سراج میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک مقام پر لے گئے کہ وہاں نور سیاہ تھا اور | | |
| اسکو دیکھ کر اسکو سچے وہاں مبارک میں بکایا اس کو بعد ایک اور مقام میں لے گئے کہ وہاں نور | | |
| سرخ تھا اور اسکو دیکھ کر اسکو بکایا اور فرمایا اس سبب سے آپ شاہ راہ مآذام البصر و | | |
| وفا کسکی ہر ذرا بصر ہونے بعض صحابہ نے رضی اللہ عنہم جمعین حضرت سرور کائنات علیہ افضل | | |
| السلام والصلوات سے اور کجا کہ اپنے عزیز تعالیٰ کو سر کی آنکھوں سے دیکھا یا سر کی اپنے فرمایا کہ جب | | |

یہ دور دنیا پار ہی توشہ اور عذرا کے بچے پر کرم غرما تہ ہے اور چاہتا ہے کہ اسکو دنیا میں اپنا

نور جمال و جلال آشکارا ہوا آنجہ دل ہوگی اور دل آنجہ ہو گیا اذا أصبح الفجر والعباد والارواح
 واحدا شیخ ابو سعید ابوالخیر قدس سرہ نے فرمایا ہے کہ ایک شخص نے تمہارے پورا کہہ کر کہا کہ
 باؤن میں نے کہا کہ کہاں ٹوہونڈا اور نہیں یا یا تفسیر زاہدی سے منقول ہے کہ کہیں کہیں
 تقالے کو بہشت میں دیکھیں گے جبکہ یوں کہیں کہیں سے دیکھیں گے اسرار بہشت
 مکان ہے اور حق سبحانہ لا مکان - پس لا مکان کو مکان میں نہیں دیکھ سکے لیکن مکان میں
 سے دیکھ سکتے ہیں جب قیامت کو آنجہیں کھلجاو گی اور سنی کے صاحب دوزخ ہوں گے
 کثوفت مومنین و مومنات کو رویت اصل ہو گی اور حق سبحانہ لا مکان
 سے شرف فرمایگا اور وجود عین ذات ہے لیکن شکل میں متغیر ہے کہ سولہ سالہ
 ہے اور وجود پانچ ہیں - ذاتی و عینی و عقلی و لفظی و حسی و غائی و غائی
 کے ساتھ مخصوص ہے کہ نام ہستی اس کی ہستی سے مراد ہے اور ہستی اس کے
 واجب الوجود کہتے ہیں اور وجود عینی نام ہے جو کہ ہستی کے ساتھ ہستی ہے
 نام ممکن الوجود ہی ہے اور وجود عقلی و لفظی و حسی و غائی ہستی کے ساتھ
 غیر کے درمیان بس سب ہستیاں معرض قیام ہیں اور حق سبحانہ لا مکان
 و جائے کہ اپنی ہستی کو نابود کرے شاید ہستی حقیقی ہو اسکو اور اصل ہستی ہے
خاتمہ اس شہر بے بضاعت و خیر بے استطاعت نے چند روزہ بطریق انوار ہدیہ
 عرفان و ہرکان عصر و مشائخ و ہر کی خدمات میں گزارش میں نظر کیا اس کے بعد
 المؤمنین لا رشاد والساکین تحفہ لامیر البیروتی ہمیشہ کہو اللہ تعالیٰ سہلی و سہل
 قلیل کثیر میں ہوا اور تہذیب غفر من سبحان کیا اور بعض اصول فرس وین اور علم و ہنر
 معتبرہ علم کلام شرح موقف و شرح تجرید و شرح عقائد کسفی و فقہ الکرام غفر
 معالم فخر الدین ازی و تہذیب البوسکوری و اسلام المدنی حضرت شیخ شہدائے
 اہلبیت علم تفسیر ترجمہ تفسیر کبیر و تفسیر ابوی و تفسیر زبیر و تفسیر طبری
 تفسیر المعانی و تفسیر زبجانی و تفسیر عینی اور علم حدیث صحیحہ و حدیث صحیحہ
 و حواقر اور کتب علم سلوک مقدمات عارفانہ و کتب علم سلوک مقدمات عارفانہ

سہ ترجمہ سب تکمیل نقل ہیں آنجہ اور دل ایک ہوسکتا ہے

وثبت النصائح حضرت شہاب الدین وکیمی و سعادت امین الارواح و دیب المعارفين فواو و راحت قلبی
نفاس الانفس روح الارواح و سوا و طوالع و لوا مع و لواج و تذکرۃ الاولیاء و فتوح و شجاعت کشف الاسرار
و عمدة الابرار و عین لعلم و شمائل الالقیاء و تنبیہ الغافلین عن غیر تحریر من الایا و وزبان قاصر البیان کو کو شاکیا
اور قلم مشکین قلم و وزبان کو اقتحام کے چاقو سے قطع کر دیا مکارم اخلاق انام اور مطالعہ فرمایا ان خاص عام
سے اسید ہر کہ جب یہ کتاب ان صاحبوں کی نظر سے گزرے تو ایسے مضامین جمع خراش ہوں اور ہمیں حرف
سہو و خطا ملاحظہ فرماوین تو الا انسان ^{کب من السهو والنسیا} پر خیال فرما کر قلم تراش کر مہر اسکو محو
فرماوین اور قطرات حرف مناسب سحاب بکرمت سے کی جگہ گراوین اگر ہمیں دوسری معلوم ہو تو نسیا منیا
فرماوین اور کہیں زیادتی یا نقصان پاوین جامع اوراق کے قصور بر حمل فرماوین کہ فرمایا ہر ^{تسطیر} خلق الا انسان
ضعیف اور نظر مہربانی اسکی تکمیل فرماوین اور دامن عفو سے چسپا وین اور اپنے دریا دلی سے حد
ساعات و اشرف اوقات میں دعا سے خیر و دروغ نفاوین **خاتمة** اصل کتاب کے کتاب الحروف کب طرف سے
ختمہ بعون الله الملك المستعان فی يوم الجمعة رابعاً من شهر شعبان المعظم علی يد فقیر الحق
میرا ابراہیم بن خواجہ میر رحمة الله الحسينی ابن میر حیدر الکبوی متوطنہ ولایت ازبخوی فی بلد
شاهجہان ایاد فی سنة تسع عشر من جلوس محمد شاہی المطابق سنة تسع و اربعین و مائة و الف من ہجرت
النبوۃ اللہم جعل سعیدہ شکورا و ذنبی مغفورا و عملی مقبولاً بفضلک و کرمک یا عزیز یا غفورا اللہم ارحم الراحمین
بجامعہ باعدہ و کانہ لمن قرأ و سمع و نظر و لجمع المؤمنین و المؤمنات المسلمات و الاحیاء منہم و الاموات
انک عجیل الدعوات و رافع الدرجات و منزل البرکات و قاضی الحاجات برحمتک یا ارحم الراحمین ای نسخہ
اصل نوشتہ شد حسن اتفاق سے آج شہر شعبان المعظم السنہ ۱۲۰۰ ہجریہ ترمیمہ بفضل و کرم پورا ہوا۔ والحمد للہ و الصلوٰۃ علی رسولہ و آلہ
خاتمة کمال سوال لاجواب۔ از جانب بندہ عاجز مترجم کتاب۔ کلمہ تحیات۔ بجناب طبیب عالم نصیحت
اوزنگ نشین خدائی۔ مدد فرما ہر شاہنشاہ ملک کبرائی۔ نور الابصار مشکل کشائی۔ قرۃ العین یکتائی۔
علی الدوام لا اہتا و بشہار سجود۔ بدرگاہ رب وجود خالق و معبود۔ واحد اوی عظیم رب الودود۔ عالم
اغیب جزو کل واجب الوجود۔ حکیم قادر و الجلال و الجمال۔ بے تشبیہ بے مثال۔ خالق عزیز یازق
مطلق۔ رحمن الرحیم خدای برحق۔ کہ ترجمہ معراج المنین باین بی بود بداد۔ و نقاب بذروی باصویر
بر کشاد۔ و رساہ از مجاہد عدم بزبان قلم موجود و موجود اور صفات و سہا سہا ان چہل و یک بقالب علم الہام منود

Handwritten marginal notes in Urdu script, including phrases like 'بسم اللہ الرحمن الرحیم' and other religious or scholarly text.

کہ ہر ایک بمبوتن سال ست و باوان یاسج وال - ترمجسنہ معراج المؤمنین - تحت الاسلام لڑنا و اس
 منفذ العارفين - احتشام العاشقين - طرز المسترشدين - نوید الناظرین - فیصل القادری
 صراط الذاکرین - استحکام الخالقین - بین العافلین - صغیر المتتاقین - لذت الکاملین
 رعایت المتقین - میر الذاکرین - سباع المفلحین - فباور الخاشعین - نصائب المومنین
 توفیر الراشدین - دستور عمل شائقین - لذت دین موحیدین - مصباح غافلین
 مخزن طہارت - افتخار ارادت - معدن التہذیب - مکاتبات المناویس
 لذت آفاق - ارائیں ایوان اخلاق - عین الناظر - شیبہ القاصد
 شمشیر المصایح - امتار المفلح - قدر الواعظ - سراج الموعظ - چراغ منور
 آیت اخلاص مطلق - ہدیہ مرغوب احباب زیبا - ارتفاع بے ہوا - عبادت تہجد
 عزت و زبار توحید - تاج ارباب بصیرت - جہل مستہین فرست - ایراد الکاملین
 المناصبین - تصاع العارفين لہدایت المسلمین - حق تعالیٰ جا بجا مبارک و معبود گرداناد
 جان گذار از ان مقصود رساناد - آزاد رجہ قبولیت و پایہ کمال عطا نماید - و کمال
 کاملہ بدہد - بفضیل روح پاک رسول برحق بی کریم - حبیب خدا محبوب الہی کہ کمال
 کلمین القردوس و سلطان جنات کنیم - سالار عظیم - شاہ زمین و آسمانین - صلوات
 رہنمائے دین - حکیم زمان خاتم الانبیا - سلیمان جهان فخر اعدیا - افضل رسالت
 مفتح الابواب عمارات و بوادی - سلطان زمان عظم مجاہد - پیغمبر موعود - بجز الہی اسلام
 خواہ است - بنی ہادی و فیض روز قیامت - باعث آفرینش زمان - سیرت
 برم جهان - محمود جانہ مرشد واقع - دارای جهان مخبر صادق - رسول زمان
 خدا محبوب گبریا - بی امی شاہ دین احمد مجتہبی محمد مصطفیٰ - علیہ السلام
 و از کی الصلوٰۃ و دوام البرکات - و علی اولاد و ازواج الطاہر
 برحمتہ الہادیہ و بمواہرہ الرحمۃ الراشدین

تقریر پیر پختہ خامہ فیض شہام منیع علوم سجالی محدث فیوض نیر داتے
 اسی زمان اور سخی دوران قابل فضل و کمال کل علامہ جہان جناب
 مولانا ابوالبرکات حافظ حکیم مولوی محمد عبدالصاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہیں
 قصبہ بڑوٹ اخصلح پیر پختہ مثنوی

جہیں کی کرو خدا کی ہے
 ہے جو مخلوق کی صفت ساری
 کہے کس کس کی میں تہا لکھوں
 ہو کے لاچار اور کر کے بھود
 عرض کرتا ہوں مدعا سے دل

کیونکہ ہر چیز کبریا کی ہے
 ہے نرا وار حضرت باری
 مدح کس کس کی اور کس لکھوں
 پڑہ کے پیغمبر خدا پہ درود
 پیش کرتا ہوں ماجرا سے دل

کہ ان ایام فرخی قریب ہیں فاضل اعلیٰ عالم باعمل طیب عاقل سید بدل شاہ فیض بمثل محاسب
 ریاضی و کمال عمومی صاحب محمد شاد و مقدر فرزانہ در خط شہین بیان حافی حرمین اعظمین سالک سکھ
 حضرت مولانا غلام حسین جناب مولانا حکیم مولوی رحیم الدین احمد صاحب قادری نقشبندی مخلصین طلب
 مولانا غلام علی صاحب کتاب طباطبع بعراج المؤمنین لاشاوا و السالکین مصنفہ کنز المعانی مخزن نکتہ
 در مثنوی حضرت رسالت پناہی آتی از آیات الہی حضرت قاضی محمد بدل بلخی رحمہ اللہ
 علیہ کا ترجمہ روز زبان میں فرمایا۔ ایسا ہے روزگار کے لئے فیض کا دریا بہا یا نام تاریخی تصانیح
 تصانیح اور ایسا ہے لکھنؤ کا حلقہ آسکو چنایا اور ایراد الکابلین لاشکال لنا قصیدین کا
 بلج اسکے سر پہ آڑنا یا سنیہ الحقیقت یہ نسخہ ایسا ہی عجیب ہے پراز نجات نادر و غریب ہے کہ فلک دار
 سے پیدا ہوا ہے تو ہمت کے لانا تھا آنچھوں سے گہور گہور کے دیکھ رہا ہے برا تک اس کا
 مال اسکی نظر سے نہیں گرا اور افتاب عتاب ہمہ تن چشم ہو کر رات دن جستجو میں سرگردان
 ہیں مولانا ہوں سنیہ ہنوز اسکے مانند نہ پایا۔ ہر سطر پیر پختہ کی خزینہ اسرار الہی ہے اور ہر بیت
 اسکی کلمہ سینہ فیضان نامنا ہی ہے بلکہ ہر حرف سے اس کے ایک رمز توحید آشکار ہے

اور یہ نقطہ مرکز تجبیط انوار ہے بیت

| | |
|--|-----------------------------------|
| اسر سندان میں شرار ہے تیرے ظہور کا | موسیٰ نین جو سیر کروان کوہ طور کا |
| عرض مشکینی حریفی احاطہ بیان میں کہاں آسکتی ہے اور دائرہ تحریر و تقریر میں کب ساکتی ہے۔ اس پر طرہ یہ کہ وہ شاہد دلر با مطیع رضوی میں مکملہ طبع سے آراستہ ہوا اور یہ نوخطی و تقسیم سیمویر استہ ہوا حروف اگر جہ زلف پر شکن کی طرح رو سے قمر لام میں ہر نمل کھا رہے ہیں اور داغ مشکین کی صورت ہر ہر فرہ ہر جہاں ہے میں لیکن میں اسطورہ کی روشنی آنکھ در میان آشکار ہے۔ جیسے تاریکی شب پر غالب چاندنی کی ہمارے مکر سب دکانک مطیع جناب سیاوت آب آل خیر البشیر نورون علم پر ہر شب کما فی اللہ میں ہر شب ہر شب | |
| مگر میر حسین صاحب کی کوشش کا فریبہ اگر کئی کوسر ہو گا کہ میں اور تیسرا تیسرا تیسرا | |
| انکو سلامت اور انکے مطیع کو قائم رکھو اور انکی ہر ہر عبادت کے ایسے ہی ہر ہر ہر | |
| بند و رکاوہ الہی البرکات محمد عبید اللہ علیہ السلام میں ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر | |
| دام ظلہ میں تقریباً کو قطعہ ایسے ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر | |

فصل حق و مطیع رضوی میں ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر

سال عبد اللہ کے اسکے ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر

میں ہر

میں ہر

قطعیہ پانچ من تنج طبع و قار و شام و صبح پانچ من ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر

حافظ کلام الہی جناب حافظ شرف الشفاق شریف ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر

ریس غفر قصبہ بیروت مطیع ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر

| | |
|---|---|
| <p>حسین الدین محمد عالم دین</p> <p>طیب طابق و عالم و نام</p> <p>نمودہ ترجمہ ابن ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر</p> <p>جو شد و طبع و کانت الشفاق کفنی</p> | <p>نمودہ محمد</p> <p>نمودہ محمد</p> <p>نمودہ محمد</p> <p>نمودہ محمد</p> |
|---|---|

قطعہ تاریخ طبع اور شاعر عزیز کی بیان منشی محمد قیام الدین خان دکنی
 تلمذ عزیز حضرت مترجم سلمہ اللہ تعالیٰ

| | |
|---|--|
| <p>قبلہ و کعبہ ام جناب بر طب ترجمہ این رسالہ فرمودند نظم بر آب آن جو ملک گہر سید برگزیدہ سیر حسن طبع فرمود نسخہ مسطور گفت تاریخ آن کلیم سنین</p> | <p>عالم و فاضل و حکم و ادیب کہ کتابی ست بس عجیب نور افزائے قلب و جان لبیب آل پیغمبر و اصیل و نجیب بحسب آب و کتاب و خوش ترکیب طبع گشته ز آب و تاب و عجیب</p> |
|---|--|

قطعہ تاریخ تصنیف شاعر شیرین زبان حافظ محمد ظہیر الدین صاحب
 طالب عمرہ صاحبزادہ خورد حضرت مترجم مدظلہ

| | |
|---|--|
| <p>سید نقیون بین لائمانی اسکے پینے کے سال ظہیر</p> | <p>نسخہ ایسا عجیب چہا لکھنؤ عجیب غریب چہا</p> |
|---|--|

قطعہ تاریخ از تالیف افکار عالیہ جناب فیضیاب حضرت مترجم دام ظلہ بزبان اردو
 نشرات صوفیان و واعظان دہر کو
 سید نقیون کی ذرات رائے
 سید سید اسکے طرف نے دیکھ کر اسکی ہیار

| | |
|---|---|
| <p>قطعہ تاریخ از جناب مترجم موصوف دام ظلہ عام تاریخ طبع ہجری</p> | <p>چہا چکی ایسی کتاب اس علم اور اس فن میں ہر گل مقصود لہجہ قلب کے دامن میں آج رونق افزا ہے بہا طبع اس گلشن میں آج</p> |
|---|---|

مترجم

نقیرت حکید و قلم معجز رقم مخزن علوم انہی معدن فتون آشنای ارشد و معجزان لایزال
وجہ آوان یگانہ دوران سولنا و بالفضل اولنا جناب فضیلت حکیم و مولوی محمد علی صاحب
شفا خانہ قصبہ بڑوت ضلع میرٹھ اوام اللہ ظلل الفضلہ و لوال علی غارنی لفظی معجزان لایزال

تجدیدت یامن شرح صد و مرالعلماء بقبول اسلام الشریعہ و جعلہ سداً و اسماً لیس
الکرام الروایۃ و الصلوۃ والسلام علی خیر البریۃ اما بعد فاعلموا انہ علیہ السلام
مقام و اجید العصر مزین فی شمسہ عزیز فی انوار حیدرہ جامع علوم الادیان و التوحید
و عملاً و مآثر دقایق النظر و البیان فوالہ فی فعلاً و مآثر فی حیاتہ من کلمہ المؤمنین
و المعجزین و مولانا و مرشدنا مولانا حکیم رحیم صاحب لفظی معجزان لایزال
بمتر حلقہ و شمس الفضلہ طالعة صاحب النہایف المآثرہ فی انوار برکاتہ علی المؤمنین
فی ترجمہ معراج المؤمنین لارشد و السالکین بعبارة زینتہ من انوار الایمان و مآثرہ

شائقة لعجب استماعہ الاذان ارجمتہ بعد التاریخ و اسرار کرامتہ و لفظی معجزان لایزال
المیثم اجعلہ مقبول الخواص و العوام بحر منہ البیر و علی اللہ و احوالہ و الصلوۃ و السلام
شرح از نتایج انکار عالیہ عالم علوم ظہری و باطنی عارف حق و انانی مولانا علی صاحب
تجدیدت صاحب و ام پر کاتہ قطعہ حکیم و کلام و کلام و کلام و کلام و کلام
کبیر و صفت ضمیرہ نوشت ترجمہ این کتاب و فرقی بہ بود و وضاحت بانہ لایزال لایزال
کتاب عجیب بہ چراغ دین الہی بکلمت سال میر بہ شرح طبعہ او جناب فضیلت مولانا صاحب
محمد قادیان صاحب من ترجمہ و ام قیامہ قطعہ و کلام و کلام و کلام و کلام

کتاب بہ عالم و فاضل زمان ہندی و ہندی دین و بیعت فی فضل حق و سادہ و سادہ
مجلس زمان مجاہدین بہ تاریخ و کلام و کلام و کلام و کلام و کلام و کلام
کلام و کلام و کلام و کلام و کلام و کلام و کلام و کلام و کلام و کلام
کلام صاحب احوال بہ کلام و کلام و کلام و کلام و کلام و کلام و کلام
کلام خدا پریم بہ اشعرت کتاب بزرگ و کلام و کلام و کلام و کلام و کلام
کلام صاحب واجب کہ جناب فضیلت شفی محمد بو اسلم صاحب لفظی معجزان لایزال
کلام مجاہدین بخش صاحب مرحوم کا دل و زبان شکریہ و اکرام و کلام و کلام و کلام

تعارف مجھ انکی بدولت نصیب ہوا اور یہ نسخہ گرامی خوشخط و صحیح جو میر پاس موجود ہوا انہوں نے اپنی دیوالی سے مجھ کو عنایت فرمایا۔
 بیت خزائن علم دین کا بیشمار اسمین و ولایت ہے۔ عطا کی گئی قارون اسکے آگے بے حقیقت ہے۔ اور منجانب اس
 حسان کے جن کیفیت سے دل محبت منزل لبریز ہے کس طرح انکو زبان پر لادوں وہ الفاظ نہیں آتے لگتے جن سے اسکا ہنر لڑا کہیں
 حیران ہوں لاچار ہوں ہمہ تن سو بوشکر گزار ہوں بیت ادا ہوتا نہیں مجھ شکر اسکا جسم بوجان ہے۔ باجائنا ہوں ول ہی نہیں
 نقل بار احسان سے ہے اسوقت کا کیا حال عرض کروں کہ اس جوان پر لوان نعم علم پر بیٹھا ہوا اطمینانیدہ نکات حکم و حکم و حکم
 پروری روح میں مصروف تھا اور اقسام حلویات لطیف و ظریف کی چاٹے کام و وہان جان کس طرح محفوظ اور دل ان لذائذ
 پر فریقہ و مشغول تھا بیت کیا کیا حلاوتیں لب ل سے اور آگیا ہے کیا کیا شراب علم کی قدسی چڑھا گیا ہے لیکن ساتھ ہی اسکے یہ
 خیال ہی گلو گریوں تھا جس سے ایک نوالا بھی ہاتھ میں اٹھانا مشکل تھا خواں میں نمتو نکا کیا شمار تھا مگر حلق میں اوتارنا بھی تو نکا
 و شوار ہنگا اتنے کہا ہے ایسے بڑے و ستر خواں پر اکیلے نوش کرنا اور ساری اہل سلام و دوستوں کو فراموش کرنا یہ انسانی
 طبیعت ہے اور اومیت و درہم ہر وقتی شدید ہے ہاتھ سے ہر لقمہ گرا جاتا تھا گلے میں ہر قطرہ اٹکتا تھا اور منہ سے باہر آتا تھا۔
 یہ بیت ہر لطف صحبت یاران ہدم بزم عشرت میں ہے آگیا کیا اٹھا دے لطف گروا دل ہو جنت میں ہے آخری بات ولیوں
 ساقی کو ترجمہ لکھنے کی ٹھرائی اب یہ خواں آریں طبع سے پرستہ و بیدریغ صبا چون کے ساتھ آ رہا ہے یہ سارا منشی صاحب کا
 ہنر ہے۔ ہاتھ سے لکھا گیا ہے اور اسے نوش فرمایا اور لذت اٹھائے عاشق ربانی بنجانی عجیب جنت کی مستحق ہو جائی۔
 یہ نسخہ پکارہ سے بھی شکریہ ادا ہو سکا ہے اگر تکلیف نہ ہو خاکسار کو و حرفت و عاجز سے یاد اور جناب منشی صاحب کو آفرین
 سے کہیں ہمیشہ گرو عا کب تو احسان ہر بند آپ کے مرنب کے شایان ہے۔ ہر قطع تاریخ طبغرا و جناب منشی صاحب کے
 شاہ سخن جناب طرب۔ شاعر خوش کلام و سحر بیان۔ کرد این ترجمہ بخش اسلوب۔ و اولم و شرباد و حیان۔
 کہ دیو طبع این کتاب عجیب ہے ہر عشاق حضرت یزدان۔ و مصرع سال آن حسن کفتم۔ و فر عشق واحد منان۔

صحت نامہ حواشی کتاب ہذا

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح | صفحہ | سطر | غلط | صحیح | صفحہ | سطر | غلط | صحیح | صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|------|-----|------|------|------|-----|-------|-------|------|-----|---------|---------|------|-----|--------|--------|
| ۲۳ | ۲ | بشار | شمار | ۱۵۹ | ۱ | سوکتا | سوکتا | ۱۶۶ | ۱ | انکے | انکے | ۸۱ | ۲ | انکے | انکے |
| ۹ | ۲ | یکے | یکے | ۱۶۱ | ۱ | الدرے | الدرے | ۱۶۲ | ۱ | ہم | ہم | ۹۲ | ۱ | یکے | یکے |
| ۳۳ | ۳ | صرا | صرا | ۱۶۱ | ۱ | الدرے | الدرے | ۱۶۱ | ۱ | بیان | بیان | ۱۰۱ | ۱ | انکے | انکے |
| ۱ | ۱ | سواس | سواس | ۱۶۲ | ۲ | کھولے | کھولے | ۱۶۲ | ۲ | عاجزین | عاجزین | ۱۲۵ | ۱ | عاجزین | عاجزین |
| ۲ | ۱ | مین | مین | ۱۶۰ | ۱ | لاوتے | لاوتے | ۱۶۰ | ۱ | نکد | نکد | ۱۳۱ | ۱ | مین | مین |
| ۱ | ۱ | بیری | بیری | ۲۲۶ | ۲ | جنت | جنت | ۲۲۶ | ۲ | والا | والا | ۱۲۱ | ۲ | بیری | بیری |
| ۱ | ۱ | مین | مین | ۲۲۶ | ۲ | عزوتے | عزوتے | ۲۲۶ | ۲ | تو آئین | تو آئین | ۱۵۵ | ۱ | مین | مین |

| صفحہ | صفحہ | صفحہ | صفحہ | صفحہ | صفحہ |
|------|------|------------|------------|------------|------------|
| ۱۵۹ | ۱۳ | ظاہر | ظاہر | ظاہر | ظاہر |
| ۱۱ | ۱۵ | الورث | الورث | الورث | الورث |
| ۱۱ | ۱۴ | زناہا | زناہا | زناہا | زناہا |
| ۱۱ | ۱۴ | سبوح | سبوح | سبوح | سبوح |
| ۱۶۰ | ۱۰ | نیت | نیت | نیت | نیت |
| ۱۶۳ | ۱۵ | ابن کعب | ابن کعب | ابن کعب | ابن کعب |
| ۱۶۳ | ۱۱ | ابن اس | ابن اس | ابن اس | ابن اس |
| ۱۶۳ | ۱۹ | نصر | نصر | نصر | نصر |
| ۱۶۹ | ۸ | صدق | صدق | صدق | صدق |
| ۱۷۰ | ۱۱ | بین | بین | بین | بین |
| ۱۷۰ | ۲۰ | کینف | کینف | کینف | کینف |
| ۱۷۰ | ۵ | اظہار | اظہار | اظہار | اظہار |
| ۱۷۰ | ۱۶ | بوریا | بوریا | بوریا | بوریا |
| ۱۷۰ | ۲۱ | نقل | نقل | نقل | نقل |
| ۱۷۰ | ۱ | نقل | نقل | نقل | نقل |
| ۱۷۱ | ۶ | خود | خود | خود | خود |
| ۱۷۱ | ۷ | انامہ | انامہ | انامہ | انامہ |
| ۱۷۱ | ۱۲ | لی | لی | لی | لی |
| ۱۷۱ | ۱۳ | نقول | نقول | نقول | نقول |
| ۱۷۱ | ۵ | تمام کر کے | تمام کر کے | تمام کر کے | تمام کر کے |
| ۱۷۱ | ۱۸ | بھی | بھی | بھی | بھی |
| ۱۷۱ | ۹ | ہے | ہے | ہے | ہے |
| ۱۷۱ | ۱۵ | گاہ | گاہ | گاہ | گاہ |
| ۱۷۱ | ۱ | تذکرہ | تذکرہ | تذکرہ | تذکرہ |
| ۱۷۱ | ۲ | نفاذ | نفاذ | نفاذ | نفاذ |
| ۱۷۵ | ۱۹ | ہستے | ہستے | ہستے | ہستے |
| ۱۷۵ | ۵ | فرمایا | فرمایا | فرمایا | فرمایا |
| ۱۷۵ | ۸ | نہشتہ | نہشتہ | نہشتہ | نہشتہ |
| ۱۷۵ | ۱۰ | ہی | ہی | ہی | ہی |
| ۱۷۵ | ۱۵ | حب | حب | حب | حب |
| ۱۷۵ | ۲۰ | ترکت | ترکت | ترکت | ترکت |
| ۱۷۵ | ۲ | ہمکنہ | ہمکنہ | ہمکنہ | ہمکنہ |

فہرست کتب جدید

مطبوعات ہون سید میر حسن مالک مطبع رضوی کی اخبار خیر خواہ عالم دہلی سے طلب فرماوین
 کتاب خط حضرت امام رضا کی سوانح عمری وغیرہ میں فرما
 ت دہلی کی تصنیفات سے نہایت اعلیٰ درجہ کی کتاب ہے صاحبان
 معنی خصوصاً مسلمان جنات مناظرین کو ضرور یہ کتاب لینی چاہئے
 مابین کی تفسیر سبیل ہر دو سپاچہ کتاب میں اسلام
 تفسیر تالیف و حدیث صحاح ستہ پر مختصر مبارک اور دین اسلام
 شہولیت کی نسبت جلیل القدر صحابہ و تابعین کو قیمتی اقوال و
 روایت کا بیان ہے پہلا باب امام ابو حنیفہ رحمہ کا نسب و ولادت
 میں عمر اصنون کا جواب جو نسب کو بارہن شیعہ کرتے ہیں۔
 سہرا باب ہم صاحب کی تعلیم پانچا مفصل ذکر اور حدیث صل
 مورخانہ حال تفسیر باب آبی حیرت ناک وفات کو مورخانہ حال
 کے مقبرہ اور اولاد کو وفات چوتھا باب امام عظیم صاحب اور
 بعد کی نسبت مطہر ملین ترجمہ ہدایہ سیر رابرٹ ڈی آسبرین مصنف
 بعد اوجاج سیل شہرہ قرآن کی مفصل لے اور انکی دہوان بار
 چینیوں کو پسند اور معقول جواب پانچویں باب میں
 مال حملوں کا جواب ہے جو مولانا شبلی صاحب کی سیرۃ النعمان پر
 مبنی کے ہیں چھٹا باب میں امام صاحب کی عادت و صفات
 روح اور غیر ظنی اراکبث ساٹھویں باب میں فقہ حنفی اور
 شہ نبی ماکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مطابقت مخالفت اور ان
 کی مفصل تاریخ اور موازنہ آٹھویں باب میں جہاد اور فہما کو
 سلطان کیوجہ تاریخوں کے ساتھ میں بتائی گئی ہے نیمت عصم
 کلمات فارسی صنفہ حضرت غوث گو ایاری علم جو نیر
 کل طلسم فطرت ناول تو بہت چہرہ گریہ اپنی طرین
 تیار ہو رہی ہے کہ حلاوہ بغلول ظریف و تیز سخنور کامکا
 نسی کے اسے پٹیوں میں بن ڈالتا ہے عصر

اسرار الاولیا اور دو ملفوظات حضرت کبج شاکر محمد علیہ
 مجمع الصناع جدید۔ انگریزی و روسی صنعت شہر
 کے (۱۵۰۰) نسخے۔ قیمت ہر دو حصہ ۸
 مجموعہ سالہ قیافہ سوال و جواب طیبہ فرج
 و تریاق الکلب معالجات سنگ گزیدہ وغیرہ۔ قیمت ۱۰
 فضائل السوانح تقریباً جیسی حکما رہنما و ان
 عرب وغیرہ کو تاریخی حالات اور انکی تصانیف کا ذکر ہے
 ناول نور جہان و جہانگیر و ایلان اعظم
 سوانح عمری نوشیروان باوشاہ و حالات شہر
 دیوان شہیدہ اردو ۲۰۰۔ دیوان شہر
 یہ دو تون دیوان دیکھنے کے قابل ہیں گو کہ وہ
 شاگردان میں اول میرزا میں صاحب دیوان
 اور اونیصیر یہ حضرت روشن چراغ شہر
 جواہر حمصہ حسن الاعمال از حضرت شاکر
 فوائد حسینیہ تملکہ جواہر نمبر ۱۰ میں اللہ والہ
 فوائد رابعیات حضرت سلطانات ابو سعید و ابو
 و توجہ و استخراج کو اکب مستحکم لکھی و تصانیف
 مرقعہ شریف اردو و فارسی
 مع خواص رسالہ
 صمد کل
 سر اشاعت لکھی ہوئے اقلیدہ و غیرہ
 کلہ سنہ نقل و حکایات
 طہمات حضرت شاکر

عزیزات ابترتیم کہ نسخہ یونانی و ڈاکٹری و ویدک اور جلد آرام کرنیوالی دو این براد ساعت حکیم جہاں ارازی سے معہ لواء علم نفس سرودہ و شہر

فہرست کتب موجودہ مطبع رضوی

جماعت شائق ہون سید حسین مالک مطبع رضوی اخبار خیر خواہ
مجموعہ رسائل مہنگہ یہ پندرہ رسالے اردو میں
 ہیں کوئی رسالہ شروع کیے تمام کیے بغیر چھوڑ دیا جی نہیں
 چاہتا ہر قسم کو دینی و دنیوی فوائد اور تصوفانہ دلچسپ نیک
 لوگوں کو اقوال و افعال اور بزرگان دین مثل حضرت غوث الاعظم
 اور خواجہ صاحب جمیری رحمہ کو سوانح عمری و حالات شریف
 اوری ہندو مقابلہ کفار و غیرہ کو دیکھو سو لطف بی اندازہ
 حاصل ہوتا ہے باقی کیفیت ہر ایک سالہ کی سکنے نام سوا ہے
 جو دہلی میں درج ہیں یہ سالہ علمورہ ہی ملتہ میں جلال رحمانی فخر
 و فائدہ ہمارے ان نظام العقائد مصنف حضرت مولانا فخر صاحب
 نجات المؤمنین شرح جہل حدیث گذشتہ فضائل غوثیہ فیوض
 انصاری شکر جہل ایک فیض معین الارواح مشاہدات خواجہ
 محمد دین شہتی مقامات فقیر صراط الصالحین ترجمہ دال الطالبین
 اور انبیا خلاق بزرگان سلسلہ چشتیہ مع مختصر تذکرہ چوچکان چشت
 شمال الاولیاء گلزار چشت گذشتہ معرفت قصائد بہا چشت
 کلام مقبول فی مدح اولاد الرسول وغیرہ قیمت کل مجموعہ محلہ ۱۱
 و اگر اللہ فیہ فیضان تھمہ سیر الاولیاء مصنف حضرت خواجہ
 محمد صاحب احمدی حسین تذکرہ بزرگان ہر چار سلسلہ کو
 علاوہ ستائیں اولیاء خصوصاً خلفا حضرت مولانا فخر صاحب
 خواجہ نور محمد صاحب بہاروی کو مفصل حالات اور لفظیات و
 امامت خواجہ محمد عاقل صاحب غیرہ مندرج ہیں قیمت محلہ ۱۱
سیر العارفین (۲۲) نقشبات مقامات مذکورہ مصنف
 حضرت مولانا جملی صاحب شائقین کو چاہئے کہ ایک جلد
 معتبر تاریخ بزرگان کی اپنے کتب خانہ کے لئے ضرور خریدیں

اطراف کفایت لکھنؤ
عجیب غریب کتاب مطبع رضوی
فضائل ہیں (۲۵) اطراف کفایت
جسبین مفصل بلکہ بظہر حضرت مولانا کے سوانح عمری
 میں نہیں آئی تھی اب تصانیف میں لکھی گئی ہے
 یہ کتاب تہذیبی جوہر ہے سائقین کو چاہئے کہ اسے جلد
 کیونکہ طبع کی تعداد بہت کم ہے
حسن الشواہد ترجمہ فضائل انبیا و صحیحہ مکتوبہ حضرت
 نظام الدین اولیاء محبوب الہی کا ہر سہین انواع و اقسام کو وہ وہ
 عمدہ فوائد و عجیب ترین حکایات انبیا و مذکورہ بزرگان
 درج کی گئی ہیں بلکہ حضرت مدوح رحمہ علیہ مریدان میں از
 زمانے اور حضرت مہر شہداء و انوار کواہر لبتہ ذکر ہو کر ہر ایک نیک
 طبع شخص خالی اوقات میں اس کتاب کا مطالعہ میں رکھنا نعم غلط
غایۃ الکلام فی (آداب لباس العلماء) میں مسنون طریق
 طعام و لباس کا بیان مشروح طور پر درج ہے قیمت ۲۰
تذکرہ سیرت حضرت مولانا کے سوانح و حالات میں بہت عمدہ کتاب
انقسام اطعام (نہا جہالی) مطبع رضوی
 اس کتاب میں مطبع شائقین کو چاہئے کہ اسے جلد
 خریدیں ہر ہون اخبار میں شریعت کی تشریح و ہندوستان
تراکیب رائے نوری کے سوانح و حالات میں بہت عمدہ کتاب
زبدۃ الخواص سیرت حضرت مولانا کے سوانح و حالات میں بہت عمدہ کتاب
 کے اور اخبار میں شریعت کی تشریح و ہندوستان

Marfat.com